اور یہودیونکا عقیدہ مسیح کے انکی بابت اور انجیل مین سے پیشین گوئی

خاتمہ اور اسمین دو باب ہین

باب اول		باب دویم	
آدمیون اور شہرونکے نام کے معنے	بعضے شہرونکی شناخت کہ اس کتاب کے پڑھنے والے کو ضرور ہے	مناجات نظم اردو مین	فہرست بعض ان کتابونکی جنسے اس کتاب مین مضامین صحیح کئے گئے
عبرانی اور انگریزی مہینونکی مطابقت		عیسائی اور یہودی اور اہل اسلام انکی کتابونکے خاتمہ پر دعائیہ و تشخص	

متفرق اصطلاحات اہل کتاب کہ جس سے واقفیت اس کتاب کا مطلب سمجھنے کیلئے ضرور ہے

فٹ بارہ انچہ کا اور ایک گز برابر تین فٹ کا اور سترہ سو ساٹہہ گز کا ایک میل (انسر یوڈی ہسٹری آف نالج مطبوعہ لنڈن صفحہ ۳۶ ترجمہ تواریخ مارشمین مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۲ع صفحہ ۳۵ حاشیہ)

اس کتاب مین باب کے لفظ کے بعد جو ہندسہ ہے اُس سے مراد آیت یا ذکر ہے اور (ایسے) یعنے حلقہ کے اندر جو عبارت ہے اکثر جگہہ مین توضیح مطلب کے واسطے مولف کیطرف سے ہے اور ہر عبارت کے آخر مین جو انتہی کا لفظ ہے وہ سب عبارت لفظاً بلفظ نقل کسی کتاب سے ہے اور اسیطرح یہہ لفظ بہی یعنے تہیت کلام اور جن دو عدد دونکے درمیانین لکیر ہے مثلاً ۲ — ۱۵ اس سے مراد یہہ کہ دو سے پانچ تک

کوس ہر ملک کے مقدار مین متفاوت ہوتے ہین مگر اس کتاب مین اکثر جگہہ کوس سے مراد دو میل

طواف کرونگا تاکہ مین تیری شکرگزاری بیان کرون اور تیری عجایب قدرتین بیان
کرون اے خداوند مجکو تیرے رہنے کا گہر بہایا وہ مکان جہان تیرا جلال رہتا ہے
خوش آیا (۲۶ زبور ۶-۸) مبارک ہے وہ جسے تونے برگزیدہ (یعنے مصطفیٰ ؐ)
کیا اور اپنے حضور (معراج) مین بلایا تاکہ وہ تیری بارگاہون مین سکونت کرے
ہم تیرے گہر ہان تیری ہی مقدس ہیکل کی خوبی سے سیر ہونگے (۶۵ زبور ۴)
تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے (۸۴ زبور ۴)

لہ بہرش صد ہزاران حمد باداً بَنَیْنٰا فَوْقَکُمْ سَبْعًا شِدَاداً	عمارت گر ہے کون اس سے زیادہ ہے اسکی قصر آرائی کی شان

آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہین اور فلک اسکی دستکاری دکہاتا ہے
ایکدن دوسرے دن سے باتین کرتا ہے اور ایک رات دوسری رات کو
معرفت بخشتی ہے انکی کوئی لغت اور زبان نہین انکی آواز سنی نہین
جاتی ساری زمین مین انکا تار گزر گیا اور دنیا کے کنارون تک انکا
کلام پہونچا ہے انمین اسنے آفتاب کے لئے خیمہ کہڑا کیا ہے جو دولہ کی مانند
خلوت خانہ سے نکل آتا ہے اور پہلوان کی طرح میدان مین دوڑنے سے خوش
ہوتا ہے (۱۹ زبور ۱-۵) اسکی نیاد مقدس پہاڑون پر ہے یہوواہ (یعنے
خدا) صیحون کے پہاٹکونکو یعقوب کے سارے مسکنون سے زیادہ پیار کرتا ہے
اے شہر خدا تجہمین جلال والی باتین کہی گئین (۸۷ زبور ۱-۳) اے
یروسلم یہوواہ کی تعریف کر اے صیحون اپنے خدا کی حمد کر (۱۴۷ زبور ۱۲)
اسکا غصہ ایکدم کا ہے اور اسکے کرم مین زندگی ہے اگر رونا شام کو ہو

وصبح کوکا منے کی نوبت ہوئی (۲۰ زبور ۵)

حمد و مدیکہ باب لطف اکرد		بجا فرزون تراز عالم عطا کرد
زابراہیم تا احمد شفیعان		زصحن کعبہ تا اقصٰی رہا کرد

و نعت حضرت سرور انبیا محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

میرا دل جوش مار رہا ہے مین اچھی بات کہتا ہون میرے کام بادشاہ کے لیئے ہون میری زبان زود نویس کا قلم ہو تو بنی آدم مین از حد حسین و جمیل ہے تیرے لبون مین لطف انڈیلا گیا ہے اسلئے ابد تک خدا نے تجھے برکت دی ہے اے پہلوان اپنی تلوار کمر پر باندھ اپنے جلال اور اپنی حشمت سمیت اور اپنی حشمت مین سچائی اور فروتنی اور صداقت کے واسطے سوار ہوکر آگے بڑھ اور تیرا دہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کامونکی راہ دکہائے گا بادشاہ کے دشمنون کے دلین تیرے تیر تیز کیئے گئے ہین امتین تیرے تلے گرین گی (۴۵ زبور ۱-۵) صلی اللہ علی محمد و آلہ واصحابہ اجمعین جنکا مرتبہ اس پیشین گوئی سے ثابت ہے دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالتا میرا برگزیدہ (یعنی مصطفٰی صلعم) جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اسپر رکھی وہ قومونپر عدالت ظاہر کرے گا (۲) وہ نہ چلّائے گا اور اپنی صدا بلند نہ کرے گا اور اپنی آواز بازارونمین نہ سنائے گا (۳) وہ مسلے ہوئے سینٹھے کو نہ توڑے گا اور سن کو جس سے دھوان اُٹھتا ہے نہ بجھائیگا جبتک انصاف کو صداقت کے ساتھ انجام نہ دے (۴) وہ نہ گھٹیگا اور نہ تھکیگا جبتک

کہ راستی کو زمین پر قایم کرے اور جزیرے اُسکی شریعت کی راہ دیکھینگے (۵)
خداوند خدا جو آسمانونکو خلق کرتا اور اُنہین تانتا جو زمین کو اور اُنہین جو
اُسمین سے نکلتے ہین پہیلاتا اور اُن لوگون کو جو اُسپر ہین سانس دیتا اور
اُنکو جو اُسپر چلتے ہین روح بخشتا یون فرماتا ہے (۶) مین خداوند نے تجہے
صداقت کے لئے بلایا مین تیرا ہاتہ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور
لوگونکے عہد اور قومونکے نور کے لئے تجہے دونگا (۷) کہ تو اندہونکی آنکہین
کہولے اور بندہوئونکو قید سے نکالے اور اُنکو جو اندہیرے مین بیٹہے ہین
قیدخانہ سے چہڑادے (۸) خداوند مین ہون یہ میرا نام ہے اور اپنی
شوکت دوسرے کو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میرے لئے ہوتی کہودی ہوئی
مورتونکے لئے ہونے نہ دونگا (۹) دیکہو آئندہ کی (یعنے گزشتہ) کی باتین
جو نہین سو وقوع مین آئین اور مین نئی باتین بتاتا ہون اُس سے پیشتر کہ واقع
ہون مین تمہے بیان کرتا ہون (۱۰) خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ تم جو
سمندر پر گزرتے ہو اور تم جو اُسمین بستے ہو اے جزیرو اور اُنکے باشندو تم زمین
پر سرتاسر اُسکی ستایش کرو (۱۱) بیابان اور اُسکی بستیان قیدار کے آباد
دیہات اپنی آواز بلند کرین چٹانون کے بسنے والے ایک گیت گائین پہاڑونکی
چوٹیونپر سے للکارین (۱۲) وے خداوند کا جلال ظاہر کرین اور جزیرونمین اُسکی
ثناخوانی کرین (یسعیاہ ۴۲ باب ۱-۱۲) اس پیشین گوئی مین پہلی بات
یہہ ہے کہ عدالت ظاہر کریگا یہ تو خاص منصب حضرت نبی اسلام علیہ الصلوة والسلام
کا تہا اور حضرت عیسیٰ کو تو خود زمین پر سر رکہنے کی جگہ نہتی (متی ۸ باب ۲۰) دوسرے

چلاے گا (متی ۱۲ باب ۱۹ مین ہے وہ جہگڑا اور شور نکریگا انتہی) یا یہ کہ لوگون
آگے اپنا تفاخر نہ کریگا یعنے فروتن ہوگا تیسرے وہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توڑیگا
اور سن کو انتہی یعنے عاجزون کا ہمدرد اور یہ صفت حضرت نبی اسلام کی عام
تہی دیکہو میزان الحق چہاپہ لدہیانہ ۱۸۶۲ع صفحہ ۲۵۶ مین یہ عبارت درشان
حضرت نبی اسلام صلعم کہ فقرا و مساکین پر مہربان الخ اور ڈین آف ناریچ کی
کرا تسلیم سے ظاہر ہے کہ پیمبر نے اپنے ہموطنون کے طعن و تشنیع کو حلم اور نہایت
دلچسپ گفتگو اور اطوار سے گوارا کیا ادنیٰ اور اعلیٰ سے بامروت اور خوش خلق
اور غریبون پر مہربان اور سخی تہے (منقول از تذکرہ محمد تالیف پریڈوکس صفحہ ۱۹
از حمایۃ الاسلام صفحہ ۳ دفعہ ۲۰ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ
فری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع چوتہے وہ نہ گہٹیگا یہ دین اسلام کی
ترقی اور بزرگان اسلام کی کوششونکی سب تعریف ہے پانچوین جزیرے اسکے
شریعت الخ یہ صاف صاف دین اسلام کا حال کہولدیا کیونکہ توریت کے بعد
کسی نبی کو کوئی شریعت نہین ملی ہی سواے قران مجید کے جو کہ حضرت رسول اللہ
صلعم پر نازل ہوا چہٹے تیری حفاظت کرونگا حقتعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہے واللہ
یعصمک من الناس (مائدہ ع ۱۰) ساتوین ہی شوکت دوسرے کو نہ دونگا الخ اسکا وقوع
بت شکنی اہل اسلام خصوصاً بربادی بت ہاے مکہ معظمہ سے ثابت ہے اٹہوین
نئی باتین بتلاتا ہون یعنے آئندہ کی خبر دیتا ہون نوین قیدار کے آباد دیہات
اپنی آواز بلند کرین یہ اولاد اسمعیل کے لیے خوشخبری یعنے ہمارے پیغمبر حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ہے کیونکہ قیدار حضرت

جواب

اسمعیل کے ایک بیٹے کا نام ہے دیکھو پیدایش ۲۵ باب ۱۳- اور اُسمین ایک
بڑا بھید یہ ہے کہ دسوین اور گیارہوین آیتونمین سمندر پر گزرنیوالے اور جزیرے
اور بیابان اور چٹانونکے بسنے والے مرقوم ہین اور نام کسی شہر کا نہین آیا سوا
قیدار کے اس سے ظاہر ہے کہ قیدار کے لئے خصوصاً اور تمام جہان کے لئے
عموماً یہ خوشخبری ہے اور یہ بہی غور کرنا چاہئے کہ قبل لفظ قیدار کے بیابان کا
لفظ ہے جو لفظ عرب کا ترجمہ ہے دیکھو خاتمہ دولت فاروقی کا باب اول اس سے
ثابت ہے کہ یہ خوشخبری خاص اہل عرب اور اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام
کیواسطے ہے

تا زیب عرب شد ان تن پاک	شد کاخ عجم نگون سر خاک
یک رکن زیارگاہ حبش	لولاک لما خلقت الافلاک

پہر یہ کہ وہ فرماتا ہے یہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کے فرقون کے برپا کرنے اور اسرائیل
کے بچے ہوؤنکے پہر لانے کے لئے میرا بندہ ہو بلکہ مین تجہکو غیر قومونکے لئے نور بخشونگا
کہ تجہ سے میری نجات زمین کے سب کنارون تک پہنچے خداوند اسرائیل کا
نجات بخشنے والا اور اُسکا قدوس اُسے جسے انسان حقیر جانتا ہے اور اُسے
جس سے اُمت کو نفرت ہے اور اُسے جو امیرونکا چاکر ہے یون فرماتا ہے
کہ شاہان تجہے دیکہین گے اور اُٹہہ کہڑے ہونگے شہزادے بہی سجدہ کرینگے
خداوند کے لئے جو صادق القول ہے اور اسرائیل کا قدوس ہے جسنے تجہے
برگزیدہ کیا ہے انتہی (یسعیاہ ۴۹ باب ۶ و ۷) اسرائیل کے بچے ہوؤنکا پہر آنا
صرف زمانہ اسلام مین ہوا کیونکہ مسیح کے زمانہ مین تو بنی اسرائیل فرادا فرادا

اسکے بعد روسیوں کی لڑائی میں تیرہ لاکھ قتل ہوئے اور پھر برباد ہوتے گئے یہانتک کہ تمام دنیا میں صرف نوہ لاکھ رہگئے ہیں اور پھر لاسنے کے لیے حق تعالی سورۃ مائدہ رکوع ۹ مین فرماتاہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ازشہادت قرآنی مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ لکہنؤ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۹۴ فصل ۱۲۶) اور نمبر ۱ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قوم الوہیت کے درجہ میں ہوگا غیر قوموں سے مراد اسرائیلی قوم کے سوا جتنی قومیں ہیں جسے انسان حقیر جانتاہے الخ یہ آغاز اسلام کی پست حالیاں اور شدت عداوت یہود کا قال اللہ تعالی (سورہ مائدہ آیت ۹۱)

الخ (ازشہادت قرآنی صفحہ ۲۰۱ فصل ۱۲۶)

اور اس پیشین گوئی مین امت کے لفظ سے بہی قوم یہود مراد ہے کیونکہ اس لفظ کا تبیۂ اور جمع نصارا اور اہل اسلام کے وقت مین ہوا اور ا سیرونکا جا ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۵۲ مین ہے کہ حضرت صلعم خدیجہ کے پاس جو مالدار تہے نوکر ہوگئے اور ایک بہت بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب نے اپنی کتاب کے دفعہ ۲ مین لکہاہے یہی لڑکا محمد تہا اپنے چچا کی ملازمت مین بطور شتر سوار کے ۲۵ برس تک رہے بعدہٗ آپ نے ایک بیوہ خدیجہ کی نوکری کرلی (از حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء صفحہ ۹ دفعہ ۱۲ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) شاہان تجہے دیکہین گے الخ یہ اسلام کی اقبالمندی کہ جیسے سب اچہی طرح جانتے ہیں سجدہ کرین گے یہ قدیم محاورہ ہے جیسے ارنون نکلا اور (داؤد) بادشاہ کے آگے جہکا

زمین پر سجدہ کیا (۲ سموئیل ۲۴ باب ۲۰) اور برگزیدہ یہ حضرت محمد مصطفے صلعم کا اس پیشین گوئی کے آخر مین صاف صاف نام بتلا دیا ہے۔

مسیح از مقدمش فرخ پیامے ۔ کلیم اللہ بعہد حشمش کلامے
شب معراج در محراب اقصے ۔ صفوف انبیا را شد امامے

الٰہی اپنے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے سب آل و اصحاب کی محبت ہمارے دلومین قایم کر خصوصًا حضرت رسول خدا کے یار وفادار صاحب وقار خواجۂ ابرار حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

درجہان یار احمد مختار ۔ ہم فرارش شدہ قریب مزار
ماند ہر جا مصاحب شہ دین ۔ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ

اور شاہنشاہ فلک بارگاہ ملایک سپاہ شرف اسلام عالی مقام حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور جامع قرآن کامل الحیاء والایمان رفیع المکان حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دو بالا اوج عثمان غنی شد ۔ کہ ذو النورین از مہر نبی شد
ازان دو دختر نیک اختر شاہ ۔ چو مہر و مہ مکان پر روشنی شد

اور جناب شیر خدا شاہ لافتا تاجدار ہل اتی حضرت علی مرتضیٰ اور اُنکے اولاد امجاد اُنکے علیہم السلام کا ہمین سچا پیرو بنا ٭

شد چو آن شاہ لافتا پیدا ۔ گشت در خانۂ خدا پیدا
قبلۂ ما و کعبۂ ما شد ۔ قبلہ از کعبہ بر ملا پیدا

اما بعد عبدہ محمد ابو المنصور صانہ اللہ عن شر الدہر وابن جناب خلعت مآب قبلہ سید مولوی مستوفی

کمترین بندہ صاحب مدارج بلند خداوند مراتب ارجمند سید محمد علی صاحب مغفور
بطور تولیہ یہ کتاب بیادگار جناب تقدس مآب حضرت سراپا برکت جناب جدی نامی گرامی
ابنائے زمان رئیس اعیان نافع بنی سوال جنید تمثال شبلی خصال لازال ہرگونہ فضل و کمال
مسافر بر پدر سالک بخیر حضرت سید **فاروق علی** صاحب قدس سرہ العزیز کے ذریعہ تفاخر
خاندان و وسیلۂ برکت اہل بیان تیجے تالیف کی ہے اور چونکہ مقصود اسکی تالیف سے بیان شوکت
اسلام تسخیر ممالک یہود و نصاری نصرت صمصام خلیفۂ عالیمقام مزین المنبر والمحراب رکن
الثانی لعصر الخلافت والاحتساب حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے
ہے اسلئے بدو وجہ اسکا نام **دولت فاروقی** رکھا

نوشتم من این عذر شاق مریب — اتانی لی کل عبد مہیب
هم از بهر آنکه عیسیٰؑ بگفت — توفیتنی کنت انت الرقیب
بعون علیم بذات الصدور — توکل بر وہم الیہ انیب
چو تالیف زین بی هنر شد کتاب — ببین ان ھذا الشیء عجیب
رسد نصرت حق بانصار دین — کہ نصر من اللہ و فتح قریب
چہ ارزد باین کاسد بی قماش — مگر ان ربی قریب مجیب
خدا است بہر شما اے حسود — کہ وَاعْبُدُوا اِنِّی مَعَکُمْ رَقِیْب

خدائے واحد حقیقی جلشانہ اس تالیف و مؤلف دونوں کو ببرکت روح پاک
ان دونوں بزرگوار ہم اسم کے دونوں جہان میں قبول فرمائے اور اسکے
پڑھنے اور لکھنے والوں دونوں پر دوچند برکت نازل ہو اور میری غلطیوں
اور خطاؤں کا مجھ سے حساب نہ لے ✽

کرکے علی کتاب حفیظ	رہانہ ہم من عذاب غلیظ

قطعۂ تاریخ سنہ ۱۲۹۲ ہجری

کردم چو بہ یادگار جد امجد	تسطیر بیان شوکت فاروقی
در مدح عمر قلم بمیدان ورق	افراشت لوائے نصرت فاروقی
فاروق علیست نام پاک حلّم	نیز دکوس محبت فاروقی
مقبول شود حضور این سرور حنا	تالیف کلام عظمت فاروقی
منصور نوشت سال تالیف کتاب	آن ابرار دولت فاروقی
	۱۲ ھ ۹۲

قطعۂ تاریخ سنہ ۱۸۷۵ع

منصور تراست دولت فاروقی	انعام خداست دولت فاروقی
اینست صحیح عیسوی سال او	و قفائے فقر است دولت فاروقی
	۱۸ ع ۷۵

اس کتاب مین بانونکی جگہ تین محراب ہین اور ایک خاتمہ اور ہر محراب مین پانچ
رکن ہین ہیکل اول کی شروع بنیاد سے اُسکے غارت تک کا ایک محراب
مین بیان ہے اور دوسری ہیکل کی شروع تعمیر سے اُسکے غارت تک کا
دوسری محراب مین اور تیسری ہیکل یعنے مسجد الصخرہ
کا تیسری محراب مین بیان ہے اور خاتمہ مین
دو باب ہین ایک باب مین انبیا کے اسماء اور
اور نامونکے معنے اور دوسرے باب
مین مناجات نظم و فہرست وغیرہ

محراب اوّل

اسمین پانچ رکن ہین

رکن اوّل

شہر یروسلم کہ جسکا معرب دار السلام اور اکمدنت سے دار الاسلام ہے
قدیم سے مسکن انبیاء بنی اسرائیل اور معدن انقیاد مراتب جبرئیل چلا آتا ہے
اسکی عظمت دور و نزدیک دور تک مشہور اسکی ہیکل نور جلال کبرائی سے معمور تھی
(اوّل سلاطین ۸ باب ۱۰ و ۱۱) وہ شہر اُس ملک مین واقع ہے کہ جسکے اتنے
نام ہین **کنعان** اسلئے کہ حام کے بیٹے کنعان نے اُسے آباد کیا تھا
(پیدایش ۱۰ باب ۱۵—۲۰) **ملک یہودیہ** + **ملک**
فلسطین اس سبب سے کہ فلسطی اس ملک کے جنوبی و غربی
حصہ پر قابض تھے (خروج ۱۵ باب ۱۴) از جغرافیہ پاک کتاب مصنفہ پادری
جوزف جیکب صاحب مطبوعہ اکبرآباد سنہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۳ و ۴ **عبرانیونکا ملک** (پیدایش ۴۰
باب ۱۵) **خداوند کی** [illegible] اس سبب سے کہ خداوند خاص طور پر اس ملک کا
بادشاہ تھا (اوّل سموئیل ۱۲ باب ۱۲ ہوسیع ۹ باب ۳ احبار ۲۵ باب ۲۳ استثناء ۳۲ باب ۴۳
دوم تواریخ ۷ باب ۲۰ زبور ۸۵ باب ۱ یوئیل ۲ باب ۱۸ یرمیاہ ۲ باب ۷ و ۱۶ باب ۱۸)
پاک زمین (زکریاہ ۲ باب ۱۲ ... عبرانیونکا ۱۱ باب ۹) اس وجہ سے کہ اسکے دینے کا

بقاعدہ اللہ رب العالمین نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت
یعقوب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام سے بار بار فرمایا تھا (پیدائش ۱۷
باب ۸ خروج ۱۳ باب ۵ پیدائش ۱۵ باب ۱۸-۲۱ اور ۲۶ باب ۳) اسلئے وہ
عطا کردہ کا ملک کہلاتا ہے (اعمال ۷ باب ۵) چنانچہ خروج ۶ باب ۲-۴
لکھا ہے پھر خدا نے موسیٰ کو فرمایا اور اُسے کہا مین خداوند ہون اور مین نے
ابراہیم واسحاق ویعقوب پر خدائے قادر کے نام سے تجلی کی اور **یہوواہ**
کے نام سے اُنپر ظاہر ہوا اور مین نے اُنکے ساتھ اپنا عہد بھی باندھا ہے کہ کنعان
کی زمین جو اُنکی غربت کی زمین ہے جسمین وے مسافر تھے اُنکو دونگا انتہی
اور دیکھو پیدائش ۱۲ باب ۷ اور ۱۳ باب ۱۵ اور ۲۲ باب ۱۷-
واضح ہو کہ اہل یہود **یہوواہ** کا لفظ کہ خدا کا اسم ذات جانتے ہین بے کامل
طہارت کے زبان پر نہین لاتے اور اُسکے عوض **ادونائی** کہتے ہین جسکے معنے
خداوند اور یہوواہ کے معنے جو تھا اور جو ہے اور ہمیشہ تک رہے گا دیکھو
رومن تفسیر اسکا صاحب صفحہ ۳۲ کالم ۲ یروسلم فلسطین یعنے کنعان
علاقہ اور عربستان کے شمال مغربی مین (سیر الاسلام صفحہ ۱) رڈسی جھیل
(یعنے بحر احمر) اور میڈی ٹیرین کہاڑے کے بیچمین پہاڑون سے گھرا
ہوا ایک اونچا میدان ہے اور تیس ہزار آدمیونکی بستی ہے دیکھو باڈرن
جاگرفی مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۴ ملک یہود کا اصلی نام کنعان ہے
کیونکہ حام بن نوح علیہ السلام کا چھوٹا بیٹا (کنعان نامی) وہان جاکر
اور اُسنے اُس زمین کو اپنے گیارہ بیٹون مین تقسیم کیا جسوقت خدا نے ابراہیم سے

وعدہ کیا کہ مین یہ ملک تجہے دونگا اسوقت اسکی یہ حدین بالہٰ مین مصر سے لیکر
فرات ندی تک (پیدایش ۱۵ باب ۱۸) یعنے پچہم طرف بحیرۂ روم اور پورب
عربستان اور دکہن دریاے مصر اور سین کا ریگستان اور اوتر کوہ لبنان تک
(گنتی ۳۴ باب ۲-۱۳) یہ ملک بنی کنعان کے قبضہ مین سات سو برس تک
رہا اور انکی طرح طرح کی بادشاہتین اور حکومتین تہین چنانچہ حضرت موسیٰ
کے زمانہ مین اُسمین سات الگ الگ قومین تہین (از کتاب جغرافیہ اردو
چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۲ع) یعنے حتی جرجاسی کنعانی فرزی یبوسی اموری
حوی (یہوشع ۳ باب ۱۰) دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۱۴۴ مین ہے کہ جب
بنی اسرائیل کنعان مین داخل ہوے تب فلسطی + موابی + مدیانی + اور
+ عمالیق + آدومی + اُسکے چوگرد رہتے تہے بلکہ اُنکے بعضے لوگ ملک کی
مین سکونت کرتے تہے + اموری بحر موت کے دکہن پچہم کنارے پر اور حتی
دکہن طرف حبرون کے پاس اور یبوسی یروسلم کے پہاڑی ملک مین
اور جرجاسی یردن ندیا کے پاس اور حوی کوہ حرمون کے چوگرد اور
فرزی وادی یزرعیل کی دکہن طرف رہتے تہے انتہی اس ملک کی
لمبائی شہر دان سے لیکر جو کوہ لبنان کی جڑ پر تہا شہر بیرسبع تک جو
اُسکے دکہن رخ کے سوانہ پر تہا قریب سو کوس کے اور چوڑائی اسکی
بحیرۂ روم سے لیکر پوربی حد تک تخمیناً پینتالیس کوس کے تہی (از مفتاح
الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۲ع صفحہ ۴۲) لیکن حضرت داؤد کے
زمانہ مین ملک کی سرحدین پچہم پورب بحیرۂ روم سے لیکر فرات ندی کے کنارے تک

اور اوتر دکہن ملک فنیکیا سے لیکر دریاے قلزم تک بڑہ گئین تہین

اسطرح وہ وعدہ جو ابراہیم سے خدا نے کیا تہا پورا ہوا (رومن تواریخ

کلیسا صفحہ ۹۶) پہر رومن تواریخ کلیسا مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع حصہ اول

دوسرا مقدمہ صفحہ ۷-۲۳-۱ میں لکہا ہے کہ ملک یہودیہ جسمین عیسیٰ مسیح نے جنم

پایا دوسیون سے ممتاز اور قابل نگاہ کے ہے پہلے کہ اُس زمین کے

نزدیک واقع ہے جسمین طوفان کے بعد حضرت نوحؑ اور اُسکا خاندان کشتی

پر سے اوترا اور جسمین سے انسان کی نسل دوبارہ سطح زمین کے اوپر

پہیل گئی دوسرے کہ جہانتک اُس نصف دایرہ کا جسمین زمانون سے

انسانکی آبادی ہوئی گویا عین مرکز ہے جسمین سے یورپ اور ایشیا اور

افریقہ کے دور اطراف مین سفر کرنے کے لئے عجیب تیاری بنی ہے کیونکہ

مثل مشہور ہے کہ سمندر ساری قومونکی شاہی سڑک ہے اور ملک مذکور

کی پچہم طرف بحیرہ روم ہے جسکی راہ سے اُنہین اوترا اور پچہم کے سارے

ملکونمین پہونچنا آسان ہے اور دکہن طرف دریاے قلزم ہے جس سے ہوکر

دکہن اور پورب کے ہر ایک اقلیم مین بڑی آسانی سے سفر کرسکتے مین

اور سلطنتین اور حکومتین (بابل و نینوا و مصر و سوریا وغیرہ) کے اسی

ملک کی چارون سرحدون پر مشتمل تہین ملک مذکور کی اوتر کی سرحد پر

ملک آرام یعنے سوریا اور پورب طرف دریاے یردن اور بحر الموت اور

دکہن طرف ملک عرب اور پچہم طرف بحیرہ روم واقع ہین اور دکہن پچہم

کونے پر ملک مصر ہے ملک یہودیہ کی لمبائی اوتر دکہن ملک سوریا سے لیکر

اسی ملک کا بادشاہ ہیرام تہا جسنے حضرت سلیمان کو ہیکل کی تعمیر کے واسطے لکڑی وغیرہ بہیجی ... سوریا کی اوتر کی طرف ...

عمالیقیون اور ادومیونکی زمین تک اسّی کوس تہی اور اُسکی چوڑائی پچہم پورب بحیرۂ روم سے لیکر موآبیون اور اموینون کی زمین تک چالیس کوس اوترطرف کے ملک سُریا مین سے پہاڑون کے دو بڑے سلسلے تفاوت کے ساتہ تمام ملک یہودیہ کے بیچ دریاے قلزم تک چلتے مین پہلے دونون سلسلے برابر دکہن اور پچہم طرف چلتے ہین اور اُس مقام پر لبنان کے نام سے مشہور ہین تہوڑی دور یون چلکر پچہم والا سلسلہ قدیم شہر صور کے دو کوس اوترطرف بحیرۂ روم کے کنارہ پرختم ہوتا ہے اور پورب والا سلسلہ اُسکی برابر اپنے مین سے ایک شاخ نکالکر جو شہر صور کے دکہن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پرختم ہے اور آپ دو نئے سلسلے ہوکر سیدہا دکہن طرف کو چلتا ہے۔ نئے سلسلون کا پورب والا پہلے حرمون کے نام سے مشہور ہے یہ پہاڑ سب سے اونچا ہے بعضے کہتے ہین کہ نو ہزار اور بعضے گیارہ ہزار فٹ اونچا ہوگا اُسکی چوٹی پر برف ہمیشہ رہتی ہے اور اُسکی اور لبنان کی ترائی پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سر سبز رہتے ہین پہر یہ سلسلہ آگے بڑہکر دریاے جلیل کے پورب طرف بسن نام سے کہلاتا ہے جو بلوط اور چراگاہ کے واسطے مشہور تہا پہر اور آگے کو دریاے یردن اور بنی عمون کی زمین کے بیچ کوہ جلعاد جو روغن بلسان کے واسطے مشہور تہا اور بحر المّوت کے نزدیک فغور جسکی چوٹی پر بلق نامی بلعام کو بنی اسرائیل اور موسیٰ پر بددعا کرنے کے لئے لیگیا (گنتی ۲۳ و ۲۴ باب) اور فغور

جسکی چوٹی پسگہ نامی پر موسیٰ نے ملک کنعان کو دیکھکر وفات پائی (استثنا ۳۴ باب) کہلاتا ہے اور دکہن طرف کو موابیونکی زمین مین ابریم کے پہاڑ اور ادومیونکی زمین مین کوہ شعیر جسمین سے ایک کوہ حور نام کی چوٹی پر موسیٰ کے بہائی ہارون نے وفات پائی (گنتی ۲۰ باب ۲۵۔ استثنا ۳۲ باب ۵۰) کہلاکے دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے اب پچہم والے سلسلہ کا ذکر سنو یہ سلسلہ اُس شاخ سے نکلتا جو بیان بالا کے موافق شہر صور کے دکہن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے جب شاخ مذکور ملک کے بیچمین پہونچی اسمین سے یہ نیا سلسلہ شروع ہوکر نقشہ کے ساتہ پورب والے کی برابر ملک کے بیچ دکہن طرف کو چلتا ہے

اسمین سے پہلے ایک شاخ پورب طرف کو دریاے جلیل کے پاس کوہ تبور کے نام سے ملتی ہے پہر اور آگے کو پچہم اور اوتر طرف پر ایک اور شاخ کرمل پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسکی لنبائی ۴۔۵ کوس اور اونچائی ایکہزار پانسو فٹ ہوگی کرمل لفظ کا ترجمہ باغ اللہ ہے اور اس سے معلوم ہوگا کہ اُسکی کیسی خوبصورتی ہوگی اُسکی چوٹیونپر بلوط اور دیودار اور اوترائی مین تیج پات اور زیتون کے درخت اور طرح طرح کے پہول پیدا ہوتے ہین اسکی ایک چوٹی پر جو سمندر کے پاس ہے الیاسؑ نبی نے بعل دیوتی کے نبیون (یعنے پنڈہون) کا مقابلہ کیا تہا (اول سلاطین ۱۸ باب ۲۰۔۴۰) اسکے اور تبور پہاڑ کے بیچ سمندر سے لیکر دریاے یردن تک یزرعیل کی وادی ہے اسکی لنبائی چودہ کوس اور چوڑائی چہ کوس

ورا سکے بیچ قیسون ندی بہتی جس مقام سے کرمل کی شاخ نکلتی اُس سلسلہ کا نام کوہ جلبوعہ ہے اور سیدہی دکہن طرف کو چلکر اسرائیل یا افرائیم کے پہاڑ اور یہودیہ کے پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسرائیل کے پہاڑ وہین کوہ عیبال اور کوہ جرزیم جسکی چوٹی پر سامریون نے دوسری ہیکل تعمیر کی اور یہودیہ کے پہاڑ وہین کوہ موریہ جسپر سلیمان کی ہیکل بنی تہی اور کوہ صیہون جسپر داؤد بادشاہ کی گدّی تہی اور کوہ زیتون واقع ہین تہوڑا اور آگے یہ سلسلہ ملک کی دکہنی سرحد سے گزر کر اور پورب والے سلسلہ کے اور نزدیک آکر اُسکی برابر ایسا چلتا ہے کہ اُن دونون بیچ بحر اسوت سے لیکر دریاے قلزم تک ایک تنگ وادی ہے جسکی بابت بعضے گمان کرتے ہین کہ اگلے زمانہ مین دریاے یردن کا نالہ تہا اندنون مین وادی الاربعہ کہلاتی ہے اُس مقام پر دریاے قلزم کی ایک شاخ ہے جو وادے مذکور سے ملکر بحر العقابہ کے نام سے مشہور ہے اس شاخ کے پچہم کنارے پر سلسلہ مذکور کوہ حوریب جسکی جڑ پر خداوند کا فرشتہ موسیٰ نبی کو دکہائی دیا اور کوہ سینا جسپر خداوند نے موسیٰ کو شریعت دکہا کر دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے (خروج ۳ باب ۱ و ۲ اور ۱۹ باب ۳ و ۲۰) ان دونون سلسلونکے بیچ اوترطرف حد ملک کی دکہنی سرحد تک ایک وادی ہے جسکے بیچ مین دریاے یردن بہتا ہے دریاے مذکور کا چشمہ لبنان پہاڑ وہین بتلاتے ہین اور دو تین کوس کے فاصلہ پر اُسکے اور ندیون کے پانی سے میروم کی جہیل ساڑہے تین

کوس لمبی اور ۲ کوس چوڑی بہتی ہے اس سے چہوٹ کے سیدہے دکہن
طرف چہہ کوس کے فاصلے پر دریاے جلیل ملتا ہے اسکے دو اور نام ہین
یعنے جنسرت کی جہیل اور دریاے تبریاس اسکی لمبائی آٹہ کوس
اور چوڑائی ڈہائی کوس ہے اسکا پانی نہایت صاف اور میٹہا ہے اور
اسمین مچہلیان کثرت سے ہین چارو نطرف ٹیلے اور پہاڑ بہت زرخیز ہین
اور اُنپر سے بہت سی چہوٹی چہوٹی ندیان جہیل مین اوتر گئین ہین اس
سے نکل کے دریاے یردن پچیس ۲۵ کوس اور دکہن طرف بڑہ کر بحر المیوت
مین جاگرتا ہے یہ فاصلہ یردن کی ترائی کہلاتا ہے اور اُسکے پچہم طرف
پر یریحو کا میدان مشہور ہے دریا کے کنارے نیز کردیرا اور تا کہیدہ اسکے
درختوں کا ایک بڑا جنگل ہے جسکے سبب سے اکثر جگہہ زمین پانی چہپا جاتا ہے
بحر المیوت کے پاس اسکی چوڑائی دو سو یا تین سو فٹ ۔۳۰ ہو گی قدیم
زمانون مین بحر المیوت کے مقام پر ایک وسیع اور زرخیز میدان تہا جسمین
پانچ شہر جو آگ اور گندہک سے بہسم ہوے بنے تہے اسی میدان مین ابراہیم
کا بہتیجا لوط رہتا تہا اب بحر المیوت جو دریاے شور اور میدانکا دریا اور
پورب کا سمندر بہی کہلاتا تہا اوتر دکہن چونتیس ۳۴ کوس لنبا اور پورب
پچہم ساڑہے آٹہ کوس چوڑا ہے اسکا پانی نہایت کہاری یعنے شور
ہے کہ جو چیز اُسمین ڈوب جاے جب نکلتی تو نمک کے چہلکے سے ڈہپی ہوئی
ہوتی اس مقام پر یردن ندی کا میدان ختم ہوتا ہے پہر پچہم ولے سلسلے
اور بحیرہ روم کے بیچمین کوہ کرمل سے لیکر ملک کی دکہن سرحد تک ایک

بڑا میدان ہے جو علی الخصوص میدان کہلاتا اسکے بیچمین اور سمندر کے
کنارے پر یافہ شہر آجتک موجود ہے وہان سے لیکر اوتر طرف کرمل
پہاڑتک سرون نام سے مشہور تہا اور یافہ کی دکہن طرف ملک کے اصلی
باشندون کے کئی خاص شہر واقع تہے جنکا ذکر توریت مین دفعتاً ملتا ہے
اگلے زمانون مین اکثر ملک کی آب وہوا موافق اور معتدل اور زمین بہت
سیراب اور زرخیز تہی مگر کئی وجہون سے انکا حال آگے سے اور طرح
ہوگیا اتہی کوہ حرمون کے بائین ہاتہ شہر دمشق ہے اور اسکے دہنے
پر بحر روم نظر آتا ہے اور اسمین جزائر کپرس اور کریت اور میلیتا اور سسلیا
دکہائی دیتے ہین حرمونکے اوتر پچہم کوچک ایشیا - اور کوچک ایشیا کے
پچہم طرف ایک چہوٹے سمندر پار یونان کا ملک ہے اور اسکے اوتر
ملک مقدونیہ واقع ہے وہانسے پچہم طرف چلکر اور ایک سمندر پار جاکر
ملک اطالیہ ملتا ہے جسکا دار السلطنت شہر روم ہے دریائے یردن کے
وار پار پہاڑون سے گہری ہوئی ایک وادی ہے جسمین گناسرت یا گلیل کی
جہیل اور یردن دریا اور بحر موت یعنے سدوم کی جہیل واقع ہے دریائے
یردن کا طول قریب سو کوس کے ہے - صوبہ گلیل مین کوہ کرمل کے
نزدیک ایک وادی ہے جو کئی ایک نام مثلاً اصدرایلون اور یزرعیل اور
مجدو نامون سے مشہور ہے اور اس وادی کے پاس ٹیلونکے بیچمین ناصرت
واقع ہے اس وادی مین اکثر لڑائیان ہوا کرتی تہین مثلاً دبورہ
اور برق اور جدعون اپنے دشمنون سے یہان لڑے تہے اور ساؤل نے یہان

فلسطیون کے ساتھ جنگ کیا اس وادی مین اخیاب شاہ اسرائیل شاہ
آرام بن ہاداد پر اور شاہ مصر یہودیہ کے بادشاہ یوصیاہ پر یہین غالب آیا
علاوہ اسکے اسوری اور فارسی اور عربی اور یورپ کے لوگ اس
وادی مین لڑے ہین اور قومونکے اس میدان جنگ پر فرانس کے بادشاہ
نپولین نے ملک آرام کو چھوڑنے سے پیشتر اپنے دشمنون کو مغلوب کیا
(دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگستس ٹرا ڈہید مطبوعہ مشن پریس
الہ آباد ۱۸۷۷ء صفحہ ۶۹)

ملک کنعانکے اصلی باشندونکا حال

ازروس تواریخ کلیسا حصہ اصفحہ ۴۲ و ۴۳

ملک مذکور کے اصلی باشندے کنعان بن حام بن نوح کی اولاد مین تھے اسلیے
وہ ملک کنعان اور اُسکے باشندے کنعانی کہلاتے ہین علاوہ اسکے الگ
الگ فرقون اور قومونکے موافق اُنکے کئی اور نام بہی تھے چنانچہ حِتّ
بن کنعان کے نام سے حِتّی ایک قوم جس سے ابراہیم نے قبرگاہ کے لیے ایک
کہیت اور ایک غار خریدا (پیدایش ۲۳ باب) اور یبوس سے یبوسی
جو داؤد بادشاہ کے وقت تک شہر یروسلم مین رہتے تھے نکلے پہر کنعانکے
پہلوٹہے صیدا نامی نے شہر صیدا کو جو آجتک موجود ہے تعمیر کیا یہ شہر ملک مذکور
کی اوتر طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر واقع ہے اُسکی طرف سے شہر صور بہی
اسکے تیار اور آباد ہوگیا اسلیے نبیونکی کتاب مین بنت صیدا کہلاتا ہے

دونون شہر جہاز سازی مین مشہور ہوے اور یونانیون کی طرف سے انکا اُن پاس
کے شہرونکے باشندونکا ایک اور نام یعنے فونیکی اور انکا ملک فونیکیہ ٹھہرایا گیا یہ
نام ناڑ کے درخت کے یونانی نام سے نکلا کہ یہ درخت جو اُس ملک مین پیدا ہوتا
ہے قدیم یونانیونکو نیا اور عجیب معلوم ہوا پھر بہی یہودیاہ کیطرف سے ایک اور
نام اکثر ملک کے باشندونکے لیے استعمال ہوا یہ نام فلسطی یعنے پردیسی ہے اور
ملک کا نام فلسطیا یا فلسطیہ اور اس نام سے انگریزی زبان مین پلسٹاین کہلایا مگر
فلسطی نام کا ایک خاص استعمال بہی تہا چنانچہ جو قومین بحیرۂ روم کے کنارے
پر کرمل پہاڑ کی دکہن طرف کے میدان مین رہتی تہین اور جنکی طرف سے یافہ
اور غازہ اور اشدود اور عسقلون اور عقرون وغیرہ شہر آباد تہے خاصکر
فلسطی نام سے مشہور تہین تواریخ کی رو سے اغلب ہے کہ ان لوگونکی اصل
ایک کوش والے فرقے سے تہی جو ابتدا مین پورب اطراف مین رہتی تہین
بعضے گمان کرتے ہین کہ یہ قوم اور عمالیقی قوم ایک ہی ہین اور بعضے جانتے
ہین کہ اُنکے اور پورب طرف بلکہ ملک ہند سے قوم مذکور آئی ہوگی کہ ہندو کی
کتابون مین پالی نام سے ایک گڈریہ والی قوم کا ذکر ہے جسنے پچہم طرفکو جاکر
ستان کو اپنے قبضے مین کیا مسیح سے دو ہزار برس آگے اُنہون نے ملک مصر
پر چڑہائی کرکے بعضے ملک پر قبضہ کر لیا مصر کی تواریخ مین اُنکا ذکر ہِکسُس
یعنے چوپان والے بادشاہونکے نام سے ملتا ہے اور جب ہے کہ یوسفؑ کے
ملک مصر مین جانے سے ۲۰۰ برس پیشتر مصریون نے اُنکو نکالدیا اُس وقت
اُنہون نے ملک کنعان مین جاکر شہر مذکورہ بالا کو آباد کیا پہر جب بنی اسرائیل

ملک مصر مین اسیر تھے (یعنے بعد یوسفؑ) یہی قوم دوبارہ ملک کے اونزاطراف
مین حکمران ہوگئے تھے اور اُنکے عمل مین بنی اسرائیل کا خروج ہوا (یعنے
حضرت موسیٰؑ کے وقت مین) اس بیان سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل سے
پیشتر کئی الگ قومین ملک کنعان مین رہتی تھین اُنکی حکومتین الگ الگ تھین
ملک اکثر ایک ہی شہر پر ایک حکمران ہوتا اکثرونکا پیشہ جہازرانی اور سوداگری
تھا کشتکاری اور چوپانی کم کرتے تھے اور دین کے مقدمہ مین خاص و
عام ایک نجس اور زیانکار بت پرستی مین مبتلا تھے انتہی۔
حضرت موسیٰؑ دس معجزہ دکھلا کر بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لائے تھے پہلا معجزہ
تمام ملک کا پانی لہو ہوگیا دوسرا معجزہ مینڈکونکا غول آیا تیسرا زمین کے
گرد جوئین بنگئین چوتھا مچھرونکا غول آیا پانچوین مواشی مین وبا آئی
چھٹے انسان اور حیوان کے بدن پھوڑے اور پھولے نکلے ساتوین بڑے
اولونکی بارش ہوئی آٹھوین ٹڈیونکا غول آیا نوین تین دن تک عجب
اندھیرا رہا دسوین سارے انسان اور حیوان کے پہلوٹھے ہلاک ہوئے
(ایضاً تواریخ کلیسیا جلد ۱ صفحہ ۵۰ - اور خروج ۷ سے ۱۱ باب تک) دینی اور
دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰ مین ہے کہ اُسے (یعنے حضرت موسیٰؑ کو) قوت بخشی
گئی کہ تین طرح معجزے کرے انتہی یعنے سب وہ معجزے تین قسم کے تھے حضرت
موسیٰؑ کے بعد حضرت یشوعؑ بن نون بنی اسرائیل کے پیشوا ہوئے اور جسطرح
حضرت موسیٰؑ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا اور خشک اُس پار اوتر گئے اسیطرح
حضرت یشوع نے یریحو کے پاس یردن کو دو حصہ کیا تھا (یشوع ۳ باب ۱۶)

انکے بعد چودہ قاضی یا جوانمرد ایک بعد دوسرے کے بنی اسرائیل مین پیشوا ہوئے حضرت سموئیل تک پہر بنی اسرائیل کی درخواست سے حضرت سموئیل نے قوم مین بادشاہی قایم کی اور ساؤل کو جسے قرآن مین طالوت لکہا ہے مسح کر کے بادشاہ ٹہرایا بسبب طوالت قد کے ساؤل کا یہ نام ہوا طالوت کے بعد حضرت داؤد نبی (اعمال ۲ باب ۳۰) انکے بعد حضرت سلیمان اور حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کے وقت مین دو بادشاہتین ہوگئین دو فرقون یہوداہ و بنی بنیامین نے اور کسیقدر لیوی کے فرقے نے بہی رحبعام کا ساتہ دیا یہ یہودی کہلائے اور دس فرقون نے یوربعام کو جو حضرت سلیمان کا غلام تہا اپنا حاکم بنا کرا فرائیمی یا اسرائیلی بادشاہت نام رکہا اور پہلے سکم دارالسلطنت ٹہرایا (روسی تواریخ کلیسا جلد ا صفحہ ۷۲) اور یوربعام نے اسلئے کہ لوگ یروسلم کی زیارت کو نہ جائین سونیکے دو بچہڑے بنا کر اشتہار کیا کہ اے بنی اسرائیل تمہارا خدا یہ ہے ان بچہڑوںمین سے ایک بیت ایل مین اور دوسرا دان مین کہڑا کیا (اول سلاطین ۱۲ باب ۲۸ و ۲۹) پہر جبکہ سن عیسوی سے سات سو اکیس برس آگے ۷۲۱ شالمنذر شاہ اسور نے اسرائیلون کو اسیر کر کے غیر ملک کے لوگونکو سامریہ مین بسایا یہی لوگ سامری کہلائے مسیح کے وقت مین یہ ملک دو حصون پر تقسیم ہوا ایک حصہ اوتر طرف جلیل کے نام سے اور دوسرا جو جلیل اور یہوداکے بیچ واقع تہا سامریہ یا سمرون کے نام سے مشہور ہوا (از روسی تواریخ کلیسیا حصہ اوّل صفحہ ۷۵) پس یہودی اور اسرائیلی دونون

سلطنتوں کے بادشاہوں کی فہرست یہ ہے

یہوداہ	مدت سلطنت	قبل حضرت عیسیٰ	بنی اسرائیل	مدت سلطنت
حضرت داؤدؑ	۴۰	۱۰۷۰	[illegible]	
حضرت سلیمانؑ	۴۰	۱۰۳۰		
رحبعام	۱۷	۹۹۰	یوربعام	۲۲
ابیاہ	۳	۹۷۳		
آسا	۴۱	۹۷۰		
		۹۶۸	نادب	۲
		۹۶۶	بعشا	۲۳
		۹۴۳	ایلاہ	۱
		۹۴۲	زمری و عمری	۱۱
		۹۳۱	اخاب	۲۲
یہوشفاط	۲۵	۹۲۹		
		۹۰۹	اخزیاہ	۲
		۹۰۷	یہورام	۱۲
یہورام	۸	۹۰۴		
اخزیاہ	۱	۹۹۶		

حصہ اول

یہوداہ	سالہائے سلطنت	قبل مسیح	بنی اسرائیل	سالہائے سلطنت
عتالیاہ	۶	۸۹۵	یاہو	۲۸
یہواس	۴۰	۸۸۹		
		۸۶۷	یہواخذ	۱۷
		۸۵۰	یہواس	۱۶
امیاہ	۲۹	۸۴۹		
		۸۳۴	یربعام دوسرا	۴۱
تخت خالی رہا	۱۱	۸۲۰		
عزیاہ یا عزریاہ	۵۲	۸۰۹		
		۷۹۳	تخت خالی رہا	۲۲
		۷۷۱	ذکریاہ وشلوم	۱
		۷۷۰	منیحیم	۱۰
		۷۶۰	فقحیاہ	۲
		۷۵۸	فقح یا فقحہ	۲۰
یوتام	۱۶	۷۵۷		
آخذ	۱۶	۷۴۱		
		۷۳۸	تخت خالی رہا	۱۰
		۷۲۸	ہوشیع	۹

یہوداہ	مدت سلطنت	پہلے مسیح کے	بنی اسرائیل	مدت سلطنت
حزقیاہ ... اس بادشاہ کے [illegible]	۲۹	۷۲۵		
		۷۱۹	سامریہ کا لینا تب سے انکا کچھ پتہ نشان نہیں ہے	
منسی	۵۵	۶۹۶		
امون	۲	۶۴۱		
یوسیاہ	۳۱	۶۳۹		
یہوآخذ اور یہویقیم	۱۱	۶۰۸		
یہویقیم صدقیاہ	۱۱	۵۹۷		
اسیری بابل		۵۸۶		

از مفتاح الکتاب مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۳۷۷ و ۳۷۸

فہرست مدتہائے ہفتگانہ مسلمات یہود و نصاریٰ و اہل اسلام

پہلی مدت

جسکا عرصہ دنیا کی پیدایش سے لیکر طوفان نوح تک ۱۶۵۶ برس کا ہے۔

دوسری مدت

جسکا عرصہ طوفان سے لیکر ابراہیم کے بلائے جانے تک ۴۲۷ برس کا ہے

تیسری مدت

جسکا عرصہ ابراہیم کے بلائے جانے سے بنی اسرائیل کے مصر سے خروج تک ۴۳۰ برس کا ہے

چوتھی مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے مصر سے خروج سے کنعان مین داخل ہونے تک ۴۰ برس کا ہے

پانچوین مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے کنعان مین داخل ہونے سے سلیمانؑ کی ہیکل
بنانے تک ۴۴۷ برس کا ہے (یعنے موسیٰؑ کی پیدایش سے قریب ۶ سو برس)

چھٹی مدت

جسکا عرصہ سلیمانؑ کے ہیکل بنانے سے بابل کی اسیری تک ۴۱۵ برس کا ہے

ساتوین مدت

جسکا عرصہ بابل کی اسیری سے مسیحؑ کی پیدایش تک چھ سو برس کا ہے
مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۵؛

پس پیدایش حضرت موسیٰؑ سے ہیکل اوّل کی تعمیر تک تخمیناً چھ سو برس اور
عمارت ہیکل اوّل سے حضرت عیسیٰؑ کی پیدایش تک چھ سو برس اور عمارت
ہیکل ثانی سے حضرت نبی آخر الزمان صلعم کی وفات تک قریب چھ سو برس
اور ہیکل سیوم یعنے مسجد الصخرہ کے اختتام تعمیر سے وقوع نار حجاز اور
اختتام خلافت عباسیہ تک جسکی خبر رسول اللہ صلعم نے پیشتر سے دی
تھی دیکھو صحیح بخاری و مسلم و ابو داؤد۔ چھ سو برس اور نار حجاز سے
اختتام سلطنت اسلامیہ ہندوستان تک چھ سو برس ہوتے ہین؛

یہودی بارہ فرقونکے نام جو حضرت یعقوبؑ کے بیٹونکے نام تھے

(۱) یہوواہ ماکانام لیاہ

(۲) اشکار ماکانام لیاہ

(۳) زبلون ماکانام لیاہ

(۴) روبین ماکانام لیاہ + یہ حضرت یعقوبؑ کا پہلوٹہا بیٹا تہا

(۵) شمعون ماکانام لیاہ + اسی بی بی سے بیوی پیدا ہوا

(۶) جد ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تہی

(۷) افرایم حضرت یوسف کا بیٹا

(۸) منسّی حضرت یوسف کا بیٹا پہلوٹہا پیدایش ۴۸ باب ۱۴

(۹) بنیامین ماکانام راحیل اس بی بی سے حضرت یوسفؑ پہلے پیدا ہوئے

(۱۰) دان ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تہی

(۱۱) یسر ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تہی

(۱۲) نفتالی ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تہی

دان و نفتالی ایک لونڈی بلہا نام سے پیدا ہوئی یہ بی بی راحیل کی لونڈی تہی اور جد و یسر دوسری لونڈی زلفہ سے تہی جو حضرت یعقوبؑ کی دوسری بی بی لیاہ کی لونڈی تہی اور حضرت یوسفؑ کے نام سے کوئی فرقہ نہین مگر اُنکے دونون بیٹونکے نام سے افرائیم و منسّی کا فرقہ ہوا اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ کو منظور ہوا کہ حضرت یوسفؑ کو اُنکے بہائیون سے دونا حصہ ملے پس افراہیم اور منسّی کو متبنّیٰ کرنے کے سبب یوسفؑ کے فرقے کو دونا حصہ دیا گیا (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۹۳) اور حضرت یعقوبؑ کے

ایک بیٹے کا نام لیوی تہا (پیدایش ۳۵ باب ۲۲-۲۵) مگر اس فرقے
کے لوگونکو کہ جنہیں حضرت موسیٰ وہارون تہے میراث ملک کنعان
نہین ملی اُس فرقے کے لوگ کہانت یعنے امامت کرتے اور سب
فرقون سے دہ یکے وغیرہ لیتے تہے اور میراث انہین بارہ فرقون
مرقومہ فہرست کو ملی تہی مفتاح الکتاب صفحہ ۵۱ و ۵۲ مین لکہا ہے
کہ یہ لوگ شریعت کے مطالعہ مین مصروف رہتے تہے - اڑتالیس
شہرونکے سوا اُنکی کوئی موروثی زمین نہتی (یشوع ۲۱ باب ۴۱)
کیونکہ خدا ہی اُنکی میراث ٹہرا اور اُسنے اُن کوششون کے عوض
جو اُنہون نے لوگون کے درمیان کین زمین اسرائیل کی پیداوار
کا دسوان حصہ انکا حق ٹہرایا انتہی

فہرست اسماء دوازدہ پسران حضرت اسمعیل

(۱) نبیوت — یہ پہلوٹہا بیٹا تہا

(۲) قیدار — اس نام سے اکثر تمام قبائل بنی اسمعیل مراد ٹہرے جیسے یہودا سے تمام اسباط بنی اسرائیل

(۳) اَدبئیل

(۴) مبسام

(۵) مشماع

(۶) دومہ

(۷) مسّا

(۸) حَدَرْ

(۹) تَیمَاَ

(۱۰) اِطُور کوہ طور انہین کے نام سے مشہور ہے اہل عرب اس پہاڑ کو الطور کہتے ہین

(۱۱) نَفِیشْ

(۱۲) قِدْمَہ

یہ اسمعیل ع کے بیٹے ہین اور اُنکے نام اُنکی بستیون اور قلعون مین یہ ہین اور اپنی امتون کے بارہ رئیس ہین (دیکہو پیدایش ۲۵ باب ۱۳-۱۶)

پانچوین صدی ع مین اُس تمام ملک کے تین حصے تہے یعنے یہوداہ اور سامریہ گلیل اور نرا کو ہتستن پیریہ اور ادوم فی الحال وہ سلطنت ترکی کے تحت مین ہے اور اُنہون نے اُسے دو حصون یعنے اکرا اور دمشق مین کر دیا (دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۵۸) اسی ملک کی بابت مسیح ع کی شان مین لکہا ہے کہ داؤد کے تخت پر ہمیشہ تک سلطنت کریگا چنانچہ اعمال ۲ باب ۳۰ مین ہے سو اس سبب سے کہ نبی تہا (یعنے داؤد) اور جانتا تہا کہ خدا نے اُس سے قسم کہائی ہے کہ مین تیری نسل سے مسیح ع کو جسم کی رو سے ظاہر کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹہے انتہی اور لوقا باب ۳۳ مین ہے کہ وہ (یعنی مسیح ع) سدا یعقوب کے گہرانے کی بادشاہت کریگا (ازرد من بیبل چہاپہ لندن ۱۸۶۰ء) اس سدا کے لفظ سے جو لوقا باب ۳۳ مین ہے بعضون نے گمان کیا ہے کہ مسیح ع کی نبوت صرف بنی اسرائیل کے واسطے تہی لیکن کئی دلیلون سے یہ گمان

رفع ہو سکتا ہے (۱) انجیل جسکی تعریف قرآنمین بار بار ہے اگر الہامی ہے تو
خدا کی سب مخلوق کے واسطے ود خدا کا فرمان ہے (۲) مسیح انبیاء بنی
اسرائیل مین سے تہے اور اُن انبیامین سے حضرت یونس بحکم الہی نینوا
کے لوگوںمین نبوت کرچکے ہین پس حضرت عیسیٰ کی نبوت بہی صرف بنی اسرائیل
پر منحصر نہ تہی (۳) اعمال ا باب ۸ مین مسیح نے حضرات حواریون سے
فرمایا کہ تم قوت پاؤگے اور یروسلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ مین
بلکہ زمین کی حدتک میری گواہ ہوگے انتہی یہ ظاہر ہے کہ مسیح نے کبہی ایکبار
کہتنہ بہی ملک یہودیہ پر حکومت نہین کی بلکہ مسیحؑ کو خود دنیا مین سر
رکہنے کی جگہ نہی (لوقا ۹ باب ۵۸ متی ۸ باب ۲۰) لیکن سب مفسرین
انجیل کا اسپر اتفاق ہے کہ اس سے مسیح کی روحانی حکومت مراد ہے
نہ یہ کہ ظاہری اور دنیاوی جیسا کہ ظاہر ہی ہے اور مسیح نے خود فرمایا
کہ میری بادشاہت اس جہانکی نہین ہے (یوحنا ۱۸ باب ۳۶) اور
اس سدا کے لفظ سے بہی جو لوقا ا باب ۳۳ مین ہے یہی بات ظاہر ہے
کیونکہ کوئی دنیاوی سلطنت سدا قایم نہین رہتی لیکن روحانی سلطنت
کو ہمیشہ قیام ہے اور وہ سلطنت تو عقیدہ اور ایمان ہے جو مسیح کے
ایماندارونمین ہمیشہ تک بدستور جاری ہے
یروسلم یعنے بیت المقدس سے مراد یہودی اور عیسائی اور اسلامی
محاورہ مین وہ عبادتخانہ جسے اگلے زمانونمین ہیکل سلیمانی کہتے تہے
(لوقا ۲ باب ۴۲) اور کبہی وہ تمام شہر اور کبہی صرف صیحون تمام شہر

یروسلم سے مراد ہے (یسعیاہ ۱ باب ۲۷) شہر یروسلم چار پہاڑ ونپر آباد ہے ایک موریہ دوسرا صیحون تیسرا اکرا چوتہا بزیتہا یا نیا شہر قدیم زمانہ مین سب کا ایک ہی نام موریہ تہا (الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ مرزاپور صفحہ ۱۰۱ سنہ ۱۸۶۰ع) وہ صیحون اور اکرا پچہم طرف ہین اور موریہ اور بزیتہا پورب طرف ہین (جاگرفی انڈرسن مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۴۴) حضرت داؤدؑ کے زمانہ سے وہ سب پہاڑ جنپر یروسلم آباد ہے صیحون کہلاے (از روی تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف آدین صاحب مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۱ع برآیت ۲ زبور ۴۸ صفحہ ۳۰۹)

غالباً موریون کے نام سے جو کہ اُس ملک کے قدیم باشندے تہے مشتق ہوکر زمانہ قدیم مین یہ سب پہاڑ موریہ کہلاے اور اموریون کے ایک بادشاہ صیحون کے نام پر اُنمین کا ایک پہاڑ صیحون کہلایا (۵ ۱۳۵ زبور ۱۱ و ۲۶ ۱۳ زبور ۱۹) یا شاید اسکے بالعکس ہو یروسلم اوتر پچہم میڈی ٹیرین کہاڑی سے دو ہزار پانسو اکیاسی ۲۵۸۱ فٹ بلند ہے اور دکہن پچہم رُخ دو ہزار پانسو اڑتیس ۲۵۳۸ فٹ اُسکی بلندی سمندر کی سطح سے ہے یروسلم میڈی ٹیرین کہاڑی سے ۳۲ میل اور دریای اردن سے اٹہارہ ۱۸ میل ہے یروسلم سے حبرون دکہن طرف بیس ۲۰ میل اور سامریہ اوتر طرف چہتیس ۳۶ میل ہے (کوئی ورانسٹریٹڈ میگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۴۸۵ مصنفہ پادری چارلس ٹیل ام اسے) یروسلم دمشق سے دکہن پچہم رُخ ایکسو بتیس میل (النت کتاب مقدس صفحہ ۱۳۷ کالم ۲) مگر معظمہ سے جیسے گبون صاحب مشہور مورخ

ردوفی اپنی کتاب کے پچاسوین باب مین لکھتے ہین کہ ممالک ... ناف میز

واقع ہے (از سیر الاسلام صفحہ ۴) اوتر طرف آٹھہ سو پچیس ۸۲۵ میل مدینہ

منورہ سے چھہ سو پچاس ۶۵۰ میل اس دہلی دار السلطنت ہندوستان سے

اوتر پچھم رخ دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل طہران پایے تخت فارس سے چھہ سو

میل اصفہان سے آٹھہ سو پچاس ۸۵۰ میل بغداد شریف سے چار سو پچاس ۴۵۰ میل

بخارا سے ایکہزار چار سو ۱۴۰۰ میل یارقند سے دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل کابل پایہ تخت

افغانستان سے ایکہزار آٹھہ سو ۱۸۰۰ میل کوہ سینا سے دو سو ۲۰۰ میل موصل سے دکہن پچھم رخ

قریب چار سو ۴۰۰ میل قسطنطنیہ یعنی استنبول دار السلطنت یورپ سے دکہن

رخ نو سو ۹۰۰ میل (اٹلاس ڈاکٹر بٹلر صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ع نقشہ افریقہ

و نقشہ ایشیا) بیر سبع یروسلم سے دکہن پچھم طرف پچیس ۲۵ میل تبلش یا سکم

یروسلم سے اوتر طرف تینتیس ۳۳ میل یافہ جہان سے سلیمانی ہیکل کے لیے لکڑیان

آتی تہین یروسلم سے دکہن طرف باسٹھ ۶۲ میل صیدا یروسلم سے اوتر

طرف ایکسو تیئیس ۱۲۳ میل حاقر یروسلم سے دکہن طرف پچیس ۲۵ میل ہے

یروسلم لندن سے دکہن پورب طرف دو ہزار دو سو تینتیس ۲۲۳۳ میل ہے

(ماڈرن جاگرفی انڈرسن کرکنڈ یعنے صحیح کی ہوئی مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع

صفحہ ۱۲۴ کوہ تبور ۵ کوس یروسلم سے اوتر سمت واقع ہے (الکتاب

کے مقامات المعروف صفحہ ۱۳) شامی انطاکیہ سے یروسلم ڈیڑھ سو ۱۵۰

کوس (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ع حاشیہ صفحہ ۳۲) یروسلم

بیت اللحم سے تخمینا پانچ میل ناصرہ سے قریب ستر میل مصر سے قریب

دو سو ننانوے میل اور ابراہیم سے سترہ میل بیرسبع سے ۱۶ میل بیت عنیا سے دو میل (از ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین چھاپہ لاہور سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۲۶ و ۲۳۵) اور رامہ سے چھ میل اور مکفیلا کے غار سے جہان حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین بیس میل کے فاصلہ پر ہے (از جغرافیہ پاک کتاب مؤلفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ آگرہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۸۰ و ۱۹۱ و ۶۶) یروسلم سے پورب طرف زیتون کا پہاڑ ایک سبت کی منزل یعنے پندرہ سو قدم دور ہے (اعمال ۱ باب ۱۲) اُسکے اور شہر کے بیچمین ایک نالہ کدرون نامی حایل ہے جسمین بارش کے وقت پانی بہت ہوتا ہے مگر گرمی کے دنونمین سوکھ جاتا ہے اس پہاڑ کے دامن مین پچھم طرف یروسلم کے پاس ایک باغ گتسمنی نامی تہا اور پہاڑ سے ملے ہوے پورب طرف بیت فاگا اور بیت عنیا دو گانو تہے (از رومن تفسیر اسکاٹ مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۶۰ کالم ۲ متی ۲۱ باب ۱ کی تفسیر) یروسلم مین پیدا ہونا اور مرنا بڑی عظمت کا سبب سمجھا جاتا ہے چنانچہ ۸۷ زبور ۵ و ۶ مین لکہا ہے اور صیحون کی بابت کہا جاویگا کہ فلانہ فلانہ اُسمین پیدا ہوا اور حقتعالی آپ اُسکو قیام بخشیگا خداوند جسوقت لوگونکا نام لکہیگا تو گن کے کہیگا کہ یہ شخص وہان پیدا ہوا تہا انتہی اور اسیطرح ۴۸ زبور ۱ و ۲ و ۸ مین بہی ہے اُس کی عظمت کے بیان سے تمام کتب عہد عتیق بہری ہوئی ہین دیکہو استثنا ۱۲ باب ۱۴ و ۲۱ و ۲۶ - اول سلاطین ۸ باب ۲۹ - اور ۲ تواریخ

باب اول

۶ باب ۶-اور ۷ باب ۱۲-اور ۱۲ باب ۱۳-اور ۸ ہم زبور-۱ اور ۷۸

زبور ۶۸-اور نہ صرف ہیکل بلکہ وہ تمام قرب وجوار برکتون اور خوبیون سے معمور ہے تینون قومین یعنے یہودی اور عیسائی اور مسلمان یروسلم کو مقدس شہر سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے کہتے ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفات کی وادی مین مدفون ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہے انتہی الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۲ و ۲)

یہ مقام جس جگہ ہیکل یعنے مسجد حضرت سلیمان نبی تہے خداہی کا پسند کیا ہوا اور حضرت موسیٰ کو بتایا ہوا تہا (استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱) یہودی لوگ جسطرح خدا کی قسم کہاتے اُسیطرح یروسلم کی بہی قسم کہاتے تہے (دیکہو متی ۵ باب ۳۴ و ۳۵) وہ مقام تمام انبیاء بنی اسرائیل کا مسجود (۸ ۱۳ زبور ۲) اور آغاز اسلام مین قبلہ اہل اسلام بہی تہا اُسجگہ حضرت ابراہیم توریت کے بموجب اپنے بیٹے کو قربانی کرنے لیگئے تہے (مقدس کتاب کا احوال ۱ باب صفحہ ۱۰ اور الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۴ سطر ۱۲ اور ہندی تواریخ کلیسا چہاپہ بپٹسٹ مشن کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۴ سطر ۸) اُسی سرزمین پر حضرت یعقوب سے خواب مین خدائے قادر نے باتین کی تہین اور حضرت یعقوب نے اُس مقام کا نام بیت ایل رکہا یعنے خدا کا گہر (پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) اُسی جگہ حضرت داؤد نے خدا کا فرشتہ کہ جسنے اُنکی دعا سے وبا کو روکا کہڑا دیکہا تہا اُسجگہ

(داؤد) بادشاہ نے خدا کے لئے ایک مذبح بنایا (۲ سموئیل ۲۴ باب)
وہاں چڑہاوٴں اور سلامتیون کو چڑہایا اور بعدہ خدا نے اُنکی دعا قبول
کی اور وبا بنی اسرائیل کے درمیان سے دور ہوگئی اور اُسکے بعد
اُسی مقام پر سلیمانؑ بادشاہ نے ہیکل کو بنایا (از کیفیت نامہ مصنفہ پادری
شیلر صاحب و ترجمہ پادری اسٹرنصاحب مطبوعہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۹۳)
اُسی مقام پر ایک ابر کا جسے شکینہ کہتے سایہ کرنا خدا کی حضوری کا نشان
تہا (۲ تواریخ ۵ باب ۱۳) اور اُسی جگہ عہدنامہ کا صندوق اور اُسپر
سونے کا سرپوش تہا جسے کفارہ کہتے تہے (خروج ۳۷ باب ۶) اور صندوقچہ میں
دونوں لوحین عہدنامہ کی اور مَن کا مرتبان اور حضرت ہارونؑ کا عصا
کہ جسمین شاخین پہوٹتی تہین (عبرانیونکا ۹ باب ۴) رکہا تہا اُسی جگہ حضرت
عمر فاروقؓ کی بنوائی ہوئی مسجد اقصیٰ موجود ہے دینی و دنیوی تاریخ
مصنفہ پادری اگستس برڈویل صفحہ ۱۰۹ مین لکہا ہے کہ گمان غالب ہے
کہ موریا کے اوپر ابراہیم اضحاک کو ذبح کرنے کے لئے لیگیا وہی ہیکل
تعمیر کی گئی اور فی الحال ایک مسجد جسے مسجد عمرؓ کہتے ہین وہین واقع
ہے انتہیٰ ؎

اے یروسلم اگر مین تجہے بہول جاوٴن تو میرا داہنا ہاتہ اپنا کام بہولے
اگر مین تجہہ کو یاد نہین کرتا اور اگر مین یروسلم کو اپنی اول خوشی سے
زیادہ تر عزیز نہین جانتا تو میری زبان تالو سے لگجاے ۱۳۷ زبور ۵ و ۶

نظم در مدح یروسلم یعنے بیت المقدس

با دا ہزار جان بہ نثار یروسلم — الحق کہ جانفزاست جوار یروسلم
اجسام انبیا چو بخاکش نہفتہ اند — نور مجسم است غبار یروسلم
پرواز جبرئیل بخاکش بسے چو ماند — اینک ہمونست باد بہار یروسلم
پشت و پناہ پشتۂ دیوار آن حرم — دین متین حصین حصار یروسلم
ظلمات راہ چشمۂ حیوان بین بخود — شد نور بار لیل و نہار یروسلم
مانند سجہ سلسلۂ انبیاے پاک — یکسر گسستہ شد بکنار یروسلم
ظل ہماست سایۂ دیوار مسجدش — از ہار خلد نقش و نگار یروسلم
پا سر خرد ترا ز رخ گلرو شود براہ — گل بشگفد ز کاوش خار یروسلم
از فخر سر کشد بفلک سبزہ زار راہ — بر سبزہ سبز پوش سوار یروسلم
یارب مقام بندہ منصور کن بہشت — از بہر مقیم دیار یروسلم
ہان در گذر تو از سر عصیان ما بخشش — از بہر نماز گزار یروسلم

مینے خداوند سے ایک سوال کیا اور مین اسکا طالب ہون کہ مین عمر بھر خداوند کے گھر مین رہون اور خداوند کی خوشنودی دیکھون اور اسکی ہیکل مین تحقیقات کرون کیونکہ مصیبت کے وقت وہ مجھے اپنے خیمہ مین چھپاے گا اپنے ڈیرے کے پردے مین مجھے پوشیدہ رکھیگا اور مجھے چٹان پر چڑھا دیگا (۲۷ زبور ۵)

ہم اسکے مسکنون مین جائینگے اور ہم اسکے پانون تلے کی چوکی کی برابر اسکو سجدہ کرینگے (۱۳۲ زبور ۷)

رکن دویم

توریت مین جسجگہ پہلے یروسلم کا ذکر آیا ہے وہ مقام کتاب پیدائش
کی ۱۴ باب ۱۸ - ۲۰ مین ہے کہ حضرت ابراہیم نے سالم کی بادشاہ
ملک صدق کو جو خدا کا کاہن تہا دہ یکی دی تہی اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس جگہ پر نہایت قدیم زمانہ مین بہی کوئی مذبح تہا مگر توریت سے کچہ
اسکا ثبوت نہین ہے بعد اسکے خدا نے ابرہیم کو آزمایا اور اُس سے کہا اَے ابرہیم وہ بولا لبیک تب اُسنے
کہا کہ تو اپنے پیارے اور اکلوتے بیٹے اسحٰق کو لے اور موریہ کے
ملک مین جاکر وہان ایک پہاڑ پر جو مین تجہے دکہاؤنگا اُسے سوختنی
قربانی کے لیئے ذبح کر تب ابراہیم نے بڑے تڑکے اُٹھکر اپنے گدہے
پر چارجامہ باندہا اور دو نوکر اور اپنے بیٹے اسحٰق کو ساتہ لیا
جب اُنہون نے تیسرے روز اُس مقام کو دور سے دیکہا ابراہیم نے
اپنے نوکرون سے کہا تم گدہے کے پاس یہان رہو مین اس
لڑکے کے ساتہ وہان عبادت کرنے جاتا ہون تب قربانی کی
لکڑیان اپنے بیٹے اسحاق پر لادین پر آگ اور چہری اپنے ہاتہ
مین لی اور دونون ساتہ چلتے ہوے اسحٰق اپنے باپ سے
کہنے لگا کہ اے باپ آگ اور لکڑیان تو ہین پر سوختنی قربانی کے
لیئے برہ کہان ہے ابراہیم نے کہا کہ اے بیٹا خدا آپ برہ کی تدبیر کریگا
سو وے دونون ساتہ ساتہ چلے جب اُسجگہ پر آئے ابراہیم نے ایک
مذبح بنایا اور اُسپر اُن لکڑیون کو چنا اور اپنے بیٹے اسحٰق کو باندہکر
لکڑیون پر دہرا اور اپنا ہاتہ بڑہاکر چہری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے

وہ وہین خدا کے فرشتہ نے آسمان پر سے پکار کر اُسے کہا کہ اے ابراہیم
اے ابراہیم اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا کیونکہ مین نے جانا کہ تو خدا سے
ڈرتا ہے کہ تو نے اپنے بیٹے اکلوتے کو بھی دریغ نکیا تب ابراہیم نے
اپنی آنکھین اُٹھائین اور مینڈھے کو سینگون سے جھاڑی مین پھنسا
ہوا دیکھا اور اُسے اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے لئے
ذبح کیا تمت کلامہ از مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۰ع
۱۰ باب پیدایش ۲۲ باب ؛
اہل اسلام کا اتفاق اسپر ہے کہ حضرت ابراہیم سرزمین مکہ معظمہ مین
بمقام منا قربانی کے واسطے حضرت اسمعیل کو لے گئے تھے اور مورخ
ابوالفدا نے لکھا ہے کہ جو لوگ حضرت اسحاق کی نسبت اس واقع
کا یقین کرتے ہین وہ مقام قربانی کا بیت المقدس قرار دیتے ہین
اور جو لوگ حضرت اسمعیل کی نسبت اس واقع کا یقین کرتے ہین
وہ مقام قربانی کا منا قرار دیتے ہین اور یہود و نصاری یہ دلیل
پیش کرتے ہین کہ منا ملک کنعان سے چالیس منزل دور ہے اتنی
دور ممکن نتھا کہ خدا حضرت ابراہیم کو قربانی کرنے کے واسطے بھیجتا
مگر میرے نزدیک جبکہ حضرت اسمعیل اور اُنکی والدہ کا اُس بے آباد
ملک اور ریگستان بے آب و دانہ مین بے رفیق و مددگار پہونچ جانا
تینون مذہبون کی کتابون سے ثابت ہے تو حضرت ابراہیم کا بیٹے
کو قربان کرنے کے واسطے اتنی دور آنا کچھ تعجب کا مقام نہین ہے

ابطال

کیونکہ اُسکے بعد بہی باپ اور بیٹے کے درمیان عرب سے کنعان تک برابر آمد و رفت
جاری تہی یہانتک کہ حضرت ابراہیمؑ کی وفات کے وقت حضرت اسمٰعیلؑ
باپ کے پاس موجود تہے چنانچہ پیدایش ۲۵ باب ۸ و ۹ مین ہے تب ابراہیم
جان بحق ہوا اور اچہی عمر درازی مین بوڑہا اور آسودہ ہوکر مرا اور
اپنے لوگون مین جا ملا اور اُسکے بیٹے اسحاقؑ اور اسمٰعیلؑ نے مکفلہ کے مغارہ
مین ہتی صُحر کے بیٹے افرُن کے کہیت مین جو ممری کے آگے ہے اُسے
گاڑا انتہی

علاوہ اسکے موریہ پہاڑ پر یہ قربانی واقع ہونا سب نصرانی عالم اسباتً
کی بابت قایل نہین ہین برعکس اسکے وہ کہتے ہین کہ مورہ کے بلوط (پیدایش
۱۲ باب ۶) کے نزدیک وہ عجیب ماجرا واقع ہوا البتہ عبرانی زبان مین
مورہ و موریاہ لفظون مین فقط تہوڑا تہوڑا فرق ہے (لغت کتاب مقدس
صفحہ ۱۰۳) اور سامری کہتے ہین کہ کوہ جرزین پر حضرت ابراہیمؑ نے وہ
قربانی گزرانی تہی (ایضاً صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)

چونکہ اہل اسلام مین حضرت اسمٰعیلؑ کا نام اس قربانی کی بابت مشہور
ہے (دیکہو سورہ والصافات رکوع ۳) اور عیسائیون اور یہودیون
مین باوجود اقرار سہو کاتبان حضرت اسحاقؑ کا لیکن یہ اختلاف ایسا
بڑا نہین ہے جیسے سامریون نے اپنی توریت مین عیبال کی جگہہ
جرزین لکہہ لیا ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۶۵ کالم ۲) کیونکہ وہ بیت المقدس سے انکی انحراف
روگردانی کا باعث ہو گیا اور اسمین کچہ خدا پرستی کی بابت نقصان آیا

ہوتی ہین اور جسقدر کی ہین
کثرت سے یہ جرزین اور جسقدر
غلطیان انہین پر زین
اور اختلافات عبارت
انمین پیدا ہوئی انتہی
۱۲ ۱۲ ۱۲

نہین ہوتا کیونکہ یہ صرف تواریخی بات ہے اسکے سوا اسی کتاب مقدس
کتاب کا احوال ۹ باب مین لکہا ہے کہ حضرت ابراہیم کی چہیاسی برس ۸۶ برس
کی عمر مین حضرت اسمعیل (پیدایش ۱۶ باب ۱۶) اور سو برس کی عمر مین
حضرت اسحاق پیدا ہوے تہے (پیدایش ۲۱ باب ۵) اور خدا اُسکے بیٹے
حضرت اسمعیل کے ساتہ تہا (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) اس حساب سے چودہ
برس حضرت اسمعیل حضرت اسحاق سے بڑے تہے پس ممکن ہے کہ پہلوٹے بیٹے
کو حضرت ابراہیم نے قربانی کرنا چاہا ہو چنانچہ اسی دستور کے بموجب
خدا فرماتا ہے اگر کسی کی دو جوروان ہون اور ایک محبوبہ اور
دوسری مبغوضہ ہوا اور محبوبہ اور مبغوضہ دونون سے لڑکے ہوئے ہون
اور پہلوٹہا بیٹا مبغوضہ سے ہو تو یون ہوگا کہ جب وہ اپنے بیٹون پر
مال کی تقسیم کرے تو محبوبہ کے بیٹے کو مبغوضہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت
پہلوٹہا ہے فوقیت نہ دی بلکہ وہ مبغوضہ کے بیٹے کو اپنے سب مال سے
دونا حصہ دیکے پہلوٹہا ٹہراوے کیونکہ وہ اُسکی اوّل قوت کا ہے اور
پہلوٹہا ہونے کا مستحق وہی ہے (استثنا ۲۱ باب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷) اب اگر
کوئی کہے کہ حضرت یعقوب نے کیون اپنے بڑے بہائی عیسو کا حق پایا
(پیدایش ۲۷ باب ۳۰) اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت یعقوب نے عیسو سے انکے پہلوٹے ہونیکا حق
مول لیا تہا (پیدایش ۲۵ آیات ۳۳) باوجود اسکے اپنے نابینا باپ سے یہ کہکر کہ مین عیسو ہون یہ
حق پایا تہا پس دراصل انکے بڑے بہائی ہی کو حضرت اسحاق نے وہ برکت دی تہی
کیونکہ حضرت یعقوب نے عیسو کے نام سے وہ برکت حاصل کی تہی (پیدایش ۲۷ باب ۱۹)

پس جبکہ مفروضہ کے بیٹے کا پہلوٹہا ہونے کے سبب یہ رتبہ ہے تو غیر مفروضہ
کے پہلوٹہے بیٹے کا پہلوٹہاپن کون چہین سکتا ہے یعنے وہ خداوند کے
نزدیک اپنے سب بہائیون سے اعلی اور افضل ہے ؛

اور یہودیون مین بہی ہمیشہ یہ دستور رہا کہ ہر پہلوٹہا خداوند کے لئے سمجہا
جاتا تہا (لوقا ۲ باب ۲۳) چنانچہ خروج ۲۲ باب ۲۹ و ۳۰ مین خدا فرماتا ہے
تو اپنے بیٹون مین سے پہلوٹہا مجہے دیجیو ایسا ہی اپنے بیلون اور گوسفندون
سے کیجیو انتہی اور خروج ۱۳ باب ۲ مین ہے کہ سب پہلوٹہے میرے لئے مقدس
کر جو کوئی بنی اسرائیل مین رحم کہولتا کیا انسان اور کیا حیوان میرا ہے انتہی
پہر یہ کہ شاید اس قربانی گزراننے کے وقت تک حضرت اسحاق پیدا بہی
نہوے تہے اسکے سوا پیدایش ۲۲ باب ۱۶-۱۸ مین لکہا ہے پہر یہوواہ
کے فرشتہ نے دوبارہ ابراہیم کو پکارا اور کہا خدا فرماتا ہے مین نے اپنی
ذات کی قسم کہائی ہے اسلئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اکلوتا
بہی دریغ نکیا مین تجہے برکت پر برکت دونگا اور آسمان کے ستارون اور
دریا کے ساحل کی ریت کی مانند تیری نسل کو نہایت فراوانی بخشونگا
اور تیری نسل اپنے دشمنون کے دروازون کی وارث ہوگی اور تیری
نسل سے زمین کی ساری امتین برکت پاوینگی انتہی چونکہ اکلوتا
بیٹا (آیت ۱۶) سوا حضرت اسمعیل کے حضرت اسحاق کو نہین کہہ سکتے
اس سبب سے کہ حضرت اسمعیل اپنی پیدایش سے چودہ برس تک
اپنے باپ کے اکلوتے تہے اور حضرت اسحاق کی پیدایش کے وقت

توحضرت اسمٰعیل چودہ برس کے موجود تھے پس حضرت اسحاق اکلوتے کیونکر ہوے انہین کی یعنے اسمٰعیل کی بابت خدا نے فرمایا کہ دس نکیا یعنے قربان کرنا چاہا اور آسمان کے تارون اور دریا کے ریت کی مانند (آیت ۱۷) حضرت اسمٰعیل کی نسل کو خدا نے کیا کہ جنسے تمام عرب اور ترکستان بہرا ہوا ہے اور یہودی تو دنیا مین صرف نوّے لاکہہ رہگئے ہین اور انہین حضرت اسمٰعیل کی اولاد اپنے دشمنون کے دروازے کی (آیت ۱۸) یعنے بیت المقدس کے وارث ہوے اور اسی نسل سے زمین کی ساری امتین یعنے یہودی اور عیسائی و مسلمان برکت یعنے ایمان پاتے ہین ایک اور بات بہی غور کرنیکے لایق یہ ہے کہ زمانہ اسلام سے پیشتر اہل عرب مین دو قربانیان مقرر تہین ایک عتیرہ یعنے وہ قربانی جو ماہ رجب مین کیا کرتے تہے اور دوسرے فرع یعنے پہلوٹہے بچے کا قربان کرنا (از نیاز نامہ مطبوعہ مشن پریس الہ آباد بحکم نارتہہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۹) پس اس فرع کی اصل وہی قربانی حضرت اسمٰعیل کی ہے کیونکہ اہل عرب نسل اسمٰعیل ہین اور یہ دستور اُنہون نے سنت آبائی سمجہ لیا ہوگا تاکہ آئندہ پشتونکے لئے یہ بات یادگار چلی جاسے کہ ہمارے آبا مین سے کوئی پہلوٹہا قربان ہونے کے وقت یون مورد افضال الہی ہوا تہا پس وہی سنت اہل عرب مین پشت در پشت جاری چلی آئی اور یہ نشان اسکا ہے کہ ضرور صرف حضرت اسمٰعیل قربان ہونے گئے تہے

نہ یہ کہ حضرت اسحاق پھر یہ کہ توریت کے اُس مقام مین کثرت سہو کاتبوں سے
جسکا عیسائی علماء کو اقرار ہے (ہارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱۴
مطبوعہ ۱۸۲۵ع) اسحاق لکھدیا ہوگا اور یہ تو عام دستور تھا کہ توریت بغیر نقطوں کے
لکھی جاتی تھی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۹ کالم ۱)

الغرض ان دونون بنی زادون مین سے جو کوئی اس قربانی کے لئے
مخصوص کیا گیا ہو ہمارا عین فخر ہے اگر حضرت اسحاق علیہ السلام
قربانی ہونے گئے تھے تو وہ کیا دشمن تھے ہمارے نزدیک جیسے
حضرت اسمعیل علیہ السلام ویسے ہی حضرت اسحاق علیہ السلام
جیسے محبت اور ادب ہمین حضرت اسمعیل کا ہے ویسا ہی حضرت اسحاق
کا وہ بھی خدا کے مقبول اور یہ بھی خدا کے مقبول تھے وہ بھی ہمارے
پیغمبر خدا صلعم کے اجداد مین تھے اور یہ بھی بلکہ جسطرح حضرت عیسیٰ کو
بوسیلہ یوسف نجار نسل داؤد مین لکھا ہے (متی ۱ باب) اگرچہ حضرت
عیسیٰ کو جو بے باپ پیدا تھے حضرت داؤد سے قرابت تک نہ تھی چہ
جائے انکا ابنیت اور نہ کسی کتاب سے ثابت ہے کہ حضرت مریم نسل
داؤد سے تھین کیونکہ وہ فرقہ ہی دوسرا تھا یعنے الیسبات کے رشتہ
دار تھین جو کہ حضرت ہارون کی بیٹیون مین سے اور حضرت ذکریا کاہن کی
بی بی تھین (لوقا باب ۵ و ۳۶) پس اس بیان سے اگر مین سچ
کہتا ہون تو اعمال ۲ باب ۳۰ مین جو حضرت عیسیٰ کو نسل داؤد سے
لکھا ہے صریح غلط ہو گیا۔

پہر یہ کہ حضرت عیسیٰ نے آپ ہی نسل داؤد مین ہونے سے انکار
کیا ہے دیکھو متی ۲۲ باب ۴۵ پس جب داؤد اُسکو (یعنے مسیحؑ کو)
خداوند کہتا ہے تو وہ اُسکا بیٹا کیونکر ٹھیرا انتہی غرض اسطرح حضرت
رسول خداصلعم کا نسب حضرت اسحاقؑ سے نہین بلکہ وہ تو حضرت
اسمٰعیل کی دوسری ما سے حقیقی بہائی تہے اور حقیقتاً حضرت رسولخدا
صلعم کے اجداد مین تہے اور اُسکی بابت اور بہی ثبوت ہین مگر اس
مختصر مین زیادہ گنجایش نہین ہے صرف فانڈر صاحب کا قول اختتام
دینے مباحثہ صفحہ ۴۹ چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۵ء یہان کافی ہوگا کہ لفظ بیٹا
عربی مین بن اور لفظ بہائی عربی مین اخ دونون زبان عبرانین
اور توریت کی بہتیری آیات مین خاص وعام دونون معنے سے آیا ہے
انتہی پس اسیطرح جیسے حضرت اسمٰعیل ویسے ہی حضرت اسحاق دونوں
حضرت رسولخداصلعم کے اجداد مین سمجہنا چاہیے پہر یہ کہ حضرت بی بی
ہاجرہ کو جو اہلکتاب لونڈی کہکر اُنکی اولاد کا رتبہ حضرت بی بی سارہ
کی اولاد کی برابر نہین سمجہتے یہ صریح تعصب ہے (استثنا ۲۱ باب ۱۵
و ۱۶ و ۱۷ اکو جو مین ابہی لکہ چکا ہون پہر پڑہنا چاہیے اسکے سوا توریت
مین کہین یہ نہین لکہا ہے کہ حضرت بی بی ہاجرہ کو کسینے مول لیا ہو
یا جہاد مین آئی ہون یا کہ کسی نے کسی کے آگے کنیز کی یا غلامی کا اقرار
کیا ہو اور یہی صورتین لونڈی غلام ہونے کی ہوتی ہین وہ نعوذباللہ
ایسی نہ تہین جیسے راحاب اور روت موابی اُس مواب کی نسل مین

جیسے حضرت لوطؑ کی بڑی بیٹی جنی تہی اور رحبعام بن سلیمان کی ماں نعمہ عمونی
اُس عمون کی نسل جو حضرت لوطؑ کی چہوٹی بیٹی سے تہے (۲ تواریخ
۱۲ باب ۱۳ متی ۱ باب ۷) اور اوریا کی جورو بنت سبع
(۲ سموئیل ۱۱ باب ۲-۵) اور یہوداہ کی بہو تمر
(راحاب) یشوع ۲ باب ۱ (دختران حضرت لوطؑ) پیدایش
۱۹ باب ۳۰-۳۶ و ۳۷ (تمر) پیدایش ۳۸ باب ۱۸ (روت) کتاب
روت ۱ باب ۴-۱ اور ۴ باب ۱۳- اور یہ سب عیسائی عقیدے کے بموجب
حضرت عیسیٰؑ کے بلکہ بعضے انہین سے حضرت داؤدؑ کی پردادیان انجیل
مین لکہی ہین (دیکہو متی ۱ باب) پس اگر یہ بیان درست ہو تو حضرت
اسمعیلؑ کا مرتبہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ بلکہ
تمام انبیا بنی یہوداہ سے کسقدر بلند تر سمجہنا چاہیئے
روہیوئین یہ ایک خاص رسم تہی کہ جب ایک بیوی کو وفادار اور
نیک جانتے تو اُسکو درجہ بڑی بیوی کا دیتے تہے (اگرچہ وہ لونڈی
ہوتی) جسوقت وہ ایک لونڈی سے نکاح کرتے تہے اولاد اُس کی
برابر اولاد نکاحی بیوی کے متصور ہتی اور قوانین مین حقیت کی نسبت
کچہ فرق نہ تہا وہ نوکنی اولاد برابر حق حصہ لینے کا باپ کے مال سے
رکہتے تہے لیکن اولاد کنچنی (یعنے رنڈی) کی بالکل اس حق سے
خارج تہی از سیر الاسلام صفحہ ۲۲۰ باب ۵ ترجمہ تہہیر
مصریون مین پوجاریونکے سوا اور لوگون کو کئی نکاح کرنے کی عام

اجازت تہی اور عورت لونڈی ہو یا نہو اُسکی اولاد صحیح النسب اور
آزاد سمجہی جاتی تہی یعنے لونڈی غلام نہ سمجہے جاتے تہے انتہی (از
قدیم تاریخ مصر مولفہ ردلن صاحب ترجمہ سین ٹیفک سوسائٹی اور
مطبوعہ الہ آباد گورنمنٹ پریس ۱۸۶۴ء صفحہ ۱۴ نمبرا) پہر یہ کہ حضرت
یعقوبؑ کی اولاد دو بیبیوں اور دو لونڈیون سے تہی (پیدایش
۳۵ باب ۲۵ و ۲۶) اور سب بارہون ۱۲ فرقے بنی اسرائیل کے اُنہیں
کی نسل سے ہین پس جو فرقے کہ دونوں لونڈیون یعنے بلہاہ سے
دان اور نفتالی اور زلفہ سے جدا و اشر تہے ان چارون فرقو
کو کوئی لونڈی بچّے ہونے کے سبب اور اسرائیلی فرقون سے کچھ
کم نہین سمجہتا ہے
قطع نظر ان باتون کے ربیّون کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
بی بی ہاجرہ فرعونکی بیٹی تہین اور اُسنے اُنہین حضرت ابراہیمؑ کی کرامت
اور عظمت دیکہکر دیا تہا دیکہو کتاب برشیت ربا ہ ۱۸ ربی شلومو سحا
نے پیدایش ۱۶ باب ۱ کی تفسیر اسطرح لکہی ہے کہ وہ فرعونکی بیٹی تہین جب
دیکہا اُن کرامات کو جو بوجہ سارہ واقع ہوئین تو کہا بہتر ہے کہ رہے
میری بیٹی اُسکے گہر مین خادمہ ہو کر اس سے کہ ہو دوسرے کے
کے گہر مین ملکہ انتہی چنانچہ اُس تفسیر کی اصل عبارت عبری یہ ہے
بَتْ پَرْعُہ ہَیْتَا کِشِّرا نِسِّیم شِنَّعِسُو لِسَارَہ اَمَرْ مُوطَاب شِتَّہا بِتِّی
شِفْحہ بِبَیْت زِہ وَلُو گِبِیرَہ بِبَیْت اَحِیر

پہر یہ کہ حضرت بی بی قطورہ جو کہ حضرت ابراہیمؑ کی تیسری زوجہ تہین اور جنہین توریت مین لونڈی نہین لکہا ہے اُنکی اولاد کے واسطے کہین توریت مین یہ بزرگی نہین ہے کہ خدا اُسکے ساتہ تہا مگر حضرت بی بی ہاجرہ کے واسطے یہ آیت توریت مین موجود ہے (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) پس جب خدا نے حضرت اسمعیل کو یہ مرتبہ بخشا کہ جسطرح بارہ فرقے حضرت اسحاقؑ کی اولاد مین اسیطرح حضرت اسمعیلؑ کی اولاد مین قایم کیئے (پیدایش ۱۷ باب ۲۰ اور ۲۵ باب ۱۳-۱۷) یہ اپنی استون کے بارہ رئیس ہین (پیدایش ۲۵ باب ۱۶) اور آخر کو وہ ملک جسکا وعدہ باربار حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا تہا (پیدایش ۱۷ باب ۸ اور ۱۵ باب ۱۸-۲۱) وہ حضرت اسمعیلؑ کی اولاد کو بخشا اور وہ مقدس مقام جہان قربانی گزراننے حضرت ابراہیم گئے تہے حضرت اسمعیلؑ کی اولاد کا معبد ٹہرایا تو خدا کے انتظام مین کسے دم مارنے کی مجال ہے پس جانو کہ جو ایمانوالے ہین وہی ابراہیمؑ کے فرزند ہین (گلتیون کا ۳ باب ۷) پہر اگر حضرت بی بی ہاجرہ کا لونڈی ہونا مانع عظمت ہے تو یہودی لوگ جو حضرت عیسیٰؑ کے آبا و اجداد تہے باربار جویت برستون وغیرہ کی غلامی مین رہے ہین اسکا کیا جواب ہے چنانچہ مفتاح الکتاب صفحہ ۳۲۴ و ۳۲۵ مین سے بعض مقام یہان نقل کیئے جاتے ہین قولہ اسرائیلیونکا پہلے بار کوشن رسنیم کی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۳ باب ۸-۱۰) اُنکا دوسرے بار عجلون شاہ مواب کی غلامی مین آنا (قاضیونکا ۳ باب ۱۲-۳۰) تیسری بار اُنکا فلسطیونکا غلام بننا (قاضیونکا ۳ باب ۳۱)

بی بی ہاجرہ کی بزرگی حضرت ابراہیم کی عورت کی نسبت

بی بی ہاجرہ بی بی کی جگہ دیکہو پیدایش ۱۹ باب ۱۲

چوتہی بار اکالنعان سکے ایک زور آور بادشاہ یبین کے جو حسور مین سلطنت کرتا تہا غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۴ باب ۱-۳) پانچوین بار اسرائیلیونکا مدیانیون کی غلامی کرنا (قاضیونکا ۶ باب ۱--۱۰) اسرائیلیونکا چہٹوین بار فلسطیون اور اموئیونکی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۱ و ۱۲ باب ۸) اور بُت پرستی کے باعث ساتوین بار غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۳ باب ۱) اسکے سوا کبہی بابل والون (۲ تواریخ ۳۶ باب ۲۰) اور کبہی مصریون (کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسٹرنصاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ء صفحہ ۲۲۶ شروع باب ۱۸) اور کبہی اسوریون (کیفیت نامہ ایضاً صفحہ ۲۰۷ شروع حصہ ۲) اور کبہی رومیون کے ہاتہ بار بار وہ پشت در پشت بکتے اور غلام بنتے رہے یہانتک کہ دنیا کی کوئی قوم سوا حبشی غلامونکے یہودیون کی طرح ہرگز پشت در پشت بار بار بکتے نہین رہے۔

پہر یہ کہ حضرات حواریون اکثر نفتالی فرقے کے تہے لغت کتاب مقدس مطبوعہ ۱۸۷۵ء صفحہ ۳۴۲ مین ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد نفتالی کا ملک پہر بسایا گیا تب اُسطرحکے بیدین اُسمین رہنے لگے یہانتک کہ مسیح کے آنیکے وقت کامل تاریکی سب پر چہاگئی اُسکے وہان رہنے سے اور اُنہین سے اپنے رسولون کو چننے سے انجیل کے سب پڑہنے والے جانتے کہ کیا فرق آگیا تہا حالانکہ یہ فرقہ نفتالی حضرت یعقوب کے اُس بیٹے کی اولاد ہے جو حضرت راحیل کی لونڈی بلہا سے پیدا ہوا اور جسکا نام نفتالی تہا علاوہ اسکے حضرت حواریون مین سے سب اسرائیلی بہی نہتے دیکہو متی ۱۰ باب ۴ [illegible]

سلطانی اسرائیلیون کی نسل [illegible] حضرت یہودا کی [illegible]

[illegible]

شمعون کنعانی انتہی

اسکے سوا ماسٹر رامچندر عیسائی نے اپنی کتاب مسیح الدجال مطبوعہ سنہ ۱۸۷۳ء
صفحہ ۹۸ مین یہودیونکے عقیدہ کا ذکر کیا ہے یعنے یہودی سمجھتے ہین کہ یہ امر
کوئی بڑی بات نہین ہے کہ یہ محمد قوم امی یعنے قوم بت پرست عرب سے
ہے نہ ہماری قوم بنی اسرائیل سے کیونکہ ہم لوگونین بہت سے ایسے
بھی ہین کہ وہ اصل مین بت پرستون سے ہے انتہی

پھر یہ کہ حضرت ایوب انبیاے بنی اسرائیل مین سے نتھے بلکہ ابراہیم سے
بہت پیشتر تھے مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ ایوب کی کتاب مسیح سے ۲۱۸۰
انتہی دو ہزار ایک سو تیس برس پیشتر تصنیف ہوئی انتہی لغت کتاب
مقدس صفحہ ۵۷ مین ہے کہ عرب ایوب کے رہنے کا مقام تھا انتہی۔
طامس اسکاٹ کی تفسیر انگریزی مین ہے کہ ایوب رہنے والا زمین
عوض کا تھا اور زمین عوض معلوم ہوتا ہے کہ ملک عرب کا ایک ضلع تھا انتہی پہانسے
ظاہر ہے کہ نبوت خاندان اسرائیل پر منحصر نہین ہے اور دلایل نبوت
حضرت ایوب کے یہ ہین کہ کتاب ایوب الہامی نوشتونمین شامل ہے اور
بقول طامس اسکاٹ مفسرہ انگریزی کتاب ایوب کا جو عربی مین تھی
حضرت موسیٰ نے عبرانی مین ترجمہ کیا تھا اور کتاب حزقیل ۱۴ باب ۱۴
و ۲۰ مین دو جگہ نوح و دانیل و ایوب کی فضیلت مذکور ہے۔ پس اگر
یہ سارا بیان صحیح نکلے تو وہ برکت کا وعدہ جو پیدایش ۲۲ باب ۱۸ مین
مرقوم ہے اولاد ابراہیم مین ہمارے پیغمبر محمد مصطفی صلعم کی نسبت سمجھنا

چاہیئے کیونکہ نصاریٰ درحقیقت نسل ابراہیم نہیں ہیں بلکہ حضرت یافث
بن نوح سے یہ اپنا سلسلہ ملاتے ہیں اور یہودی تو اب آپ ہی برکت
پانے کے محتاج ہیں صرف اولاد اسمٰعیل آج دنیا میں ساری قوموں کے
برکت پانے کا وسیلہ رہ گئی ہے اور یہ مسلمان ہیں جو حضرت ابراہیم کا سا
عقیدہ توحید اور اتباع سنت ابراہیم رکھتے اور اپنے مذہب کو مذہب
حنیف کہتے ہیں فاتبعوا ملة ابراهيم حنيفا ۹۵ (آل عمران ع ۱۰)
اور سب سے ضروری مسئلہ یہ حل ہوگیا کہ یہود و نصارا میں قربانی کا
دستور ترک ہوجانے اور مسلمانوں میں اسکا رواج باقی رہنے سے اچھی طرح
ثابت ہوگیا کہ بسبب قربانی حضرت اسمٰعیل کے مسلمان ہی خدا کے حضور
اس خدمت کے مستحق ٹھیرے اور سب کو معلوم ہوگیا کہ حضرت اسمٰعیل
قربان ہونے گئے تھے تب خدا نے مسلمانوں میں اسے ابدی میراث اور
رسم دائمی ٹھہرا دیا اور یہود و نصاریٰ اس سے صریح باز رہے۔
پھر مقدس کتاب کا احوال باب ۱۵ و ۱۶۔ اور پیدایش ۳۷ باب ۲۸
میں لکھا ہے کہ حضرت یوسف کو اُنکے بھائیوں کے ہاتھ سے اسمٰعیلی قافلے
بیس روپیہ دیکر مول لیا تھا انتہیٰ پس بنی اسرائیل کی غلامی کی بنیاد
اور شروع حضرت اسمٰعیل ہی کی اولاد کے ہاتھ سے ہوا اور اس سے
بڑھ کر یہ کہ حضرت یوسف کو اسمٰعیلی قافلہ نے مول لیا اور حضرت یوسف
کے آگے مصر میں اُنکے سب بھائی غلام بنے تھے چنانچہ حضرت یوسف
کے خواب کی یہی تعبیر تھی (پیدایش ۳۷ باب ۱۰) دوسرے یہ کہ

پیدایش ۲۴ باب ۰ امین حضرت یوسف کے حضور اُنکے سب بہائیونکا
قول یہ لکہا ہے اے خداوند تیرے غلام خورش مول لینے آے ہین
انتہی یہ اُسوقت کا ذکر ہے کہ جب ملک کنعانمین قحط پڑا اور وہ سب
مصر مین یوسف کے پاس غلہ مول لینے گئے تہے اور اسیطرح پیدایش
۴۴ باب ۱۳- اور ۴۴ باب ۱۶ و ۱۷ امین بہائیون نے حضرت یوسف
کے آگے غلامی کا اقرار کیا تہا پس اس حساب سے تمام بنی اسرائیل
حضرت یوسف کے غلام اور اولاد اسمعیل کے غلام در غلام ٹہرتے
ہین شاید یہ سب سزا اللہ جلشانہ کی طرف سے اسواسطے ہوا کی کہ
یہودی لوگ حضرت بی بی ہاجرہ کو حقارت کی راہ سے لونڈی کہتے
تہے اب دیکہئے کہ تمام دنیا مین ایسی کوئی قوم نہ سُنی ہوگی کہ جسکی
ابتدا سے پشت در پشت غلامی ہی مین گزرتی رہی وہ یہود ہین اگرچہ
حبشی قوم غلامی کے لئے خاص ہے مگر یہودیون کی طرح تمام قوم
کی قوم بار بار غلام نہین بنی اور ایسی قوم بہی دنیا مین نہ سُنی
ہوگی جو ہمیشہ سے غلامی کا تو کیا ذکر ہے کبہی کسی کے ماتحت حکومت
بہی نہین ہوے اور وہ اہل عرب ہین (دیکہو رسالہ کشف الآثار
فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مریک صاحب چہاپہ
اڈن برگ ۱۸۴۶ع صفحہ ۳۴ باب ۱۲) چنانچہ قولہ فی الواقع ان
قبایل اولاد اسمعیل میباشند ـ و گبون تاریخ نویس نیز ہر چند سعی کرد
کہ حق آنقول را (یعنے آزادے عرب بموجب کتاب اول توریت

۱۷ باب ۱۲) ر ونماید لیکن آخر الامر اقرار کرد کہ با وجود اینکہ بعضے از
قبائل عرب در زیر دست سلطنت قوم دیگر گاہے افتادہ باشند لیکن
کل عرب ہرگز مغلوب نشدہ اند و دیگر کہ قدرت لشکرہائے سسسطرس
(یعنے سیساسطرس) بادشاہ ذوی القدر مصر و بخت نصر و بادشاہ مجلل
ایران و پمپی و تراجن کہ یکے سردار مظفر و دیگرے امپراطور بزرگ اہل
روم بودہ پس لشکر اینہا تمامی قبایل عرب را نتوانستند مغلوب سازند
و با وجود آنکہ بعضے از طوایف عرب بزیر سلطنت دیگر افتادہ لیکن قول
مقدس درباب آزادگی ایشان حق شدہ بحدیکہ در ایام قدیم و تازہ
دربارہ استقلال عرب مثال گردیدہ حالت آزادی کہ قبایل مزبور
الحال دارند دلیل شدہ کہ آن قوم ہرگز مغلوب نگشتہ اند انتہی
گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۲۵ مین لکھتے ہین کہ
اگر کلام برحق الہی مین مجکو کچہ اور تعلیم نہوئی ہوتی تو مین اکثر یہی خیال
کرتا کہ انصاف کے ساتہ مکافات صرف اہل عرب ہی کی قسمت مین
ہوئی جو اولاد حضرت اسمعیل کے ہین اور قسمت مین یہودیون سے
بمراتب اعلی ہین کیونکہ یقیناً کوئی ترجیح نہ بگا ان لوگونکی تقدیر دنیا و
کو جنپر اب تک خدا کی مہر رہی قسمت پر جنگلی اور خود مختار اور بلند حوصلہ
اور مہمان پرور قومون ملک عرب کی جو کبہی مفتوح نہین ہوا اسمعیل
کی اولاد ونکے نام سے کل دنیا کو لرزہ آتا تہا اور انکے تتبار ون کو
سجدہ کرتے تہے مگر انہون نے نہ کبہی سجدہ کیا اور نہ لرزے اور مجکو

امید ہے کہ وہ کبھی نکر سکینگے اب دونون کی تقدیر اور اُسکے
خاندان کا حال جانکر مین خارج کیا ہوا اسمعیل ہوا چاہتا ہون
نہ ناز پروردہ اسحاق جو مورث اعلی اُن لوگون کے ہین جنپر خدا
کی مُہر ہے (حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع صفحہ ۳۶ و ۳۷ دفعہ
۵۲ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع
اگرچہ برہما والون وغیرہ کو بھی اپنی آزادی کی بابت یہی دعوی
ہے لیکن ملک عرب کی طرح دنیا کے بڑے بڑے الوالعزم بادشاہون
نے کبھی برہما وغیرہ پر فوج کشی نہین کی تھی اور تواریخ چین مصنفہ
جمس کاکرن صاحب مطبوعہ ۱۸۶۵ع جلد ۲ دفتر ا باب ۷ صفحہ ۱۴۲ مین
لکھا ہے کہ ۱۲۶۶ع اور ۱۳۰۰ع کے درمیان فغفور چین کی فوج نے برہما
کے تخت گاہ کو جو اُسوقت تاکوداتنگ کا شہر تھا فتح کیا تھا انتہی اور اہل
انگلستان نے برہما کا بہت سا ملک رنگون وغیرہ تک فتح کرکے اپنے
قبضہ مین کرلیا ہے اور رزیڈنٹ انگریزی اور اہل تجارت فرانسیس
وغیرہ برہما مین موجود ہین مگر عرب مین کسی غیر کو مطلق دخل نہین ہے
پھر کتاب مقدس کتاب احوال ۹ باب مین لکھا ہے قولہ یہ وہی
اسمٰعیل ہے جس سے بارہ رئیس پیدا ہوے اُسکی اولاد آجتک
اسمٰعیلی کہلاتی ہے اور اُسکے فرقون سے عربی و ترکی ہین (یعنے
عرب و ترک لوگ تمت کلامہ اسی سبب سے یروسلم پہلے عربونکے
اختیار مین رہا بعد اُسکے ترکونکے اختیار مین ہوا چنانچہ ابتک ہے

غرضکہ یہ وہی مقام ہے جہان توریت کی بموجب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو قربان کرنا چاہا تہا اسکے بعد حضرت یعقوب نے اسی سرزمین پر خواب مین ایک سیڑہی زمین سے آسمان تک دیکہی کہ فرشتے اُسپر چڑہتے اور اوترتے ہین اور خدا نے حضرت یعقوب سے باتین کین تب حضرت یعقوبؑ نے اُٹہکر کہا کہ یہ کیا ہی مقدس مقام ہے سچ مچ خدا کا گہر اور آسمان کا آستانہ ہے اور نشان کا پتہر نصب کرکے اُسکا نام بیت ایل رکہا یعنے خدا کا گہر (مقدس کتاب کا احوال ۴ ا باب اور پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) اس سے پیشتر اُسکا نام لوز تہا دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۸۶

بعد اُسکے حضرت موسیٰؑ نے جب کوہ طور پر شریعت پائی تب بموجب حکم الہی بیابانین بنی اسرائیل کو جو کہ چہہ لاکہہ مرد ہتیار بند تہے اور اس حساب سے تیس ۳۰ لاکہہ سب مرد و عورت اور بچے تہے (مقدس کتاب کا احوال ۴۲ باب خروج ۱۲ باب ۳۷) اور دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۹ مین ہے کہ تخمیناً پچاس لاکہہ ہونگے ان سب کو اکہٹا کرکے ایک خیمہ عبادت بنایا کہ وہ خیمہ جماعت بہی کہلاتا تہا (خروج ۳۱ باب ۷ اور ۳۹ باب اعمال ۷ باب ۴۴) اور سب بنی اسرائیل کے لئے دستورات عبادت مقرر کئے اور حضرت ہارون اور اُنکی اولاد کہانت یعنے امامت کے واسطے مقرر ہوئی مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰ مین لکہا ہے اسرائیلیونکے درمیان سردار

کاہن سب کاہنوں مین پہلا درجہ رکہتا تہا اسلئے کہ وہ ساری قوم کا
خدا کے حضور انکی طرف سے قربانی گذرانکر شفیع سمجہا جاتا تہا ہیکل
کیخدمت کا عہدہ پشت در پشت ہارونکی اولاد مین رہا اور انمین
کا پہلوٹہ ہونیکا پہلو تہا اگر اسمین کوئی شرعی عیب نہوتا ہمیشہ کاہن
ہوجاتا تہا وہ اس کام پر بڑی سنجیدگی اور شان و شوکت کے
ساتہ مخصوص کیا جاتا اور ہر روز قربانی کے وقت عمدہ اور چمکدار
پوشاک پہنکر حاضر ہوتا تہا (یہودیونمین چمکدار یعنے زرد پیلا لباس فرحت
کو جاتا اور سونہلا ماتم جاتا تہا) خصوصاً کفارہ کے دن وہ ایک سینہ بند
قیمتی کو جسکی چپراس کے جواہرات مین اسرائیل کے بارہ فرقونکے نام
کندہ تہے اسلئے باندہتا تاکہ پاکترین مکانمین داخل ہونے کے وقت اسکو
دیکہکر تمام قوم کو خدا کے حضور یاد کرے۔

[۲۴] یہودیونمین عام کاہن بہی ہارون کی نسل مین سے ہوتے تہے وہ چوبیس
صفونپر منقسم تہے اور ہر ایک صف والے اپنی اپنی باری پر ہفتہ بہر ہیکل
مین خدمت کرتے تہے از مفتاح الکتاب صفحہ ۵

پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵ مین لکہا ہے کہ باقی بنی لیوی جو ہارونکی
نسل سے نہ تہے وہ عہدہ کے باب مین (اگرچہ کیسے ہی ذی لیاقت ہوتے
مگر) کاہنوں سے کمتر درجہ رکہتے تہے اور بیت المقدس (یا خیمہ جماعت)
کی متفرق خدمتونمین کاہنونکے مددگار رہتے ان زیر حکمونمین حضرت موسیٰ
کی اولاد بہی شامل تہی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپنے (یعنے حضرت

سوشمی سنہ) جو صد مندی کی راہ سے نہین بلکہ خدا کے حکم کیمطابق
یعنی انتظام ٹہرایا انتہی
یہ طرز ہمارے پیغمبر صلعم سے کمال مطابقت رکہتا ہے چنانچہ حضرات خلفاے
راشدین رضی اللہ عنہم کے حال سے اسکا ثبوت ظاہر ہے
پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۲۵ و ۳۵ مین لکہا ہے کہ عبرانی لوگوین مہینونکا
انگریزونکے طور پر شمسی نہین مگر قمری شمار ہوتا تہا چنانچہ اُنکے مہینے ۲۹ و
۳۰ دنکے ہوتے تہے انتہی
یہ دستور بہی صرف اسلامی دستور سے مطابقت رکہتا ہے چنانچہ سنہ
ہجری پر لحاظ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے
یہودی مصری اسوری ویسی ہی چادر اوڑہتے تہے جیساکہ اندنون
ہندوستانکے لوگ کام مین لاتے ہین ان دنون ہندوستان کے
لوگ سے مراد مسلمان) ٹہیک جیسے کہ وہ جولاہے کے ہاتہ سے آتین
یعنے بغیر سلائی اور گوٹ کے یہ دستور خدا کو پسند ہوا اور اُسنے حکم
ایکہ یہودی جہالر پر آسمانی رنگ کا ڈورا لگا دین ۔ اُنہون سنے
اماکہ خدا کی شریعت مین ۶۱۳ احکام مین اسلئے ضرور ہے
دامن مین اتنے ہی ڈورے موڑے جاوین (لغت کتاب مقدس ۔
دنکا شروع یہودی قوم سورجکے ڈوبنے سے حساب کرتے تہے (پیدائش
باب ۵ و ۸ ۔ احبار ۲۳ باب ۳۲) رات کا اول درجہ اس بات کی
یادگاری مین ہوا ہوگا کہ پیدایش کے وقت اندہیرا روشنی سے پہلے

(پیدایش ا باب ۱ — چنانچہ اُنہون نے یون فیصلہ کیا کہ سبت سورج کے
ڈوبنے اور تین ۳ تارونکے نکلنے کے درمیان شروع ہوتا ہے انتہی
(لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۳۷) یہ دستور بہی اسلامی دستور کے مطابق ہے
کہ چاند دیکہکر ماہ رمضان شروع اور چاند دیکہکر ماہ رمضان ختم ہوجاتا ہے
(رومن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۵۸ مین لکہا ہے جب لاوی کا
فرقہ خیمہ مقدس مین خدا کی خدمت پر مخصوص ہوا تو یوسف کا فرقہ
اُسکے دو بیٹون یعنے افرائیم اور منسی کے فرقون پر تقسیم ہوا (حضرت
یعقوبؑ نے پہلے ہی حضرت یوسفؑ سے فرمایا تہا کہ افرائیم اور منسی
میرے بیٹے ہین دیکہو پیدایش ۴۸ باب ۵) اور یون لاویونکے سوا
بارہ فرقے بحال رہے اور ہر ایک فرقہ کا ایک ایک سردار یا شاہزادہ
تہا پہر ایک ایک فرقے مین الگ الگ خاندان تہے جو کسی سبب سے
مشہور تہے چنانچہ موسیٰؑ کے وقت مین ایسے اُنسٹھ ۵۹ خاندان تہے اور
اُنکے بہی جدے جدے سردار تہے پہر موسیٰؑ نے ساری قوم کو دس دس
اور پچاس ۵۰ اور سو ۱۰۰ اور ہزار ۱۰۰۰ کی جماعتون پر تقسیم کرکے ہر ایک کے اوپر
قاضی مقرر کیا جو مقدمہ دس والا قاضی فیصلہ نہین کرسکتا اُسکو
وہ پچاس ۵۰ والے کے پاس بہیجدیتا تہا اور یہ سو ۱۰۰ والے کے پاس علیٰ ہذا القیاس
علاوہ اسکے نسب نویسون کا ایک عہدہ تہا پہر کمپو اور کوچ کا قواعد
جنگ کیطور پر ہر ایک بات مین بندوبست تہا چنانچہ جب خیمہ عبادت
کے اوپر سے بادل اُٹہکر آگے چلتا اُسوقت کاہنونکے نرسنگے بجائی جاتی

اور یہوداہ اور اشکار اور زبلون کے فرقے جنکا کیمپ پورب سمت کو تھا اپنا جھنڈا جسکے پھرپرے یہوداہ کے شیر ببر کی تصویر بنی ہوتی تھی اٹھا کے آگے بڑھتے تُرہی کی دوسری آواز پر روبن اور شمعون اور جد کے فرقے جنکا کیمپ دکھن سمت کو تھا چلتے اُنکے پیچھے لاوے کا فرقہ خیمہ مقدس کا سرانجام جو سارے فرقوں کے بیچون بیچ استادہ تھا اُٹھا کر روانہ ہوتے تُرہی کی تیسری آواز پر افرائیم اور منسی اور بنیامین پچھم سمت سے بڑھ جاتی چوتھی آواز پر دان اور یسشر اور نفتالی پر طرف سے کوچ کرتے انتہی

پھر لکھا ہے کہ خدا نے اپنی عبادت اور بادشاہی شان و شوکت کے لئے جو ایک عظیم الشان خیمہ بنانے کا موسیٰ کو حکم دیا تھا اور بڑی تکلف کے ساتھ اُسکا پورا نقشہ بیان کیا خیمہ مذکور میں تین مکان تھے اندرونی مکان میں جو قدس الاقداس یا پاکترین کہلاتا ایک سونے کا تخت کھڑا تھا اور اُسکے نیچے ایک سونے کا صندوق جسمیں دس حکمونکی دو تختیاں دھری تھیں لیکن تخت نشین کوئی نہیں نظر آتا کہ جس سے یہودیوں پر واضح ہو کہ انکا معبود اور بادشاہ غیر محسوس اور نادیدنی اور روحانی ہے مگر جب بادل کوہ بالا کوچ کرتے وقت جماعت کے آگے آگے چلا جب جماعت کسی جگہ مقیم ہوے تو وہ قدس الاقداس کے اوپر ٹھہر گیا انتہی (انطلاع آفتاب صداقت تاریخ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیطرف سے مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۰ع باہتمام پادری ایم اے شیرنگ صاحب صفحہ ۱۲۱

اور رومن تواریخ کلیسیا حصہ ا صفحہ ۵۶) واضح ہو کہ یہ سوسائٹی وہ مجلس علماء تثلیث پرست کی ہے جسمین بڑے بڑے علماء دین نصاری اپنے مذہب کی ہر دینی کتاب کو خوب جانچکر اجازت چھاپے جانیکی دیتے ہین اور دوسری کتاب یعنے تواریخ کلیسیا ایک جماعت علماء نصارا کی تصنیف اور مشہور پادری میتھر صاحب کے اہتمام سے چھاپی گئی پس ان دونون کتابونمین خدا کے غیر محسوس اور نادیدنی اور روحانی ہونے کا صاف اقرار ہے اب حضرت عیسیٰ جو تینتیس۳۳ برس دنیا مین رہے جنہین سب یہودیون نے دیکھا اور گرفتار بھی کیا کیونکر خدا ٹھہر سکتے ہین اور واقعی یہ کہ کوئی خدا نہین مگر ایک (اول قرنیتونکاہ باب ۴) بقا فقط اُسی کو ہے وہ اُس نور مین رہتا ہے جس تک کوئی پہنچ نہین سکتا اور اُسے کسی انسان نے نہ دیکھا اور نہ دیکھہ سکتا ہے (اول طمطاؤس ۶ باب ۱۶) چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے تو میرا چہرہ دیکھہ نہین سکتا اسلئے کہ کوئی انسان نہین کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے (خروج ۳۳ باب ۲۰) اگر کوئی کہے کہ خروج ۲۴ باب ۱۱ مین لکھا ہے کہ اُنہون نے خدا کا مشاہدہ کیا اور کھایا اور پیا نتیجی تو اسکا جواب یہ ہے کہ اسکے بعد خروج ۳۳ باب ۲۰ مین خدا نے موسیٰ سے فرمایا کہ تو میرا چہرہ دیکھہ نہین سکتا الخ پس اعتبار اسی پچھلی بات کا ہے اگر پیشتر خدا کو اُنہون نے دیکھا ہوتا تو نہ موسیٰ خدا کے دیکھنے کا سوال کرتے (خروج ۳۳ باب ۱۸)

اور نہ خدا اُسنے لن ترانی فرماتا دوسرے یہ کہ خدا روح ہے (یوحنا
۴ باب ۲۴) اور روحکو کوئی دیکھہ نہین سکتا تیسرے خروج
۳۳ باب ۱۱ کے اسی فقرہ کی تفسیر مین ترگوم یعنے تفسیر رشی مین
لکھاہے - ہَیُو مِسْتَکّلِین بِہ بِیب کاس بِتَوخ اِخِیلَہ وُشتِیّہ کاخ
مِدْرَاش تنحوما یعنے تہے دیکھتے اُسکو بڑے دل سے کہانے اور پینے
کے ذریعے جیساکہ تنحوما کی تحقیق مین آیاہے یعنے بسبب اُس خورا
کی طاقت کے جو اُنہین دی گئی اپنے دلکی آنکھون سے دیکھتے تہے
نہ یہ کہ جسم کی آنکھون سے جیساکہ تنحوما نے بہی تحقیق کیاہے (از ترگوم
رشی جلد ۲ مطبوعہ وادین [illegible] پیدایش عالم) پس خدا ایک ہے
اور خدا اور آدمیونکے بیچ ایک آدمی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے
(اول طمطاوس ۲ باب ۵)

غرض یہ ابر جو خیمہ مقدس پر سایہ کئے رہتا عبرانیمین اسے شکینہ
(جسکا معرب سکینہ) کہتے تہے اور یہی خدا کی خاص حضوریکا نشان
تہا مگر نہ یہ کہ خدا اُسکا ہر طور پر حاضر رہتا اور اس ساری جماعت کو
خدا نے اپنی عجیب قدرت سے چالیس برس بیابانمین ملک کنعانمین
پہونچنے تک آسمانی روٹی یعنے من صبح کو جو ایک قسم کی شبنم تہی
اور سلوے یعنے بٹیرین شام کو کہلاکر پرورش کیا (خروج ۱۶ باب ۱۳
مگر گنتی ۱۱ باب سے ظاہر ہے کہ سلوے صرف ایک مہینے تک بنی اسرائیل
کہائی تہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۲۲ مین ہے کہ روز روز انہون

من دیا گیا اور بعضے ایام مین گوشت بھی انتہی یہان سے فاعتراض
رفع ہوگیا جو ہدایت المسلمین صفحہ ۱۵۳ مین لن نصبر علی طعام واحد
پر کر کے لکھا ہے کہ کہانے دو تھے من وسلوی
دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری آگسٹس براڈ ہیڈ صاحب مطبوعہ
مشن پریس الہ آباد ۱۸۷۸ء صفحہ ۱۴۱ مین ہے کہ مسکن (یعنے خیمہ جماعت)
مع اسکے سامان کے اُس کامل ڈول کے مطابق جو خدا نے پہاڑ
پر موسیٰ کو بتلایا بنایا گیا انتہی ۔
الحاصل یہ خیمہ جماعت بیابان مین بنایا گیا لیکن خدا نے حضرت موسیٰ جنکے باپ
کا نام عمران اور ما کا نام یوکبد تہا (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۱۷) سے فرمایا کہ
جب تم اُس وعدہ کے ملک یعنے کنعان مین جسکا وعدہ مینے تم سے
کیا ہے پہونچ جاؤ تو تم اُسی مقام پر میرے حضور قربانی گزرانیو کہ جسجگہ
کو مین نے پسند کیا ہے (استثناء ۱۲ باب ۵ و ۱۱) اور بار بار اسکی بابت
تاکید فرمائی چنانچہ استثناء ۱۲ باب ۱۴ مین ہے اُس ہی جگہ جسے خدا وند
تمہارے فرقون مین سے ایک مین پسند فرمائے گا تو اپنے چڑھاوے وہان گزرانیو
اور سب کچھ جو مین تجھے حکم کرتا ہون وہین کیجیو اور استثناء ۱۲ باب ۸ مین
ہے تو اور تیرے بیٹے اور بیٹی اور تیرے غلام اور لونڈی پر اور لاوی پر
جو تیرے درمیان مین ہے واجب ہے کہ اُن چیزونکو خداوند اپنے خدا کے آگے
اُسجگہ جسے خداوند تیرا خدا پسند فرمائے کہاؤ اور خروج ۱۵ باب ۱۷ مین
حضرت موسیٰ نے خداوند کی حمد وثنا مین فرمایا کہ تو اُنہین لاوے گا اور

قسمت پنج
...
حب حضرت
...
ملک کنعان کا
...
بنی اسرائیل
...
تقسیم کردیا تو
...
فرقہ یہوداہ
اور بنی بنیامین
کی میراث
مین آیا تھا

اور اُنہین اپنی میراث کے کوہ پر درخت کیطرح لگا دیگا اُسجگہ پر جو خدا وند تو نے اپنے رہنے کے لئے بنائی ہے اور جائے قدس مین جو خداوند تیرے ہاتھوں نے برپا کی ہے پھر استثناء ۱ باب ۲۶ مین ہے تو مقدس چیزون کو (یعنے صندوق عہدنامہ اور عصاے ہارون اور من کا مرتبان طلائی اور اپنی نذرون کو اُس مکانین جسے خداوند پسند فرما ئیگا لیجائیو اُتو لیکن حضرت موسیٰ نے سرحد کنعانین پہونچنے سے پیشتر مواب کی سرزمین مین وفات پائی تہی مگر اُنکی قبر اُسیوقت سے کسی کو نہین معلوم کہ کسجگہ ہے (استثناء ۳ باب ۱-۶) کیونکہ خداوند نے موسیٰ سے فرمایا کہ آ بار یم کے پہاڑ پر نبو کی چوٹی تک جو مواب کی زمین مین یریحو کے مقابل ہے چڑھ اور کنعان کی زمین کو کہ جسے مین اسرائیل کے ملک کر دونگا دیکھہ اُس پہاڑ پر جسپر تو جاتا ہے مرجا اور اپنے لوگومین شامل ہو جیسے تیرا بہائی ہارون حور کے پہاڑ پر مرگیا اور اپنے لوگومین جا ملا اسلئے کہ تم دونون نے بنی اسرائیل کے درمیان دشت سین کے قادس مین مریبہ کے پانی نزدیک میرا گناہ کیا اور تمنے بنی اسرائیل کے درمیان میری تقدیس نکی پر تو اُس سرزمین کو جو تیرے سامنے ہے دیکھہ لے لیکن اُس سرزمین مینا جو مین بنی اسرائیل کو عنایت کرتا ہون داخل نہوگا (استثناء ۳۲ باب ۴۸-۵۲) اسکے بعد حضرت یشوع بن نون حضرت موسیٰ کے قائم مقام ہوکر جسطرح حضرت موسیٰ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا تہا اسیطرح حضرت یشوع نے رود یردون کو شہر یریحو کے پاس دو حصہ کرکے (یشوع ۳ باب ۱۶) اُن

جبعون پر روسلم وغیرہ کے بادشاہون کو شکست دینے کے وقت آفتاب کو
دو پہر ٹہرا کر (یشوع ۱۰ باب ۱۳) اور یریحو کی شہر پناہ نرسنگون کی آواز سے
گرا کر (ایضاً ۶ باب ۲۰) بنی اسرائیل کو ملک کنعان مین لائے اور تب سے
من بنی اسرائیل کو ملا (یشوع ۵ باب ۱۲)
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۳۶ مین ہے کہ خداوند نے ساری سرزمین جلعاد سے
لیکے دان تک اُسکو دکہائی اور وہان خداوند کے حکم کے مطابق
مواب کی سرزمین مین ایک سو بیس ۱۲۰ برس کا ہوکر موسیٰ انتقال کر گیا اور
خدا نے اُسے دفن کیا مگر آجکے دن تک کوئی اُسکی قبر کو نہین جانتا ہے
اسرائیلیونکے زمین کنعان مین پہونچنے کے بعد قاضیونکی عملداری مین خدا کا
خیمہ سیلا مین کہڑا رہتا تہا اور سیلا افرائیم کے علاقہ مین تہا چونکہ افرائیم
(کا فرقہ) اپنی حکومت کے وقت بے ایمان تہا اور تمام بنی اسرائیل اُسکے
تحت حکومت ہونے سے بت پرست ہو گئے تہے اس سبب سے خدا نے
اُسے یہ سزا دی کہ اپنے مقدس کو اُسکے علاقہ سے نکالکر یہوداہ کے
علاقہ مین مقرر کیا خدا نے پیشتر سے ارادہ کیا تہا کہ یہوداہ (کا فرقہ
تمام فرقون) اسرائیل مین حکومت کرے اور اپنے مقدس کو اُسی
کے علاقہ مین رکہے (پیدایش ۴۹ باب ۱۰) لیکن جب تک کہ خدا نے
افرائیم کے ایمانکے امتحان کے واسطے اُسے سلطنت پر رکہا تب تک
خدا کا یہ اول ارادہ ملتوی رہا جب سے فلسطی لوگ سیلا سے خدا کا
صندوق اُٹہا لیگئے (اول سموئیل ۴ باب ۱۷) تب سے وہ پہر افرائیم کے

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۳۶ مین ہے ... اور قریب

دن بہر کی پچہم کی طرف مایل ہنوا انتہی

حلاقہ مین کبہی نہین آیا بلکہ ایکمدت تک نوب مین رہا (اول سموئیل ۲۱ باب ۱) اور اُسکے بعد جبعون مین (اول سلاطین ۳ باب ۴) جبتک کہ داؤد نے اُسکے لئے کوہ صیحون پر جو یہوداہ کے حلاقہ مین ہے خیمہ نہین کہڑا کیا (۲ تواریخ ۵ ا باب ۱) استثنا ۱۲ باب ۱۱ مین لکہا ہے کہ خداکا مسکن وہ مقام ہے جہان اُسکا نام رہے گا۔ مسکن بنانے سے خداکی یہ مراد تہی کہ وہ اُنکے وسیلہ سے آدمیونکے درمیان سکونت کرے (خروج ۲۵ باب ۸) از تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف اوئین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع صفحہ ۳۰۷ بر آیت ۶۰ زبور ۷۸ یعنے ۷۸ زبور ۶۰ جن دنونمین کہ خیمہ جماعت سیلا کے مقام پر استادہ تہا ایک شخص القانہ بن یروحام کی دو جورؤان تہین ایک صاحب اولاد اور دوسری بے اولاد اُس بے اولاد بی بی نے جسکا نام حنّاہ تہا خیمہ جماعت میں جاکر اولاد کے واسطے دعا مانگی اور عیلی (اول سموئیل ا باب ۱۷) سردار کاہن نے اُس سے کہا کہ سلامت جا اسرائیل کا خدا تیری مراد جو تو نے اُس سے مانگی ہے پوری کرے اُسکے بعد اُس بے اولاد بی بی کے حضرت سموئیل نبی (اس نام کے معنے خدا سے مانگا ہوا) پیدا ہوئے جو نبوت کے درجہ مین اوّل اور شفاعت کے اقتدار مین حضرت موسیٰ سے مشابہ کی گئی (۹۹ زبور ۶ یرمیاہ ۱۵ باب ۱) اور جنسے اُنکی خردسالی مین خدا نے باتین کین تہین (اول سموئیل ا باب اور ۳ باب ۱۔) اور سوال وجواب ترجمہ رومن پادری یونس سنگہ

یعنی حضرت سموئیل سالار بنی اسرائیل دیہوداہ بین پایتخت اور نبوت کی اور سرداری کو ہے بسبب طوالت تقریر طالوت نبی

دیپادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۶۵ع سوال ۸۴ و ۸۵ صفحہ ۱۶۷
اس سے ظاہر ہے کہ ایسے معزز و مقبول نبی کے باپ کے ایک ساتہہ
دو جوروان تہین اور اُنہین مین سے ایک بی بی سے حضرت سموئیل
پیدا ہوئے پس اگر ایک سے زیادہ جوروان کرنا حرام ہوتا تو خدا اپنیا
کو ایسی عورتون سے نہ پیدا کرتا اور یہی حال حضرت اسحاق اور
تمام بنی اسرائیل کا بہی ہے اب دو چار جوروان کرنے کے جواز مین
اس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا چاہیے۔
اُسکے بعد جب شہر نوب مین خیمۂ جماعت استادہ تہا حضرت داؤد ساؤل
بادشاہ بنی اسرائیل کے خوف سے (کہ اُسوقت بارہون فرقے
بنی اسرائیل و یہوداہ کے ایکہی بادشاہ کے زیر حکم تہے) تنہا بہاگ
کر وہان گئے اور اخیملک سردار کاہن کے پاس جاکر کہا کہ بادشاہ نے
مجہے ایک بڑے کام کے واسطے بہیجا ہے اور مین نے اپنے ساتہیون کو
فلانی فلانی جگہ بہیجا ہے اور یہ سب جہوٹہہ بولکر اخی ملک کاہن سے
روٹی جو تبرک کی رکہی تہی لیکر کہائی اور ایک تلوار بہی جہانسا
دیکر لی اور وہان سے بہی بہاگ کر جات کے بادشاہ اکیس نامے کے
پاس گئے اور مکر سے وہان دیوانہ بن گئے اور جب ساؤل بادشاہ نے
سُنا کہ اخی ملک کاہن نے داؤد کے ساتہہ یہ سب سلوک کیا تو بادشاہ
نے پچاسی کاہنون اور شہر نوب کے سب مردون اور عورتون اور
لڑکون اور شیر خوارون اور بیلون اور گدہون اور بہیڑون تک کو

سموئیل اول باب ۲۱ و ۲۲
باب ۳ و ۴
تواریخ ۲۹ و باب ۴
و ۳ ۳ اخبار
۸ باب ۱۳ و ۲۲
اور ۲۲ باب ۹
۱۲

قتل کروایا اول سموئیل ۲۱ و ۲۲ باب انجیل مرقس ۲ باب ۲۶ مین
اسی اخی ملک سردار کاہن کی جگہہ پر ابیاتہر کا لفظ لکہاہے وارڈ صاحب
نے اپنی کتاب اغلاطنامہ مطبوعہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۲۶ مین لکہاہے کہ مشر
جویل اپنی کتاب مین لکہتاہے کہ مرقس نے اخیملک کے عیوض غلطی سے
ابیاتہر لکہاہے جیسے کہ متی نے غلطی سے ذکریاہ کی جگہہ پر میاہ لکہدیا۔
اسکے بعد جب بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل فلسطیونکی لڑائی مین
قتل ہوا (اول سموئیل ۳۱ باب) اور حضرت داؤدؑ بنی اسرائیل مین
بادشاہ ہوے تب حضرت داؤدؑ نے جنکی قریب ننانوے جورؤن کے تہین
(دویم سموئیل ۳ باب ۱۴ و ۱۵ و ۱۶-۱ اور ۵ باب ۱۳ و ۱۱ باب
۲۷-۱ اور ۱۵ باب ۱۶-۱ اول تواریخ ۳ باب ۱-۹ و ۱۴ باب ۳
اور اول سموئیل ۲۵ باب ۴۲ و ۴۳) وہ خیمۂ جماعت کوہ صیحون پر
نصب کیا کیونکہ خدانے فرمایا کہ مین نے یروسلم کو برگزیدہ کیا کہ اسمین
میرا نام ہووے اور داؤدؑ کو برگزیدہ کیا کہ میرے اسرائیلی لوگونکا
پیشوا ہووے (۲ تواریخ ۶ باب ۶) پہر یہ کہ یہوواہ نے صیحون کو چُن
لیاہے اور چاہا کہ وہ اُسکے واسطے مسکن ہو (۱۳۲ زبور ۱۳) اور
اسیطرح ۶۸ زبور ۱۶ اور ۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۳ اور ۷ باب ۱۲
اور اول سلاطین ۹ باب ۳ اور ۸ باب ۲۹ مین بہی ہے۔
الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ زومن مرزاپور ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۵۱
و ۱۵۲ مین اسکا بیان یون لکہاہے کہ شہر مذکور کا بانی ملک صدق

جسکا ذکر پیدائش کی کتاب کے ۱۴ باب ۱۸ آیت مین یون مسطور ہے
کہ ملک صدق سالم کا بادشاہ تہا اور اکثر سمجہتے ہین کہ یہی اس شہر کا
اصلی نام ہے آباد ہونے کے ستو برس بعد اسکو قوم یبوسیون نے اپنے
قبضہ مین کر لیا اور شہر پناہ کو بڑہایا اور کوہ صیحون پر ایک قلعہ بہی تعمیر
کیا پہلا نام بدلکر یابوس نام رکہا گمان غالب ہے کہ یہی نام اصلی نام
کے ساتہ شامل کیا گیا یعنے یبوسلم یا فصاحت کے واسطے یروسلم جیسا
کہ آجتک جاری ہے ایجاد ہوا یشوع کی کتاب ۱ باب ۱۳ آیت مین
مذکور ہے کہ جب یشوع نے ملک کنعان پر حملہ کے وقت اُسکے (یعنے
یروسلم کے) بادشاہ کو پکڑا اور قتل کیا اُسوقت سے داؤد کے زمانہ
تک یہودی اور یبوسی دونون ملے جلے رہنے لگے چنانچہ قاضیونکی
کتاب کے ۱ باب ۲۱ آیت مین ایسا لکہا ہے کہ بنی بنیامین نے اُن
یبوسیون کو جو یروسلم مین رہتے تہے دفع نکیا سو یبوسی آجتک یروسلم
مین بستے ہین۔ انتہی ✣

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ خدا نے اجازت دی تہی کہ
کنعانیونکے بعضے فرقے اپنے ملک مین رہین انتہی ؛

پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۰۱ مین ہے کہ اصلی کنعانی نہ تو ہلاک کئے گئے
نہ نکالے گئے مگر وہ مطیع اور صلحکار تہے اُس زمانہ مین وہ چار پانچ
لاکہہ لوگ رہے ہونگے فلسطی ادومی موابی عمونی اور سیار عرب بہی
بہی سلیمانکے خراجگزار تہے صلح سے کامیابی حاصل ہوئی اور تجارت

سن ۱۹۰۰

اور آمد و رفت بڑھتی گئی انتہی لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۰۳ کالم
امین ہے کہ خدا کے حکم سے بنی اسرائیل نے کنعان مین داخل ہوتے وقت
یبوسیون سے اپنا ملک لے لیا اسوقت وہ ایسے ناپاک تھے کہ زمین نے
انہین اوگل دیا۔ اور انکے نام لعنتی اور نفرتی ہوئی پر بہت
دنون بعد وہ بیعزت نہین پر بڑا عزت دار نام ٹھہرا کیونکہ خاص فینیڈ کا
یبوسی کہلایا جاتا تہا (ذکریاہ ۹ باب ۷) انتہی۔
یہان سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کی لڑائیان کنعانیون کو محض
قتل ہی کرنے کے واسطے نہتین بلکہ جہاد کے شرایط اسمین موجود تہے
دیکہو استثنا ۲۰ باب ۱۰ امین ہے کہ جب تو قتال کے لیے کسی شہر کے نزدیک
ہو تو پہلے صلح کا پیغام کر اور گنتی ۳۱ باب ۱۸ امین باکرہ لڑکیونکو بچا کر
اور سب مدیانیونکو قتل کا حکم ہوا اور حضرت یشوع نے جبعون کے
لوگونکو انکے عجز پر رحم کرکے قتل نہین کیا دیکہو یشوع ۹ باب اور ۱۰
باب مین یہ مضمون کہ جبعونکے لوگون نے بنی اسرائیل سے صلح کی
اور امین رہے انتہی اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۵ مین
لکہا ہے جب ملک کنعان بنی اسرائیل کے بارہ فرقون مین تقسیم ہوا
سور شہر معہ سرزمین یسر کو عنایت ہوا معلوم ہوتا ہے کہ کسی سبب سے
بنی یسر نے اس زمین کو ضبط نکیا۔ خواہ یسر کی غفلت خواہ سور کی
قوت سے مگر اتنا ظاہر ہے کہ تو بہ تہی تو تہوڑی دیر کی رہی انتہی
یہ وہی سور ہے جسکے بادشاہ حیرام نے حضرت سلیمان کو ہیکل بنانے

واسطے لکڑی بہیجی تہی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵۰)
اور حضرت یشوع نے راحاب فاحشہ کو یریحو مین معہ اُسکے باپ کے
خاندان کے قتل نہین کیا (یشوع ۶ باب ۲۵) اور چونکہ حضرت عیسیٰ اسی
راحاب کی نسل سے تہے پس یہ جہاد ہی کی غنیمت تہی جو عیسائیون مین نجات
دینے والا سمجہا گیا (دیکہو متی ۱ باب ۵)
معلوم ہوتا ہے کہ یشوع نے یروسلم بنیامین کے فرقے کو سپرد کیا لیکن
بہ سبب اسکے کہ شہر فرقہ یہوداہ کی عین سرحد پر تہا اور بنی یہوداہ
نے دو بار اُسکو محاصرہ کرکے لے لیا تہا اسواسطے یروسلم کبہی بنیامین
اور کبہی یہوداہ کا کہلایا اور جب سے یہوواہ (یعنے خدا) نے یروسلم
کو اپنی ہیکل کے لئے چن لیا تب سے وہ تمام بارہ فرقونکا دارالسلطنت
مقرر ہوا اور کسی خاص فرقے کا حصہ نہ کہلایا ربی لوگ کہتے ہین کہ
شہر مذکور کی زمین تمام فرقونکی زمین تہی یہانتک کہ باشندے وہان کے بہی
کوئی اپنے گہر کو اپنا نہ کہہ سکا اور عید کے ایام مین سب اپنے
پردیسی بہائیون کو بغیر کرایہ لئے مکانون مین ٹکاتے تہے انتہی
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۶ ؛
اسی مقام مین تمام ملک کے یہودی سال مین تین دفعہ حاضر ہوا کرتے
تہے (تواریخ ۲ باب ۸ ۱۳) ایک عید فصح مین کہ یہ عید قربانی گزراننے اور
فطیری روٹی کہانے کی فرعونکے ظلم اور مصر سے نکلنے کی یادگاری
مین سب بنی اسرائیل بموجب حکم الہی کیا کرتے تہے (خروج ۱۲ باب ۳ تا ۲۸

احبار ۲۳ باب ۵ و ۶) دوسری عید خیمہ یہ عید مصر سے نکلنے کے بعد
چالیس برس بیابان مین رہنے کی یادگاری مین کیا کرتے تھے کہ تون
اور ڈالیونکی جہونپڑیان بنا کر سات دن میدان مین رہتے (احبار ۲۳ باب
۴۳) اسی عید مین حضرت عیسیٰ نے اپنے بھائیون سے کہا تہا کہ تم جاؤ
مین نہین جاؤنگا اور پہر چھپ کے چپ کر گئے (یوحنا باب ۲—۱۰)
تیسری عید پنتکوست یہ لفظ یونانی ہے بمعنی پچاسوان اور اس
عید کا اسواسطے یہ نام رکہا گیا کہ وہ فصح کے دوسرے روز سے
پچاسوین دن واقع ہوتی یہ عید مصر سے نکلنے کے پچاس روز بعد کوہ
سینا پر شریعت پانے کی یادگاری مین مقرر ہوئی (مفتاح الکتاب
صفحہ ۵۵ احبار ۲۳ باب ۱۵- اعمال ۲ باب ۱) بنی اسرائیل مین یہی
تین سالیانہ عیدین تہین اور انہین حکم تہا کہ ہر ایک مرد جو بارہ
برس کے اوپر ہو خدا کے عبادتخانہ (یعنے بیت المقدس) مین خداوند
کے سامنے حاضر ہووے (مفتاح الکتاب صفحہ ۵۵ سطر ۱-۴) لغت
کتاب مقدس صفحہ ۲۰۷ کالم ۱ مین ہے کہ کیا ہر سال مین تین مرتبہ کسی
ملک کے سب مرد اپنے سب شہرون اور گانونکو ہفتہ بہر کے واسطے
چھوڑ سکتے ہین کیا آس پاس کی قومین یہ جانکر ضرور اسوقت حملہ نکرینگی
پر اسکی بابت خدا نے وعدہ کیا اور موسیٰ کے دنون سے مسیح کی
پیدایش تک وعدہ کے مطابق ایکبار کا ذکر بہی نہوا کہ دشمنون نے
انکی زمین کا لالچ کیا ہو (خروج ۳۴ باب ۲۴) انتہی یوسفس کا بیان ہے کہ نیرو قیصر کے دنون مین

ایک قسیح مین ستائیس لاکہہ لیلیٹے ہوسے ہے انتہی (ایضا صفحہ ۲۰۸)
لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۰۸ کالم ۲ مین ہے کہ اندنون بہی یہودی عید
کو مانتے پر وہ ہیکل مین برہ دنکو ذبح نہین کر سکتے اسلئے اُنہین نہین کہاتے
مگر فقط بے خمیری روٹی کہاتے ہین ۔۔ ختنہ کے وقت ایک چوکی الیاس علیہ السلام
کیواسطے ہمیشہ تیار رہتی کہ گویا وہ آنیوالا ہے ۔۔ اور فصح کی عید مین اُسکی
راہ دیکہکر وہ مے کا ایک پیالہ بہر دیتے اور دروازہ کہلا رکہتے ہین کہ وہ
اندر آوے انتہی

عید فصح ماہ ابیب یا نیسان کے کہ یہی پہلا مہینا یہودی دینی سال کا ہے
تاریخ ۱۴-۲۱ عید پنتکوست ماہ سیوان کی تاریخ ۶ تک عید خیمہ ماہ
تسری یا اتہنیم کی تاریخ ۱۵-۲۲ مفتاح الکتاب صفحہ ۵۸ و ۵۹
اب بہی بیت المقدس مین ہیکل کی جگہہ مسجد اور عید فصح کیجگہہ عید الضحی
اور عید خیمہ کیجگہہ عید الفطر اور پنتکوست کیجگہہ شبرات مقرر ہے عید فصح
اور عید خیمہ کی مشابہت عید الضحی اور عید الفطر سے تو ظاہر ہے
پنتکوست کو شب برات سے کامل مشابہت ہے کیونکہ پنتکوست کے
دن اللہ رب العالمین نے لوحون پر شریعت لکہکر حضرت موسیٰ کو دی
اسیطرح شب برات کو قسمت بندگان جناب الہی مین ہر قوم ہوتے
ہین اُنکے سوا یہودیون مین عید پوریم بہی تہی جسے فارس کے بُت پرست
بادشاہ اردشیر کی یہودن ملکہ آستر نے مقرر کیا یہ عید کچہ خدا کے
حکم سے نہتی کیونکہ وہ ملکہ تو اُس بُت پرست کے گہر مین بے نکاح

برکت والی رات ... کیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا (ترجمہ سورہ دخان)

صرف پڑ گئی تہی دیکہو آستر کی کتاب پس ایسی عیدونکے واسطے الہام
کہان سے ہوتا اسیطرح یعنے مسلمانونمین بہی عید نوروز وغیرہ کرنے
مین الغرض یہ تینون عیدین تمام ملک کے یہودی یروسلم مین آکر
کیا کرتے تہے (خروج ۲۳ باب ۱۷ رومن تفسیر اسکا صاحب صفحہ ۱۵۵
اور اسی جگہہ توریت ہر ساتوین سال سب لوگون کو سنائیجاتی
تہی (استثنا ۳۱ باب ۹ — ۱۳) یہ سال یوم السبت کیطرح سال سبت یا سال
یوبل کہلاتا تہا اسمین یوم سبت کیطرح زمین کی کہیتی کرتے نہ انگورونکو آراستہ کرتے دوسرے یہ
سب قرضدارونکو معاف کرتے اس باعث وہ خداوند کی رخصت
کا سال کہلاتا تہا (استثناء ۱۵ باب ۲ — ۹) چونکہ اُس سال زمین مین
بیج بونیکی اجازت نہتی پس خدانے مہربانیسے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ
چہٹے سال اپنی برکت کو نازل کریگا اور زمین تین سال کا غلہ
دیگی (احبار ۲۵ باب ۲۰) اسکے بعد بڑا یوبل یا بڑا سبتی سال
پچاسوین برس یعنے سات چہوٹے سبتی سالون کے بعد آتا تہا
احبار ۲۵ باب ۸ — ۵۵) اسرائیلیونکے درمیان وہ عام رخصت
کا سال ٹہرتا کہ اسوقت نہ صرف سارے قرض معاف ہوتے بلکہ
سب غلام اور قیدی آزاد کئے جاتے اور سب کہیت اور مال
چاہے خریدے گئے چاہے گرو ہوے لوگونکو واپس دئے جاتے تہے
اس خوشی کے سال کی خبر کفارہ کے دنکی قربانیونکے بعد نرسنگا پہونکنے
کیوقت دیجاتی تہی (دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۶ اسی جگہہ وہ صندوق

عہدنامہ تہا کہ جسکے پاس جب کوئی اولاد ہارون سے بہی بے طہارت
جاتا فوراً مرجاتا تہا اور سوا حضرت ہارون کی اولاد کے کسی دوسرے کو
جانیکی ہرگز اجازت نہ تہی اور وہ بہی آپ کو خوب پاک وطاہر کرکے
سال مین صرف ایکدفعہ (عبرانیون کا ۹ باب ۷) چنانچہ ایکدفعہ دو بیٹے
حضرت ہارون کے بسبب ادنی بے احتیاطی کے وہان جاکر مرگئے
(اخبار ۱۰ باب ۱ و ۲) اسی جگہہ کوئی کاہن نشہ پیکر جا نہین سکتا تہا (اخبار
۱۰ باب ۹ و ۱۰) اسی جگہہ کتے کی قیمت اور فاحشہ کی خرچی سے کوئی چیز
نذر کی خرید کرکے نہین گزرانی جاتی تہی استثنا ۲۳ باب ۱۸
اسی جگہہ جوتے اوتار کر جانا سب کا دستور تہا خروج ۳ باب ۵ یشوع
۵ باب ۱۵ اعمال ۷ باب ۳۳
اسی جگہہ عورت حایض اور جنب اور اسیطرح مرد بہی جا نہین سکتا
تہا اخبار ۱۲ باب ۲ سے ۵ و ۱۵ باب ۱۹
اسی ہیکل کے مذبح پر آسمانی آگ جلا کرتے تہے (دینی و دنیوی تاریخ
صفحہ ۳۰۵) اور نہ کوئی غیر کاہن بہی نشہ پیکر وہان جاسکتا تہا (اول سموئیل ۱ باب ۱۴)
اسی جگہہ کسی نامختون کا گزر نہونے پاتا تہا اخبار ۱۲ باب ۳ پیدایش
۱۷ باب اعمال ۱۶ باب ۱ سے ۳ یسعیاہ ۵۲ باب ۱
اسی جگہہ خداے واحد کی عبادت بے عقیدہ تثلیث ہمیشہ ابتدا سے
اور اب تک برابر ہوتی چلی آئی ہے یعنے حضرت عیسیٰ کے وقت تک تو
برابر اسمین خداے واحد کی پرستش ہوتی تہی اور بعد اسکے جب

عیسائیون مین عقیدۂ تثلیث جاری ہوا تب خدا نے یہ مقام مقدس اُن لوگون لیئے مسلمانونکے ہاتہ مین سونپا کہ جو صرف خدائے واحد کے پرستار اور عقیدۂ تثلیث سے منکر مین اسمین اہل فہم کو خدا کے عجیب انتظام کا بہید معلوم ہوتا ہے اور یہودی ابتک تمام دنیا کے ملکون سے نماز و دعا کے وقت ہر جگہ سے یروسلم ہی کیطرف منہ کرتے ہین یعنے اگرچہ اسلامی مسجد اُسجگہ پر تعمیر ہوئی توبہی یہودیونکا قبلہ ابتک وہی ہے اور یہ عجیب بات ہے

پادری اگستس برڈہیڈ کا قول ہے کہ جو خیال اُن لوگون نے خدا کی بابت کئی اُن خیالونمین یہ ناقابلیت ہوئی کہ وہ تثلیث کی تعلیم سے کم واقفیت رکہتے تہے اور اسکا سبب یہ ہوگا کہ وہ اُن لوگون سے گہرے ہوے تہے جو جہوٹے معبودونکو مانتے تہے اور ضرور تہا کہ سب سے پہلے وہ خدا کی وحدت اور شخصیت اور پاکیزگی کو سمجہین کیونکہ اُنکی اصلی اور بنیادی باتین یہی ہین (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۹۵) اس کم واقفیت کے لفظ سے پادری صاحبونکی صداقت کو پہچان لینا چاہیے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام یہودی قوم نے کبہی تثلیث کا نام تک نہ سنا تہا توبہی پادری صاحب فرماتے ہین کہ کم واقفیت رکہتے تہے حالانکہ ابتک اہل یہود تثلیث کے نام سے گہبراتے ہین حالانکہ یہی پادری صاحب صفحہ ۱۱ مین لکہتے ہیں کہ خدا نے موسیٰ کے وسیلے اپنے ارادے کو انجام تک پہونچایا انتہیٰ پس جب انجام تک پہونچایا تو ناکاملیت

اور کم واقفیت یہ سب پادری صاحب کا خیال خام ہے —

رکن سیوم

ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپ ٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۴ و ۲۵ مین لکہا ہے کہ تمام روے زمین پر کسی شہر نے یروسلم کی برابر عزت نہین پائی تہی وہ موریہ پہاڑ پر بنا تہا جس پہاڑ پر جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسحاق کو چڑہایا تب صرف جنگل تہا جسوقت اسرائیلی لوگ ملک مصر کو چہوڑ کر نکلے اُسوقت ایک بستی اسی جگہ پر بسائے گئے اور ملک کنعان جب اسرائیلیون مین بانٹا گیا تب وہ بستی یہوداہ و بنیامین کے فرقے کے حصہ مین آئی جو بستی اُسوقت مین آباد تہی وہ جلائی گئی لیکن یبوسیون نے اُسکو پہر بنا کر ایسا ایک قلعہ تیار کیا کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب اُسپر چڑہائی کی تب یبوسیون نے گمان کیا کہ اس قلعہ سے اندہے اور لنگڑے بہی حضرت داؤد اور اُنکے لشکر کو ہٹا سکتے ہین لیکن حضرت داؤد علیہ السلام نے اُس شہر و قلعہ کو فتح کرکے اپنا دار السلطنت بنایا تہی مقدس کتاب کا احوال چہاپہ لندن ۱۸۶۰ع حصہ اول باب ۱۴ مین لکہا ہے کہ یشوع کی وفات کے تہوڑے دن بعد یبوسیون نے یروشلم کو بنی اسرائیل سے چہین کر اُنکی گڑہی کا یبوس نام رکہا سو داؤد بادشاہ کے پہلے کامون سے یہ تہا کہ وہ یروسلم پر پہر قابض ہوا اُسنے حملہ کرکے اُسے لیلیا اور اُسکی ترقی کرکے اپنا پایۂ تخت بنایا

اور شہادت کا خیمہ اسمین کہڑا کیا اور اسکی مقبول عبادتین ہمیشہ
از سر نو قایم کین کیونکہ بہت دن سے کوئی عہد کے صندوق کیطرف
متوجہ نتہا انتہی

ہندی تواریخ کلیسیا چھاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۱۴
مین لکہا ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان بادشاہون کے
عہد مین شہر یروسلم کی بڑی شان وشوکت تہی اور اسکے باشندے
ایسے دولتمند تہے کہ چاندی کو سڑک کے پتہرونکی برابر جانتے تہے
حضرت سلیمان نے وہان ایک عبادتخانہ کمال شان وشوکت کا
بنایا یہانتک کہ دنیا کے سب ملکون کے لوگ اسے دیکہکر تعجب کرتے
تہے یہ عبادتخانہ اس شہر کو نہایت رونق بخشتا تہا انتہی

اور من تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۶۲ مین لکہا ہے کہ ہیکل جسمین اہل یہود
خدا کی عبادت کرتے تہے یروسلم مین موریہ پہاڑ پر واقع تہی اور
ایکہزار پانچ برس مسیح سے پیشتر سلیمان بادشاہ کے ہاتہ سے تعمیر
ہوئی (اول سلاطین ۶ باب) سات برس کے عرصہ مین وہ بنکی
تہی (اول سلاطین ۶ باب ۳۸) سلیمان کے باپ داؤد نے اسکا
بنانا چاہا اور بہت مال واسباب اسکے لئے اکٹہا کیا لیکن اس سبب
کہ وہ مرد جنگی تہا خدا نے اسے اس کام سے منع کیا اول تواریخ
۲۲ باب ۱-۹ اول سلاطین ۵ باب ۵ یہ ہیکل بڑی شاندار
اور بہت ہی سونا اور روپا اسمین لگایا گیا انتہی

مقدس کتاب کا احوال باب ۲۹ حصہ ۱ مین لکہا ہے کہ (کہ حضرت داؤد)
نے اپنے بیٹے سلیمان کو بادشاہت سونپی اور اُسکو حکم دیا کہ سب سے
پہلے وہ عبادتخانہ بنا دے جسکے بنانے کا اُسنے خود قصد کیا تہا اور
سب نمونے جو بنائے اور نقشے جو کہینچے گئے اور سونے اور روپے اور
تانبے اور لوہے کا بیشمار خزانہ جو جمع کیا تہا اور سونے اور روپے
کے بہت سے برتن جو بنوائے تہے اور بہتیری لکڑیان اور تراشے ہوئے
سنگ مرمر سلیمان کے سپرد کئے اور ساری قوم خصوصاً بزرگون
اور دولتمندون کو ترغیب دی کہ وے سونا اور چاندی اور
اور بیش قیمت چیزین گذرانین انتہی اور کاہنون کے گروہ کو قرعہ کی
رو سے چوبیس ۲۴ حصے کیا جو بارے بارے ایک ایک ہفتہ خدا کی مقدس
ہیکل کی خدمت کرتے تہے اور بعد اُسکے لاویون کو بہی درجے کے
موافق حصے اور خدمت مقرر کئے یعنے اُنمین سے چوبیس ۲۴ ہزار
خدا کی بندگی کے خدمتگذار اور مددگار اور چار ۴ ہزار خدا کی مقدس
ہیکل کے دربان اور دوسرے چار ہزار گانے بجانے والے انتہی
(از کیفیت نامہ جسے پہلے پادری شیلر صاحب نے زبان جرمن مین
تصنیف کیا تہا اور اب اُسے پادری اسٹر تہ صاحب نے ترجمہ کیا طبع
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ء نارتہ انڈیا سوسائٹی کے لئے صفحہ ۱۴)
چنانچہ (داؤد) بادشاہ کی عمر ستر برس کی ہوئی اور چالیس برس
اُنکے بنی اسرائیل پر سلطنت کی اور کوہ صیہون مین مدفون ہوا اور ہزار

برس تک اسکی قبر نمودر رہی (از کیفیت نامہ صفحہ ۱۱۱)
واضح ہو کہ ۸۰۴ چار سو اسّی ہجری موسوی مین حضرت سلیمان علیہ السلام نے
ہیکل کی بنا ڈالی تہی (اوّل سلاطین ۶ باب ۱) یہودیونکا [illegible]
ہندی چہاپہ الہ آباد ۱۸۵۴ع اہتمام ایل جی ہے صاحب پادری
صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ مین لکہا ہے کہ سلیمان نے (جسکی سات سو جورو اور
اور تین سو حرمین تہین اول سلاطین ۱۱ باب ۳) زندہ خدا کی
بزرگی کرنے کو ایک معبد (یعنے ہیکل) ایسا شاندار کہ مثل اسکے
کبہی کسینے دنیا مین کوئی عمارت نہ دیکہی ہو نہایت خوب بنانے کا
ارادہ کیا اس ضرورت کے لیے صور کے بادشاہ حیرام نامے سے
دوستی کی اور اُس بادشاہ نے کوہ لبنان سے شمشاد و صنوبر
وغیرہ کی لکڑی حضرت سلیمان کے پاس بہجوائی اور سلیمان نے
اپنے لوگوںمین سے تین ہزار چہ سو کام دیکہنے والے اور ستر ہزار
باربردار اور تیس ہزار اسرائیلی (از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ
پادری جوزف جیکب چہاپہ آگرہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۷۵) اول سلاطین
۵ باب ۱۳ — ۱۸ اور ۲ تواریخ ۲ باب ۲) اور اسّی ہزار سنگتراش
کہ پہاڑونمین سے پتہر گڑہ کر تیار کرین مقرر کئے چنانچہ انہون نے ہر
کام کیموافق اسیطرح پیشتر سے سب پتہر تراش کر تیار کر رکہے کہ ہیکل
بنانیکے وقت کلہاڑون اور ہتوڑون وغیرہ کسی اوزار کی آواز
سُنی نہ جاتی تہی (اول سلاطین ۶ باب ۷) اور ہزارون آدمی

اور تہے جو اور ضروری اسباب پہنچانے کے لئے مقرر ہوئے تہے خالص
ہیکل کی لمبائی ساٹہ ۶۰ ہاتہہ کی تہی اور چوڑائی بیس ۲۰ ہاتہہ کی اور اونچائی
تیس ۳۰ ہاتہہ کی اُسکے سامہنے کا ایک اوسارہ بیس ۲۰ ہاتہہ لمبا اور دس ہاتہہ
چوڑا تہا ہیکل کی لکڑی کے تختون سے ایک اوٹ چہت سے زمین تک بنائی
گئی جسکے دروازہ سونے سے مڑہے تہے اور وہ اوٹ ہیکل کے دونو
حصونکے درمیان مین تہی اُسکے اندر کی ایک کوٹہڑی بیس ۲۰ ہاتہہ لمبی
تہی جسکو قدس الاقداس کہتے تہے اُسمین عہد کا صندوق تہا جسپر
دو کروبی پر پہیلائے ہوئے بنے تہے اور دوسری کوٹہری چالیس ۴۰
ہاتہہ لمبی تہی جسے قدس کہتے تہے اُسمین بخور دان اور سونے کے دس
شمعدان اور نذر کے روٹے رکہنے کی میز اور بہت سے عودسوز اور
کٹورے وغیرہ ظروف طلائی رکہے تہے کمرہ قدس اور قدس الاقداس
کے درمیان ایک مہین کتانی پردہ لٹکتا تہا وہ پردہ روپہلے اور سنہرے
تارون سے کڑہا تہا اور ہیکل کا فرش سنگ مرمر کا تہا اور دیوار اور
چہت خالص سونے کے پترون سے مڑہی ہوئی تہی اور اُسکے گرداگرد
مین تین منزلہ کوٹہریان بنی تہین اور ہیکل کے سامہنے والے صحن مین
پیتل کی قربانگاہ بنی تہی اُسکی اونچائی دس ہاتہہ لمبائی اور چوڑائی
بیس ۲۰ ہاتہہ تہی اور اُسی جگہہ دس بڑے بڑے برتن رکہے تہے کہ قربانی
کے جانور وغیرہ اُنمین دہوئے جاتے اور کاہنونکے غسل کے لئے ایک
پیتل کا بڑا حوض تہا جسکا گہیرا تیس ۳۰ ہاتہہ اور پیتل کے بارہ بیلون

(یعنے نرگاوان) پر رکہا تہا (اول سلاطین ۷ باب ۲۳) حضرت سلیمانؑ نے اس ہیکل کی بنیاد اپنی تخت نشینی کے چوتہے برس مین ڈالی اور گیارہوین برس مین جبکہ اُنکی عمر انتیس ۲۹ برس کی ہوئی اُسے تمام کیا تمت کلامہ

لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۸۹ مین ہے پیتل کا حوض جو پاک خیمہ کے لئے مقرر ہوا تاکہ ہارون اور اُسکے بیٹے ہاتہہ پانو دہوئین — سلیمانؑ نے ہیکل کے لئے دس۱۰ حوض بنوائے اور اُنمین جو چیزین چڑہائی جاتین دہوئی جاتی تہین کاہنونکے لئے ایک الگ بحر بنا تہا ایک ایک حوض مین چالیس۴۰ بط یعنے پانی کے بارہ سو سیر سماتے تہے (۲ تواریخ ۴ باب اول سلاطین ۷ باب ۲۷ — ۳۹) — سب سے بڑا حوض جسکو سلیمانؑ نے بنوایا — اُسکی گنجایش دو۲ ہزار یا تین۳ ہزار بط تہی (۲ تواریخ ۴ باب ۵) گمان ہے کہ تین۳ ہزار بط پانی سما سکتا پر اکثر دو ہزار یعنے ساٹہہ۶۰ ہزار سیر پانی اُسمین ڈالتے تہے انتہی

رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۷۹ مین لکہا ہے کہ سلیمان کے عمل کے چوتہے برس مین ہیکل کی تعمیر شروع ہوئی اور تخمیناً بارہ۱۲ برس کے عرصہ مین تیار ہوئی تب سلیمانؑ نے عہد کا صندوق وغیرہ اُسمین رکہا انتہی — اس سے مراد یہ نہین ہے کہ بارہ برس مین وہ تیار ہوئی مگر یہ کہ حضرت سلیمانؑ کے تخت نشینی کے بارہوین سال تمام ہوئی اول سلاطین ۶ باب ۲ مین جو لکہا ہے کہ جیسا یہ گہر بنا

تو اُسمین ایسے پتھر لگائے گئے جو آگے سے ٹھیک اور برابر کر رکھے تھے ایسا کہ گھر بنتے وقت وہان مارتول اور کلہاڑی اور لوہے کے کسی اوزار کی صدا سُنی نجاتی تھی انتہی اسکا ذکر اُس کتاب مین جسکا نام مجانات شلومو یعنے تصانیف سلیمان مین یون لکھا ہے کہ اشمیدائی بادشاہ اجنہ سے حضرت سلیمان نے پتھر کاٹنے کی تدبیر پوچھی اُسنے جواب دیا کہ شمیر کیڑہ مین یہ خاصیت ہے کہ جس پتھر مین وہ چھو جائے پتھر کو تراش ڈالتا ہے مگر سوا نسر طایر کے اور کوئی اُس کیڑے کو لا نہین سکتا چنانچہ حضرت سلیمان کے وزیر نے نسر طایر کے بچوں پر شیشہ کا ایک حباب سا بنا کر رکھہ دیا تاکہ باہر سے وہ بچے بخوبی نظر آئین اور اُنکے پاس تک کوئی نجا سکے جب نسر طایر اپنے بچوں کے پاس آیا اور دیکھا مگر اُنہین دانہ نکہلا سکا تب سمندر پار جاکر شمیر کیڑہ لایا اور اُس شیشہ کے حباب پر اُسے رکھا کہ جس سے وہ حباب دو ٹکڑے ہو گیا اُسیوقت وزیر سلیمان نے اُس نسر طایر کو مار کر وہ کیڑا لے لیا اور اُسے پتھر تراشنی کے کام مین لایا اس سبب سے وہان پتھر تراشنے مین کسی لوہے کی اوزار کی آواز سنی نجاتی تھی لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۷۶ کالم ا مین ہے کہ سب سے کم حساب اس ہیکل کے مصارف تعمیر کا سات کروڑ روپیہ ہے انتہی

اور دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتھ صاحب وغیرہ مطبوعہ الہ آباد ارفن پریس ۱۸۶۶ع صفحہ ۸۸ مین ہے کہ چیونٹی کی حضرت سلیمان کی گفتگو

اور یہ کہ جنّات اُسکے اختیار مین تھے — پھر سلیمان کے مرنے کی بابت کہ ہیکل طیار ہونے کے ایک برس پہلے ہوا اور یہہ کہ جنّات نے اُس سے فریب کہایا دیکھو قران کی سورہ سبا آیت ۱۴ یہ سب باتین یہودیونکی کتاب تالمود سے نکالی گئین اہتی (اور دیگر جنکی تحقیق مطبوعہ ہیا ۱۸۷۸ء اور تتمہ باب ۵ صفحہ) ہیکل کی تقدیس کے وقت جو قربانی گذرانی گئی تہی اُنکا شمار یا مین ازبیل ایک لاکہہ بیس ہزار بھیڑ ہے ازجغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جورج جیکب حصّہ اوّل مطبوعہ آگرہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۵۸ ۲ تواریخ باب ۵

نقشہ قربانگاہ ہیکل سلیمانی
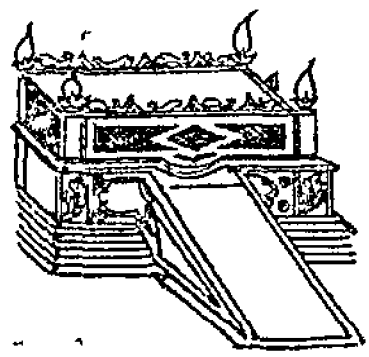
یہ نقشہ رومن تفسیر اسکاٹ صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۸۰ اسے نقل کیا

یعنے لوگ سمجہتے ہین کہ اس توریت مروجہ سے تین۳ جگہہ بت پرستی ہہو دیون پر
فرض اور ایک جگہہ مسنون ثابت ہوتی ہے پہلے اُن دو نون طلائی
کرؔوبین کی پرستش جو عہد نامہ کے صندوق پر پر پہیلاے ہوے تہے
(خروج ۲۷ باب ۷ ــ ۱۰) دوسرے اُس پیتل کے سانپ پر نگاہ کرنیسے
سانپون کے ڈسے ہوے لوگونکا چنگا ہوجاتا جسکا ذکر گنتی ۲۱ باب ۹
اور یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵ مین ہے
ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۴ سطر ا ــ ۹ اور اردو مین تواریخ کلیسیا
صفحہ ۸۷ سطر ۱ وغیرہ مین لکہا ہے جسطرح اخذ بادشاہ کے دنونمین
یہودی لوگ اُس پیتل کے سانپ کی جسے موسیٰؑ نے بنایا اور بلند کیا تہا
پوجا کرتے تہے (۲ سلاطین ۱۸ باب ۴) اسیطرح اُسوقت کے (عیسائی)
لوگ (یعنے سنہ ۵ پانسو اور ستہ چہہ سو وغیرہ عیسوی کے) عیسیٰؑ کے
مرنے اور جی اُٹہنے پر نہین بلکہ صلیب کے نشان اور مورت پر بہروسہ
رکہتے تہے انتہیٰ لیکن اور ہی تعجب یہہ ہے کہ میلن شہر کے ایک
گرجے مین پیتل کا سانپ اب موجود ہے جسکے سامہنے لوگ (یعنے عیسائی)
سجدہ کرتے اور جسکی بابت وہ یون فخر کرتے کہ ہمارا سانپ اُس
پیتل سے بنا ہے جسے موسیٰؑ کام مین لایا (لغت کتاب مقدس مصنفہ مسیر
پادری بتہرو مرتبہ پادری شیز نگ صفحہ ۱۳۴ (اسکے بعد اُسی صفحہ مین یہہ
نصیحت ہے کہ پیتل کے سانپ کی قدر کا انکار نہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ
مسیحؑ کی ایک علامت تہا اور جیسے موسیٰؑ نے اُسے بلندی پر رکہا

ویسا ابن آدم اُٹھایا گیا انتہیٰ تیسرے کاہنون یعنے اماسون کے وضو کیواسطے جو پیتل کا حوض تہا وہ پیتل کے بارہ نرگاؤن پر رکہا تہا (۲ تواریخ ۴ باب ۲ — ۴) اس سے بارہون فرقون بنی اسرائیل کی بابت یسعیاہ نبی کی یہ بات مناسبت رکہتی ہے کہ بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور گدہا اپنے صاحب کے چرنے کو بنی اسرائیل نہین جانتے میرے لوگ کچہہ نہین سوچتے ہین (یسعیاہ اول باب ۳) اور یہہ بُت پرستی مسنون اسوجہہ سے ہے کہ انکے نبی اور افضل ترباد شاہ یعنے حضرت سلیمانؑ کا یہ فعل توریت مین لکہا ہے (اول سلاطین ۱۱ باب ۵ — ۸) پس طہارت مین بت پرستی بر بنجے نرگاؤن کے سبب اور عبادت مین بُت پرستی طلائی کرو بین کے سبب اور حاجت مین بُت پرستی برنجی سانپ کے سبب اور تقلید مین بت پرستی حضرت سلیمانؑ کے سبب یہودیونکی نسبت اس توریت سے ثابت ہوتی ہے مصرع

طفلی مین بہی ہم کہیل جو کہیلے تو صنم کا ؛ اسکے سوا اور بہی تصویرین ہیکل کی برتنون وغیرہ مین تہین چنانچہ اول سلاطین ۷ باب ۲۹ مین لکہا ہے اور برتنون کے کنارے پر پیتل کے شیر اور بیل اور کرّوبی بنائے اور اسیطرح اسکا سرپوش بنایا اور اُسکے اوپر اور نیچے شیر اور بیل (یعنے نرگاؤ) کے نقش اچہے اور مضبوط بنائے انتہیٰ اسی بنیاد پر رومن کاتہلک عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی تصویر کی پرستش کرنے لگے چنانچہ یہی دلیل اس بُت پرستی کے جواز کی بابت

علماء رومن کاتہلک نے اس رومن انجیل مین جو چہپے مین سنہ ۱۸۶۷ع کو
رومن کاتہلک کیطرف سے مطبوع ہوئی لکہی ہے لیکن نہین جانتے
کہ اُن کروبیون کے مُنہ خداوند کی طرف اور پشت انسانونکی طرف
تہی (خروج ۲۵ باب ۲۰) اس سبب سے لوگونکے سر خداوند کیطرف
سجدہ مین جہکتے تہے نہ یہ کہ کرّوبیونکی طرف اور حوض بیلونکے سر پر
خداکے حکم سے ثابت نہین ہوتا دیکہو خروج ۳۰ باب ۱۸ و ۳۸ باب ۸
مگر یہہ حوض جو بارہ بیلون کے سر پر تہا اسکے بیل حوض کے نیچے تہے
نہ یہہ کہ سامہنے اور پیتل کے سانپ پر اُن لوگون کو جنہین سانپ نے
کاٹا ہو نظر کرنے کا حکم تہا نہ یہہ کہ تندرستونکو اُسکی پوجا کرنے کا ہان
یہ شکلین البتہ بنی تہین باوجود اسکے جبکہ حضرت عمرؓ نے یروسلم کو فتح
کرکے اُسی ہیکل کی بنیاد پر مسجد بنوائی اُسمین کسیطرح کی بُت پرستی
کا نشان تک نہین ہے بیان سے ثابت ہے کہ دین اسلام کامل ہے
پہر کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے سلاطینون کا جسے پہلے پادری شیلر صاحب
نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسی پادری اشٹرن صاحب
نے ترجمہ کیا مطبوعہ الہ آباد دنارتہہ انڈیا سوسائٹی کے لئے سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۳۲
مین لکہا ہے کہ سلیمان بہی داؤدؑ کے گورستان صیحون مین مدفون ہوا انتہیٰ
یہ ہیکل اُسی نقشہ اور نمونہ پر بنائی گئی جیسا کہ خیمۂ جماعت خدا کے حکم سے
حضرت موسیٰ کی معرفت بنایا گیا تہا خروج ۲۵ و ۲۶ وغیرہ
مفتاح الکتاب صفحہ ۳۰۸ کے آخر مین لکہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہیکل سلیمانؑ نکے

وسیلہ ایک آسمانی نقشہ کے مطابق اور طرح طرح ملک کے نادر کاریگروں سے بنی اور خداتعالیٰ کے نام پر مخصوص کی گئی انتہیٰ اور دارا ذو تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ اکتوبر ۱۸۸۶ع مین جو پادری الیٹ صاحب کی تفسیر سے لکہی گئی صفحہ ۹ مین لکہا ہے کہ عالم بالا پر ایک حقیقی ہیکل اور خیمہ ہے جو مقدس ہونیکا اور خدا کا مسکن ہے جسکا نمونہ موسیٰ پر خروج کی کتاب مین ظاہر کیا گیا ہے اور سلیمان پر بہی جسنے یروسلم مین اُس نمونہ پر خدا کی روح سے ہدایت پاکر ہیکل بنائی تہی جسکا ذکر پہلے سلاطین مین ہے انتہیٰ پادری اگسٹس براڈ ہیڈ کا قول ہے کہ جو مسکن خدا کے حکم کے مطابق بیابان مین بنایا گیا وہ اس بات کے سوا کہ ہیکل کا مقدار مسکن کی مقدار سے دو چند تہا ہیکل کا ٹہیک نمونہ تہا دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۰۲

نقشہ ہیکل سلیمانی

رُکن چہارم

حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے نوسو اکہتر برس پیشتر سیسق شاہ مصر نے رحبعام بن حضرت سلیمان کی سلطنت مین فوج کشی کرکے بادشاہ کے گہر اور ہیکل کو لوٹا تہا اول سلاطین ۱۴ باب ۲۵ و ۲۶ پس حضرت سلیمان نے اس ہیکل کو بنایا اور اُنہین کے بیٹے رحبعام کے وقت مین کہ جسکی اٹہارہ جورواں اور ساٹہہ حرمین تہین (۲ تواریخ ۱۱ باب ۲۱)

نقشہ ہیکل سلیمانی

یہہ نقشہ لغت کتاب مقدس مصنفہ مسٹر پادری میہر صاحب و مرتبہ پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مرزاپور مشن پریس ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۵۰ سے نقل کیا گیا
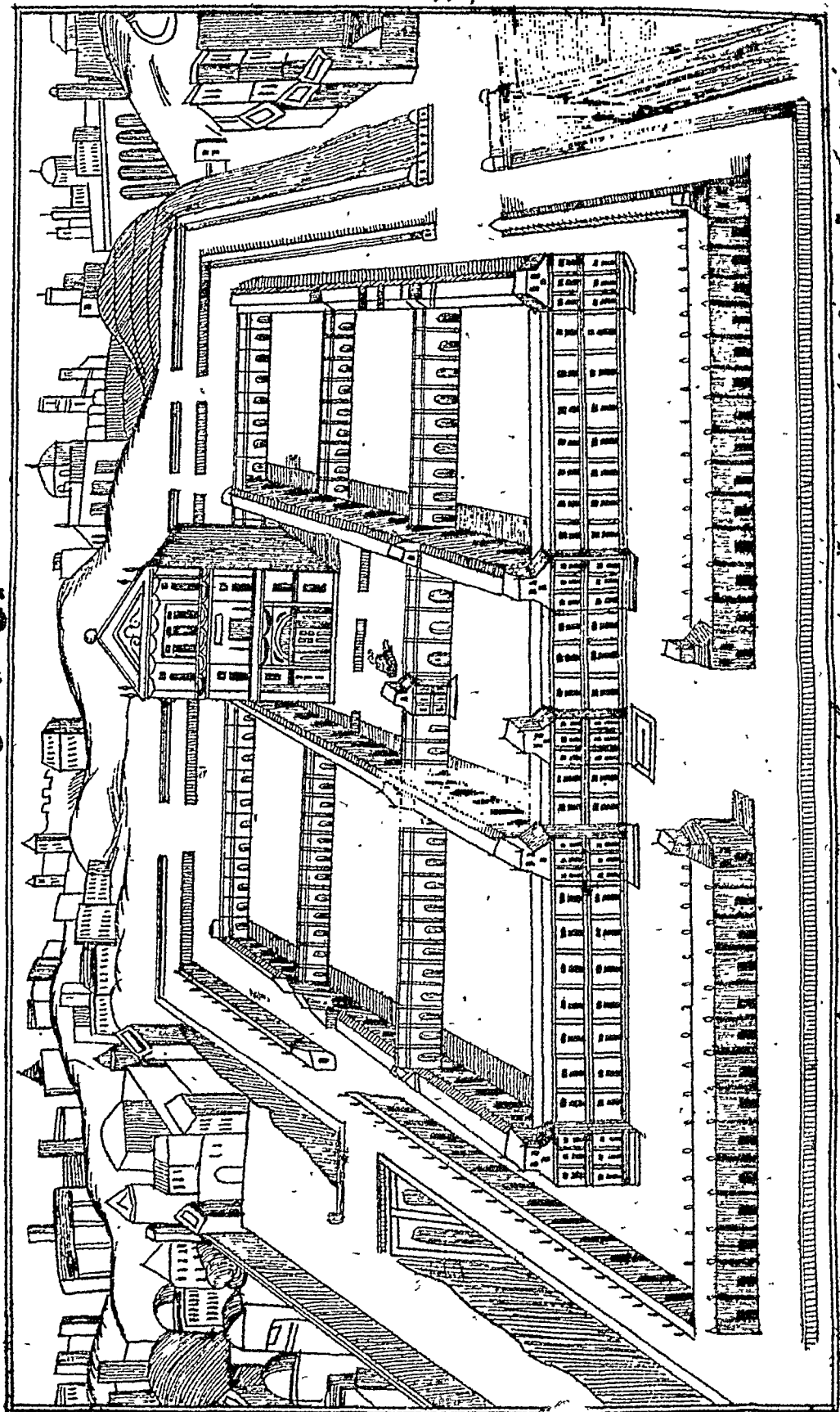
لوٹ گئی اور پہر تو اسکا تار بند ہگیا

اسی ہیکل مین حضرت ذکریاؑ ونبی کو یہودیون نے شہید کیا تہا جیسا کہ انجیل متی ۲۳ باب ۳۵ مین مسیحؑ کا قول لکہا ہے تاکہ سب راستبازون کا خون جو زمین پر بہایا گیا تمپر آوے ہابیل راستباز کے خون سے باراخیاہ کے بیٹے ذکریاہ کے خون تک جسے تم نے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان قتل کیا انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ذکریاہ سب سے پچہلے تہے کہ جنہین یہودیون نے قتل کیا تو غالباً یہ وہ حضرت ذکریاہؑ ہونگے جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ مین تہے یعنے حضرت یحییٰؑ کے والد لیکن نیر المشہور ربی میر بن یعقوب نے جو کہ یہودی نکار ہی ہے مجہے اپنی عبرانی مطبوعہ کتب عہد عتیق مین دکہا کر کہا کہ یہہ ذکریاہ بن یہویدہ تہا اور انجیل مین جو ذکریاہ بن باراخیاہ مندرج ہے غلط لکہا ہے انتہی اور واقعی ان کتب عہد عتیق مین بہی جو عیسائیون کے پاس ہین ذکریاہ بن یہو یدہ لکہا ہے پس انجیل مین یہہ غلطی صریح واقع ہوئی چنانچہ اُس رومن بیبل سے جو لندن مین بہت صحت کے ساتہہ سنہ ۱۸۴۷ع کو معہ ریفرنس چہپی یہہ مقام نقل کیا جاتا ہے ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ ب ۲۳ تب خدا کی روح یہویدہ کاہن کے بیٹے ذکریاہ پر چڑہی سو اُسنے اوپر کہڑے ہو کر لوگون سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے تم کیون خداوند کے حکم سے باہر جاتے ہو تم ہرگز کامیاب نہین ہو سکتے اسلئے کہ تم خداوند کو چہوڑ دیتے ہو ۲۱ تب اُنہون نے (یعنے یہودیون نے)

اسکی مخالفت مین ہم قسم ہو کر بادشاہ کے حکم سے خداوند کے گہر کے
صحن مین اُسے پتہر مارے ۲۲ سو یوآس بادشاہ (یہودیہ) نے اُسکے
باپ یہودیہ کے احسان کو جو اُسنے اُسپر کیا تہا یاد نکیا بلکہ اُسکے بیٹے کو
قتل کیا اور مرتے وقت اُسنے (یعنے ذکریاہ بن یہویدہ نے) کہا خداوند
دیکہے اور انتقام لے ۲۳ اور بعد اُسکے اُسہی سال کے آخر ایسا
ہوا کہ آرام کی فوج اُسپر (یعنے یوآس بادشاہ پر) چڑہ آئے اور وے
یہوداہ اور یروسلم پر آئے اور لوگون مین سے سارے امیرون کو
چُن چُن کر مار ڈالا اور اُنکا سارا اسباب لوٹ کے دمشق کے بادشاہ
پاس بہیجا انتہی
یہ واقعہ مسیح کی پیدایش سے آٹہہ سو چالیس برس پیشتر واقع ہوا ۸۴۰
اور خوبی یہہ کہ متی ۲۳ باب ۳۵ مین جہان بار آخیاہ کا بیٹا ذکریاہ
لکہا ہے رفرنس مین بہی ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ مرقوم ہے
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۸۲ مین متی ۲۳ باب ۳۵ کی بابت
یون لکہا ہے اس ذکریاہ کی بابت شبہ ہے کہ وہ کون تہا بعضے سمجہتے
ہین کہ وہ ایک ذکریاہ تہا جسکا ذکر یوسف یہودی مورخ کرتا ہے
کہ جب رومیون نے یروسلم کو غارت کیا وہ سب سے پیچہے مارا گیا
مگر مسیح یہان کہتا ہے کہ تمنے اُسکو قتل کیا یعنے اُسوقت سے پیشتر وہ
قتل ہو چکا تہا اور بعضے سمجہتے ہین کہ وہ ذکریاہ یوحنا بپتسما دینیوالے
(یعنے حضرت یحیی) کا باپ تہا مگر اُسکے مارے جانے کا کہین ذکر نہین ہے

کتب عہد عتیق و جدید مین کہان کہان از روے مطابقت واقع ۱۲ اغلاط منہ

اغلب ہے کہ مسیح یہان ذکریاہ بن یہویدع کا ذکر کرتا ہے جو ہیکل اور
قربانگاہ کے درمیان مارا گیا تہا دیکہو ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ و ۲۱ اگرچہ
وہ اُسجگہہ یہویدہ کا بیٹا لکہا ہے نہ باراخیاہ کا لیکن یہودیونکا اکثر
دستور تہا کہ دو تین نام رکہتے تہے مثلاً متی جو لیوی اور لبی جو تہدی
اور شمعون جو پطرس اور کیفاس اور ساول جو پولوس کہلاتا ہے
اسیطرح سے کچہہ تعجب نہین کہ یہو یدہ کا دوسرا نام باراخیاہ ہو
الحاصل یہہ ظاہر ہے کہ مسیح یہان کسی ایسے شخص کا ذکر
کرتا ہے جس سے یہودی خوب واقف تہے کہ نبیونکے سلسلہ کے آخر
مین تہا تمت کلامہ

ایک ذکریاہ بن باراخیاہ کا نام توریت مین پایا جاتا ہے (ذکریاہ
ا باب ا) جنکی کتاب کتب عہد عتیق مین شامل ہے اور ایک اور
ذکریاہ کا نام ۲ سلاطین ۱۸ باب ۲ مین اور اُنکی بیٹی کا نام ابی
لکہا ہے اور ۲ تواریخ ۲۹ باب ۱ مین بہی انہین ذکریاہ کا نام اور
اُنکی بیٹی کا نام ابیاہ لکہا ہے اور اس اختلاف کا سبب یہہ کہ
ان دونون اصل کتابونمین سے کسی ایک مین سہو کاتب ہوا
لیکن ہیکل کے اندر اُنکے قتل ہونے کا کہین ذکر نہین ہے اور
وہ نبیونکے سلسلے کے آخر مین بہی نہ تہے کیونکہ اُنکے بعد حضرت ملا
اور نحمیاہ اور یحیٰی علیہم السلام ہوئے ہین از سوال وجواب
رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب

سوال ۱۷۔ ۳ صفحہ ۸۰ ومفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱ اور نیز المشہور میر بن یعقوب
ربی کے بیان سے جیسا اوپر لکھہ چکا ہون ثابت ہے کہ متی مین غلطی سے
ذکریاہ بن باراخیاہ لکھا ہے کیونکہ اگر یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ ہوتا
تو یہودیونکو پہلے اس سے واقفیت ہوتی اور عیسائیونکو ایسی باتین
صرف یہودیون سے معلوم ہو سکتی ہین پس جب یہودیون کو
نہین معلوم کہ یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ تہا تو عیسائیونکو کہانسے
اسکی اطلاع ہوئی اور اگر متی مین صحیح لکہا ہے تو عہد نامہ عتیق مین
غلطی سے ذکریاہ بن یہویدہ لکہا گیا کیونکہ یہ مشکل ہے کہ دو ذکریاہ
ایک ہی طور پر اور ایک ہی جگہہ یعنے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان
شہید ہوئے ہون اس صورت مین ان دونون مختلف قولون سے
صرف ایک ہی بات سچی ہوگی

اور چونکہ حاشیہ مرقومہ رومن بیبل مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۶ع ۲ تواریخ ۲۴
باب کے بموجب سنہ عیسوی سے آٹھہ سو چالیس برس پیشتر کا یہہ ماجرا ہے
تو ہرگز ممکن نہین کہ ذکریاہ بن یہویدہ کا مسیح نے ذکر کیا ہو کیونکہ اسکے
بعد کتنے ہی نبیونکو یہودیون نے شہید کیا تہا چنانچہ حضرت میکاہ نبی اور
اوریاہ بن سمعیاہ نبی کو مسیح کی پیدایش سے قریب سات سو برس پیشتر
یہودیون نے قتل کیا تہا یرمیاہ ۲۶ باب ۱۸ ۔ ۲۴ اور اسیطرح
حضرت حزقیل اور حضرت یرمیاہ وغیرہ کو بہی کہ بابل کی اسیری تک
موجود تہے تو یہ ذکریاہ بن یہویدہ سب سے پچہلے مقتولون کیونکر ہوئے

اور تعجب یہہ ہے کہ سب سے پہلے مقتولوئین سے تو موجب عقیدۂ عیسائی
حضرت عیسیٰ آپ ہی تہے پس حضرت عیسیٰ نے پیشین گوئی کرکے انگہہ اپنا
ہی نام کیون نہ لیا اگرچہ پکڑوانے والے یعنے یہوداہ اسکریوطی پر تاسف
افسوس اور ملامت کی (متی ۲۶ باب ۲۴) مگر یہودیون کو اپنے قتل یعنے
مصلوبی کی بابت کچہہ بہی ملامت نہین کی نہ صلیب پاکر جی اُٹہنے کے بعد
اور نہ پیشتر پس اس سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ صرف گرفتار تو کئے گئے
مگر مصلوب نہین ہوئے نہین تو ضرور ذکریاہ بن باراخیاہ کیجگہہ اپنا
ہی نام لیتے اور یوسف یعنے یوسیفس مورخ کی تصنیف مین جو ایک
ذکریاہ کا نام لکہا ہے کہ وہ رومی فوج کے ہاتہہ سے سب سے پیچہے مارا گیا
یہہ فقرہ یوسیفس کی کتاب مین منجملہ ان اکثر فقرات الحاقی کے ہے کہ جنکا
علماء عیسائی کو اقرار ہے صریح ملایا گیا ہے مثلاً وہ جملہ جسمین حضرت
عیسیٰ کا ذکر ہے یوسیفس کی کتاب مین بیشک الحاقی مانا گیا ہے
جیسا کہ لارڈنر نے خوب محکم دلیلون سے ثابت کیا ہے اسیطرح یقیناً
یہ فقرہ بہی ملایا گیا تاکہ کسیطرح سے ذکریاہ مندرجہ متی ۲۳ باب ۳۵
کو ثابت کرین کیونکہ جس جگہہ لاکہون یہودی ایک یورش مین قتل
ہوئے اسوقت اس قیامت کی سی ہل چل مین کون ان سوری قاتلون
مین سے پہچان گیا کہ یہہ ذکریاہ ہے دوسرے یہ کہ کوئی ذکریاہ نبی
کے بعد رومی فوج کے یورش تک ایسا نامور ہوا بہی نہین ہے کہ جسے
یہودی قوم بہی خوب جانتی ہو چہ جائے انکہ رومی تیسرے یہہ کہ اسکا

جواب اول

مفسر رومن نے یوسیفس مورخ کے بیان کئے ہوے ذکریاہ کو مسیح کے
قول مرقومہ متی ۲۳ باب ۳۵ کے ثبوت مین کافی ہی نہین سمجہا ہے
جیسا کہ لکہہ چکا ہون

اسی ہیکل مین مرمت کرتے وقت خلقیاہ سردار کاہن نے سنہ عیسوی
سے چہہ سو چوبیس برس پیشتر توریت کی کتاب پائی تہی جوکہ اسکرپچر
ہسٹری یعنے مقدس کتاب کا احوال چہاپہ لندن سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۱۱۷ کے
بموجب منسی بادشاہ یہودیہ کے وقت یعنے پچپن برس سے کہوئی ہوئی تہی
چنانچہ مقدس کتاب کا احوال ۸۴ باب صفحہ ۱۱۵ — ۱۱۷ مین لکہا ہے
کہ یہودیونکے بادشاہ شاہ اخاذ نے بعل (دیوتا) کے لئے یروسلم کے
کونونمین مذبح بناکے خداوند کے گہر کا دروازہ بند کیا ایسا کہ خدا کی
ہیکل بے وارث گہر کی مانند ہوگئی لیکن اس بیدین اخاذ کے دیندار
بیٹے حزقیاہ نے خداوند کے گہر کے دروازہ کو پہر کہولا اور یروسلم کو
بتون سے پاک کیا اور دسون فرقون کو بلوا بہیجا کہ آؤ اپنے باپ دادو
خدا کیطرف رجوع کرکے ہمارے ساتہہ عید فصح کرو اُسکے زمانہ مین دسون
فرقے قید ہوکر اسور مین گئے اور بہت اسرائیلی یہوداہ کے ملک مین
بہاگ آئے اور اُسکی آبادی بڑہائی (اُسوقت سے سارہے نو فرقون
بنی اسرائیل کا کہین دنیا مین پتا نہین ہے پس توریت کی بربادی کا
کیا شکوہ ہو جبکہ اتنی بڑی قوم ہی کا پتا نہین ہے) تب سنحریب نے جو
شالمنذر کے بعد اسور کا بادشاہ ہوا اپنا سردار فوج بہیجا جسنے یہوداہ کے

سب قلعون پر اپنا قبضہ کیا اور یروسلم کو گہیر لیا اور جب اُسنے حی القیوم خدا کو ملامت کی تب حزقیاہ نے اپنا گریبان پہاڑکر اسرائیل کے خدا سے دعا مانگی سو ایسا ہوا کہ خداوند کے فرشتے نے جاکر اسور کے لشکرگاہ مین ایک لاکہہ پچاسی ہزار (۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ یسعیاہ ۳۷ باب ۳۶) آدمی مارے ایسا کہ فجر کو سب مکان لاشون سے بہرے تہے تب شاہ سنحریب نے کوچ کیا اور نینوے مین پہر گیا اور جسوقت وہ اپنے معبود نسروک کے گہر مین پوجا کرتا تہا تو ادرملک اور سارزر اُسکے بیٹون نے اُسے تلوار سے قتل کیا (۲ تواریخ ۳۲) انہین دنون مین حزقیاہ (بادشاہ) بیماری سے قریب المرگ ہوا اور یسعیاہ نبی نے اُس پاس آکر کہا خداوند یون فرماتا ہے کہ مین نے تیری دعا سُنی اور تیرے آنسو دیکہے سو مین تجہے شفا دونگا اور تیری عمر پندرہ برس بڑہا دونگا اور یسعیاہ نے یہہ بہی کہا کہ انجیر کا ایک قرص لیکر بادشاہ کے پہوڑے پر رکہو اور انہون نے ایسا ہی کیا تب بادشاہ تین دن مین چنگا ہوگیا اور ہیکل مین جاکر اپنی تندرستی کے لئے خدا کا شکر کیا

۵۵

حزقیاہ کے بعد اُسکا ناخلف بیٹا منسی بادشاہ ہوا اور اُسنے پچپن برس بادشاہت کرکے اس عرصہ مین اپنے عادل باپ کے کامون کو برباد کیا اور لوگون کو پہر بُت پرستی کی طرف لایا اور اپنی اخیر عمر مین قید ہوکر بابل کو بہیجا گیا وہان پشیمان اور غمگین ہوکر خدا سے دعا مانگی تب خدا نے اُسکی سُن کے پہر اُسکی سلطنت اُسے عنایت کی تب اُسنے

یروسلم بت پرستی کو دور کیا پر اُسکے بیٹے عموں نے اپنے سب باپ دادون سے زیادہ بدی (یعنی بُت پرستی) کی پر تہوڑے ہی دن رہا کیونکہ دو برس بعد مارا گیا اور اُسکا بیٹا یوصیاہ آٹہہ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا سو یہہ ایک مرد راستباز جو خدا کی مرضی پر چلتا تہا داؤد کے تخت پر بیٹہا اور جب تک وہ بالغ ہوا سردار کاہن اُسکا نایب رہا پر جب ۱۸ برس کا ہوا اُسنے یروسلم اور تمام بادشاہت کو بُت پرستی سے پاک کر کے خداوند کے گہر کو پہر سدہارا اُس وقت ہیکل مین ایک کتاب جو منسّی کے وقت سے کہوئی اور بہولی گئی تہی پہر ملی وہ مقدّس کتاب توریت تہی اور جب بادشاہ کے حضور پڑہی گئی وہ اُسکے مضمون سے یہانتک گہبرا گیا کہ اُسنے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے انتہی ۲ سلاطین ۲۰ باب سے ۲۳ باب تک

لیکن کتب عہد عتیق سے منسّی کے وقت مین توریت کا کہو جانا ثابت نہین ہے کیونکہ یروسلم کے بادشاہون مین صرف منسّی ہی بُت پرست نہ تہا اور اپنی آخر عمر مین وہ تایب اور دیندار بہی ہوا تہا پس گمان غالب ہے کہ جب سیسق شاہ مصر نے حضرت سلیمان کے بیٹے رجعام کی سلطنت مین بادشاہی محل اور ہیکل کو لوٹا اور سب کچھہ لوٹ کر اٹہا لیگیا تب ہی سے توریت غایب ہوئی اور منسّی کے پوتے یوصیاہ بادشاہ کے عہد سلطنت مین خلقیاہ سردار کاہن نے کہا کہ مین نے ہیکل مین توریت کی کتاب پائی ہے یا یہہ کہ بہت مشقت کے بعد سے

جو توسو چودہ برس مسیح سے پیشتر تہا (۲ تواریخ ۱۷ باب ۹) توریت غایب رہی اس مدت مین چاہیے تہا کہ بعضے حصے اس کتاب کے دراز تک زمین مین پڑے رہنے کے باعث ضرور ضایع ہوگئے ہوتے مگر غضب تو یہ ہے کہ اہلکتاب اُسکے ایکحرف ضایع ہونے کا بہی اقرار نہین کرتے ✦

اب دیکہیے کہ سارے ہے تو قرقون بنی اسرائیل کا پتا نہین ہے اور صندوق عہدنامہ کا جسمین شریعت کی دونون لوحین وغیرہ تہین پتا نہین ہے بلکہ ہیکل ہی کا پتا نہین ہے بہت سی کتابون مشمولہ توریت کا جنکا ذکر توریت ہی مین موجود ہے (خروج ۲۴ باب ۷ گنتی ۲۱ باب ۱۴ یشوع ۱۰ باب ۱۳ ۲ تواریخ ۹ باب ۲۹ اور ۱۲ باب ۱۵ اور ۲۰ باب ۳۴ وغیرہ) پتا نہین ہے پہر توریت کے بچے رہنے کا یا وجود اُسکے بار بار صدہا برس غایب رہنے کے کون یقین کرسکتا ہے

ہنری وغیرہ انگریزی مفسرون نے اسکی بابت اپنی تفسیر مین یون لکہا ہے قولہ مرمت کرتے وقت ہیکل کی کتاب توریت خوش قسمتی سے پائی گئی اور اُسے بادشاہ کے پاس لائے وہ تہا اصلی نوشتہ پانچ کتابون حضرت موسیٰ کا جو اُنکے ہاتہہ سے لکہا گیا اور بعضے خیال کرتے ہین کہ وہ تہی صحیح اور قدیم نقل (یعنے بعد حضرت موسیٰ کے اور دوسرے ہاتہہ سے لکہی ہوئی) اغلب ہے کہ وہ وہی نوشتہ تہا جو حکم سے حضرت موسیٰ کے رکہا گیا پاک مکان مین ایسا سمجہا جاتا ہے کہ وہ تہا کہو یا گیا

یا بہولا گیا خواہ بے پروائی سے ڈال دیا گیا کونے مین اُن لوگو نسے
جو جانتے نہ تہے قدر اُسکی یا کہ وہ تہا کینہ سے چہپا یا گیا بعضے بُت پرست
بادشاہون سے بعوض جلانے اور ضایع کرنے کے اُسے گاڑ دیا اُس
امید سے کہ وہ پہر کبہی ظاہر ہوگا اور اکثر ونکا یہی قول ہے ۔
یا وہ نہی خبرداری سے رکہی گئی اُسکے خیر خواہون سے تا نہ پڑجاوے
دشمنونکے ہاتہ مین لیکن ہمین یقین ہے کہ وہی صحیح نقل تہی تمت کلامہ
یہہ آخری بات کہ ہمین یقین ہے الخ یہہ تو صرف عیسائی مفسر کا عقیدہ
ہے اس سے کچہ غرض نہین اور باقی سب باتونکا مفصل بیان اُس
کتاب مین جسکا نام نوید جاوید ہے مرقوم ہے یہان اُسکا موقع نہین
ہے مختصر تصفیہ ان سب باتونکا یہہ ہے کہ منسّی کے وقت مین توریت
کا کہو جانا انگریزی مفسّر کے قول سے جو ابہی بیان ہوا ثابت نہین
ہوتا اور نہ منسّی کے وقت مین کچہہ ہیکل پر آفت آے مگر زمانہ رحبعام یا یہوشفاط
کے بعد توریت کا کہو جانا دو وجہ سے ثابت ہے اوّل یہ کہ رحبعام
کے وقت مین ہیکل اور بادشاہی محل دونون لوٹے گئے اور یہی
دونون مقام توریت رکہنے کے تہے (استثناء ۱ باب ۱۸ اور ۱۲ باب ۲۵
و ۲۶) لیکن خاصکر صرف ہیکل مین توریت رکہی رہتی تہی (استثنا ۳۱
باب ۹ سے ۱۳ نحمیاہ ۸ باب) اور اگر ملک مین کہین اور بہی توریت
ہوتی تو پہر ہیکل مین اُسکی پانے کی خوشی کا کیا سبب تہا دوسرے
یہہ کہ رحبعام کے وقت سے زمانہ یہوشفات کیسوا یہودی قوم مین

بُت پرستی زیادہ شایع ہوئی چنانچہ الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ حضرت موسٰی کے عہد مین خدایتعالیٰ سے بنی اسرائیل کی بابت یون فرمایا تہا کہ ملک کنعان تمکو میراث مین عنایت کرتا ہون پر اگر وہ عہد و پیمان جو مین نے تم سے کیا ہے بہول جاؤ اور تراشے ہوئے بُت یا کسی چیز کی تصویر کی پرستش کرو تو فوراً اس زمین پر سے فنا ہو جاؤگے اور یہوواہ (یہووا یعنے خدا) تمکو ساری قومون پر پراگندہ کریگا اور وہان تم تہوڑے سے رہجاؤگے چنانچہ یہ وعدہ استثنا کی کتاب کے ۴ باب پچیسوین آیت وغیرہ مین مرقوم ہے پس یہ دہمکی اُسوقت پوری ہونے لگی جسوقت بنی اسرائیل اور بنی یہوداہ کے درمیان پہوٹ پڑی اور ایک بادشاہت کے عیوض مین دو بادشاہتین مقرر ہوئین اُسی زمانہ مین بنی اسرائیل کے درمیان بُت پرستی شروع ہوئی اور ترقی پر رہی انتہیٰ پس یہ دو بادشاہتین رحبعام بن سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت مین مقرر ہوئین تہین کہ یوربعام بن نبات افراطی جو حضرت سلیمان کا غلام تہا (اول سلاطین ۱۱ باب ۲۶) اور حضرت سلیمان سے باغی ہوکر مصر کو بہاگ گیا تہا (اول سلاطین ۱۱ باب ۴۰) اُنکی وفات کے بعد آکر بنی اسرائیل کے دس فرقونکا بادشاہ ہوا اور رحبعام کو دو فرقون بنی اسرائیل یعنے فرقہ یہوداہ اور بنیامین پر سلطنت باقی رہی تب وہ دس فرقے اسرائیلی اور یہ دونون یہوداہ کہلائے

(اول سلاطین ۱۲ باب) اُسی زمانہ سے بنی اسرائیل یعنے بارہون فرقونمین
بُت پرستی شروع ہوئی کیونکہ ہر ایک بلند پہاڑ پر اور ہرے درخت کے تلے
خیمہ کہڑا کرکے مورتونکے سامہنے لواطہ یعنے لونڈی بازی کرتے تہے
(اول سلاطین ۱۴ باب ۲۲ ۲۴) اور اس بُت پرستی کا سبب توریت کے
مضامین سے ناواقف ہوجانا تہا غرض کہ مفسّر کے قول سے جسطرح
توریت کا کہوجانا مُوسیٰ کے وقت مین ثابت نہین ہوتا اُسیطرح توریت
کی اصلیت سے بہی کسی کو آگاہی نہین ہے اور یہ طرح طرح کے قیاس
جو انگریزی مفسّرین عیسائی نے اُس پائی ہوئی توریت کی بابت
کئے ہین یہ سب اس قول پر دلیل ہین کہ اصل حال توریت سے اہل یہود
ناواقف رہے تب تو ایک بات منقح نہوئی
کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شُبلر صاحب
نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسنے پادری اسٹرنصاحب
نے اردو ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۶۷ع مشن پریس الہ آباد نارتھ انڈیا ٹرکٹ
سوسائٹی کے لئے اسکی فصل ۲ باب ۱۶ صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے کہ اسور
کی طاقت زایل ہوگئی تہی اور اسکا حال ایسا بدل گیا تہا کہ جو
چاہے قبضہ کرلیوے چنانچہ مصر کے بادشاہ فرعون نیکو نے چاہا کہ اُسے
اپنے دخل مین لاوے اسلئے کشتی پر سوار ہوکر اپنا لشکر ہمراہ لے کنعان
ملک کی سرحد مجدو نامی پر خیمہ زن ہوتا کہ وہان سے اسور کیطرف
راہی ہو پر یوصیاہ (بادشاہ یروسلم) نے اُسے روکا اور اپنے ملک کے

درمیان سے جانے نددیا کیونکہ اُسنے یہ سمجہا کہ اگر فرعون اسور کو قبضہ
مین کریگا تو ضرور ہے کہ یہوداہ کی آزادی بہی جاتی رہے گی اسلئے
یوصیاہ کو واجب ہوا کہ دو صورت کرے خواہ شاہ مصر کا تابعدار بنے
یا اُس سے مزاحم ہو آخرش یوصیاہ کو شاہ مصر کا مقابلہ کرتے ہی بن آئی
اور مجدو کے میدان مین دونون ایک دوسرے سے مقابل ہوئے سو
یوصیاہ نے شکست کہائی اور زخمی ہو کر تہوڑے عرصہ مین مرگیا
اس حادثہ سے تمام یہوداہ اور یروسلم مین بڑا واویلا پڑا اور یرمیاہ
نبی نے اس نیک بادشاہ کی وفات کا نوحہ گایا اور وہ کتاب نوحہ اب تک
موجود ہے انتہی یہ مرثیہ علاوہ نوحہ یرمیاہ منسوبہ توریت کے ہے
بشپ پٹرک صاحب کا قول ہے کہ یہ مرثیہ جو بعد وفات یوصیاہ کے
کہا گیا یقیناً وہ نہین ہو سکتا جو نوحہ یرمیاہ مشہور ہے اسلئے کہ یہہ نوحہ
غارت ہونے یروسلم اور ہلاک ہونے صدقیاہ پر ہے اور وہ مرثیہ
موت یوصیاہ پر (از تفسیر ڈاینلی مطبوعہ ۱۸۳۸ع جلد ۱ صفحہ ۹۳۶) پس یہ
بہی توریت مین شامل نہین ہے۔
پادری کریون صاحب فرماتے ہین (۲ سلاطین ۲۲ و ۲۳ باب ۲ تواریخ
۳۴ و ۳۵ باب) یوصیاہ بادشاہ کا لباس مہین کتان اور زرد رنگ
کا تہا کیونکہ اُن دنوتین یہودی لوگ ریشم کا کپڑا نہین پہنا کرتے تہے
(یعنے ریشمی لباس یہودی شریعت مین مردکو حرام ہے)
یوصیاہ نے اپنی سلطنت کے بارہوین سال بہت اسیرونکو تمام ملک مین

بہیجا کہ وے سب بُت پرست کاہنونکو موقوف کرکے اُنکے قربان گاہونکو
گرادین اور سب معبودونکی مورتونکو جو ہر جگہہ مین عمونکے حکم سے مقرر
کی گئی تہین ٹکرے ٹکرے کرڈالین اسیصورت سے اُس جوان
بادشاہ کی حکومت مین بُت پرستی نیست و نابود کی گئی تہی اور
سوا اُسکے اُسنے سچے خدا کی ہیکل کی مرمت کرنے اور بہی پر رونق اور
آراستہ ہونے کو حکم دیا کیونکہ اُسکے باپ عمونکے دنون سے خدا کا گہر گرادیا
گیا تہا اور اُسکی ساری چیزین بڑی خراب حال مین رہتی تہین
مگر یوصیاہ نے اُسکے پہر اُٹہا لیے اور مرمت شکست وریخت کرنے مین بہت
نقدی صرف کی تاکہ خدا کی پاک عبادت اُسمین پہر مقرر کیجاے جب
خدا کی ہیکل پہر بن رہی تہی تب اُس جوان بادشاہ یوصیاہ نے
ایک بڑی دعوت کی اور ہیکل کی قربانگاہ پر چالیس ہزار بہیڑ اور بکری
کے بچون اور بہت بیلون اور گاے کے بچہڑون کو بہی چڑہایا تہوڑی
دیر کے بعد جب لوگ ہیکل کے اندر کو صاف کرتے تہے اُنکو خدا کی کتاب کا
ایک نسخہ ملا تب یوصیاہ نے نہایت خوش ہوکر کاہنون کو حکم دیا کہ یہود
لوگونکی ساری قوم جمع کرکے اُسے اُنکو سناؤ اسیطرح اُسنے خدا کی
عزت اور پرستش کے لیئے اپنی محبت دیکہائی اور ظاہر ہے کہ اُس سے
اُس پشت کے لوگونکو بہت برکتین ملین بلکہ وہ پشت در پشت کیواسطے
ایک صحیح نمونہ ہوا (از شمس الاخبار مطبوعہ امریکن مشن پریس لکہنؤ ۱۵ اپریل
۱۸۷۵ع نمبر ۴۴ جلد ۸ صفحہ ۱۰۱ جز ۱۱ باہتمام پادری کریون صاحب)

رکن پنجم

بخت نصر بادشاہ بابل کے ہاتھ سے یروسلم کی غارت

سنہ عیسوی سے چھ سو نو ۶۰۹ برس پیشتر یہواخاب یا یہواخز بن یوصیاہ بادشاہ کی سلطنت کے تیسرے مہینے فرعون نکوہ نے اُسپر فوج کشی کی اور یہواخاب بادشاہ کو زنجیرون سے باندہ کر مصر مین لیگیا کہ جہان پہنچکر وہ مرگیا اور فرعون نے یوصیاہ کے دوسرے بیٹے الیقیم کو بادشاہ یروسلم بنایا اور اُس کا نام بدلکر یہویقیم رکہا اور اُسکے ملک پر لاکہہ روپیہ اور ہزار اشرفی محصول ٹھہرایا (مصر کی قدیم تواریخ مؤلفہ رولن صاحب ترجمہ سین ٹیفک سوسائٹی مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۴ع صفحہ سنو مین لکہا ہے کہ اُس ملک سے چار لاکہہ چار ہزار تین سو اکیانوے روپیہ بطور سالیانہ لینے ٹھہرائے) ۲ تواریخ ۳۶ باب ۳ مین ہے کہ سو قنطار روپا اور ایک قنطار سونا خراج مقرر کیا سنہ عیسوی سے چھ سو چھ ۶۰۶ برس پیشتر بخت نصر نے یہوداہ کے ملک پر چڑہائی کی اور یروسلم کو فتح کرکے یہویقیم سے ایک خراج گزار بنے رہنے کے واسطے قسم لی اور مال و دولت لوٹ کر اور بادشاہی خاندان کے لڑکون مین سے ایک گروہ کو اپنے ساتھ لیگیا کہ اپنے محل مین خواجہ سرا بنا کر رکہے (اُنہین دانیئل نبی اور اُسکے تین رفیق تہے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۴۹) لیکن مسیح سے چھ سو چار ۶۰۴ برس پیشتر یہویقیم نے بدعہدی کرکے بخت نصر بادشاہ سے

دشمنی کی چونکہ اُسوقت مین بخت نصر اپنی ما کے انتقال اور اور سببون سے یہویقیم کو اس بدعہدی کی سزا دینے کے واسطے آپ نہ آسکا اسلئے اُسنے یہوداہ کے چوگرد کے رہنے والون سریانیون اور موابیون اور عمونی وغیرہ قومونکو حکم دیا کہ یہویقیم پر چڑہائی کرین تب یہ سب قومین یہوداہ کے ملک کو چارونطرف سے لوٹ مار کر اوجاڑنے لگین اور گیارہ برس تک یہویقیم کو بڑی سختیونمین رکہا اور آخر یہویقیم کو مار کر اُسکی لاش یروسلم کے پہاٹک کے باہر سڑک پر پہنکا دی یہویقیم کے قتل کے بعد اُسکا بیٹا یکونیاہ تخت نشین ہوا اُسکی سلطنت کرنیکے تیسرے مہینے بخت نصر نے یروسلم پر فوج کشی کرکے یکونیاہ اور اُسکی ما اور بیگمون اور سرداروں اور مُلک کے سب دولتمندون اور افسرونکو قید کرکے بابل مین لیگیا اور یروسلم کے سب کاریگرون لوہارون اور سنگ تراشون کو بہی لیگیا کہ بابل مین اُسکے محل کی تعمیر کرنے والونکے شریک ہون اور یروسلم سے بادشاہی خزانہ اور ہیکل کے سب سونے کے برتنون وغیرہ کو لوٹ کر لیگیا اور متنیاہ کو بچے ہوے لوگونپر یروسلم مین حاکم کر دیا اور فرمانبرداری کے باب مین اُس سے قسم لیکر اُسکا نام صدقیاہ رکہا جسکے معنے خدا کی سچائی یہ اسلئے کہ جب وہ بدعہدی کرے تو اپنے نام کے معنے یاد کرکے یہ سمجہے کہ مین نے سچے خدا کو ضامن دیا ہے اپنی بدعہدی سے پشیمان ہو

جیونہی بخت نصر نے وہان سے مراجعت کی تیون ہے اموین ن

دو ہزار امیرون اور مالدارونکو بال و اطفال اور نوکر چاکر سمیت اور جو ظروف اور خزانہ ہیکل کا تہا سب جمع کرکے بابل مین پہونچایا اور ان لوگون مین حزقیل نبی بہی تہا

اور موابیون اور ادومیون وغیرہ نے اس لاچار بادشاہ صدقیاہ کے پاس اس غرض سے ایلچی بھیجے کہ بابل والون کی اطاعت چھوڑ کر ہمارا شریک ہو تب صدقیاہ نے اپنی سلطنت کے نوین برس بادشاہ مصر سے عہد و پیمان کر کے بخت نصر سے بدعہدی کی اور اُس سے باغی ہو گیا پھر بخت نصر نے یروسلم پر فوج کشی کر کے اُسکا محاصرہ کیا اور مصری لوگ صدقیاہ کی مدد مین بخت نصر کے سامنے ٹھہر نہ سکے اور اپنے ملک مصر کو لوٹ گئے تب صدقیاہ کی سلطنت کے گیارھوین برس یروسلم کسدیون یعنے بابل والونکے ہاتھ فتح ہو گیا اور صدقیاہ نے فوج بابل کے بیچ مین سے ہو کر جو گھیرے ہوے تھے بھاگنے کا ارادہ کیا لیکن پکڑ لیا گیا اور ملک ارمن یا آرام کے ربلہ شہر مین قید ہو کر بھیجا گیا وہان اُسکے بیٹے قتل کئے گئے اور صدقیاہ کی آنکھین نکالی گئین اور زنجیر پہنا کر بابل کو روانہ کیا گیا کہ جہان پہنچکر وہ مر گیا بخت نصر کے سپہ سالار نے یروسلم اور ہیکل کے سب مال و متاع کو اکھٹا کر کے تمام شہر مین آگ لگا دی اور شہر اور ہیکل دونون کو جلا کر خاک کر دیا اور دیوارون کو ڈھا دیا اور سب باشندون کو قید کر کے بابل مین لیگیا تمت کلامہ از مختصر تواریخ یہود یہ موسومہ یہودیونکا اگلہا اتہاس ہندی چھاپہ الہ آباد ۱۸۵۴ء مصنفہ پادری ایل جی ہے صاحب صفحہ ۱۸۲ - ۲۸۹

اور جلو داروں کا سردار بنوسردان زمین کے بعضے کنگالون کو چھوڑ گیا

کدتاکستانون کی باغبانی کرین اور کہیتی کرین اور پیتل کے اون
ستونونکو جو خداوند کے گہر مین تہے اور کرسیون کو اور پیتل کے بحر کو
جو خداوند کے گہر مین تہا اُنہون نے توڑا اور وہ سب پیتل بابل مین
لیگئے اور دیگین اور بیلچے اور گلگیرین اور لگنین اور چمچے اور پیتل کے
سارے برتن جو وہان کام آتے تہے وے لیگئے اور باسنون اور
انگیٹہیون اور لگنون اور دیگون اور شمعدانون اور چمچون اور پیالون
کو سب کو جو سونیکے تہے اُنکا سونا اور سب کو جو روپے کے تہے اُن کا
روپا جلوداروںکا سردار لیگیا دو ستون ایک بحر اور برنجی بارہ بیل
جو بحر کے نیچے تہے جنہین سلیمانؔ بادشاہ نے خداوند کے گہر کے
لیئے بنایا تہا ان سب برتنونکا پیتل بے تول تہا یہ ستون جو تہے
اُنمین کا ایک ستون اٹھارہ ہاتہہ اونچا اور بارہ ہاتہہ کی رسّی اُسکے
گرداگرد تہی اور چار اُنگل موٹا تہا یہ کہوکہلا تہا اور اُسکے اوپر ایک
پیتل کا جہاڑ تہا اور وہ جہاڑ پانچ ہاتہہ اونچا تہا اُس جہاڑ پر گرداگرد
پیتل کی جالیان اور انار کی کلیان بنی ہوئی تہین اور دوسرے
ستون مین اُسیطرح کلیونکا کام تہا اور ہر طرف سے چہیانوے انار تہے
اور سب انار جالیونپر اُسکے گرداگرد ایکسو تہے یرمیاہ ۵۲ باب ۱۷ سے ۲۳
واضح ہو کہ اس پیتل کے بحر کو آخز بادشاہ یروسلم نے سنہ عیسوی
سے سات سو اونتالیس برس پیشتر پیتل کے بارہ بیلون پر سے
اوتار کر پتہرونکے پٹاؤ پر رکہا تہا (۲ سلاطین ۱۶ باب ۱۲ سے ۱۷)

اور اول سلاطین ۷ باب ۲۰ مین لکہا ہے کہ دو سو انار جہاڑ کے گرد بنائے
اور اسیطرح دوسرا جہاڑ بہی انتہی اور یرمیاہ ۵۲ باب ۲۳ مین ایکسو
انار لکہے ہین سبب اختلاف کا یہ کہ اصل کتاب عبرانی مین غلطی
واقع ہوئی الغرض بعد اس سبب قتل و غارت کے شاہ بابل کے
ملازمون نے حضرت یرمیاہ کو جو صدقیاہ کی قید مین تہے قیدخانہ سے
نکالا اور اُنکے ساتہ بہت نیک سلوک کیا اور اجازت دی کہ جہان
چاہین رہین اور شاہ بابل نے باقی بچے ہوئے کنگال یہودیون پر جدلیاہ
بن اخیقام بن سافن کو سردار مقرر کرکے مصفا مین چہوڑ دیا تب
اسمعیل بن نتنیاہ بن الیسمع نے جو نسل شاہی سے تہا اُسے بہی قتل
کیا مع اُن سب یہودیونکے جو جدلیاہ کے ساتہ تہے اور کسدیون کو جو
وہان حاضر تہے اور جنگی مردون سب کو تلوار سے قتل کیا اور آٹہہ
آدمیونکے ساتہ بنی عمون کی طرف چلا گیا تب یوحنان بن قریح اُن بچے
ہوئے یہودیونکا سردار ہوا اور حضرت یرمیاہ ع سے اپنے واسطے دعا مانگنے
کی گزارش کی اور جب حضرت یرمیاہ ع نے اُنکے واسطے دعا مانگی کر
اُنہین خدا کا حکم سنایا کہ تم سب یہین رہو اور کسدیون یعنے بابل والونکے
خوف سے مصر کو نہ بہاگو تو تمہارا بہلا ہوگا تب اُنہون نے حضرت یرمیاہ
سے کہا کہ تو جہوٹہہ کہتا ہے یہ خدا کا حکم نہین ہے کہ ہم مصر کو نجائین
اور یوحنان بن قریح نے سب بچے ہوؤنکو مع یرمیاہ کے ساتہ لیا اور مصر کو
روانہ ہوا دیکہو یرمیاہ ۴۰ باب سے ۴۳ باب تک (یہان سے یہی ثابت ہے

کہ اُسوقت تک یہودیونکے نام اسمٰعیل ہوتے تہے یرمیاہ ۴۱ باب ۱) پس بابل کی اسیری کے زمانہ مین ملک یہودیہ کا ایسا کوئی یہودی نہ تہا جو ملک مین بچ رہا ہو یرمیاہ ۴۴ باب ۲ مین لکہا ہے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہے کہ تمنے یہہ ساری بلائین جو مین نے یروسلم پر اور یہوداہ کے سارے شہرونپر نازل کین دیکہین اور دیکہہ وے آجکے دن ویران ہین اور اُنمین ایک بسنے والا بہی نہین انتہیٰ اور اسیطرح یرمیاہ ۱ باب ۳ مین بہی ہے اور یرمیاہ ۱۳ باب ۱۹ مین ہے کہ یہوداہ سراسر اسیری مین لیا جاتا بالکل اسیری مین لیا جاتا ہے انتہیٰ اور مفتاح الکتاب صفحہ ۴۰ کے آخر مین ہے کہ نبوکدنذر آیا اور یروسلم کو قبضہ مین کرکے ڈہا دیا اور ملک کے سب باشندونکو اپنے ساتہ بابل کو لیگیا انتہیٰ

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲ مین ہے کہ اگرچہ لوگون سے یہہ وعدہ کیا گیا کہ اگر وہ کسدیونکے مطیع رہین تو صحیح و سلامت رہین تو بہی اسمٰعیل نامی ایک شخص نے جو شاہ کے گہرانے کا تہا بغاوت کی اور جدلیاہ پر حملہ کرکے اُسے مار ڈالا بعد اُسکے اسمٰعیل مصر مین بہاگا اور یرمیاہ بنی کو جسنے خدا کیطرف سے اُسے یہودیہ مین رہنے کی صلاح دی اپنے ساتہ لیگیا اسکے چار برس بعد جو باقی لوگ تہے اور جنکا شمار صرف سات سو پینتالیس ۷۴۵ تہا اسیری مین گئے اور کوئی باقی نرہا اُس ملک مین بسنے کو آبادی نکی اور اگرچہ وہان سیر کرنیوالے فرقے آتے جاتے رہے اور دکہن اطراف مین ادومی لوگ آبسے لیکن تو بہی تہوڑی آبادی ہوئی اور ملک ویران رہا جبتک کہ یہودی اسیری سے لوٹکر اُسمین پہر داخل نہین ہوئے تہے پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۴۹ مین ہے مسیح سے ۶۰۷ برس پیشتر سلطنت یہوداہ بابل کے قابو مین ہوگئی تہی

محراب ۴

اسمین پانچ رکن ہیں

رکن اوّل

اگرچہ بہہ بابل مین غلامی کی مدّت اہل یہود کے لئے ستّر برس
مشہور ہے لیکن مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع مطبع
صفحہ ۸۷ مین عزرا کی کتاب کے احوال مین اس فقرہ کو کہ (عزرا نے
مسیح سے چار سو چھپن ۴۵۶ برس پیشتر بنی اسرائیل کا دینی بندوبست کیا)
دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیڑہ سو ۱۵۰ برس شروع اسیری سے
اسوقت تک گزرے تہے مگر اوروں نے اس کی مدت کو
اور طور پر بیان کیا ہے چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ
پادری والش صاحب وغیرہ چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۲۹
سوال ۱۸ کے جواب مین لکہا ہے کہ مسیح سے پانسو چہتیس ۵۳۶ برس پیشتر
شاہ خسرو کے حسب فرمان یہودی یروسلم مین لوٹ آئے
اور اُنہون نے فونیکی کاریگرونکو اپنی مدد کے لئے مقرر کیا اُنہون نے
اس دوسری ہیکل کو پہلی ہیکل کے مقام پر اور اغلب ہے

کہ پہلے ہی کے طرز پر بنا یا دہ مسیح سے پانچسو پندرہ برس پیشتر ختم ہوئی انتہٰی
پس ان دونون مختلف بیانونکا تصفیہ اسطرحپر ہوسکتا ہے کہ یہودیون کو
آزادی کا فرمان صادر ہونیکے سنہ شاید یہی ہونگے اور اُسکے بعد کچہ عرصہ
تک اُس سفر دور و دراز کے لئے اور ٹہرنے پڑا ہوگا جو کہ مع اہل و عیال
چلنا اور سالہاے دراز کا خان ومان بابل مین چہوڑنا تہا اسکے سوا پیشتر
صرف ایک غول یہودیونکا بابل سے چلا تہا کہ جسمین زروبابل سردار سمجہا جاتا
تہا اور اُسی نے یروسلم کی پہر بنیاد ڈالی تہی سوال وجواب رومن ترجمہ
پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب (چہاپہ الہ آباد مشن پریس
سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۸۴ سوال ۳۵۲ و ۳۵۵) چنانچہ بیالیس ہزار خاندان یہودا
اور لیوی کے فرقے کے یشوع سردار کاہن اور زروبابل کے ساتہہ
روانہ ہوئی (مقدس کتاب کا احوال ۵۲ باب صفحہ ۱۲۷) اور بعد اُسکے
پہر اور بعضے یہودی بابل سے چلے آے اور اکثر وہین رہگئے یعنے بابل ہی
مین کہ جنہون نے حضرت حزقیل نبی کو بابل مین شہید کر ڈالا تہا (سوال و
جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب چہاپہ
الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۵۶ سوال ۲۱۰) اور اس سے وہ قول جو
لوقا ۱۳ باب ۳۳ مین لکہا ہے کہ نہین ہوسکتا کہ نبی یروسلم کے باہر ہلاک ہو
بر ملا غلط ہوگیا
عربون مین مشہور ہے کہ حضرت حزقیل نبی شہید ہو کر سام بن نوح کی قبر مین
مدفون ہوے (از سوال وجواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری

واضح ہو کہ پادری یونس سنگہ صاحب الہ آباد مشن مین پادری ہو گئے ہین اور پادری والش صاحب نے اس سوال وجواب کی کتاب کو جو کہ انگریزی مین تہی رومن مین ترجمہ کیا تہا۔ ۱۲

دانش صاحب صفحہ ۵ سوال (۲۱۱) اور نہ صرف حزقیل نبی بلکہ حضرت دانیال نبی نے بھی کسدیہ یعنے بابل مین وفات پائی تھی (سوال و جواب ایضاً صفحہ ۵۷ سوال ۲۱۵ و صفحہ ۵۹ سوال ۲۲۵) اور حضرت یرمیاہ نبی مصر مین مقتول و مدفون ہوے اور بعد عرصہ دراز کے سکندر ذوالقرنین نے اُنکی ہڈیون کو جو گمنامی کی حالت مین مدفون تھین نکلواکر سکندریہ مین دفن کیا (سوال و جواب ایضاً صفحہ ۵۴ سوال ۲۰۳) لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۶۰ مین ہے کہ یونس کے شہر جات جیفر مین لوگ ابتک اُسکی قبر دکھلاتے لیکن اور بیان ہے کہ موصل کے نزدیک وہ گاڑا گیا تھا واضح ہو کہ یہ سب انبیاء کلان محاورۂ اہلکتاب مین کہلاتے ہین (سوال و جواب ایضاً صفحہ ۶۱ سوال ۲۳۲) اور حضرت عزیر یعنے عزرا کاہن کنار دجلہ پر مدفون ہین چنانچہ کتاب سوال و جواب ردمن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری دانش صاحب صفحہ ۲۸ سوال ۷۱ اسکے جواب مین لکھا ہے کہ یہودی بعد موسیٰ کے عزرا ہی کو قابل تعظیم سمجھتے تھے دجلہ ندی پر ایک قبر ہے جسکو لوگ عزرا کی قبر قرار دیتے ہین انتہی

ایک اور بات جو اس مقام مین تعجب کی معلوم ہوتی وہ یہ ہے کہ مقدس کتاب کا احوال یعنی اُتکیر یحییٰ ہسٹری ۵۲ باب مین لکھا ہے کہ ارتحششتا نے اپنی ساقی اور وزیر نحمیاہ کی (جنہون نے بابل سے آکر یروشلم مین ہیکل کو پھر آراستہ کیا اور دستورات عبادت یہود یون مین پھر بحال کئے) منت سنکے اُسی یروشلم کو روانہ کیا انتہی یعنے اگرچہ زروبابل وغیرہ نے

سنہ ۲۱۰ تحقیق کہ یہاں موجود کان اور کی کی مدفین دیکھنا چاہئے

یروسلم مین آکر ہیکل کی تعمیر کرلی تہی مگر حضرت نحمیاہ نے جو کہ اُسوقت تک بابل ہی مین تہے بادشاہ بابل سے رخصت لیکر یروسلم مین آکر اُسکی شہر پناہ بنوائی پس مقدس کتاب کا احوال ۵۲ باب مین حضرت نحمیاہ کو بادشاہ بابل کا ساقی و وزیر لکہا ہے اور پیبل سے تو حضرت نحمیاہ کا اُس بت پرست بادشاہ کو صرف شراب ہی پلانے مین نوکری کرنا ثابت ہے (نحمیاہ ۲ باب ۱) اور کتاب نحمیاہ الہامی نوشتونمین شامل ہے اور حضرت نحمیاہ کے نبی ہونے کا اہلکتاب کو اقرار ہے دیکہو کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ وغیرہ صفحہ ۲۹ سوال ۱۲۰ پس جب نبی نے بت پرستون کو شراب پلانیمین نوکری کی تو اُس نبی کے پیرو شراب خواری مین کسقدر ترقی کئے ہوئے ہونگے

پس اس کتاب رومن سوال وجواب صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ اکے سنہ مندرجہ شاید صرف تاریخ نفوذ فرمان آزادی یہود سے علاقہ رکہتے ہین اور مصنف مفتاح الکتاب کے صفحہ ۷۰ کا قول زمانہ ترتیب توریت سے جو بزعم علماء عیسائی عزرا کے ہاتہ سے ہوئی علاقہ رکہتا ہے چنانچہ اسی کتاب سوال وجواب رومن صفحہ ۳۷ مین ہے کہ سوال ایکسوچہیالیس (۱۴۶) زبور و نکو کسنی نے مجمع کرکے مرتب کیا جواب اغلب ہے کہ عزرا سے یہ کام انجام پایا مسیح سے چارسو پچاس برس پیشتر انتہی پس جب اغلب ہے کہ عزرا نے زبور و کو مرتب کیا تو یہ بہی اغلب ہے کہ توریت کو بہی زبور و نکے ساتہہ ہی مرتب کیا ہوگا اور اُس سے پیشتر کسیطرح توریت کا مرتب ہونا ثابت نہین ہے

چونکہ یہہ اسیری سنہ چہہ سو چہتیس برس پیشتر سنہ عیسوی سے واقع ہوئی تہی اس حساب سے ڈیڑہ سو برس بعد توریت جمع کی گئی اب کون یقین کر سکتا ہے کہ اتنی مدّت تک توریت ضایع رہکر بہی صحیح و سالم بنی رہی — اسیوقت سے اور غالباً بلکہ یقیناً اس سے پیشتر صندوق عہدنامہ کہ جسمین شریعت کی دونون لوحین تہین اور توریت اُسکے پہلو مین رہتی تہی (استثنا ۳۱ باب ۲۵ و ۲۶) اور من کا مرتبان طلائی اور حضرت ہارون کا عصا کہ جسمین شاخین پہوٹتی تہین غائب ہے اور اسکا کچہہ پتا دنیا مین نہین ہے اور اسیوقت سے یہودیونمین متفرق فرقے ہوگئے یعنے یہودی اور سامری اور انمین سے لیستی اور لبرتینی اور جلوتی اور فقیہ اور فریسی اور صادوقی وغیرہ کہ انمین سے ہر ایک اپنے عقاید مین دوسرے سے تفاوت یا مخالفت رکہتا تہا اس کتاب مین ان سب عقاید کی تشریح مجمل ہے مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۲۲۶ — ۲۲۸ اور کتاب نوید جاوید لوح ثانی کلیسیا ۳ سکرمنٹ ۳ مین دیکہنا چاہیئے اسجگہہ صرف سامریونکا حال کہ جو حضرت موسیٰؑ کی پانچون کتابون یعنے پیدایش سے استثنا تک کے سوا اور کسی کتاب کو مجموعہ عہدعتیق مین سے نہین مانتے ہین ذکر کرنا چاہیئے کہ اسیوقت سے سامریون نے یہودیون سے علحدہ اپنے لیئے جرزین پہاڑ پر ایک ہیکل بنائی اور اور جرزین کا لفظ بجاے عیبال کے اپنی توریت مین داخل کیا اور اور یہودی اور سامری دونون اُس لفظ کی تبدیل پر ایک دوسرے کو

تحریف کا الزام دیتے لگے اور اسی کی اصل حقیقت کو اُس سامری عورت نے حضرت عیسیٰ سے پوچہا تہا اگر حضرت عیسیٰ نے دونوں میں نہ کسی کو سچا بنایا نہ جہوٹا (یوحنا ۴ باب ۱۹ ۔۔۔ ۲۱) اگرچہ ممکن تہا کہ جسطرح حضرت عیسیٰ آپ ہیکل یروسلم مین آداب عبادات اور رسوم اعیاد وغیرہ ادا کرتے تہے (متی ۲۱ باب ۱۲ ۔۔ ۱۶ اور ۲۶ باب ۱۸ لوقا ۲ باب ۲۲) سامریونکو بہی اس صحیح دستور سے آگاہ کر دیتے اگرچہ سکندریہ کے یہودیون اور سامریون مین جب اسی بابت جہگڑا ہوا تو مصر کے بادشاہ نے بہی سامریون ہی کے دعوے کی تردید کی تہی اور یروسلم کے معبد کو جرزین کے معبد پر ترجیح دی تہی سنہ ایکسو پچاس اور سنہ ایکسو چہیالیس قبل سنہ مسیحی کے درمیان یہہ واقع ہوا تہا یوسفنیس مورخ کے بیان کے مطابق اسوقت مصر مین یہودیون اور سمرونیون کے درمیان بڑا مباحثہ ہو رہا تہا اور بحث یہہ تہی کہ یہودیون نے کہا کہ خدا کی پرستش کوہ موریہ پر اور سمرونیون نے کہ اُسکی پرستش کوہ گرازیم پر کرنی چاہیے یہہ مباحثہ بادشاہ کے حضور مین پیش ہوا اور چونکہ سمرونی مغلوب ہوے لہذا سمرونی بحث کرنیوالے مارے گئے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۷۶)

مگر حضرت عیسیٰ نے بالکل اسکا فیصلہ نہین کیا پس کیا غضب کا یہہ ایک لفظ تہا جیسے صفدر علی صاحب اپنی کتاب نیاز نامہ مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۷۹ مین حنفی اور حنیف بات بتاتے ہین حالانکہ اسکے باعث ایک قوم کی قوم لاکہون آدمی گمراہ اور خدا کے نافرمانبردار پشت ہا پشت تک رہے پس اگر

یہہ چوتھی بات ہے تو صفدر علی اپنا اسلام سے برگشتہ ہوکر عیسائی ہوجانا اور یہی صرف کہیل ہی سمجھے ہونگے

اسکی تہوڑی سی تشریح یہہ ہے کہ مسیح سے ۷۲۱ سات سو اکیس برس پیشتر شالمنسر شاہ اسور نے سامریہ کو لیلیا اور دس فرقون بنی اسرائیل کو (جو کہ رحبعام بن سلیمان کے عہد مین جُدا ہوگئے تہے) اپنے ملک مین اسیر کرکے لیگیا (سوال وجواب اردو مین ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری الش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۴۴ سوال ۱۰۳)

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۳۸ مین ہے کہ شالمنسر نے سمرون پر قبضہ کیا اور اسرائیلون کو اسیر کرکے اسور مین لیگیا اور انہین خلح اور خابور مین اور مادی کی بستیون مین بسایا انتہی پہر شاہ اسور نے اپنے ملک سے وہان (سامریا مین) آدمی بہیجے (کہ وہ سامریہ مین آکر آباد ہوے) اور انکے اُن اسرائیلو کے ساتہہ جو وہان رہگئے تہے ملجانے سے ایک ملی آمیز قوم بن گئے جبکہ یروسلم کی ہیکل کی تعمیر مین یہودیون نے سامریون سے مدد لینے کا انکار کیا تو انہون نے (یعنے سامریون) نے ایک لیوی کو اپنا کاہن بنالیا اور اپنے لئے جرزین کے پہاڑ پر ایک ہیکل تعمیر کی اُنہون نے سچے خدا کی عبادت کے ساتہہ بُت پرستی کو شامل کیا سامری آجکے دن تک علحدہ ہین (۲ سلاطین ۱۷ باب ۲۴ — ۴۱ سوال وجواب ایضاً صفحہ ۵ سوال ۱۰۴) دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۱ مین ہے گمان غالب ہے کہ نحمیاہ کا دوسری بار یروسلم مین نائب ہونا [illegible]

کے عہد سلطنت مین مسیح سے چار سو آٹھہ برس پیشتر واقع ہوا بادشاہ مذکور سے سنبلط نے اجازت پائی کہ کوہ جرزیم پر سمرونیونکے لیے ہیکل تعمیر کرے اور منسّی پن یویدہ جسے نحمیاہ نے دور کیا تہا اس ہیکل کا سردار کاہن ہوا انتہی

تب سے سامریون نے اپنی توریت مین عیبال کیجگہہ جرزین کا لفظ بنایا مصرع من دروں کعبہ کا رصد بہ ہمن ہیکنم و اور وہ مقام جسمین یہ تبدیل ہوئی اسطرح پر ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ سے فرمایا جب تم یردن کے پار جاؤ تو تم اُن پتہرون کو جنکی بابت مین تمہین آج کے دن حکم کرتا ہون عیبال کے پہاڑ پر نصب کیجیو اور ان پر چونا پھیریو (استثنا ۲۷ باب ۴) چنانچہ حضرت یشوع نے ایسا ہی کیا (یشوع ۸ باب ۳۰) مگر سامریون نے جب جرزین پہاڑ پر اپنی جُدی ہیکل بنائی تب اسی عیبال کیجگہہ اپنی توریت مین جرزین کا لفظ لکہا اور دعوی کیا کہ خدا نے اس پہاڑ یعنے جرزین پر اُن پتہرون کو نصب کرنیکا حکم دیا تہا بلکہ ہنری کی تفسیر سے جو یوحنا ۴ باب ۲۰ پر لکہی گئی ثابت ہے کہ سامریون نے دعوی کیا کہ اسی جگہہ پر یعنے جرزین پہاڑ پر خدا کی عبادت کرنا درست ہے نہ یہہ کہ یروسلم مین انتہی پس کیا ہی بڑی مخالفت اُنہون نے خدا اور خدا کے گہر اور خدا کے کلام سے کی کہ عقیدہ مین تبدیل توریت مین تبدیل عبادتخانہ مین تبدیل کرنیسے نہ ڈرے (لعنت کتاب مقدس مطبوعہ مرزاپور ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)

رکن دوم

مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱ مین لکھاہے کہ سکندر بادشاہ یونانی لشکرونکا سپہ سالار ہو کر
ببیل فارس پر چڑھگیا اور مسیح سے تین سو تینتیس برس پیشتر دارا بادشاہ
کی فوجکو کلکیہ مین شکست دی بعد اسکے تمام سریا اور فونیکیہ کو قبضہ مین لایا
اور اس سبب سے کہ یہودیون نے اُسکے دشمنون کو رسد پہونچاکر اُسکی
مددگاری سے انکار کیا تہا اُنپر بہی حملہ آور ہوا جب یدو نامی سردار کاہن
نے اُسکے آنیکی خبر پائی تب اُسنے لوگون سے کہاکہ میرے ساتھ ہوکر
قربانی گزرانو اور دعا مانگو تاکہ خدا اس آنیوالی آفت کو ہمسے دور کرے
چنانچہ لوگون نے خدا کے سامہنے عاجزی کی اور یدو کو خواب مین حکم
ملا کہ وہ اور سب کاہن اپنے اپنے کاہنی لباس پہنکر سکندر سے جاکر
ملاقات کرین تب وے بڑی بہیر کے ساتھ جو سفید پوشاک پہنے تہے
ایک ٹیلہ صفانامی پر جہان سے ہیکل اور تمام شہر نظر آتا تہا پہونچکر ٹہیرے
جب بادشاہ اُنکے نزدیک آیا تو اُنکی عجیب شکل دیکہنے سے اُنکا رعب اُسپر
اسقدر غالب ہوا کہ صف آرائی کا خیال چہوڑ آگے بڑہکر یدو نامی سردار
کاہن کو سجدہ کیا سب یونانی اُسکی اس عجیب حرکت سے متعجب ہوئے
کہتے ہین کہ سکندر نے یروسلم کی ہیکل مین داخل ہوکر قربانی گزرانی
سردار کاہن نے اُسکو دانیال کی کتاب جسمین لکہا تہا کہ ایک یونانی
بادشاہ ملک فارس کو لیگا دیکہلائی اُسکے پڑہنے سے سکندر نے فتحیابی
کی زیادہ امید رکہکر دارا پر چڑہائی کی اور یدو کی سفارش سے اُسنے

یہودیونکو اجازت دی کہ اپنے دین و طریق پر بے روک ٹوک قایم رہین اور ہر ساتوین سال جسمین شریعت کے بموجب لونے بونے کی ممانعت تہی خراج دینے سے معذور رہین سکندر نے دارا کی بڑی فوج پر فتح پائی اور دانیال کی پیش گوئیان فارسیونکے شکست ہونیسے پوری ہوئین دانیال ۲ باب ۳۹ اور ۸ باب ۴ و ۵ و ۷ و ۲۰ و ۲۱ اور ۱۰ باب ۲۰ اور ۱۱ باب ۲ سے ۴

واضح ہو کہ ہیکل مین قربانی گزراننا سکندر کی خداپرستی کا نشان نہین ہے یونانی تواریخون سے اُسکی اور اُسکے سب رفیقونکی بُت پرستی ظاہر ہے (اعجاز قران صفحہ ۵۷ و ۵۸ و دین حقکی تحقیق صفحہ ۸۹) چنانچہ جب سکندر آدہی شب اہونبانی کیطرف متوجہ ہوا یہ سیر حاصل قطع مصر کے گوشہ شمال و مغرب مین ریگستان کے اندر واقع تہا وہان مصریونکے دیوتا جوپٹر امین کا مندر تہا اور زمانہ قدیم مین وہ جگہہ فال لینے کے واسطے بہت مشہور تہے اُسکو اس بادشاہ نے دیکہا تو وہان سے آواز آئی کہ سکندر فیلپس (یعنے فیلقوس) کا بیٹا نہین ہے بلکہ امین دیوتا کا بیٹا ہے سکندر نے خود اس امر لغو کی شہرت دینے مین کوشش کی کیونکہ وہ سبب اُسکے فخر کا تہا اُتہی (حصہ دوم تاریخ یونان صفحہ ۹۳) یعنے اپنے فرمانونمین اور اپنی مہرپر یہی الفاظ رکہے کہ سکندر بیٹا جوپٹر دیوتا کا (دین حقکی تحقیق مطبوعہ الہ آباد آرفن پریس صفحہ ۶۶ سنہ ۱۸ع) جب یونانیون نے سکندر کو تمام لشکر کا سردار بنایا تو اُسنے مزدا پر جو یونانیونکی اُلاکی دیوی تہی قربانی چڑہائی (ایضاً)

شہر افسس مین جہان ارتمس دیبی کا عالیشان اور نامور مندر تہا جسکا نام اردو تواریخ کلیسا صفحہ ۱۵ مین ہراسٹرتیس لکہاہے کسی کمبخت شخص نے اُس مندر (یعنے ارتمس کے مندر کو) دیکہکر خیال کیا کہ اس مندر کے بنانیوالے کا ابدالاباد تک نام رہیگا مین کیا کرون جو میرا بہی دنیا مین نام رہے یہہ سوچکر جس رات کہ سکندر بادشاہ پیدا ہوا. اُس مندر کو پہونک دیا یہہ سمجہکر کہ جسطرح اسکے بنانیوالے کا نام رہیگا اسکے برباد کرنے والے کا بہی نام رہیگا چنانچہ مندر کے اسطرح تباہ ہونے سے بعضونکے دلمین یہہ گمان پیدا ہوا کہ دیبی اپنے گہر کی حفاظت نکر سکی پس حاکمون نے یہہ عذر نکالا کہ دیبی اولمپیس نامی یونانی میلہ کی ملاحظہ مین اسقدر مصروف رہی کہ اور کسی بات کا خیال کرنے کی فرصت نہ پائی چند مدت بعد سکندر نے دوسرا مندر بنوانے کی اس شرط کے ساتہہ گزارش کی کہ میرا نام اسکے دروازہ پر کندہ کیا جائے لیکن افسیون نے نمانا اور آپ ہی دوسرا مندر لوبیا والی تعمیر کی وضع کے مطابق بنایا (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۶۶) قلیطوس جسنے گرانیکش کی لڑائی مین سکندر کی جان بچائی تہی دوستی کے اعتبار سے بے باکانہ فیلقوس کا ثناخوان ہوا اور اسکو سکندر پر برتری دی اس بات سے سکندر کو اتنا غصہ آیا کہ ایک برچہی اُس بیچارہ کے ایسی ماری کہ جگر کے پار ہوگئی

سکندر تکبر اور عیاشی مین فارس کے بادشاہونکی تقلید کرتا اور

اُنہین کیطرح رعیت سے سجدہ کراتا اور شراب مین مخمور رہتا تہا (حصّہ دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۶) سکندر نے اپنے مصاحب متوطن اتہنی کی صلاح سے بڑے بارونق دار شہر پرسیپولس یعنے پایہ تخت جمشید کو ویران اور مسمار کردیا (حصّہ دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۵) آخر کو مے نوشی اور عیاشی کی کثرت کے سبب شہر بابل مین سکندر نے وفات پائی دیکہو حصّہ دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۸ پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲ مین لکہا ہے کہ سکندر نے یہودیونکی بڑی خاطرداری کی اور جب مصر کو قبضہ مین لاکر شہر اسکندریہ کو تعمیر کرایا (چونکہ یہہ شہر سکندر ذوالقرنین عربی حمیری نے آباد کیا تہا اس سکندر نے اُسکو سرنو رونق بخشی ہوگی) تب بہت یہودیونکو وہان بساکر مقدونیونکی برابر حقدار ٹہرایا آخر وہ بزرگ فتح نصیب تینتیس ۳۳ برس کے سن تک پہونچکر مسیح سے تین سو تینتیس ۳۳۳ برس پیشتر مرگیا اور اُسکا سارا خاندان بہی قتل ہوا پہر اُسکے چار سپہ سالارون نے اُسکے سارے وسیع ملکونکو آپس مین بانٹ لیا (انہین دنونمین وہ جماعت جسے سینڈرہم کہتے ہین یہودیونمین مقرر ہوئی اسمین سردار کاہن اور بہتر ۷۲ آدمی اور سب شریک ہوکر دینکے بڑے مقدمونکا فیصلہ کرتے تہے دیکہو مین تواریخ کلیسیا صفحہ ۸ ہشتاشی جلد اول اور وہین تفسیر اسکاٹ صفحہ ۹۴ بعضونکا قول ہے کہ اسی مجلس کے حکم سے سپٹواجنٹ ترجمہ توریت کا ہوا تہا کیونکہ سپٹواجنٹ کے معنے بہی ستّر ہین جو تعداد اس مجلس کے لوگونکی تہی یعنے بہتر (مفتاح الکتاب صفحہ ۲۶) بمصر بطلیمی لاگس کے حصّے مین پڑا اُسنے یہودیہ پر حملہ آور ہوکر

والے لوگوں سے ایک لاکھ آدمی اسیر کرکے لیجا کر شہر اسکندریہ میں مسیح
سے تین سو برس پیشتر ملک مصر میں بسائے اور چونکہ اُس نے اُن لوگوں کے ساتھ
بہت نیک سلوک کیا پس بہت اور یہودی بہی اپنے وطن کو جسمین
لڑائیوں کے سبب نہایت خراب حالی تہی چہوڑکر خوشی سے مصر میں جابسے
شمعون یہودیوں کا سردار کاہن جسکا لقب صادق تہا مسیح سے ۲۹۱ دو سو اکانوے
برس پیشتر مر گیا جاننا چاہیے کہ وہ نیکوکار و عاقل کاہن اُن ایکسو بیس ۱۲۰
آدمیوں میں جنکو عزرا (یعنے حضرت عزیر) نے یہودی کلیسیا کے آراستہ کرنیکے
واسطے مقرر کیا شامل تہا اور اُن سبہوں کے پیچہے رحلت پائی کہتے ہیں کہ
شمعون صادق نے پورانے عہدنامے کی کتابوں کو آخری اصلاح دیکے
اور اُنہیں تواریخ اور عزرا اور نحمیاہ اور استر اور ملاکی کو شامل کرکے
کتابوں کا شمار پورا کیا

جب مصر کے اکثر یہودی عبرانی زبان کو بہول گئے تہے تب اُنہوں نے
پاک کتاب کو اپنے پڑہنے کیواسطے یونانی زبان میں ترجمہ کیا اور مسیح سے دو سو
۲۸۴ چوراسی برس پیشتر موسیٰ کی توریت کی بلکہ ایک مدت بعد باقی سب
پاک کتابوں کی ایک نقل پٹولمی فیلدلفس بادشاہ کے کتب خانہ میں
رکہی گئی پاک کتاب کا یہہ یونانی ترجمہ جو سپٹواجنٹ کے نام سے مشہور
ہے سب غیر ملکوں کے یہودی جماعتوں میں پڑہا جاتا تہا واضح ہو کہ جتنے ملکوں میں
سکندر فتحیاب ہوا وہاں یونانی زبان نے جو عمدہ اور وسیع اور صحیح ہے
بہت رواج پایا تہا انتہی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲) پہر مفتاح الکتاب

صفحہ ۲۴۳ ات ۱۲۵ مین لکہاہے کہ یہودیون نے ایکسو برس سے زیادہ
تک سکندر کے جانشینون خصوصاً انیتوکس چہارم (رومن تواریخ کلیسیا
حصہ اول صفحہ ۸۸) کی ہمیشہ کے لڑائیون سے بہت اذیت اُٹہائی وہ اپنے
تئین اپ فنش یعنے ممتاز مگر اور لوگ اُسکو اپ منش یعنے دیوانہ کہتے
تہے اُسنے اُونیئس نامی یہودیونکے دیندار سردار کاہن کو موقوف کیا
اور کہانت کا عہدہ اُسکے بہائی یسون کے ہاتہ تیرہ لاکہہ پچاس ہزار
پر بیچا پہر تہوڑی مدت بعد اُس سے بہی لیکر اُسکے بہائی منلاؤس کے
ہاتہہ چوبیس لاکہہ پچہتر ہزار روپیہ پر فروخت کیا جب انیتوکس کے مرنے
کی جہوٹہی افواہ ہوئی تب یسون کہانت پہر پانیکے ارادہ سے ایکہزار
سپاہی ساتہہ لیکر یروسلم مین داخل ہوا اور جن لوگون کو اپنا مخالف
سمجہا اُنکو انواع اذیت سے مار ڈالا جب انیتوکس کو معلوم ہوا کہ یہودی
میرے مرنیکی افواہ سُنکر خوش ہوے تب اس خیال سے کہ اُس ساری
قوم نے مجہسے بغاوت کی ہے اُسنے مسیح سے ایکسو ستر برس پیشتر یروسلم
پر چڑہائی کر کے چالیس ہزار آدمیون کو جان سے مارا اور اُتنے ہی
لوگون کو غلامی مین بیچا اور ہیکل کا عمدہ قیمتی اسباب چار کروڑ اونسٹھہ
لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیے کی مالیت کا لوٹ لیا بلکہ اسرائیل کے خدا کی
حقارت کر کے قدس الاقداس مین داخل ہوا اور قربانگاہ پر ایک
سور چڑہایا بعد اُسکے وہ فلپ نامی ایک بیرحم پرجی کو یہودیہ کا اور
اندرونیکوس نامی ایک کمبخت آدمی کو سامریہ کا حاکم اور سن لاؤس

بیدینکو سردار کاہن مقرر کرکے لوٹ کی بڑی دولت لیکر انطاکیہ کو
پلٹ گیا (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۱۴ مین ہے
کہ انتیاکس چہارم نے سردار کاہن کا عہدہ روپیہ کے واسطے بیچکر اہل
یہود کو یہانتک ناراض کیا کہ اُنہون نے بغاوت کرکے اُسکے سپاہیون
کو ہیکل کے خزانہ مین مار ڈالا) جب اُسنے چوتھی مرتبہ مصر پر حملہ کیا تب
رومیون کی طرف سے کئی ایلچیون نے اُس پاس آکر کہا کہ اگر تو یہان
سے پہر نہ جائیگا تو ہمارا لشکر فتحیاب تجہہ سے بدلا لیگا وہ رومیونکی ممانعت
سے بہت ناخوش اور کلفدر ہوکر اپنے لشکر سمیت یہودیہ کی راہ سے اپنے
ملک کو پہر گیا مگر اپلونیس نامی اپنے سپہ سالار کو یہہ حکم دیا تہا کہ بیس
ہزار سپاہی ساتہہ لیکر یروسلم کو غارت کرے اور سارے مردونکو قتل
کرکے سب عورتون اور لڑکون کو لونڈی اور غلام بنا وے چنانچہ
وہ اس حکم کو نہایت سختی کے ساتہہ سبت کے روز جسوقت سب لوگ
عبادت کے لیئے ہیکل مین اکٹہے ہوئے تہے عمل مین لایا یہانتک کہ اُن
لوگونکے سوا جو پہاڑ و نپر بہاگ گئے یا مغار ونمین جا چہپے کوئی نہ بچا
اُن بیدین سپاہیون نے تمام شہر کا مال و دولت لوٹ کر کئی مقامونمین
آگ لگا دی اور شہر پناہ کی دیوار اور عالیشان مکانات کو ڈہاکر
اُنکے مصالح اور سامان سے کوہ اکرہ پر ایک قلعہ ایسا مضبوط اور
بلند جسپر سے ہیکل کو بخوبی دیکہہ سکین بنایا اور وہانکے سپاہی آسپر
مستعد تہے کہ جو لوگ ہیکل مین عبادت کے واسطے آنے کی جرات کرین

اُنکو جان سے مارین
جب انٹیوکس انطاکیہ مین پہنچا تب اپنے تحت حکومت کے سب لوگونکو یونانیونکے مذہب پر چلنے کا حکم دیا اور اسینیوس کو مقرر کیا تاکہ یہودیون کو بُت پرستی کے رسومات سکہاوے اور اُنہین جو لوگ اس سے انکار کرین اُنکو بڑی بڑی اذیتون سے مارے جب وہ یروسلم مین پہنچا تب اُسنے چند بیدین یہودیون سے مدد پاکر روزمرّہ کی قربانی کو موقوف کیا اور یہودیون کو جماعت یا خاندان کے ساتہہ دینی رسومات بجالانے سے باز رکہا اور خدا کی ہیکل کو اسقدر ناپاک کیا کہ لایق عبادت کے نرہی اور پاک کتابون کو تلاش کرکے (یعنے توریت کی تو ایک جلد صرف ہیکل مین رہتی تہی اُسکے تلاش کرنے کی حاجت کیا تہی مگر اور کتب عہد عتیق جیسے زبور و امثال وغیرہ کو) جسقدر پایا جلا دیا اور یہوواہ (یعنے خدا) کی ہیکل کو جوپیٹر اولمپیوس کی پرستش کے واسطے مخصوص کرکے اُس دیوتے کی سنگین مورت کو سوختنی قربانی کی مذبح پر کہڑا کیا اور جنہون نے بادشاہ کے اشتہار کو نہ مانا اُنمین جتنے گرفتار ہوے قتل کئے گئے۔

اسمونی خاندان کا ایک بڈہا کاہن متتاتہیس نامی اپنے پانچ بیٹون یوحنا شمعون یہوداہ ایلعاذر یونتان سمیت اُس ظلم و تکلیف کے باعث سے یروسلم کو چہوڑ اپنے وطن شہر مودن کو جو فرقہ دان کے حصے مین تہا گیا انٹیوکس کے ایک عہدے دار اپلیش نامی نے

اسکا حکم کیا تاکہ بادشاہ کے حکم کی تعمیل اُن سے بجبر کرا دے جب
وہانکے لوگ اکہٹے کیئے گئے تب اپل لیس نے متتاتہیس کو بڑی عزت
کا وعدہ دیکر اُسکو بت پرستی پر راضی ہونے کی کوشش کی مگر اُس
پیر کاہن نے اُس وعدہ کو رد کیا بلکہ ہر برگشتہ یہودی کو جو بت پرستو
کی قربانگاہ کیطرف چلنے لگا قتل کیا پہر اُسنے اپنے بیٹونکے ساتہ بادشاہ
کے اُس کارندے پر حملہ کرکے اُسے اور اُسکے سب ہمراہیونکو جان سے
مارا اور بتون اور قربانگاہونکو توڑکر پہاڑونکی طرف چلا گیا (یہودیون
مین جہاد کا جائز ہونا ان باتون سے ثابت ہے) جب بہت یہودی
جو اپنے مذہب پر قایم تہے اُسکے ساتہ ہوے تب یہودیہ مین سے
جا کر سب شہرونمین بتونکی قربانگاہون کو ڈہا دیا اور بتونکے پیروونکو
اور برگشتہ یہودیونکو قتل کیا اور مسیح سے ایکسو سرسٹہ برس پیشتر
سچے خدا کی عبادت (ملک مین سواے یروسلم کے) پہر جاری کی
اسکے دوسرے سال متتاتہیس مرگیا اور اُسکا بیٹا یہوداہ جسکا
لقب مکابیوس تہا (یعنے اُسکی جوانمردی اور بہادری کے سبب اُسے
مکابیوس کہتے تہے جسکے معنے مارتول از رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۸
حصہ ا) یہ اُسکا جانشین ٹہرکر لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا اور بہت
لوگ جو خدا کی شریعت پر سرگرم تہے اُسکے لشکر مین شامل ہوے
وہ انیتوکس کے کئی بہاری لشکرونکو جنمین بڑے دلیر سپہ سالار تہے
شکست دیکر یروسلم کو قبضے مین لایا اور ہیکل کو پاک کرکے خدا کی معین

عبادت کو نئے سر سے جاری کیا (چنانچہ قریب چار برس کے بعد وہ ظلم
یروسلم سے دفع ہوا) اور مسیح سے ایکسو پینسٹھ ۱۶۵ سال پیشتر شہر کو جو کہنڈر
ہو گیا تہا مرمت کروایا انتیوکس نے اپنے سپہ سالارون کے شکست
ہونیسے برہم ہو کر سارے یہودی قوم کو نیست و نابود کرنے اور
یروسلم کو اُن سبہونکا مقبرہ بنانے کی دہمکی دی لیکن جب یہہ مغرور
کی باتین اُسکی زبان سے نکلتی تہین اُسیوقت قہر الہی اُسپر نازل ہوا
وہ ایک بڑی بیماری مین پہنسا یعنے اُسکے انتڑیون مین ناسور پڑ گئے
جسمین کیڑے پیدا ہوے اور مسیح سے ایکسو چونسٹہہ ۱۶۴ برس پیشتر مر گیا
مسیح سے ایکسو اکسٹہہ ۱۶۱ برس پیشتر یہوداہ مکابیوس لڑائی مین کہیت آیا
اور اُسکا بہائی یونتان اُسکا جانشین ہوا اور اُسنے اپنے بہائی
شمعون کے ساتہہ اپنی قوم کا انتظام بڑی دلیری اور دانائی سے کیا
(اسی یہوداہ مکابیوس کی وہ دونون کتابین مکابیوس اول اور
مکابیوس دویم عبرانی زبان مین تہین اور یونانی اور سریانی مین اب
بہی اُنہین رومن کاتہولک عیسائی بیبل کے ساتہہ مجلد رکہتے ہین دیکہو
تفسیر ڈانیلی مطبوعہ ۱۸۵۷ع صفحہ ۷۶۹ و صفحہ ۷۱۰ جلد ۲)
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۶۴ و ۳۶۹ مین پادری اگستس بما ڈمیڈ نے
لکہا ہے کہ اُسی زمانہ مین رومی سلطنت بڑہتی گئی اسکی یہہ شہرت یروشلم
تک پہونچی کہ جو ضعیف قومین ہین سلطنت مذکور زور آور قومونکے خلاف
اُنکی مدد کرتی ہے یہوداہ نے یہہ جانکر کہ ایسے لوگون کے ساتہہ عہد کرنا

بہت ہونگا دو امیر دونکے ہاتہہ سے رومی مجلس کے پاس سند بہیجی مجلس مین سوچکر ایلچیون نے خبر دی کہ یہوداہ مکّبی نے مع اپنے رفیقون اور کل یہودی لوگونکے ہمین اسلئے بہیجا کہ آپ لوگونکے ساتہہ عہد و پیمان کرین اور ہماری آرزو یہہ ہے کہ آپ لوگ ہمارے دوست اور شریک ہون رومی مجلس نے اسکا جواب لکہکر بہیجا کہ رومیون اور یہودیونکو سمندر اور خشکی پر خیریت اور سلامتی ہو اور اُنسے دشمن کی تلوار دور ہو قول و قرار یہہ ہے کہ اگر رومیون یا انکے رفیقون پر کوئی دشمن حملہ کرے تو یہودی لوگ دل لگا کے اُنکی مدد کرینگے اور کسی صورت سے اُنکے دشمنونکو مدد نہ دینگے اور پہر اگر یہودیونکے دشمن لڑنے کو آئین تو رومی لوگ اُنکی مدد کرینگے اور اُنکے دشمنون کے ساتہہ لڑینگے علاوہ اسکے مجلس نے ڈیمیٹریوس کو (جو انطیوکس کا قایم مقام ہوا تہا) اطلاع بہیجی کہ اگر وہ یہودیونپر ظلم کرے تو مجلس فوج بہیجکر اُنکا بدلا لے

جب ایلچی عہد و پیمان لیکر یروسلم مین پہنچے تو یہوداہ مکّبی مر چکا تہا اور اُسکا انجام اسطرح ہوا کہ جب ڈیمیٹریوس نے سنا کہ نکانور (سپہ سالار جو یہوداہ مکّبی کے مقابلہ مین) مارا گیا اور اُسکی فوج مغلوب ہوئی تو غصہ مین آکر اُسنے بکّڈیس اور الکمس کو بہیجا کہ یہودیون کو برباد کرین بکّڈیس بائیس ہزار جنگی مرد لیکر یروسلم کے سامہنے مقیم ہوا یہوداہ تین ہزار آدمیونکے ساتہہ اُسنے جا ملا (یعنے مقابل ہوا) لیکن خوف کے مارے یہودی بہاگ گئے اسقدر کہ صرف آٹہہ سو باقی رہے جب یہوداہ نے اپنے

رفیقونکو بہاگتے دیکہا تب دل شکستہ ہوا اکثرون نے اُسے بہاگنے کی صلاح
دی لیکن اُسنے کہا کہ کبہی ایسا نہوگا کہ مین اپنی پیٹہہ دشمنونکو دکہاؤن
چنانچہ لڑائی مین وہ مارا گیا اور اُسکی فوج بہاگ گئی وہ موذن مین
اپنے باپ دادہ مین دفن ہوا اور لوگون نے اُسپر بڑا ماتم اور افسوس
کیا جاہے غور و لحاظ ہے کہ شاید اُستے خدا کی بہ نسبت رومیونپر زیادہ
توکل کیا اور اسی سبب سے شکست پائی انتہی
مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷ مین ہے کہ چونکہ سردار کاہن اونیس نامی
مصر مین چلا گیا تہا پس یونتان نے یروسلم مین سوا حکومت کے کہانت
کا بہی عہدہ اختیار کیا اور مسیح سے ایکسو اکسٹہہ ۱۶۱ برس پیشتر رومیون کے
ساتہہ عہد و پیمان باندہا جب یونتان ترفونکی دغابازی سے جو سُریا
(یعنے شام) کے تخت پر دست درازی سے بیٹہا تہا شہر بطولیمس مین
قتل ہوا تب مسیح سے ایکسو چوالیس ۱۴۴ برس پیشتر شمعون اُسکا جانشین مقرر
ہوا اُسنے یروسلم کے انتظام کو درست کرکے یہودیونکو غیر قومونکی حکومت
سے آزاد کیا جب وہ یہودیہ کے شہرونکے سفر سے جنکے انتظام و آسایش
کی ترقی کیواسطے گیا تہا پہرا تب اپنے داماد بطولمی کے قلعہ دوچس مین
جو یریحو مین واقع تہا اوترا اُسوقت بطولمی نے دغابازی کرکے اُسکو اور
اُسکے دو بیٹون یہوداہ اور متاتہیس کو ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس مسیح سے پیشتر
جان سے مارا
بعد اُسکے شمعون مرحوم کا بیٹا یوحنا ہیرکانس حاکم اور سردار کاہن ہوا

اسنے چند متصل کے صوبجات کو بہی اپنے قبضے مین کیا اور سامریونکی ہیکل
کو جو دو سو برس آگے کوہ جرزیم پر تعمیر ہوئی تہی مسیح سے ایک سو تیس برس
پیشتر غارت کیا اور ادومیون کو زبردستی یہودی مذہب پر لایا اُسنے رومیون
کے ساتھہ از سر نو موافقت کا عہد و پیمان باندھا آخر اپنے بیٹے ارسطوبولس
کو حکومت اور کہانت مین جانشین ٹہرا کر مسیح سے ایک سو سات برس پیشتر مر گیا
اس ارسطوبولس نے یہودیہ مین اگلے زمانہ کے موافق پہر بادشاہت برپا
کی چنانچہ بابل کی اسیری کے بعد یہہ پہلا تہا جسنے بادشاہ کا لقب اختیار
کیا (اور اپنے حضرت داؤد کی قبر مین روپیہ یا زیادہ تر یہوداہ کے
بادشاہونکا مدفون خزانہ پایا تہا ۱۳۵ قبل سنہ مسیحی مین) پہر اُسکے مرنیکے
بعد سکندر جنیوس نامی اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا اُسنے مسیح سے ستانوے
برس پیشتر فلسطیون سے بجبر یہودی مذہب کا اقرار کروایا اور ستائیس
برس تک حکمرانی کرکے آخر شراب خواری کے باعث مسیح سے اُناسی
برس پیشتر مر گیا

جو راہ و رسم کہ یہودی لوگ رومیون سے رکہتے تہے اُس سے روم کے
انقلابونکے باعث یہودیونکو بہت تکلیف اور نقصان ہوا حکومت اور
کہانت کی بابت بشدت قضیہ ہوا اور جب اُس امر مین ارسطوبولس
نے اپنے بڑے بہائی ہرکانس کے برخلاف رومیون سے مدد چاہی
تب پمپیوس نے مسیح سے ترسٹہہ سال پیشتر ہرکانس کو تخت پر بٹہایا
لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہت کا ایک خراجی صوبہ ٹہرایا بلکہ اپنے عہدہ اُ

سمیت قدس الاقداس مین داخل ہوئیے اُسکی بیحرمتی کی اور کرسس بہی جو شہر پاکا نواب تہا مسیح سے چون۵۴ برس پیشتر ہیکل سے دس۱۰ ہزار قنطار روپیہ یعنے تین کروڑ پچہتر لاکہ۷۵ روپے لوٹ لیگیا

پہر مسیح سے سینتالیس۴۷ برس آگے اِنٹی پیٹر جو ادوم کا ایک حیلہ گر امیر تہا جیولیوس قیصر کی بدولت یہودیہ کا حاکم مقرر ہوا لیکن اُسکے تحت مین ازرومن تواریخ کلیسیا حصہ ا صفحہ ۹۰) ہرکانس سردار کاہن بنار ہا مسیح سے چالیس برس آگے اِنٹی پیٹر مذکور مرگیا (ایضاً صفحہ ۹۰)

بعد اُسکے اِنٹی پیٹر کے بیٹے ہیرودیس بزرگ نے ایک رومی حاکم انتونیو کی مدد سے اور بہت خونریزی کرکے مسیح سے چالیس برس پیشتر بادشاہت حاصل کی اُگستس قیصر نے (جسکے معنی عبرت آمیز اور ماہ اگست اسی نام کا ہے از طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۵۸ و ۵۹) مسیح سے تیس۳۰ برس پیشتر اُسکی بادشاہت کو بحال رکہا انتہی یہہ ہیرودیس بڑا سنگدل تہا اُسنے اپنی جورو اور اُسکے دادا اور ما اور بہائیون بلکہ اپنے بیٹون کو بہی قتل کیا تہا رومن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۹۰

رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۶ مین لکہاہے کہ ہیرودیس بادشاہ کیوقت یہودیہ کہ یسوع (یعنے عیسٰی) اُس مین پیدا ہوا ملک روم کا ایک صوبہ تہا چنانچہ رومیون نے یسوع کی پیدایش سے تریسٹہہ۶۳ برس پیشتر اُسے اپنے قبضہ مین کرلیا تہا اور ہیرودیس یسوع کی پیدایش سے چونتیس۳۴ برس پیشتر یہودیہ مین تخت نشین ہوا اور اگرچہ اُسکا لقب بادشاہ

تہا پر روم کے شاہنشاہ اگستس کا مطیع رہا اہل تواریخ نے اُسکو ہیرودیس بزرگ لکہا ہے اسلئے کہ وہ جنگ مین بہادر اور اپنے ملک کے بندوبست مین دانا اور ہوشیار تہا انتہی

پہر اُسی ردمن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۹۰ مین لکہا ہے کہ یہہ ہیرودیس بڑا ظالم بادشاہ تہا مورخون نے اُسکی بدذاتی کا بیان بہت کچہ لکہا ہے چنانچہ سارا ملک اُسکے ظلم سے بہرا تہا خاصکر جب قریب مرگ ہوا اُسنے ملک کے رئیسون اور عزت دارونکو یریکو شہر مین جہان وہ صاحب فراش تہا اکٹہا کرکے اپنی بہن سلومی اور اُسکے شوہر الکسا نتر سے کہا کہ مین اب مرنیکے قریب پہونچا اور جانتا ہون کہ یہودی میرے مرنیسے خوش ہونگے لہذا یہہ سب تمہارے قبضے مین ہین پس جسوقت میرا دم نکلے اُسیوقت ان سبہونکو قتل کروا دیجیو اور اُنکے لئے رنج و ماتم جو لوگ کرینگے خواہ مخواہ گویا میرا بہی ماتم ہوجائیگا بلکہ یہودی مورخ یوسیفس نامی یون بیان کرتا ہے کہ اُس بدذات نے رو کر اُنسے التماس کیا کہ اگر تم میری محبت رکہتے اور خدا سے ڈرتے ہو تو اس کام کے کرنے مین ہرگز غفلت نکیجو انتہی آخر مسیح کے عروج سے تیس برس پیشتر مرگیا (از ردمن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۱۱۲) اور اسکا یہہ حکم پورا نہین ہوا دیکہو طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۸۹ اسی ہیرودیس بزرگ نے بہت سی دولت خرچ کرکے ہیکل کی ایسی تیاری کی کہ پہر نئی کی نئی ہوگئی انتہی (از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپتسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۵) اُسکا عمل ۳۵ برس تک رہا اور اُسنے

ہیرودیس

یہودیونکو خوش کرنے کے لیے ہیکل کی بڑی آراستگی کی از رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۰ حصہ ۱

اس دوسری ہیکل کا مفصل بیان پادری اسکاٹ صاحب نے اپنی تفسیر مین صفحہ ۱۶۴ – ۱۶۵ مین یون لکھا ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد زروبابل نامی نے اُسے تعمیر کیا لیکن پہلی سی شان اور خوبصورتی مین نہ تہی کیونکہ لکھا ہے کہ جنہون نے پہلی ہیکل کو دیکہا تہا جب اسکو دیکہا تب روئے (عزرا ۳ باب ۸ و ۱۲) یہہ دوسری ہیکل کہلائی اور لڑائیون مین جب یہودی مغلوب ہوئے تب دشمنون نے کئی بار اسے ناپاک کیا اور آخر کو وہ بہت بے حرمت اور برباد ہو گئی مسیحؑ کی پیدایش سے سولہ ۱۶ برس پیشتر ہیرودیس بادشاہ نے (جسنے مریمنی نامی یہودن سے شادی کیا تہی (رومن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۹۰) اس ارادہ سے کہ یہودیون کو خوش کرے پہر اسکو تعمیر کیا مگر اسطرح پر کہ تہوڑا تہوڑا گرا کر رفتہ رفتہ تمام عمارت نئے سر سے بنائی یہانتک کہ وہ اگلے کی طرح بہت خوبصورت اور خوشنما ہو گئی تو بہی وہ دوسری ہیکل کہلائی نہ تیسری – اسکی تعمیر مین اٹہارہ ۱۸ ہزار آدمی نو برس تک لگے رہے یہانتک کہ وہ مسیحؑ کی پیدایش سے آٹہہ برس پیشتر عبادت کے لیے تیار ہو گئے تہے مگر تمام عمارت چہیالیس ۴۶ برس تک پوری ہوئی چنانچہ یوحنا ۲ باب ۲۰ مین یہہ لکھا ہے کہ یہودیون نے مسیحؑ کے جواب مین کہا کہ چہیالیس ۴۶ برس سے یہہ ہیکل بن رہی ہے مسیحؑ کی عمر اُس وقت مین تین ۳ برس کی تہی اور سولہ ۱۶ برس اُس مین

ملاحظہ ہو صفحہ ۱۸۷ تفسیر اسکاٹ صاحب جلد ۳ صفحہ ۱۶۴ – ۱۶۵

کتاب مذکور اسکاٹ صاحب

لیا گیا از تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۹۰

حاشیہ

ملا کر چھیالیس ۴۶ برس ہوے چونکہ موریہ پہاڑ کی چوٹی اُسکی وسعت کیلئے
کافی نہ تہے اسواسطے بڑا پشتہ سنگین پہاڑکی چار و نطرف باندہا گیا یہہ
پشتہ بہت اونچا تہا خاصکر دکہن طرف کہ چہ ۶ سو فٹ کی بلندی تہی احاطہ
کی باہر والی دیوار اسی پشتہ پر بنی تہی جسکی پچیس ۲۵ فٹ اونچائی اور
آدہی میل کا گہیرا تہا اغلب ہے کہ شیطان اسی دیوار پر یسوع (یعنے
عیسیٰ) کو لیگیا اور چاہا کہ وہ آپکو گرا دے (متی ۴ باب ۶) اُسکے اندر
چار و نطرف دیوار کے پاس بہت خوشنما برآمدے بنائے گئے جو تین
طرف تہرے پیل پایوں اور چوتہی طرف چار چار پیلپایوں پر سہارا پاتے
تہے ان بڑے برآمدوں مین لوگ ٹہلتے اور یہان صرّاف اور کبوتر و نکے
بیچنیوالے بیٹہے تہے اور اسی جگہہ ایک مکان بہی بنا تہا جسمین یہودی
معلّم جو ربی کہلاتے جمع ہوکر لوگون کے سوالونکا جواب دینے کو تیار رہتے
اسی مکانمین یسوع نے ربیونکے بیچمین بیٹہکر اُنہین اپنے سوالوں اور جوابونسے
سے حیران کیا تہا (لوقا ۲ باب ۴۶) پہلے عیسائی بہی یہان اکٹہے ہوا کرتے
اعمال ۲ باب ۴۶

اس احاطہ کی دیوار مین نو ۹ پہاٹک تہے اور اُنمین داخل ہونے کیلئے
بڑے بڑے زینے پشتے پر بنے تہے یہہ سب پہاٹک بڑے اور خوشنما تہے
مگر پورب طرف زیتون کے پہاڑ کے سامہنے ایک پہاٹک جو خوبصورت
کہلاتا سب سے زیادہ خوشنما تہا یہہ پہاٹک قرنتی پیتل سے جو بہت قیمتی
ہے بنا اور سینتیس ۳۷ ہاتہہ یعنے پچپن ۵۵ فٹ اونچا تہا (اعمال ۳ باب ۲) اور

جو برآمدہ اُسکے پاس تہا وہ سلیمانؑ کا کہلاتا (اعمال ۳ باب ۱۱) ا مرد آ
احاطہ غیر قومونکا کہلاتا تہا اسواسطے کہ یہانتک سب لوگونکے لئے جانیکی
اجازت تہی اسکے اندر اور ایک احاطہ عورتونکا کہلاتا کہ یہانتک یہودی
عورتین جاسکتی تہین اسکے آگے نہین مگر اُس حالتین کہ جب قربانیانکی
لاتین عورتونکے احاطہ کے آگے اسرائیلیونکا احاطہ تہا اور اُسکے آگے
لادیونکا جہان قربانگاہ اور پیتل کا حوض خاص ہیکل کے سامہنے رکہا
تہا خاص ہیکل بہت اونچی اور نہایت خوشنما تہی اُسکے سامہنے ایک برآمدہ
ایکسو پچاس فٹ اونچا اور اوتناہی چوڑا تہا ہیکل کے اندر دو دالان
یا کمرے تہے ایک جو قدوس کہلاتا ساٹہہ فٹ لمبا اور اوتناہی اونچا
اور تیس فٹ چوڑا تہا اسمین نذر کی روٹیان رکہنے کی میز بخور جلانیکی
قربانگاہ اور سنہلے شمعدان رکہے تہے اُس سے آگے دوسرا کمرہ قدس الاقداس
کہلاتا تہا یہہ تیس فٹ چوڑا اوتناہی اونچا اور اوتناہی لمبا تہا اسمین
جب تک پہلی ہیکل رہی عہد کا صندوق کہ جسمین شریعت کی دو لوح
تختیان اور من کا ایک مرتبان اور ہارونکا عصا رکہا تہا اور
عہد کے صندوق کے اوپر کفارہ کا سرپوش اور دو کروبین کی
شکلین خالص سونے سے بنی ہوئی تہین اس کمرہ مین سردار کاہن کے سوا
کوئی شخص داخل نہین ہوتا اور وہ بہی سال بہر مین صرف ایکبار
ان دونونکے درمیان ایک پردہ بہت قیمتی پڑا رہتا ہے خاص ہیکل
کی چارونطرف سہ منزلہ بہت سے کمرے کاہنونکے رہنے کیلئے بنے تہے

اور تمام احاطہ مین بہت سی اور جگہیں ایسے کام کے لئے تہین یہ سب عمارتین
سنگ مرمر سے بنائی گئین اور زیتون کے پہاڑ سے جب صبح کیوقت ہیکل پر
کوئی نگہ کرتا تو ایسی رونق اور چمک نظر آتی کہ نگاہ نہ ٹہہرتی ۔ سنہ سترہ
عیسوی مین طیطس نے جو وسپاسین روم کے بادشاہ کا بیٹا تہا اُسکو بالکل
برباد کیا اور اگرچہ جولین قیصر نے جو مرتد لقب سے مشہور ہے چاہا کہ اُسے
پہر تعمیر کرے تاکہ مسیح کی پیشین گوئی کو جھٹلاے مگر بنا نہ سکا اور اُن ہی
جگہہ پر مسلمانون کی ایک مسجد الصخرہ جو عمرؓ کی کہلاتی بنی ہے یہہ لوگ
(صرّاف اور کبوتر فروش وغیرہ) ہیکل خاص مین تو نہین مگر باہر والے
برآمدے مین جو غیر قومونکے احاطہ مین تہا بیٹہتے تہے یہان جن چیزون کی
خرید و فروخت ہوتی تہی وہ ہیکل کی ضرورتونکے لئے آتی تہین یعنی کبوتر
اور قمری وغیرہ اور شاید اور بہی مال روز مرہ کے کام کا بیچتے اور صرّاف
جو وہان بیٹہتے تہے واسطے کہ ہیکل کیخدمت کے لئے ہر ایک آدمیکو آدہا مثقال
تہا جو کہ یہودی ایک سکہ ہے مگر چونکہ ملک یہودیہ رومیونکے تحت مین آگیا
تہا اسواسطے رومی سکے زیادہ جاری ہوگئے تہے پس مُلکی مُرانے سکو نکے
لئے صرافونکی حاجت رہتی تہی فقط

از رومن تفسیر اسکاٹ صاحب چہاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ صفحہ ۱۶۴ ـ ۱۶۵ جلد
اوّل طبع اوّل

یہہ سب بیان اسلئے لکہا تاکہ عیسائی مفسّر کے قول سے معلوم ہو کہ یہہ
دوسری ہیکل تہی اور یہہ بہی معلوم ہو کہ عہدنامہ کا صندوق وغیرہ

اس دوسری ہیکل کی تعمیر سے پیشتر یعنے پہلے ہیکل کی بربادی کے وقت سے معدوم ہے اور اُسکا کہیں نشان باقی نہیں ہے

اسی ہیرودیس بزرگ کے بیٹے ہیرودیس انطپاس نے (رومن تفسیر متی ۱۴ باب اصفحہ ۱۱۲) یوحنا بپتسمادینولے (یعنے حضرت یحیی بن ذکریاہ کا جو چہ مہینے پیشتر حضرت عیسٰی سے پیدا ہوئے تہے (رومن تفسیر کا صفحہ ۱۱۳) سر کٹوایا تہا کیونکہ ہیرودیس انطپاس نے اپنے بہائی فلپ کی جورو مسماۃ ہیرودیاس کو چہین لیا تہا اور حضرت یحیٰی نے اُس عورت کے رکہنے سے اُسے منع کیا تہا اُس دشمنی سے مسماۃ ہیرودیاس کی بیٹی مسماۃ سلومی نے جو فلپ سے پیدا تہی اپنے اس دوسرے باپ یعنے ہیرودیس انطپاس کو ناچکر خوش کیا اور کہا کہ یوحنا کا سر تہالی میں مجہے منگوا دے چونکہ ہیرودیس انطپاس مجلس کے سامنے اُسکا ناچ دیکہکر ایسا خوش ہوا تہا کہ اُسنے قسم کہائی تہی کہ جو تو مانگے گی وہ تجہے دونگا تب لاچار ہوکر اُسنے حکم کیا کہ یحیٰی کا سر کاٹ کر اسے لا دو چنانچہ ایسا ہی ہوا رومن تفسیر متی ۱۴ باب ۳ — ۱۱ صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳ میں ہے کہ ہیرودیاس ہیرودیس بزرگ کی پوتی تہی اور اُسکے شادی پہلے اُسکے چچا فلپ ہیرودیس سے ہوئی اور اُس سے ایک بیٹی سلومی پیدا ہوئی — یوسف ایک یہودی مورخ کہتا ہے کہ یہہ شادی اُسوقت ہوئی جب ہیرودیس انطپاس روم کو سفر کرتا تہا چنانچہ وہ اپنے بہائی فلپ کے پاس ٹہرا اور اُسکی جورو کو دیکہکر عاشق ہوا پہر اپنی

جورو اریتوس کی بیٹی کو طلاق دیکر اُسکو اپنے بہائی سے چھین لیا۔ یوحنا نے نہایت دلیری سے اُسکو اسکام سے منع کیا اور اسیواسطے ہیرودیس اُسکو مار ڈالا چاہتی تہی مگر ہیرودیس کچہہ ڈرتا تہا تو بہی اُسے (یعنے حضرت یحیی کو) قید خانہ مین ڈالا جب ہیرودیس کی سالگرہ ہوئی بادشاہونکا دستور تہا کہ اپنی سالگرہ کا دن بہت دہوم دہام سے مانتے اور اپنے اہلکارونکو بلاکر مہمانی کرتے دیکہو پیدایش ۴۰ باب ۲۰ ہیرودیاس کی بیٹی اُنکے درمیان ناچی اُسکی ماں نے اور لڑکی نے اُسکی صحبت خوب پائی اور اپنی ماں کی مانند بیشرم ہو گئی تہی چنانچہ ہیرودیس نے قسم کہا کر وعدہ کیا کہ جو کچہہ تو مانگی گی مین تجہے دونگا (متی ۱۴ باب) تب وہ جیسا اُسکی ماں نے اُسے سکہلا رکہا تہا بولی کہ یوحنا بپتسما دینے والے کا سر تہالی مین یہان مجہے منگوا دے اُسکے مانگنے سے اُسکو دو فائدہ حاصل ہوے پہلے یہہ کہ وہ اپنے غصے کی آگ ٹہنڈی کرین دوسرے یہہ معلوم ہو کہ حکم پورا کرنے مین کچہہ فریب نہین ہوا اور یوحنا حقیقت مین مارا گیا اُسکو کہ عورتون مین سے کوئی ایسی سخت دل اور فسق پر مستعد ہو یہہ سچ ہے کہ خدا نے عورتونکو نرم دلی کے ساتہہ پیدا کیا مگر جب شرارت پر آجاے تو مرد سے بہی بڑھ جاتی ہے بادشاہ دلگیر ہوا شاید اسکے کئی سبب ہوے اول یہہ کہ وہ یوحنا کو کچہہ جانتا اور مانتا تہا کہ یہہ شخص مقدس اور شاید نبی ہے دوسرے یہہ کہ عوام یوحنا کی تعظیم کرتے تہے اور ہیرودیس اُنسے ڈرتا تہا تیسرے اگرچہ شریر تہا تو بہی ایسے نہایت ظلم اور بے انصافی کو پسند نہین کرتا تہا پر اُس قسم کے اور اُنکے سبب جو اُسکے ساتہہ کہانے بیٹہے تہے اُسنے حکم کیا کہ اُسے لاوین اور

البتہ پورا کرنا چاہئے مگر نہ اُس قسم کی قسم کو جو نا جائز ہو کیونکہ اُسے پورا کرنا گناہ پر گناہ کرنا ہے چنانچہ جسنے خدا کی شریعت کے برخلاف قسم کھائی اُسنے ایک گناہ کیا اور اگر اُسکو پورا کرے تو یہہ دوسرا گناہ ہے پس ایسی قسم رد کرنا فرض ہے کیونکہ وہ شروع ہی سے ناجائز تھی اُسنے کہا تھا کہ جو تو مانگے گی مین دونگا اور اگر نہ دیتا تو اُن لوگون کے آگے اُسے شرمندہ ہونے پڑتا آدمیون سے ڈرا مگر خدا سے نہ ڈرا اسیطرح بہت لوگ آپس کی شرم سے گناہ کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ اگر ایسا نہ کرین تو ہمارے رفیق اور آشنا ہمین حقیر سمجھین گے واہ کیا خوب یہ کیسی بات ہے کہ کوئی انسان کو خدا سے زیادہ سمجھے انتہیٰ

اسی ہیرودیس نے نو برس قبل مسیح علیہ السلام کے خزانہ پانیکے لئے حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر کو کھودوا دیا تھا

اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ عید پر وہین آیا کرتے تھے (مرقس ۱۴ باب ۴۹ متی ۲۰ باب ۱۷ اگنتیونکا ۴ باب وغیرہ) اور اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صرافونکے تختے اولٹ دیئے اور کبوتر فروشون کو نکال دیا تھا اور اُنسے کہا یہہ لکھا ہے (یعنے یسعیاہ ۵۶ باب ۷ مین) کہ میرا گھر عبادتخانہ ہوگا مگر تمنے اُسے چورونکا کھوہ بنایا (متی ۲۱ باب ۱۰ — ۱۳) اور اسی ہیکل مین جانیکے لئے پلوس رسول نے یہودی دستور کیموافق آپکو پاک و طاہر کیا تھا (اعمال ۲۱ باب ۲۳ — ۲۶) اس سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانیکے بعد

یہی سب یہودی دستورات عیسائیوں میں رائج تھے مگر بعد اسکے انکے ترک کردینے کا حکم کہاں سے عیسائی لوگ پاگئے اور اسی ہیکل میں حضرت عیسیٰ کو بارہ برس کی عمر میں فرائض عبادات بجالاتے ہوتے تھے (لوقا ۲ باب ۴۲) اور اسی ہیکل میں حضرت ذکریاہ کے پاس حضرت جبرئیل اللہ جلشانہ کیطرف سے حضرت یحیٰی کے پیدا ہونے کا وعدہ پہونچانے آئے تھے (لوقا باب ۱۱-۱۹) اور اسی ہیکل میں آکر حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ کے مراتب کا ذکر شمعون اور انّا سے سنا تھا (لوقا ۲ باب ۲۵-۲۸) اسی ہیکل کے زمانہ کی ایک عجیب بات عیسائیوں میں مشہور ہے کہ یروسلم یعنے بیت المقدس میں حضرت عیسیٰ کو یہودیوں نے گرفتار کرکے پلاطوس رومی حاکم کے پاس جو کہ قیصر کیطرف سے یروسلم میں حکمران تھا بھیجا کہ اسکے حکم سے حضرت عیسیٰ صلیب پر کہینچے گئے فقط

گو کتنی ہی مضبوط دلیلوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ مصلوب نہیں ہوئے صرف حضرت ادریس یعنے حنوک (پیدایش ۵ باب ۲۴) اور حضرت الیاس (۲ سلاطین ۲ باب ۱۱) کیطرح حضرت عیسیٰ بھی آسمان پر تشریف لیگئے جیسے (۱) انجیل میں لکھا ہے کہ تیسرے دن جی اٹھے (متی ۲۸ باب مرقس ۱۶ باب وغیرہ) پس جبکہ تیسرے دن جی اٹھنے کی طاقت حاصل تھی تو پہلے ہی دن صلیب پر جان دینا کیا ضرور تھا اور یہ جو علماء عیسائی کہتے ہیں کہ جہان کی نجات کیلئے اُسے اپنی جان دینا ضرور تھا یہ صرف عقیدہ کی بات ہے کیونکہ اگر جہان کی نجات کے لئے جان دی تھی تو جی اٹھنا کیا ضرور تھا کیونکہ جہان جبتک ہے وہاں اُس ذبیحہ کی موت جسپر وہ مقرر

ضرور ہے کہ عید مذکور پر باندھا جاتا ہے اور پختہ نہین جب تک کہ وہ ذبیحہ
زندہ ہے عبرانیون کا ۹ باب ۱۶ و ۱۷) اسکے سوا انجیلون سے ثابت ہے کہ فصح کا
کہانا کہاکر حضرت عیسیٰ گرفتار کیے گئے (متی ۲۶ باب ۱۷ مرقس ۱۴ باب ۱۲ لوقا ۲۲ باب ۷ ـ یوحنا ۱۳)
حالانکہ عید فصح اسکے دوسرے دن تہی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گرفتاری
کی اصل حقیقت سے بہی کسی عیسائی عالم کو آگاہی نہین ہے لغت کتاب
مقدس صفحہ دو سو آٹھ مین ہے کہ مسیح کی آخری عید کی بابت انجیل کے لکھنے
والون کا بیان سمجھ مین بخوبی نہین آتا اور ابتک عالم اس بات کو دریافت
کرتے ہین بعضے کہتے ہین کہ مقرری دن سے پیشتر مسیح نے عید کو مانا تہا پر
ایسی بات کہین نہین لکہی ہے انتہی

(۲) لوقا ۲۳ باب ۲۶ اور مرقس ۱۵ باب ۲۱ اور متی ۲۷ باب ۳۲ مین
لکہا ہے کہ مسیح کی صلیب جس وقت کہ صلیب دینے کو لیے جاتے تہے ایک شخص
شمعون قرینی پر رکہکر لیچلے تہے اور دستور یہ تہا کہ ہر شخص جو صلیب دیا جاتا
اپنی صلیب آپ لیچلتا تہا متی ۱۰ باب ۳۸ (دیکھو صفحہ ۲۳۳ رد مین تفسیر متی
۲۷ باب ۳۲) چنانچہ اسی سبب سے یوحنا ۱۹ باب ۱۷ مین جو کہ سب انجیلون
سے ایک مدت کے بعد یعنے بقول علماء عیسائی سنہ ۹۸ع مین لکہی گئی لکہا ہے کہ
مسیح نے آپ اپنی صلیب اٹہائی تہی پس تین انجیلون سے تو یہ ثابت ہے
کہ شمعون قرینی پر صلیب رکہی گئی تہی اور قرآن مجید کے اس ترجمہ
مین جسے علماء عیسائی نے الہ آباد مین سنہ ۱۸۴۴ع کو چہاپا اور اسپر اپنے طور کا حاشیہ
لکہا صفحہ ۴۲ سورہ آل عمران کی آیت ۵۳ کے حاشیہ مین لکہا ہے کہ زمانہ

اسلام سے آگے کلیسا ہو مین باسلیدی ایک فرقہ تہا جو خیال کرتے تہے کہ مسیح
آپ مصلوب نہوا پر شمعون ایک قُرینی اُسکے عوض پکڑا گیا اور مصلوب بہی
ہوا پہر سرنتہی اور کاربوکراطی اور دوسیتی تین فرقے تہے جو زمانہ اسلام
سے پیشتر یہی خیال کرتے تہے انتہی اور قران مجید کے اسی رد مین تہے جیسا
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتونکو توڑنا اور نمرود کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین پہینکنا بہی
اسی توریت کے بموجب لکہا ہے جو چاہے اسمین دیکہہ لے اور اس آگ
مین پہینکے کا مفصل بیان اُس عبرانی کتابمین ہے جسکا نام سفر حی اشاہم
ہے اور وہ آیت جسمین اس آگ مین پہینکنے کا ذکر ہے یہ ہے مین خداوند جو تجہکو
کسدیونکی اُور سے نکال لایا (پیدایش ۱۵ باب ۷) سُریانی مین اُور آگ کو
کہتے مین اور کسدیون سے مراد بابل والے جسکا بانی نمرود تہا (دیکہو رد مین
تواریخ کلیسا جلد ا صفحہ ۲-۶) اور تفسیر ترشی مین لکہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
آگ مین بچ گئے مگر حضرت ابراہیم کے بہائی ہاران کو نمرود نے جب آگ مین
پہینکا تو وہ وہین جلگئے تہے (پیدایش ۱۱ باب ۲۸) اور اسی تفسیر مین حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی بت شکنی بہی مرقوم ہے اور چونکہ وہان سے نکلنا ایک بڑی آفت سے
نکلنا تہا اسلئے خدا نے باربار اسکی یاد دلائی جیسے مصریون کے ظلم سے
اسرائیلیونکا نکلنا خدا نے باربار توریت مین یاد دلایا ہے (دیکہو خروج ۲۰ باب ۲
احبار ۲۵ باب ۳۸ و ۴۲ و ۵۵ و ۲۶ باب ۱۳ - اور اسکے ساتہہ پیدایش
۱۱ باب ۳۱ و ۱۵ باب ۷ نحمیاہ ۹ باب ۷) اس سے بہی ثابت ہے کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام ضرور آگ مین پہینکے گئے تہے اور وہ آگ گلزار ہو گئی اور اسیطرح پیدائش

مطبوعہ لدھیانہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۳ میں بھی ہے

پس تینوں انجیلوں اور اس رومی قانون سے کہ جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب
آپ لیجاتا تہا اور ان چار عیسائی فرقوں سے کہ جنمیں لاکہوں عالم و فاضل
و تواریخ دان ہونگے اور حضرت عیسیٰ کے عروج کے بعد انہیں دنوں میں موجود تہے
ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ

(۳) یوناتیوں میں ایک نہایت مشہور عیسائی فرقہ گناسٹی (مفتاح الکتاب
صفحہ ۱۵۲) کے لوگونکا یہ قول تہا کہ دنیا مادہ سے پیدا ہوے اور مادی
کے لئے شرارت اور معصیت ضرور ہے اور مسیح مادی سے پیدا نہوا تہا اسلئے
مصلوب نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ اُسکا جسم تہا انتہی (رومن تواریخ کلیسیا
چہاپہ مرزا پور ۱۸۵۵ع صفحہ ۹۶ سطر ۱۳ و ۱۴

(۴) متی ۲۶ باب ۲۴ میں مسیح نے یہوداہ اسکریوطی کی بابت فرمایا اُس
شخص پر افسوس جسکے ہاتوں ابن آدم (یعنے مسیح) گرفتار کروایا جاتا ہے
اگر وہ شخص پیدا نہوتا تو اُسکے لئے بہتر تہا انتہی پس اگر حضرت عیسیٰ کا مصلوب
ہونا دنیا کی نجات کے لئے ضرور تہا تو یہوداہ اسکریوطی پر جو گرفتار کروانے
والا تہا کیوں ایسا افسوس کیا اس سے ظاہر ہے کہ مصلوبی کی کچہہ حاجت
ہی نہ تہی

(۵) مرقس ۱۵ باب ۲۸ اور لوقا ۲۲ باب ۳۷ میں مسیح کا بدکاروں میں
شمار ہونا لکہا ہے اور توریت کی پانچویں کتاب یعنے استثنا ۲۱ باب ۲۳ میں
لکہا ہے کیونکہ وہ جو لکڑی پر لٹکایا جاتا (یعنے مصلوب ہونا) خدا کا ملعون ہے

احد گلتیونکے ۳ باب ۱۳ مین لکہاہے کہ وہ (یعنے مسیح) ہمارے بدلے لعنتی ہوا
کیونکہ لکڑی پر لٹکایا گیا انتہی اور توریت کی پہلی کتاب یعنے پیدایش ۳ باب ۱۴ آیت
مین خدا نے سانپ کو کہ شیطان جس سے مراد ہے ملعون فرمایا ہے پس آیا
کوئی ذیعقل اس بات کو کبہی تسلیم کریگا کہ حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ بقول انکے
عیسائی ملعون و بدکار ہوئے پس مین تمہین جتاتا ہون کہ کوئی نہین جو خدا کی
روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہے (اول قرنتیونکا ۱۲ باب ۳

(۴) زد من تفسیر اسکا لصاحب متی ۱۶ باب ۱۵ صفحہ ۲۲۳ چہاپہ الہ آباد
مشن پریس ۱۸۶۶ع جلد اول طبع اول مین لکہا ہے ان البتہ سیکڑون
برس بعد یعنے برگشتہ عیسائی انجیل سے ناواقف اور اپنی فیلسوفی کے وہم
مین گرفتار ہوکر کہنے لگے کہ خدا نے یسوع (یعنے حضرت عیسیٰ) کو اسوقت
اٹھالیا اور یہودیونکے ہاتھ مین ایک اسکا شبیہ دیا کہ یہی مصلوب ہوا انتہی
دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتھ پادری مشن پلیٹ مطبوعہ الہ آباد آرفن پریس ۱۸۶۶ع
صفحہ ۸۰ مین ہے کہ عیسیٰ مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہندوؤنکے بین بولا کی
کی چڑیا بناتے اور یہودیونکو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہین مارا گیا بلکہ دوسرا
اسکے عوض مصلوب ہوا یہہ باتین اسنے (یعنے حضرت صلعم نے) نامعتبر لوگونکے
قصے سے نکالین جنکو وہ تین شخصون نے مسیح کے پانچ چار سو برس بعد بنایا
کتاب سبر الاسلام مصنفہ مارشن صاحب باب ۵ ترجمہ مصنفہ پرفسر وسے ترجمہ کیا
ہوا انہیکا صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ ۱۸۴۵ع مین ہے کہ (مسلمان) انکار کرتے ہین کہ
عیسیٰ کو سولی نہین ملی اور مطابق مسئلون نصاری کے جو اپنے مذہب سے

زمانہ گزشتہ میں برگشتہ ہوگئے تھے کہتے ہین کہ عیسیٰ یہودیوں سے بچکر چوتھے آسمان پر جانشین ہین انتہی اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ کے مصلوب ہونیکی بابت جو مسلمانونکا عقیدہ ہے یہی قدیم عیسائیونکا بھی ہے۔

واضح ہو کہ یہہ ناصری وغیرہ اور برگشتہ عیسائی اُن چار هزار فرقونکے سوا تھے جنکا ذکر ترجمہ قران شریف کے حاشیہ مین علماے عیسائی نے کیا ہے کیونکہ انہون نے شمعون قرینی کو مسیح کے عیوض مصلوب ہوا بیان کیا ہے اور ان برگشتہ عیسائیون نے مسیح کا شبیہہ مصلوب ہوا بیان کیا اور گناستی (یا گناسٹک مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۹) فرقہ انکے بھی سوا ہے پس جبکہ گواہونکے اتنے بڑے ابر نے ہمین آگھیرا ہے (عبرانیونکا ۱۲ باب ۱) اور دلیلونکا مینہ برس گیا تو آفتاب کیطرح ظاہر ہے کہ مسیح زندہ آسمان پر اُٹھالے گئے اور ہرگز مصلوب نہین ہوئے۔

(۷) سب انجیلونکے پچھلے باب پڑھنے سے ثابت ہے کہ صرف گیارہ حواریون کے سوا اور کسینے مسیح کو مرکر پھر زندہ ہوا نہین دیکھا اور اعمال ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ اور ۱۳ باب ۳۱ سے بھی ظاہر ہے کہ سوا گیارہ حواریونکے اور کسی نے مسیح کو پھر زندہ ہوا نہین دیکھا لیکن اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۵ مین پلوس رسول جنکی تصنیف کا ایک بڑا حصہ منجملہ مجموعہ عہد جدید ہے فرماتے ہین کہ بارہونکو دیکھائی دیا انتہی یعنے بارہون نے مسیح کو پھر زندہ ہونے کے بعد دیکھا اور ظاہر ہے کہ اسوقت بارہ کہان تھے وہ بارہوان تو تُھوڑے ہی دنون بعد شامل کیا گیا تھا (اعمال ۱ باب) بعد اسکے اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب مین

پلوس فرماتے ہین کہ پانسوبہائیون سے زیادہ تہے جنہین وہ یکبار دکہائی دیا اتہی ان پانسونے اُن باتون کوبہی جواناجیل مین مسیح کے مصلوب ہونے اور جی اُٹہنے کی بابت لکہے ہین بالکل ثابت کردیا انجیلوبین نو گیارا دوکے سوا بارہ تک کا ذکر نہین ہے کہ جنہون نے مسیح کو پہر زندہ ہوا دیکہا مگر پلوس نے اگرچہ آپ کبہی مسیح کو نہ دیکہا تہا توبہی نہ صرف بیس تیس یا پچاس ساٹہ بلکہ پانسو سے زیادہ دیکہنے والونکا ایکبارگی شمار لکہدیا اگرچہ پانسو تو کیا دوسو شاگرد بہی مسیح کے سب مرد و عورت و بچے ملاکر نہ تہے (اعمال باب ۱) اور پلوس تو اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۶ مین بہائیونکا لفظ کہکر صرف مردونکا ذکر کرتے ہین اور چونکہ انجیلوںمین اسکا ذکر نہین ہے اسلئے پلوس کو اتنا فقرہ اور بڑہانے پڑا کہ اکثر اُنمین (یعنے اُن پانسومین) سے ابتک موجود ہین تاکہ معلوم ہو کہ اُن دیکہنے والون سے سُنکر پلوس نے یہہ بات لکہی مگر متّی اور یوحنا اور پطرس اور یعقوب اور یہوداہ دو انجیلون اور چند نامجات مشمولہ اناجیل کے مصنف جو کہ مسیح کے مقرب حواری ہین کیا یہہ اُن پانسو مین نہ تہے جو اپنی تصنیفونمین اسکا ذکر کرتے اور اگر یہی اُنمین نہ تہے تو اور کہان سے آئے جو پانسو سے زیادہ جمع ہو گئے اور لوقا اور مرقس جنہون نے بقول علماء عیسائی انہین پلوس اور پطرس کے بتانے سے اپنی اپنی انجیلین لکہین اور اعمال کی کتاب انہون نے بہی بارہ تک کا ذکر نہین کیا چہ جائے آنکہ پانسو سے زیادہ اور خاصکر لوقا نے بقول علماء عیسائی کے پلوس ہی سے دریافت کر کے مسیح کا حال لکہا اور توبہی صرف گیارہ حواری

کے سوا کسینے بہی بارہ تک کا نام نہین لکہا ہے اور وہی لوقا کتاب اعمال
مین پطرس کا قول ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ مین اور پلوس کا قول ۱۳ باب ۳۱
مین لکہتا ہے کہ سوا حواریون کے جو کہ صرف گیارہ تہے اور کسی نے مسیح کو
جی اُٹہا ہوا نہین دیکہا اس سے یہہ ساری بنادٹین مصلوبی مسیح اور پہر
جی اُٹہنے وغیرہ کی صاف صاف ظاہر ہین یعنے جبکہ جی اُٹہا ہوا دیکہنے والے
پان پانسو جنہین گواہ ٹہرا لگئے تو مصلوبی جسکے وقوع سے پیشتر ہی سب شاگرد
بہاگ گئے تہے کیونکر صحیح ٹہر سکتی ہے دوسرے یہ کہ ایسے موہوم گواہون
سے جبکہ جی اُٹہنا ہی ثابت نہین ہے تو مصلوبی پہلے ہی غلط ہو گئی کیونکہ
حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ موجود ہین

(۸) حضرت عیسیٰ بعد مصلوبی کے جب تیسرے دن جی اُٹہے تو اُسی انسانیت
کے ساتہہ کہ جسمین مجسم ہوئے تہے آسمان پر گئے چنانچہ توما حواری کو اپنی پسلی
وغیرہ دیکہانے (لوقا ۲۴ باب ۳۹) اور قبر مین مسیح کی لاش نہ پائی جانے
(متی ۲۸ باب ۱ سے ۸ مرقس ۱۶ باب ۱ سے ۸ لوقا ۲۴ باب ۳) اور کیفیت
عروج سے یہ بات ثابت ہے کیونکہ اگر انسانیت کے ساتہہ آسمان پر نہین گئے
تو جی اُٹہنا ہی ثابت نہین ہے یون تو جو مرتا ہے اُسکی روح آسمان پر جاتی
ہے اور جب انسانیت کے ساتہہ حضرت عیسیٰ آسمان پر گئے تو کفارہ اور قربانی
جو اُس مصلوبی کو اہل کلیسیا سمجہتے ہین سب بیکار ہو گیا کیونکہ انسانیت تو
صرف یکبار (عبرانیونکا ۹ باب ۲۷ و ۲۸ اور ۷ باب ۲۷ - اور ۱۰ باب ۱۰)
مصلوب ہونے کے لیئے تہی اب آسمان پر خدا انسانیت مین رہکر کیا کریگا چنانچہ

اوّل پطرس ۳ باب ۱۸ مین ہے اور مسیح نے بہی ایکبار گناہونکے واسطے دکہہ اٹہایا یعنے راستباز نے ناراستون کے لئے تاکہ وہ ہمکو خدا کے پاس پہونچاوے کہ وہ جسم کی رو سے تو مارا گیا لیکن روح سے زندہ کیا گیا انتہی اور یوحنا ۱۷ باب ۵ مین حضرت عیسٰی کا قول لکہا ہے کہ اے باپ اب تو مجہے اپنے ساتہہ اُس جلال سے جو دنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتہہ رکہتا تہا بزرگی دے انتہی پس انسانیت تو مسیح نے حضرت مریمؑ کے پیٹ مین آکر اختیار کی تہی اور دنیا کے پیشتر بلکہ حضرت مریمؑ سے پیشتر ہی حضرت عیسٰیؑ مین انسانیت نہ تہی غرض یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کی اس دعا کا مضمون یہی ہے کہ اے خدا جسطرح انسانیت سے پیشتر مین تہا ویسا ہی پہر مجہے محض روحانیت کے بابہ کہ بموجب عقیدہ عیسائی الوہیت کے درجے مین کردے پس جسمین ذرا بہی انسانیت ہوگی وہ صاف سمجہہ سکتا ہے کہ انجیل کی اس آیت کے بموجب حضرت عیسٰیؑ انسانیت کے ساتہہ آسمانپر نہین گئے اور اسکی کچہہ ضرورت بہی نہ تہی اگرچہ یہ صرف عیسائی عقیدہ ہے کیونکہ الوہیت حاصل کرنیکے لئے دعا مانگنا کمال تعجب ہے بقول شخصے مصرع مانگنا گر مین خدا سے تو خدائی مانگتا + اب عیسائیونکو چار و ناچار ان دونون باتون مین سے ایک کا اقرار کرنے پڑیگا کہ یا تو حضرت عیسٰیؑ انسانیت کے ساتہہ آسمانپر نہین گئے تو مصلوب ہوکر زندہ ہی نہین ہوئے اور اگر انسانیت کیساتہہ آسمانپر گئے تو مصلوب نہین ہوئے کیونکہ انسانیت تو جہانکی نجات کے لئے صرف مصلوب ہونیکے لئے تہی دیکہو پیدایش ۹ باب ۶

جہان لکھا ہے کہ انسان کے خون کا بدلہ انسان ہی سے لیا جائیگا۔

(۹) اناجیل مروجہ کی بموجب حضرت عیسیٰ نے مصلوبی سے پیشتر ایک مفلوج کے گناہ بخشدئے تھے (متی ۹ باب ۲ – ۶) یعنے اُسکی نجات کی خبر اُسے پہونچائی جیسا کہ انبیاء علیہم کا دستور ہے اور اسیطرح ایک عورت کی بھی (لوقا ۷ باب ۴۸) اسیطرح ایک زانیہ عورت کو معاف کیا (یوحنا ۸ باب ۱ – ۱۱) اسیطرح ایک چور کو نجات کی خبر دی (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس مصلوبیکی حاجت کیا تھی

(۱۰) اگر وہ مصلوبی تمام دنیا کے گنہگار ایماندارونکے لئے ضرور تھی تو نیک اعمال کی تاکید جو متی ۵ و ۶ و ۷ و ۲۴ و ۲۵ وغیرہ بابوںمین مسیح نے فرمائی یہ محض بیکار ہوجاوے اور اگر یہہ سب ضرور ہے تو مصلوبی بیکار ہے پس کیا خدا کسی عدالت کیسے قانون کا پابند ہے کہ جبتک اُسکی تعمیل نہو یعنے گنہگار ونکا کفارہ اپنے بیٹے کو مصلوب کروا کر نہو لینے دے تب تک وہ کچھہ نجات کی بابت کر نہین سکتا تو قادر مطلق کیونکر ہوا۔

(۱۱) تفسیر ہنری و اسکاٹ مین ہے کہ ترجمہ عربیہ ۳۸ زبور ۲۰ کے بعد یہ جملہ زیادہ ہے اُنہون نے مجھکو جو پیارا ہون مکروہ لاش کر کے خارج کر دیا اور اُنہون نے میرے بدن کو میخون سے چھید لیے انتہی سبحان اللہ اس ترجمے والے نے زبور مین مسیح کی مصلوبی کی پیشین گوئی قایم کرنیکے لئے کیا ہی مطلب خیز یہ جملہ اپنی طرف سے گڑہ کر بڑہا دیا لیکن مترجم عربی نسخہ ۱۸۳۱ع والے نے زبور ۳۷ کو جو ۳۸ کر کے لکھا ہے اُسمین سے اس جملہ کو گرا دیا ہے اور ۲۱ زبور ۱۷ آیت جیسے

اب اردو مین ۲۲ زبور ۱۶ اکر کے لکہا ہے لاطینی مین یون ہے کیونکہ
گہیرتے ہین شریرونکے گروہ میرا احاطہ کرتی ہے وے میرے ہاتھ
پاؤن چہیدتے انتہی اور عبری مین یہ جملہ اخیرہ یون ہے اور ..
میرے مانند شیر کے ہین انتہی اور اسکا سبب پراٹسٹنٹ عیسائی
. عبری کے خراب ہونے کا دعوی کرتے ہین اور اپنے اپنے ترجمہ لاطینی
کرتے ہین اسمین مصلحت یہ ہے کہ اسکے موافق انکے زعم مین مسیح کی
ہ تخبر خوب جمتی ہے اگرچہ اور متقامومین سب پراٹسٹنٹ عیسائی
لاطینی کو خراب تبلاتے ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ..
یونس سنگہ و پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس
سوال ۸ درباب ترجمہ لاطینی یعنے ولگٹ کے جواب مین لکہا ہے کہ
عیسٰیس جروم نامی نے عیسوی چارسو کے قریب یہ ترجمہ کیا ..
جلدی مین کیا گیا اور بہت سے تبدیلیونکے باعث سے بگڑ گیا انتہی ..
.ر لفصاحب اپنی کتاب مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ع جلد ۴ صفحہ ۲۶۳ مین
کہ یہ بات ضرور یاد رکہنے جائے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے گڑ
لیا گیا اسکے نقل کرنیوالون سے بہت ہی ناجائز خودسری سے ..
لی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کئے اور ..
لوحمن مین درج کرلیا انتہی اور ۴۰ زبور ۶ مین ہے ذبیحہ اور ..
چاہتا تو نے میرے کان کہولے چڑہاوے اور خطیت کا تو طالب نہین
اور یونانی مین اس جملہ کی جگہہ کہ تو نے میرے کان کہولے یون ..

تو نے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی اور اسی کے موافق عربی ترجمہ مطبوعہ ۱۸۴۳ع مین
بھی ہے مگر اسمین ۹ ۳ زبور ۶۸ کر کے لکھا ہے اور رومن بیبل چھاپہ لندن
کے رفرنس مین عبرانیونکا ۱۰ باب ۵ لکھا ہے جہان پلوس ۴۰ زبور کو
یون تبدیل فرماتے ہین اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوے کہتا ہے کہ قربانی
اور نذر کو تو نے نچاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی اب ان سب
مقامون کو دیکھکر ہر شخص فوراً سمجھ جائیگا کہ لوگون نے مسیح کے مجسم ہونے
اور صلیب پانے کو ثابت کرنیکے لئے یہ بات یونانی مین بدلی اور عبرانیونکے
خط مین داخل کی گئی ہے تفسیر ہارن ڈوالی اور رچرڈ منٹ چھاپہ لندن مطبوعہ ۱۸۴۸ع
مین لکھا ہے کہ عجیب بات ہے جو ترجمہ یونانی مین اور عبرانیونکے ۱۰ باب ۵
مین یہ فقرہ یون واقع ہوا کہ تو نے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی
متی ۲۷ باب ۳۵ مین لکھا ہے تاکہ جو نبی نے کہا تھا پورا ہو ... کہ انہون نے
میرے کپڑے آپسمین بانٹے اور میرے کرتے پر چٹھی ڈالی انتہی گریسباخ نے
اسے الحاقی مانا ہے ہارن صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۰ اور صفحہ ۳۴۱
مین لکھتے ہین کہ یہ عبارت ۱۶۱ یونانی نسخون اور ترجمہ سُریانی اور کاٹپک
اور سہی ڈک اور اتہیوپک اور روسی کے تمام خطی نسخون مین نہین پایجاتی
اور گریراسٹم اور تیتوس لبسترا اور یوتہمیس اور تہیوفلکٹ اور اوریجن
اور انیوس کے پورلے مترجم اور اگسٹاین اور جرن کوس کے حوالون
مین بھی یہ عبارت نہین ہے گریسباخ نے جو اسکو بلاشبہ الحاقی سمجھ کر چھوڑا
خوب کیا انتہی واضح ہو کہ حضرت داؤد نے اپنے دشمنون کی شکایت شاعرانہ

مضمون اسطرح پر کی ہے (۲۲ زبور ۱۸) وہ میرے کپڑے آپسمین بانٹین گے
اور میرے لباس پر قرعہ ڈالینگے انتہی پس لباس کیجگہہ کپڑے کا لفظ اور
بانٹینگے کی جگہہ بانٹے وغیرہ بدلکر حضرت عیسیٰ کی مصلوبی ثابت کرنے کو انجیل
مین اسی اگلی پیشین گوئی ٹہراکر داخل کیا مگر ہارن صاحب اور کتنی ہی اور
محققین علمار عیسائی کے قول سے یہ بناوٹ چہپنے بنائی اب یہ سب بناوٹین
معلوم کرکے کون شخص فوراً نہ کہدیگا کہ اناجیل وغیرہ مین جہان جہان
مسیح کی مصلوبیکے مضمون مندرج ہین یہ سب اسیطرح ملائے ہوئے اور پایۂ
اعتبار سے ساقط ہین۔

(۱۲) متی ۲۷ باب ۵۱ ۔ ۵۳ مین لکہا ہے کہ زمین کانپی اور پتہر تڑک گئے
اور قبرین کہل گئین اور بہت لاشین پاک لوگون کی اٹہہ کر باہر نکل آئین
اور پاک شہر یعنے بیت المقدس مین بہتونکو نظر آئین اور مرقس جسنے مسیح
کو کبہی دیکہا بہی نہ تہا (دیکہو دومن تفسیر اسکاٹ صاحب دیباجہ انجیل
مرقس) مرقس ۱۵ باب ۳۳ مین لکہتا ہے کہ مسیح کی مصلوبیکی وقت اندہیرا
چہا گیا انتہی

یہ سارا ماجرا بالکل غلط ہے کیونکہ اگر ایسے آثار ظاہر ہوتے تو یہودیون کو
پہر حضرت عیسیٰ سے انکار کرنیکا کوئی سبب نہ تہا جبکہ باربار یہودیون نے
مسیح سے انکی صداقت ثابت ہونیکے لئے معجزہ طلب کیا تہا مگر ہربار مسیح نے
انکے سامنے معجزہ دکہانے سے انکار کیا دیکہو متی ۱۲ باب ۳۹ ۔ ۱ اور ۱۶ باب
۔ ۴ اور ۱۳ باب ۵۸ اور ۱۲ باب ۲۳ و ۴۲ لوقا ۲۳ باب ۸ و ۹ بلکہ

یہودیون نے مسیح سے یہہی کہاکہ توکونسا نشان دیکہاتاہے تاکہ ہم دیکہکر تجہپر ایمان لاوین (یوحنا۶ باب ۳۰) تب بہی مسیح علیہ السلام نے کوئی معجزہ نہین دیکہایا تہا چنانچہ آجتک سب یہودی کہتے ہین کہ کوئی معجزہ مسیح سے ظاہر نہین ہوا چنانچہ اسکے مصلوبی کے وقت ایسے معجزے عالمگیر دیکہکر پہر کسکے سامنے یہودی کہہ سکتے تہے کہ اُس سے کوئی معجزہ نہین ہوا پہر یہ کہ قبرون سے مردے جو نکلکر شہر مین گئے نکلے تو وہ مردے سوا یہودیونکے اور کون تہے اور جنہین وہ ملے وہ بہی سب یہودی تہے اگر یہ سچ ہوتا تو یہودیون کو حضرت عیسیٰ ؑ کی عظمت کی بابت اور گواہی کی حاجت کیا تہی پہر یہ کہ قبرونکے کہلجانے کے بعد مسیح کی قبر پر پہرہ بہٹلانے کی کسے مجال ہوتی یہ سمجہہ کر کہ جینے اور مردون کو قبرون سے نکالنے والا آپ پہرہ کی حفاظت سے کب قبر مین رہے گا اور اگر اندہیرا چہاجاتا تو پلاطوس اُسیوقت مسیح کی صداقت ثابت کرکے یہودیون کو جنہون نے مسیح کو فریبی کہکر گرفتار کرایا تہا ضرور صلیب پر کہینچتا جیسے کہ اُن گلیلیون کو قتل کیا جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیونکے ساتہہ ملایا تہا (لوقا ۱۳ باب ۱-۵) یعنے ہیکل مین قربانی گزراننے کے وقت اُنہین قتل کیا تہا اور اسکے سوا ایک دوسری دلیل یہ ہے کہ جب فریسیون نے حضرت عیسیٰ ؑ سے آسمانی نشان چاہا (متی ۱۶ باب ۱-۴) تو حضرت عیسیٰ ؑ نے کوئی نشان یعنے معجزہ نہین دیکہایا اور یہ بہی نہین کہاکہ آفتاب مصلوبیکے دن سیاہ ہوجائیگا کیونکہ یہ تو آسمانی نشان تہا اگر ایسا ہوتا تو ضرور حضرت عیسیٰ ؑ اس نشان ظاہر ہونے کا اُنسے وعدہ کردیتے فقط اور شاگرد تو سب بہاگ گئے تہے پہر دیکہا کس نے کہ

ایسا ایسا ہوا تہا - اگر انجیل یوحنا کے بموجب یوحنا اُسوقت حاضر تہا تو یوحنا
ہی کی انجیل مین ان باتونکا ذکر تک نہین ہے پہر متی اور مرقس نے کہان سے کل
یہ سب دیکہہ لیا اور خوبی یہ کہ یوحنا ۱۹ باب ۳۴ مین لکہا ہے کہ یسوع کے جان
دینے کے بعد ایک سپاہی نے بہالے سے اُس مصلوب کی پسلی چہیدی انتہی
اس سے اور بہی خوب ثابت ہوگیا کہ وہ سب عجایبات جو متی اور مرقس نے
بیان کئے بالکل غلط ہین ورنہ ایسے معجزے دیکہکر کیا یہودی اور کیا رومی
کبہی ایسی جرات نہین کر سکتے تہے اگر یہ سب باتین غلط ہین تو تمامی
کا مضمون صریحاً غلط ہوگیا کیونکہ یہ سب بات ایسکے وقت کا بیان ہے اگرچہ
مسیح کی وفات کی بابت مجہے سورہ مائدہ رکوع ۱۶ کی آیت کے بموجب کہ فلما
توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم کچہ بحث نہین ہے مگر
کلام تو صرف مصلوبی مین ہے کہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولٰکن
شبہ لہم اور زیادہ مفصل بیان اسکا اس کتاب مین دیکہنا چاہئے
جسکا نام نوید جاوید ہے - اسی زمانہ مین یعنے حضرت عیسیٰ کے عروج کے
دس دن بعد یروشلم مین ایک اور عجیب واردات جو عیسائیون مین نہایت
مشہور ہے وہ یہ ہے کہ عید پنتکوست کے دن جبکہ سب حواریون ایک گہر
مین جمع تہے آگ کی کچہ زبانون کی صورت ظاہر ہوئین اور ہر ایک پر
بیٹہین جس سے وہ طرح طرح کی زبانون مین باتین کرنے لگے چنانچہ اعمال ۲
باب ۳ - ۱۱ مین لکہا ہے اور اُنہین جدی جدی آگ کی سی زبانین دکہائی
دین اور اُنمین سے ہر ایک پر ٹہہرین تب وے سب روح القدس سے بہر گئے

اور غیر زبانیں عجیب طرح سے انہیں بولنے کی قدرت بخشی تہی بولنے لگے
اور خدا ترس یہودی ہر ایک قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہے یروشلیم میں
آرہے تھے ۶ سو جب یہ آواز آئی تو بہیڑ لگ گئی اور سب دنگ ہوئے کیونکہ
ہر ایک نے انہیں اپنی بولی بولتے سنا ۷ اور سب حیران ہوکر اور تعجب کر کہا
آپس میں کہنے لگے دیکھو کیا یہ سب جو بولتے ہیں گلیلی نہیں (۸) پس کیونکر ہر ایک
اپنی اپنی وطن کی بولی سنتا ہے ۹) ہم پارتی اور میدی اور ایلامی
اور بسنے والے مسوپوتامیہ (ارم نہرین یعنی ملک عراق جو فرات اور دجلہ کے
درمیان ہے) یہودیہ اور کپدکیہ پنطس اور آسیہ کے (۱۰) فروگیہ و
پمفولیہ مصر اور لبیہ کے اس علاقے کے جو قرینی کے علاقہ میں ہے اور
رومی مسافر یہودی اور یہودی مرید (یعنے جو غیر قوم کہ یہودی مذہب
میں شامل ہوئے) (۱۱) کریتی اور عرب ہو کہ ہم اپنی اپنی زبانوں میں انہیں
خدا کی بڑی باتیں بولتے سنتے ہیں انتہی لیکن تعجب ہے کہ اتنی بڑی جماعت
کا جو کہ دور دور ملکوں کے سب باشندے تھے وہاں اور خاصکر اسی گہر
میں جہاں سب حواری یوں بیٹھے تھے جمع ہو جانے کا کیا سبب کیا ان آگ
کی زبانوں کو دیکھکر وہ سمجھے کہ اس گہر میں آگ لگی ہے جیسے دوڑ کر بجھانا
چاہتے اور مجلس نائیس کے اکثر حاضرین جو سنہ ۳۲۵ع میں جمع ہوئی تھی حضرت
مریم کو تثلیث میں شامل کرتے تھے اسی سبب سے ان لوگوں کا نام مریمانات
رکھا گیا تھا اور عرب میں ایک فرقہ جسکو کولیریڈین کہتے تھے وہ بھی حضرت
مریم کو تثلیث میں شامل کرتے تھے اور انکے لئے ایک قسم کی روٹی تیار

کرسٹوفر سیل صاحب) اور جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب انگریزی حاشیہ صفحہ ۳ مین بہی اسیطرح ہے اور ولیم میور صاحب کتاب شہادت قرآنی مطبوعہ لکہنؤ ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۵۴ و ۱۵۵ مین فرماتے ہین کہ اُن دنونمین (یعنے زمانہ حضرت بنی اسلام صلعم مین) مشرق کے عیسائیون نے واقع مین مریم کا احترام بحدیہانتک کیا کہ اُسکی پرستش کی انتہا

اس سے روح القدس اقانیم ثلاثہ کے سوا معلوم ہوتا ہے

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب اردو صفحہ ۱۲۶ و انگریزی ۱۴۴ مین اس مجلس کی نسبت لکہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد آپکے مقولونکے دو مختلف ترجمے ہوے اور انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریونکے اعتماد پر جاری ہوے اور دوسرے بادشاہ قسطنطین کے ۔ اس بادشاہ نے صرف اپنے ملک کو استحکام دینے کے لئے مذہب عیسائی اختیار کیا تہا اور یہ ایسا ظالم تہا کہ اسے لوگ نیرو ثانی کہتے تہے اسکے یہان ایک مشہور انجمن تہی جسکو ناشیا یا نائیس کہتے تہے اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۵ع مین حضرت عیسیٰ کی خدائیکا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین پوایٹیرز ضلع کا بشپ تہا اور اگلے زمانہ کے پادریونمین تہا وہ اُن مذہبی تکرار دن اور مناقشو کو بہت ناپسند کرتا ہے جسکے سبب سے ہزارہا عیسائی مارے گئے اور اُن لوگون سے ظلم ہوا جنہین آپسمین بہائی بنکر رہنا چاہئے تہا اُسکے الفاظ یہ مین کہ بڑے افسوس اور خوف کی بات ہے کہ جسقدر ہم لوگونمین رائین ہین اُسیقدر مسئلے ہین اور جیسا جس کسی کا میلان ہے ویساہی اُسکا مذہب ہے اور جتنی

ہم مین خطائین ہین اوتنی ہی ہماری کفر گوئی اور بے ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ مسئلے اپنے دلکی خواہش کیموافق بنا لیتے ہین اور پہر اُن مسئلون کو اُسیطرح بناوٹ سے بیان کردیتے ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر مہینے ہم نئے مذہب پوشیدہ کنہون کے بیان کرنیکے لئے نکال لیتے ہین انتہی اسکے سوا عیسائی عقیدہ کے بموجب ہر اہل ایمان کو روح القدس پانیکا یقین ہوتا ہے (اعمال ۸ باب ۱۵ و ۱۰ اور ۱۰ باب ۴۵) اسی سبب وہ فاضل اور معتبر نامور عیسائی یعنے بابو رامچندر اپنی کتاب اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۷۱ع کے صفحہ ۷۴ مین اقرار کرتے ہین کہ محمد صاحب پر روح القدس نازل ہوئے اور روح اُنکو تعلیم کرتی ہے اور وہ نبی اور رسول خدا ہین انتہی پہر اعجاز قران کے صفحہ ۱۶۳ مین لکہا ہے کہ ہر دم روح القدس سینہ محمد صاحب مین متحرک رہتی تہی انتہی پہر اُسیکے صفحہ ۱۶۲ مین وہ لکہتے ہین کہ محمد صاحب نے واسطے ایک مسلمان شاعر کے یہ دعا مانگی کہ اُسکو تائید روح القدس کی ہو تاکہ وہ شعراے کفار کو رد کرے پس معلوم ہوا کہ تائید روح القدس بعض امتان آنجناب صلعم کو بطفیل متابعت آنجناب صلعم اور ایمان بحضرت مسیح کے نصیب ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کو بدرجہ اعلیٰ حاصل ہوگی انتہی اسمقام پر وہ قول حضرت شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کا یاد کرنا چاہیے جو آیہ اِنِّی مُتَوَفِّیکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ الخ (سورہ آل عمران ع ۶) کے حاشیہ مین وہ لکہتے ہین کہ بیشتر حضرت عیسیٰ کے تابعدار نصارا تہے اب مسلمان ہین سو ہمیشہ غالب رہے انتہی اور واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مراتب کا تمام دنیا کے مذہبوں مین سے کسی مذہب مین اقرار نہین ہے سوا اہل اسلام کے

چنانچہ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اردو کتاب مطبوعہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۷ و ۸ کی
انگریزی مطبوعہ لندن ۱۸۶۹ع صفحہ ۴۷ و ۷۵ کے حاشیہ مین لکھتے ہین کہ جب عہد
عہد حکومت مین جبکہ وزیر اعظم نے ویسے اینا شہر کا ۱۸۳ع مین محاصرہ کیا تہا
کو جان سوبیسکی بادشاہ پولنڈ نے شکست دی ایک عیسائی پادری نے مسلمان ہونا
قبول کیا اور اپنی حرارت اسلامی ظاہر کرنیکو واسطے جسطرح وہ آنحضرت صلعم کی
کسر شان کرنے کا عادی تہا اسیطرح اُسنے حضرت عیسیٰ کو فریبی اور مکار کہا
مسلمان اُسکی اس حرکت سے نہایت متحیر ہوے اور اُسے گرفتار کر کے وزیر کے
پاس لیگئے اور اُسنے اُسکو اُسیوقت قتل کیا نیوٹن اور گبن اور پورسن جیسے محقق
اور اور مورخین نے یہ بات بڑی محنت سے ثابت کی ہے کہ تین ہین جو آیت
(یوحنا نامہ اوّل ورس ۷) جو مسئلہ تثلیث کی بنیاد ہے بالکل مصنوعی ہے
اور کالمٹ صاحب خود اس بات کا مقر ہے کہ اس ورس کو ہمنے کسی قدیم
انجیل کے نسخہ مین نہین پایا حضرت عیسیٰ نے صرف خدا تعالیٰ کی وحدانیت
کی تلقین کی تہی مگر پلوس اور یوحنا حواریون نے جو افلاطون کے پیرو تہے
عیسائی کی وحدانیت اور سادگی کو بالکل خراب کر دیا اور اُسمین افلاطون کے
غیر مفہوم مسئلہ کو جو تثلیث کا مسئلہ تہا داخل کر دیا بنیاد مسئلہ یہ ہے کہ افلاطون
نے اللہ تعالیٰ کی دو صفتونکو دو جسم فرض کیا ہے اگر لوک صاحب کی یہ رائے
درست ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کی رسالت کے قایل ہین اور اُسکے معجزونکا
دل سے یقین کرتے ہین تو وہ عیسائی ہین سر ولیم جونس صاحب کی کتاب
موسوم بہ ایشیاٹک ریسرچز جلد ۱ صفحہ ۲۷۵ انتہی پس روح القدس کا نزول

جیسا کہ ایک عیسائی عالم کے قول سے لکھہ چکا ہون حضرت رسول محمد احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن سے بہی ثابت ہے چنانچہ قال اللہ تعالیٰ جلشانہ قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ یعنے کہہ اسکو یعنے قرآن کو اوتارا ہے روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے تحقیق انتہیٰ دیکہو سورۂ نحل رکوع ۱۴

اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ فارقلیط جسکا ذکر انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین ہے اور جسکا نزول عیسائی پنتکوست کے دن سمجہتے ہین اگر اس سے مراد روح القدس ہو تو وہ بہی حضرت رسول اللہ صلعم سے بعید نہین ہے

دوسرے یہ کہ جب اتنے غیر ملکون والے جمع تہے تو چاہیے تہا کہ کسی غیر ملک کی کتاب مین بہی اسکا ذکر ہوتا مگر اب تک کہین سننے مین نہین آیا تعجب ہے جب اس امر کی اتنی بڑی شہرت ہوئی تہی تو یہودی جو شہر مین رہتے تہے وہ اس سے کیون بیخبر رہے کہ اجتک کوئی یہودی اسکا اقرار نہین کرتا چوتہے جب حواریون نے طرح طرح کی زبانون مین گفتگو کی تو ایک آدمی اتنی یعنے سترہ زبانون مین ایکہی وعظ کیونکر کرسکا یعنے ممکن نہین کہ واعظ متفرق زبان والونکے سمجہنے کے لئے ایک جملہ مضمون وعظ کا ایک کی زبان مین اور دوسرا دوسرے کی زبان مین بیان کرے یہ نہایت دستور کے خلاف ہے اور ایسی حالت مین مضمون وعظ سے تمام و کمال کوئی بہی واقف نہین ہوسکتا اور جب تک ایسا نکیا ہو تو سترہ زبانون مین ہر ایک کا بولنا ثابت نہین ہوتا اور اگر انمین سے ہر ایک نے ایک خاص زبان مین باتین کرنا شروع کیا تو ایک ہنگامہ ہوگیا ہوگا اسوقت انکی

متفرق بولیان کون سمجہا اور پہچان سکا ہوگا کیونکہ سب ایکہی گہر مین بیٹہے تہے
(اعمال ۲ باب ۲) رومن تفسیر کتاب اعمال مصنفہ پادری نکلس صاحب چہپی
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۰ اعمال ۲ باب ۷ و ۸ کی تفسیر مین لکہا ہے یہ ایک
عجیب بات تہی کہ اُس ایکہی جگہہ مین اتنی زبانین بولتے تہے انہی پانچوین پرا
سے ایک نئی زبانین گفتگو کی تو اسکا لوگونکو تعجب ہونیکا کیا سبب کیونکہ ایک
دو زبانین تو ہر شخص بولنا جانتا ہے آج کل تو بعضے اہل انگلستان اور
ترک وغیرہ دس دس بیس بیس زبانین جاننے مین مشہور ہین اسمین
روح القدس کی علامت کیا چہپی ہے اگر ایکہی شخص نے ان سب متفرق
زبانون مین گفتگو کی تو اسکے لیے ایک ہفتہ کا وقفہ چاہیے تاکہ جتنا وعظ پطرس
نے کیا تہا (اعمال ۲ باب ۱۴-۳۶) ہر ایک ملک والے کی زبانین اوتنا
ہی اوتنا سب حواریونکی زبانسے بیان ہو تب تو ہر شخص اُن سب باتونکو
سمجہا ہوگا ساتوین حضرت پلوس جو استیفانکے قاتلونکے مددگار تہے (اعمال
۷ باب ۵۸) اُسوقت جبکہ یہ معجزہ اسقدر شہرت کے ساتہ ظاہر ہوا کہان تہے
یعنے تعجب کہ دُور دُور ملکون والون نے یہ عجیب واردات دیکہکر اُسی وقت
تین ہزار آدمی عیسائی ہوگئے اور پلوس کو اسکی خبر تک نہین پہنچی اور اسکے
ایک عرصہ کے بعد صرف آپ ہی ایک آواز سنکر عیسائی دین قبول کیا۔
آٹہوین نہایت غور کرنیکے لایق یہ بات ہے کہ مسیح کے عروج کے دس دن بعد
یہ ماجرا گزرا اور انجیلین چار وان اس ماجرے کے برسون بعد لکہی گئین
مگر کسی انجیل مین اور خاصکر انجیل یوحنا مین جوکہ بزعم علماء عیسائی ستر برس

بعد عروج مسیح کے لکھی گئی اسکا مطلق ذکر نہین ہے - نوین روح القدس کی تاثیر تو منقسم ہو سکتی ہے مگر مجسم ہو کر یعنے آگ کی شکل بنکر اُسکا منقسم ہونا محال عقلی ہے دسوین مسیح نے آسمانپر جانیسے پیشتر اپنے شاگردونپر پہونکا اور کہا کہ تم روح القدس لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) پہر پنتیکوست کے دن یہ روح القدس کا نازل ہونا کیسا تہا پادری فنکس صاحب نے رومن تفسیر اعمال چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ء صفحہ ۸ کے آخر مین لکہا ہے جب یسوع نے اُنپر پہونکا اور کہا تہا کہ تم روح القدس لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) تب اُسکے انعام مین سے کچہہ ملا پر اب وہ اُس سے معمور ہوے انتہی اس سے پوری گواہی ملگئی کہ وہ پہونکنا صرف روح القدس ہی دینا تہا گو بقول علماء عیسائی اُسوقت سب روح القدس نہین دیا بلکہ اُسمین سے تہوڑا سا دیا تہا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ تہوڑا روح القدس دیا تہوڑا باقی رکہا کیونکہ خدا پیمایش کرکے روح نہین دیتا ہے یوحنا ۳ باب ۳۴ - گیارہوین یہ سترہ متفرق ملکونکے ہزار دن آدمی اُس بہلبلہٹ مین فوراً کیسے پہچان گئے کہ ہم مین سے ہر ایک فلانے فلانے ملک کا رہنے والا ہے کیا اُسوقت اُنپر بہی ویسا ہی روح القدس نازل ہوا تہا جیسے حواریونپر ان دنون کیون اسیطرح صورت دیکہتے ہی پہچان نہین سکتے یا اُس جلدی مین اُنہین سے پہلے ہر ایک نے اپنی اپنی تواریخ ایک دوسرے سے بیان کردی تہی بارہوین روح القدس نے طرح طرح کی زبانین بولنے کی اُنہین طاقت بخشی اور انجیلونکے لکہنے وقت بہول چوک سے کہ یہ کام خاص روح القدس ہی کا ہے آگاہ نکیا تب متی نے ذکریاہ کیجگہہ یرمیاہ اور نسب نامہ اور اکثر باتون کو غلط لکہدیا اور اسیطرح

اور انجیل نویسون نے بہی چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب مین دیکہنا چاہیے
جسکا نام نوید جاوید ہے اور نہایت تعجب یہ ہے کہ پنتکوست کے دن وہ سترہ
ملکون بلکہ تمام دنیا کے ملکون کی زبانون مین (اعمال ۲ باب ۵) گفتگو کرنے لگے مگر انجیلین
اور نامجات سب ایکہی زبان یعنے صرف یونانی مین لکہے گئے بلکہ اور زیادہ
عجیب بات یہ ہے کہ چار انجیلین موجود ہین اور تو بہی ایک ہی زبان مین
ہین چاہئے یہ تہا کہ اگر تمام دنیا کی زبانون مین نہین تو چار ہی زبانون مین
چارون انجیلین ہوتین اور اگر چار زبانون مین لکہنا ضرور نہ تہا تو چار انجیلین
لکہنا کیا ضرور تہا ایک انجیل تو کافی تہی اور اس سے بہی زیادہ تعجب کی
بات یہ ہے کہ ایک انجیل اگرچہ کسی غیر ملک کی زبان مین نہین مگر عبرانی مین تو
تہی اُسکا بہی پتا دنیا مین باقی نہ رکہا تاکہ سترہ زبانون سے دو زبانین تو
ثابت ہوتین اور پندرہ ہی کا جہہ خرچ سمجہا نا باقی رہجاتا

پس جب اس پنتکوست کے دن نزول روح القدس کا ثبوت نہین ہوتا
تو انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین جو مسیح نے فرمایا کہ میرے بعد فارقلیط آویگا وہ
روح القدس سے ہرگز مراد نہین ہے کیونکہ یوحنا ۱۴ باب ۱۶ کی اُس
پیشین گوئی کے پورا ہونے کا وقت وہی پنتکوست کا دن سمجہا جاتا ہے
پس جب اُس دن کے واقعے کا کچہہ ثبوت نہین تو یہ پیشین گوئی حضرت
نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام کے حق مین لاکلام ثابت ہوگئی کما لا یخفی

رکن سیوم

الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ مین لکہا ہے جسوقت ملک یہودیہ

روم کی سلطنت کا ایک صوبہ مقرر ہوا اور اُسکی حکومت ملک شام کے ایک
حاکم سے متعلق ہوئی اُسوقت رومیونکے ایک فوج اَنْتُونِیَہ نامی اَرْک (جسے
فی زمانہ یروسلم مین بازار فراز کہتے ہین الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ
۱۶) مین ہمیشہ رہا کرتی تہی روم کی حکومت سے ناراض ہوکر یہودی لوگ
فساد برپا کرنے لگے اور پہلے اُس ارک کا محاصرہ کرکے اپنے قبضہ مین کر
اُس فوجکو بالکل نیست و نابود کر ڈالا دوسرے سال سنہ ۷۰ع مین طیطُس
نے لشکر کشی کرکے شہر مذکور کا محاصرہ کیا اور اُسے غارت کردیا انتہی۔
ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ع جسکو گوٹلیب
بارتہہ صاحب نے المانی زبانمین لکہا اور پہر انگریزی اور بعد اُسکے ناگرین
ترجمہ ہوئی اُسکے صفحہ ۲۵ و ۲۶ مین لکہا ہے ہیرودیس بادشاہ جب ہیکل کو
بنا چکا اور وہ عمارت ایسی سُتہری سوڈول بنے تہے کہ چارونطرف کے
لوگ اُسے دیکہکر تعجب کرتے تہے تب فوراً اُسکے تیار ہوتے ہی رومی فوج
یروسلم پر چڑہ آے اُسکے سپہ سالار طیطُس نے ہیکل کو بچانے مین بڑی
کوشش کی اور اگرچہ شہر یروسلم کی دیوارین بہت اونچی تہین اور اُسکے
برج نہایت مضبوط تہے توبہی وہ کچہ کام نہ آے (جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری
جوزف ٹیکب مطبوعہ آگرہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۹۱ مین لکہا ہے کہ اُسوقت یروسلم
کے تین شہر پناہ تہین جنکی بلندی پچاس ہاتہ اور اُنمین ایک سو نوے برج
تہے) جب یہودیونکا سامان خوراک سب صرف ہوگیا اور وہ سختیون اور
بہوک سے مرنے لگے یہانتک کہ آدمیونکا گوشت کہانے اور لہو پینے لگے کہ

ہوکہ کی شدت مین بہتون نے چمڑا اور چوا وغیرہ کہا کر اپنی جان بچانا چاہا اور نہ صرف یہی بلکہ عورتون نے اپنے لڑکون کو مار کر کہایا اسکے سوا جو لوگ شہر مین گہرے ہوے تہے اُنہون نے الگ الگ گروہ ہوکر آپسمین بڑا فساد کیا اور شہر ہی مین ایسی لڑائی روز روز ہوا کرتی تہی کہ گلیون اور کوچون مین لہو کی دہارین بہہ جاتی تہین آخر کو رومی فوج غالب ہوکر شہر مین گہس پڑی اور جو سامہنے آیا اُسے قتل کیا اور یہودیون نے بہت غصہ ہوکر ہیکل مین آگ لگادے اور اگرچہ رومی سپہ سالار نے اُسکے بجہانیکے لئے سخت حکم کیا تو بہی ہیکل ایسی گرائی گئی کہ پتہر پر پتہر نہ رہا اور شہر یروسلم بالکل غارت اور نیست کیا گیا اور گیارہ لاکہہ یہودی اس لڑائی مین مارے گئے اور ستانوے ہزار قید ہوے انتہی مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۴ حصہ دوسرا تتمہ مین لکہا ہے یہودی لوگ شروع سے رومیونکی حکومت کے صرف ناخوشی سے متحمل ہوے ہر چند خدا سے پہر گئے تو بہی آپکو خدا کی برگزیدہ قوم سمجہا اور مغرور ہوکر اور قومون کو حقیر جانا اور اسلئے کہ رومی حاکمون نے بہی اکثر اونپر ظلم کیا وے رومیونکی حکومت سے زیادہ بیزار ہوکر اُس سے خلاصی ڈہونڈہتے تہے آخر کو فساد شعلہ کی مانند اُٹہا اور اندہے کیطرح سارے ملک مین پہیل گیا سب نصیحتین اور عاجزیتین اُنکی سخت دلونپر بے اثر ہین صرف عیسائی لوگ چُپ چاپ رہکر جیسا مسیح نے اُنہین سمجہایا تہا یروسلم سے بہاگنے کی فرصت کے منتظر تہے (لوقا ۲۱ باب ۲۱) سو یہہ فرصت اُسوقت ملی جب اگرپا بادشاہ نے پلّا نام ایک شہر کو جو یردن کے اُس پار تہا اُنکی

پناہ کے لئے تبلایا بہتیرے وہان سے گئے اور باقی اور جگہون مین بسے کیونکہ اسوقت عیسائیون کی گنتی یہانتک بڑہ گئی تہی کہ ایک چہوٹے شہر مین سب کی سمائی نہ تہی تہوڑے دنون بعد وسپاسیئن نام رومی سردار نے بڑی فوج سے یروسلم کو گہیرا اور جب وہ قیصر ہوا اُسکے بیٹے طیطس نے شہر کا محاصرہ اپنے ذمہ لیا تہی پادری اسکاٹ صاحب نے رومن تفسیر چہاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۸۵ جلد اول طبع اول مین لکہا ہے کہ لڑائی سے پیشتر طیطس نے چاہا تہا کہ اُسکو (یعنی شہر کو) اور خاصکر ہیکل کو بچاے اور اسلئے اُسنے یوسف مورخ کو کئی بار یہودیونکے پاس بہیجا کہ اپنی بغاوت کو چہوڑ دو اور شہر میرے قبضے مین کر دو تو مین تمہین معاف کر دونگا اور تمہارا شہر غارت نہوگا مگر یہودیون نے اس گہمنڈ پر بہروسہ کرکے کہ خدا ہماری طرف ہے اور ہماری شہر پناہ بہی نہایت مضبوط ہے اُسکی نہ سُنے اور یہانتک بڑی جانفشانی اور ہمت سے اُسکا مقابلہ کیا کہ آخر کو جب شہر اُسکے قبضہ مین آیا تب رومی سپاہ بہت غصہ ہو کر رُک نہ سکے اور شہر مین پہیل کر مرد و عورت سبہون کو قتل کیا گہرونمین آگ لگادی پہر یہودی لوگ جو پناہ کے لئے ہیکل مین بہاگ گئے تہے جب اُنہون نے دیکہا کہ کچہہ نہ بچیگا تب آپ کئی برآمدونمین آگ لگادی اُسوقت رومی فوج حملہ کر کے ہیکل مین گہس پہنچی اور ایک سپاہی نے بغیر حکم کے ایک مشعل خاص ہیکل کے اندر پہینکی تب جلد آگ مین آگ لگ اُٹہی طیطس نے اُسکے بجہانے کا حکم دیا لیکن اُس زور شور کی چل چل مین کون کسکی سنتا تہا سپاہیون نے ہیکل پر دہاوا کر دیا اور کسیطرح نہ رُک سکا تہی اور ایسا ہی اس لڑائی کا حال تواریخ روم مصنفہ بنیاکس مطبوعہ

لندن ۱۸۵۲ء صفحہ ۱۰۳ - ۱۰۶ مین بہی ہے

کتاب کشف الآثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل چہاپہ ایڈنبرگ ۱۸۴۶ء صفحہ ۷۵ مین لکہا ہے کہ چہہ ہزار آدمی ہیکل کی آگ مین مرے انتہی - اور توریت ایسی برباد ہوئی کہ گمان ہوا کہ شاہزادہ طیطس اُسی ہیکل سے نکالکر روم کو لیگیا (مفتاح الکتاب صفحہ ۲۱) الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۹ء آخر صفحہ ۲۲ مین لکہا ہے کہ سب یہودی جو اس آفت مین مرے اُنکا شمار تیرہ لاکہہ ستّاون ہزار چہہ سو سانہہ آدمی ٹہرا انتہی رومن تفسیر اسکا لیٹمن صفحہ ۱۷ انتی ۲۲ و باب ۷ مین ہے کہ ایک تیس ۳۰ برس بعد خدا نے رومیون کی فوج بہیجی کہ جنہون نے ان یہودیونکا شہر برباد اور مسمار کیا اور تمام مُلک کے باشندونکو غلامی مین بیچڈالا انتہی پہر رومن تفسیر اسکا لٹصاحب صفحہ ۸۵ مین لکہا ہے قول یوسف مورخ اس واردات کی بابت یون لکہتا ہے کہ شہر لینے کے بعد طیطس نے حکم دیا کہ تین ۳ قلعون کو چہوڑکر تمام شہر اور ہیکل کو ڈہا دین اور فوجوالون نے اس حکم کو یہانتک پورا کیا کہ دیوارونکی نیونک کہود ڈالی اور میمنیدیس ایک یہودی مورخ بہی لکہتا ہے کہ ترنتیوس روفس نے جو کہ طیطس کی فوجکا ایک افسر تہا ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوائے انتہی پہر اُسی رومن تفسیر کے صفحہ ۷۸ مین لکہا ہے (کہ یروسلم کی اس غارت سے پیشتر) ایک ستارہ تلوار کی صورت شہر کے اوپر ٹہرا اور ایک دم دار ستارہ تمام سال دکہائی دیتا رہا اور عید فصح کے دن قربانگاہ کے آس پاس ایک بڑی روشنی رات کیوقت آدہے گہنٹے تک چمکتی رہی اسقدر کہ گویا دن ہوگیا ہیکل کا پورب طرف والا

پہاڑ سا جو ہیکل کا بنا تہا اور بمشکل بیس آدمیوں سے بند ہوتا تہا آپ سے آپ ایک
رات کہل گیا اور عید فصح کے تہوڑے دنوں بعد سورج کے ڈوبنے سے پیشتر
لڑائی کی گاڑیاں اور ہتہیار بند سپاہی بادلوں میں دوڑتے پہرتے دکہائی دیئے
اور وہ یہ بہی لکہتا ہے کہ چار برس لڑائی کے شروع ہونے سے پیشتر انناس کا بیٹا
یسوع ایک بیعلم کسان (یعنے دہقان) عید خیمہ میں جب آیا اور تب تک شہر
میں خوشحالی اور امن باقی تہا یہ پکارنے لگا کہ پورب سے آواز اور پچہم سے
آواز اور چاروں طرف سے یروسلم اور اس مقدس ہیکل کے برخلاف ایک
آواز ایک آواز۔ ایک آواز دولہا اور دلہن اور تمام قوم کے برخلاف
حاکموں نے کوڑے سے اُسے مارا مگر کوڑے کی ہر ایک مار پر وہ پکارا افسوس
افسوس یروسلم پر افسوس اور اسیطرح روز روز سات برس تک وہ پکارتا
رہا یہاں تک کہ یروسلم کے محاصرہ میں مارا گیا اور مرتے وقت وہ پکارا افسوس
مجہپر بہی تمت کلامہ
تب وہ بات جو اللہ رب العالمین نے حضرت یسعیاہ نبی کی معرفت فرمائی تہی
پوری ہوئی کہ صیحون کی خاطر میں خاموش نہ ہونگا اور یروسلم کی خاطر میں
دم نہ لونگا جب تک کہ اُسکی صداقت نور کی مانند نہ چمکے الخ یسعیاہ ۶۲ باب
۱ و ۲ آخر کو اُسوقت خدا کا یہ غصہ یروسلم پر سے گیا جبکہ حضرت عمرؓ نے اُسجگہہ
پر مسجد بنوائی اور تب سے یروسلم کو امن حاصل ہوا۔
واضح ہو کہ یہ بربادی باتفاق جمہور مورخین ۷۰ عیسوی میں واقع ہوئی
اس لڑائی کے وقت تک حواریوں میں سے سوا یوحنا کے اور کسی کا زندہ ہونا

ثابت نہین ہے اور وہ بہی شہر افسس مین تہے (دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا کا آخر صفحہ ۲۰۵ و ۲۰۶) اور متی ۱۶ باب ۲۸ مین جو لکہا ہے کہ انمین سے جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکہ نہ لین موت کا مزہ نہ چکہین گے انتہی اس بعضے کے لفظ سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ اکثر حواریون اسوقت تک دنیا مین نرہے تہے کیونکہ اس پیشین گوئی مندرجہ ۱۶ باب ۲۸ کے پورے ہونے کا زمانہ اکثر علماء عیسائی یروسلم کے غارت کا وقت سمجہتے ہین بشرطیکہ یہ بات صحیح ہو دیکہو رومن تفسیر متی ۱۶ باب ۲۸ صفحہ ۱۲۳ اس لڑائی کے وقت عیسائی جماعت کے سب لوگ یروسلم سے باہر چلے گئے تہے اس سبب سے اس آفت مین نہین پہنسے صرف یہودیون ہی پر گزرا جو کچہ گزرا بلکہ یہہ بربادی عین مقصود عیسائیونکا سمجہی جاتی ہے کیونکہ وہ سمجہتے ہین کہ یہ آفت حضرت مسیح ہی کی برپا کی ہوئی تہی یعنے اُس رومی فوجکا آنا درحقیقت حضرت مسیح کا آنا ہیکل اور یروسلم غارت کرنیکے لئے تہا دیکہو الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۳ اور تفسیر انگریزی اسکاٹ صاحب لوقا ۲۱ باب ۲۴ پر اور رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۹۱ متی ۲۴ باب ۲۹ - ۳۱ پر کیونکہ اس پیشین گوئی کے پوری ہونیکی جو لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے یہی دلیل عیسائیون مین سمجہی جاتی ہے مگر تعجب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یہان تک بے ادبی ہیکل کی نسبت جائز نرکہی کہ صراف اور کبوتر فروش ہیکل کے احاطہ مین رہین (متی ۲۱ باب ۱۰ - ۱۳) پہر آپ کیونکر اُسکا ڈہا دینا گوارا کیا ہوگا یہ سمجہکر کہ تو جو بتون سے نفرت رکہتا کیا آپ ہی ہیکل کو لوٹتا ہے (دیکہو رومیونکا

رومیونکا باب ۲ - اور دوسری دلیل اسبات کے لئے کہ ہیکل کی بربادی مین مقصود عیسائیونکا ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۷ سے جو مین لکھتا ہون معلوم ہوجائیگا قولہ یہ اُس عزت دار شہر کا انجام ہوا جسکو عرب لوگ آجتک اگرچہ اُسکی عظمت جاتی رہی ہے توبھی بیت المقدس کہتے ہین اور اُسکے غارت ہونے سے یہودیونکی حکومت دنیا سے اُٹھہ گئی خدا نے بیشک اُسکے غارت ہونے کے سبب سے عیسائی مذہب پہیلانیکا سامان کیا اس سے یہ بات سبھون پر ظاہر ہے کہ اگرچہ عیسائی مذہب یہودیونکے مذہب سے نکلا توبھی وہ یہودی مذہب سے جُدا ہے اور لوگ جو پیشتر یہودی رسومات ملا نیسے کرسٹیانون پر کچھہ نامناسب الزام لگاتے تھے تو الگ ہوجانیسے پھر ایسا نہین کرتے تھے اور جو روک کرسٹیانون کے روحانی مذہب ظاہر ہونے مین یہودیونکے رسومات کا لحاظ رکھنے اور اُنہین ماننے سے تھی اُٹھہ گئی تب اُسوقت سے عیسائیون کو اپنے مذہب کے بابمین زیادہ قوت اور موقع ملا انتہی

اس مورخ ہندی تواریخ کلیسیا نے جو لکھا ہے کہ عیسائی مذہب یہودی مذہب سے جُدا ہے یہ شاید صحیح ہو مسیح نے فرمایا (متی ۲۳ باب ۲ و ۳) کہ فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہین اسلئے جو کچھہ وہ تمہین ماننے کو کہین مانو اور عمل مین لاؤ لیکن اُنکے سے کام نکرو کیونکہ وے کہتے ہین پر کرتے نہین انتہی یعنی جو کچھہ احکام شریعت تمہین سکھائین اُنپر عمل کرو لیکن جسطرح وہ اورون کو سکھاتے اور آپ عمل نہین کرتے تم ایسا نکرو اس مقام سے صاف ظاہر ہے کہ توریت سوا ہیکل کے اور ہرگز کسی کے پاس نرہی تھی اور انبیا کی

اور کتابین بہی اسیری بابل اور ہنگامہ انتوکس وغیرہ مین اکثر برباد ہو چکی
تہین حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ جو کچہہ فقیہ اور فریسی تہین سکہا ئین اُسپر عمل
کرو اور نہین تو یون فرماتے کہ فقیہون اور فریسیون سے کچہہ کام نرکہو بلکہ توریت
مین جو لکہا ہے اُسپر عمل کرو اور چونکہ توریت وغیرہ ہیکل کے ساتہ برباد
ہو چکی تہی اسی سبب سے حضرت متی وغیرہ کی انجیل مین نسب نامہ اور
بعض اور مقامون مین غلطی واقع ہوئی چنانچہ متی ۲ باب ۱۵ امین لکہا ہے کہ
مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہی اور متی نے یہ خدا کیطرف سے حضرت
مسیحؑ کی بابت پیشین گوئی بیان کی مگر ہوسیاہ ۱۱ باب ۱ مین یہ مضمون بنی اسرائیل
کی مصر سے نکلنے کی خبر دینا ہے متی نے زبردستی اُسے مسیحؑ کی بابت پیشین گوئی
ٹہرایا کیونکہ وہین دوسری آیت مین یعنے ہوسیاہ ۱۱ باب ۲ مین پہر اُنہی
بولائے ہوے کی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کی بابت یہ پیشین گوئی
ہے تو حضرت عیسیٰؑ کب بُت پرست ہو گئے تہے الغرض اگر متی نے ہوسیاہ
کی کتاب کو دیکہا ہوتا تو ایسا دہوکا کبہی نہ کہاتے صرف پہلی آیت کا مضمون
کسی سے سُنکر اُنہون نے لکہدیا اور اُسکے بعد دوسری آیت کی اُنہین
مطلق خبر نہ تہی تو بہی توریت کے احکام پر عمل کرنے کی اُن سب کو نہایت
ضرورت تہی تب حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ یہودی علما یعنے فقیہ اور فریسی
جو کچہہ تہین سکہاتے ہین اُسپر عمل کرو پہر کیا سبب کہ ابتک عیسائی سب توریت وغیرہ
کو جیسے کچہہ کہ آجکل موجود ہے انجیل وغیرہ کے ساتہہ مجلد رکہتے ہین اور اُنکی
آیتون سے کلیسیا مین وعظ کرتے ہین یہ صریح دلیل ہے کہ عیسائی مذہب بہی جہوٹا

مذہب سے جدا نہین ہے

پہر یہ کہ لوقا ۲۴ باب ۲۵ مین مسیح نے اپنے شاگردون سے فرمایا اے نادانون
اور نبیونکی ساری باتون کے ماننے مین سست فراجو کیا ضرور تہا کہ مسیح دُکہہ
اُٹہاے اور اپنے جلال مین داخل ہوا ور موسیٰ اور سب نبیونکی وے باتین
جو سب کتابونین اُسکے حق مین ہین شروع سے اُنکے لئے بیان کین انتہی
اس سے ثابت ہے کہ نبیونکی ساری باتونکا ماننا عیسائیون کو ضرور ہے دوسرے
اس سے یہ بہی ثابت ہے کہ کتاب کوئی موجود نہ تہی صرف زبانی باتین بیان
کین۔

میزان الحق چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ء دوسرے چہاپ شروع ۲ باب صفحہ ۵ مین فاضل پادری فنڈر
نے لکہاہے کہ اس سبب سے کہ اکثر یہودیون نے یسوع مسیح کو قبول نہین کیا
خدا کے غضب سے مسیح کے چالیس برس بعد ہیکل اور یروشلم دونون خراب
اور یہودی تتر بتر ہوگئے سو اُسوقت سے اب تک پراگندہ ہین انتہی بڑا تعجب ہے
کہ عیسائی علماء اپنے مذہب کے کمال روحانی ہونیکا بہی دعوی کرتے ہین
یہانتک کہ ظاہری طہارت وغیرہ تک کو بیہودہ اور بیکار جانتے ہین دیکہو میزان الحق
چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۱۷ و ۱۶ پہر عیسائی مذہب نہ قبول کرنیکے سبب یہودی قوم
کو یہہ جسمانی سزا ملنے کا کیا سبب ہے اور جسمانی سزا بہی وہ کہ خدا نے آپ
گویا یہودی قوم پر جہاد کیا اور تو بہی خدا نے سب یہودیون کو نہ مار پایا
کہ اب تک لاکہون یہودی دنیا مین باقی ہین اس سے ظاہر ہے کہ شرعی
تکلیفون سے بچنے کے لئے عیسائی مذہب کو روحانی مذہب کہتے ہین

پہر یہ کہ اگر بے ایمانی کے سبب سے یروسلم مین یہودیون نے یہ سزا پائی تو مسلمان
جو سیکڑون برسون سے یروسلم پر متسلط ہین اُنکی ایمانداری کا بمقابل عیسائیونکو
اقرار کرنا چاہیے کیونکہ فاندر صاحب ہی کے قول سے یروسلم مین متسلط رہنا
صداقت ایمان پر گویا خدا کیطرف سے مہر ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰ مین ہے
کہ اس واقعہ کے بہت دنون بعد رومیون نے وہان بتخانہ بنایا انتہی

رکن چہارم

پہر چونسٹہہ برس بعد اس بربادی کے جبکہ آدرین قیصر نے یہودیونکی بغاوت
دیکہی تو نہایت غصہ ہوکر حکم کیا کہ کوئی یہودی شہر یروسلم مین آنے نپاوے
اور کتنی ایک رومیونکو بہی وہان بسایا اور ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوائے اور
ایک مندر جوپیٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور کوہ کلوری پر ایک بُت کا جسکا نام وینس
(یعنے خوبصورتی کی دیوی) تہا نصب کیا بلکہ شہر کا نام بدلکر ایک اور نام جو
اُسکے گہرانیکا تہا یعنے ایلیہ رکہا معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت یہ سخت حکم شاہ مذکور
نے یہودیونکے واسطے جاری کیا اُسوقت عیسائی اُنسے علاحدہ ٹہرے کیونکہ اُنکو
یروسلم ہی مین رہنے کی اجازت تہی الکتاب کے مقامات المعروف رومن
چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۹ع صفحہ ۱۹
رومیونمین دستور تہا کہ جس عمارت کو کہود کر اُسپر ہل چلواتے اُس عمارت کو
بے اجازت بادشاہی مجلس کے کوئی پہر تعمیر نہین کر سکتا تہا اور رومن
تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۸۵ اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ سطر ۱
مین سے پہلے لکہا ہے کہ ترنتیوس رُوفس نے ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوایا اور

یہان آدرین قیصر کا نام لکہا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علماء اہلکتاب کو اس بات کے ثبوت مین شبہ ہے کہ ان دونون رومیون مین سے کون اس امر کا مرتکب ہوا دیکہو الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۱۹ اور گمان غالب ہے کہ ان دونون نے اپنے اپنے وقت مین یروسلم پر اپنا یہ غصہ ظاہر کیا ہو تو عجب نہین

اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب سکرٹری صدر بورڈ چہاپہ سکندرہ اکبرآباد ۱۸۴۹ء صفحہ ۳۰ دفعہ ۷ مین لکہا ہے کہ شہر یروسلم کے دوبارہ غارت ہونیکے بعد آدریان شہنشاہ روم نے کوہ مقدس پر جسکے اوپر ہیکل یعنے عبادتخانہ سلیمانؑ کا تہا ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی اور نام بدلکر ایلیہ قپطلینہ رکہا انتہی واضح ہو کہ حضرت عیسیٰؑ کے صعود کے بعد پہلی کلیسیا یعنے عیسائی جماعت جو دنیا مین قایم ہوئی وہ یروسلم کی کلیسیا تہی اس کلیسیا کی ابتدا مین یروسلم اور ہیکل دونون آباد تہے اور عیسائی جماعت کے لوگ وہان رہکر سب یہودیون کے دستورات یعنے ختنہ کرنا اور کوئی حرام گوشت نکہانا وغیرہ بجالاتے تہے اعمال ۱۵ باب ۱ — ۵ و ۲۱ باب ۲۳ — ۲۶ — اور قریب ڈیڑہ سو برس تک یہ سب دستور عیسائیون مین جاری رہے اسی باعث سے یروسلم کی کلیسیا کے اسقوف ملقب بہ اسقوف ختنہ ہین —

اُردو تواریخ کلیسیا چہاپہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۴۴ مین ہے کہ پطرس اور یعقوب اور یوحنا ختنہ کے حامی بنے رہے انتہی اور اُسی تواریخ کے صفحہ ۴۲ مین ہے کہ یہودی طریقے اور موسوی رسومات کی پابندی مسیحی کلیسیا مین عرصہ تک جاری رہے انتہی اور اُسی تواریخ کے صفحہ ۶۶ مین ہے کہ جو حکم حواری اور بزرگ یروسلم

من جاری کرتے تہے اسکی اطاعت دور دور تک لوگ سبہی کرتے تہے انتہی
چونکہ اسقدر مدت تک ختنہ کا دستور یروسلم کی کلیسیا مین جاری رہا تو اس
سے وہ بات غلط ہو گئی جو اعمال ۱۵ باب ۲۰ مین سب موسوی دستورات موقوف
کرکے صرف گلا گہونٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کہانے کی بابت حکم دیا گیا
تہا کیونکہ اگر اسوقت وہ دستورات کہ جنمین ختنہ بہی ہے موقوف ہو گئے ہوتے
تو اسکے بعد بہت مدت تک ختنہ کیون جاری رہتا اور غالباً اگر آدرین قیصر
کا خوف نہوتا تو اسوقت سے شاید ابتک بہی وہی سب موسوی دستورات
کلیسیائونمین جاری رہتے لیکن جب آدرین قیصر نے یہودیون سے سخت
ناراض ہوکر یہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مار ڈالا جائیگا تب فلسطین
یعنے یہودیہ کے عیسائیون نے اس خیال سے کہ مبادا ہم بہی یہودیونکے
ساتہ غضب سلطانی مین گرفتار ہون جان و مال کے خوف سے رسومات
موسوی کو بالکل ترک کردیا اور مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیکر غیر قومونکی
جماعت مین شامل ہو گئے یعنے نامختونونکا سا سب طور و طریق اختیار کر لیا
اور اسی سبب سے آدرین قیصر نے راضی ہوکر انہین یروسلم ہی مین رہنے
دیا صرف یہودیون اور مختون عیسائیون کو یروسلم سے نکالا اس کلیسیا مین
یہ مارقس نام ایک غیر یہودی اسوقت تہا اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ
۱۸۷۶ع صفحہ ۷۶) اسکے سوا اعمال ۱۵ باب ۲۲ و ۲۳ مین جو کہا ہے کہ
رسولون اور بزرگونکی طرف سے انطاکیہ کی کلیسیا کو سب موسوی دستورات
ترک کرکے صرف گلا گہونٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کہانے کی بابت

لکہہ کر بہیجا گیا تہا وہ خط بہی مجموعۂ اناجیل مین موجود نہین ہے اسواسطے اُس
حکم کا بہت اعتبار نہین پایا جاتا مگر پلوس کے خطونین جو بزعم علماء عیسائی
سنہ ۵۰ع او ۷۰ عیسوی کے درمیانین لکہے گئے اُنمین جو نہ صرف ختنہ اور نامختونکو
برابر بلکہ ختنہ کو بیضرورت لکہا ہے معلوم نہین کہ اُس مدت تک جبتک کہ ختنہ
کا دستور کلیسیاء یروسلم مین جاری رہا یہ خطوط کہان چہپے رہے جو نامختونی
کی تعلیم کلیسیا مین نہین جاری ہونے پائی اور اسقدر مدت کے بعد یہ سبب
خطوط کہان سے نکل آے جو آدرین قیصر کے ظلم کیوقت نامختونی کی تعلیم
سکہاتے ہوے کام آگئے گویا آدرین بُت پرست کا حکم عیسائی سمجہ کی بموجب
الہام و وحی کے موافق تہا کہ پلوس رسول کی تعلیم کے مطابق نکلا اور
خوبی یہ کہ پلوس مقدّس نے اپنے خطونین ختنہ کو بیکار لکہا ہے اور آپ ہی
دربہ اور لسطرہ مین طمطاؤس کا ختنہ کیا تہا (اعمال ۱۶ باب ۱-۳)
نور افشان مطبوعہ ۲۵ مارچ ۱۸۷۵ع صفحہ ۹۵ مین پادری ویری صاحب
لکہتے ہین کہ ختنہ کا عہد ابراہیم اور اُسکی نسل کے ساتہہ مخصوص و متعلق تہا
نہ عوام خلایق سے اور نہ شرط نجات محض نشان ابراہیمی ہونے کا مقرر
ہوا تہا۔ کتاب اعمال الرسل مین صرف غیر قومونکی نسبت ممنوع مرقوم
ہوا نہ کہ نسبت یہود کے اکثر یہودی عیسائی ابہی تک اپنے درمیان اُس
عہد کی رعایت کرتے اور رسم ختنہ کو جاری رکہتے ہین اُنکے حق مین انجیل
مین ممانعت کہین نہین آئی انتہی پیدایش ۱۷ باب ۱۳ و ۲۳ سے جہان
لکہا ہے کہ کیا گہر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہین انتہی

ظاہر ہے کہ نسل ابراہیم کے ساتھہ یہ عہد مخصوص نتہا بلکہ ہر شخص پر جو خدا پرستونمین
شامل ہوتا ختنہ واجب تہا اور نصارا کو بیٹ (یعنے قبطی) مین ابتک سنت (یعنے
ختنہ) کرنیکا جاری ہے انتہیٰ (از سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ع صفحہ ۲۱۴ سطر ۲
ترجمہ تہیبر) بلکہ قدامت اس رسم کی بہی ابراہیم سے پہلے ممالک مصر اسیبنا
اتہوپیا اور اور وینین جہان کہ مذہب یہودیونکا شایع نتہا پرانے پرانے
مصنفین کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے انتہیٰ (از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ تہیبر
صفحہ ۲۱۳ و ۲۱۴) پہر اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۴ مین لکہا ہے قولہ بلکہ زمان
حالمین بیچ ولایت مصر کے سنت مسلمانونکی عورتونکے بطریق معالجہ کے
ہوتی ہے - اغلب ہے کہ ابتدا مین موافق اُس رسم کے ہوئی ہوگی اتہی
یعنے یہ عورتونکا ختنہ اسلامی شریعت سے نہین کیونکہ اگر ایسا ہوتا اور
سب ملکونمین اسکا رواج ہونا خطا سمجہا جاتا اس سے ظاہر ہے کہ مصرمین
عورتونکا ختنہ ازروے شریعت اسلام نہین بلکہ قدیم دستور ملک سے ہے
دوسرے یہ کہ یہ ختنہ جو سنت حضرت ابراہیم کی ہے تو یہودیونمین بہی
عورتونکے ختنے کا رواج نہین ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ سے
یہ رسم مصرمین رایج نہین بلکہ اُس ملک کے قدیم دستور سے ہے دیکہو
پیدایش ۱۷ باب ۱۰-۱۴
پس یہ عجیب طور مضبوط ایمان کا ہے کہ پلوس نے تو کہا ہی تہا کہ مین ہر طرح
لوگونمین اُنہین سا بنگیا (اول قرنتیونکا ۹ باب ۲۰-۲۲) مگر اور سب عیسائی
جماعت بہی ہمیشہ ایسے ہی چالاک رہے چنانچہ مسیحؑ کی گرفتاری کے وقت

سب ساتھی بھاگ گئے اور ایک یعنے پطرس حواری جو پیچھے پیچھے گئے اُنکا
حال اُن بھاگے ہووں سے زیادہ خراب ہوا کہ تین بار اپنے خداوند کا
انکار کرنے بلکہ ایکبار اپنے خداوند کو بُرا ہی کہنے پڑا (متی ۲۶ باب ۶۹ سے
۷۵) اور جب رومی فوجکی یروسلم پر آنے کی خبر سُنی تب سب عیسائی
یروسلم سے بھاگ گئے اور جب آدرین قیصر نے یہودیون کو ستایا تب اُنہنے
سارے طور و طریق مذہبی سے بھی دست بردار ہوگئے تاکہ یہودیون سے
مشابہت نرہے یعنے نہ اپنے خداوند کا اُسکے گرفتار ہونے کے وقت ساتھ
دیا اور نہ اپنے خداوند کے گھر کا اُسکی بربادی کے وقت ساتھ دیا کہ پہلے ہی
سے بھاگ گئے اور نہ اپنے خداوند کے دستورات کی حفاظت کی کہ خطرہ
کیوقت بالکل اُنسے دست بردار ہوگئے چنانچہ اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ
ولیم میور صاحب مین لکھا ہے (صفحہ ۸ باب ۱ دفعہ ۱۳) مسیح کے حواریون
اور شاگردون نے ابتک اُسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب کو بالکل نہین
سمجھا تھا اور اُنکا سُست ایمان دنیوی نعمتون اور فائدون کی اُمید
مین لگا تھا اُسکے گرفتار ہوتے ہی وے سب بھاگ گئے اور پطرس نے جو
عدالت مین گیا وہان اپنے خداوند کا انکار کیا پھر مسیح کی مصلوبی کے بعد
سب بالکل مایوس اور نا امید ہوگئے وہ عمدہ اور عجیب بات جسے عیسٰی
نے برابر سکھایا تھا ہنوز اُنہون نے نہین سمجھی تھی کہ اُسکا مرنا دنیا کی زندگی
اور نجات ہوگی انتہی گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۸
مین لکھتے ہین کہ . . . .

باوجودیکہ محمدؐ اور عیسیٰؑ کی ابتدائی تاریخوں میں ایسے حالات میں جن میں عجیب مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسے ہیں جنمیں بالکل اختلاف ہے مثلاً عیسیٰ کے اول بارہ مرید جنکو ناتربیت یافتہ اور کمرتبہ مانا گیا ہے بخلاف محمدؐ کے اول مرید دیکھے کہ بجز آپ کے غلام کے سب لوگ بڑے ذی عزت تھے اور جب وے لوگ خلیفہ اور افسر افواج اسلام کے ہوئے تو اُس عہد میں جو کچھ اُنہوں نے اعمال کئے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُنمیں اعلیٰ درجہ کی لیاقتیں ہیں اور حالیاً یہ آسانی دعویٰ کہا جا سکتا ہے حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۳ دفعہ ۱۸ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء پھر گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲۵ میں لکھتے ہیں کہ

. . . .

ساتوین صدی میں عیسائی مصنف بکثرت تھے یہ نہایت عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ اُنمیں کسی نے یہ جرأت نکی کہ آپکے یا آپکے خلفاء اولین کی حیات میں عرب کے پیغمبر کی مسائل کے رد کرنے پر قلم اُٹھاتے اور مجکو یقین ہے کہ ساتوین صدی کی کوئی کتاب مسائل دین محمدی کے رد میں نہیں ہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۷۶ دفعہ ۱۲۵ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء

تعجب کہ حضرات حواریوں کے عہد ہی میں جعلی انجیلین تصنیف ہونا شروع ہو گئی تھیں جیساکہ دیباچہ انجیل لوقا اور گلتیوں کی ا باب ۶ میں ہے

پھر وہی صاحب فرماتے ہیں کہ عیسائی اسکو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ محمدؐ کے

مسایل سے وہ درجہ ارشاد دینی کا آپکے پیرونمین پیدا کیا جسکو عیسیٰ کے تابعدارون مین تلاش کرنا بیفائدہ ہے اور آپکا مذہب اس تیزی کے ساتھہ پہیلا جسکی نظیر ان دین تینیسویین نہین چنانچہ نصف صدی سے کم مین اسلام بہت سے عالیشان اور سرسبز سلطنتونپر غالب آگیا۔ جب عیسیٰ کو صلیب پر لیگئے تو اُنکے پیرو بہاگ گئے۔ برعکس اسکے محمدؐ کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپکے بچاؤ مین اپنی جانین خطرہ مین ڈالکر کل دشمنونپر آپکو غالب کیا (از حمایت الاسلام صفحہ ۷۶ دفعہ ۱۲۳ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ فری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء)

لیکن اہل اسلام مین تو حضرات حواریونکے مراتب انبیاء مرسل کی برابر جانتے ہین دیکہو سورہ یٰس رکوع ۲ اذ ارسلنا الیہم اثنین فکذبوہما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون شاہ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نے اُسکے حاشیہ مین لکہا ہے کہ یہ شہر انطاکیہ تہا حضرت عیسیٰ کے دو یار وہان پہنچے شہر والون نے ٹالدئے مگر ایک شخص وہان سچے دل سے ایمان لایا پہر تیسرے یار بہی پہنچے۔ آگے نقل کرتے ہین کہ قوم نے اُس شخص کو شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے جیتا اُٹہا لیا انتہیٰ اور تفسیر حسینی مین انکے یہ نام لکہے ہین شمعون (یعنے پطرس) یحیٰ (یعنے یوحنا) توما (یعنے تہوما) انتہیٰ دیکہو متی ۱ باب ۲ و ۳۔ اور سورۃ الصف رکوع ۲ مین بہی حضرات حواریون کی توصیف مرقوم ہے کہ قال الحواریون نحن انصار اللہ تفسیر حسینی مین لکہا ہے گفتند حواریون کہ مائیم ناصران دین خدا وفی الواقع نصرت کردند دین عیسیٰ را انتہیٰ

پہر اُسی اردو تواریخ کلیسا مصنفہ ولیم میور صاحب مین لکہا ہے (صفحہ ۸۱ تا ۸۲ دفعہ ۵ مطبوعہ سکندرہ اکبر آباد سنہ ۱۸۴۹ع) جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا تب بہت مسیحی یروسلم مین پہر آئے اسواسطے کہ اگرچہ ہیکل اُسمین باقی نہین رہا تو بہی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے تہے انتہی

اب دیکہیے کہ اسکے برخلاف ہندی مورخ تواریخ کلیسا لکہتا ہے کہ جسکو عرب لوگ آجتک اگرچہ اسکی عظمت جاتی رہی تو بہی بیت المقدس کہتے ہین انتہی اور اردو تواریخ کلیسا مصنفہ ولیم میور صاحب سے ظاہر ہے کہ مسیحی لوگ یروسلم کو اگرچہ ہیکل اُسمین باقی نہین رہی تو بہی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے تہے انتہی اور فی الحقیقت تمام دنیا کے عیسائی اور یہودی ابتک ایسا ہی جانتے ہین سوا بعض کے جیسے کہ مورخ ہندی تواریخ کلیسا چہاپہ بپ ٹسٹ مشن پریس کلکتہ سنہ ۱۸۴۶ع

رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع جلد ۲ صفحہ ۲۳۲ مین لکہا ہے کہ ستر برس تک دو ہی اسقوف اس کلیسیا (یروسلم) مین تہے (اردو تواریخ کلیسا مطبوعہ سنہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۷۵ مین ان دونون اسقفونکے نام یعقوب اور شمعون لکہے ہین) اُسکے بعد تیس برس کے عرصہ مین تیرہ اسقوف ملقب بہ اسقوف ختنہ رہے اور یہ خطاب ختنہ کی یہودی رسم انکی جماعتونمین جاری رہنے تہا یہودداہ جو انمین سے پہلا تہا بہت عیسائیونکے ساتہہ برکوکب کے فتنہ مین مارا گیا اسوقت یہودیونکے متمردی اور بلوے سے باز نرہنے کے سبب آدریان شہنشاہ کے عہد مین یروسلم دوبارہ غارت کیا گیا اور اسقوف ختنہ کا سلسلہ تبہی سے منقطع ہوا انتہی مگر بعض عیسائیون نے اپنے قدیم دستورات مذ

غلط [illegible]

بارہوان غلط

کو نچوڑا اور رسومات موسوی ختنہ وغیرہ کو ادا کرتے رہے اور صوبہ پریا مین اپنی
جماعتین قایم کین تہین یہی عیسائی جماعتین ابیونی فرقہ کہلاتی ہین (رومن
تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۷) کیونکہ جب ہیرودیس مرگیا اُسکے تین بیٹے تہے اُسکی بادشاہت
تین حصّے ہین تقسیم ہو گئی یعنے ریاست یہودیہ اور ادومیہ اور سامریہ ارکلاوس
کے ورثہ مین آئی اور بیت عبنا اور تراخونتیس وغیرہ فیلپوس کے اور گلیتہ اور
پریا انطپاس کے یہ سب بیٹے عرف مین ہیرودیس کہلاتے تہے اور وہی ہیرودیس
ہین جنکا ذکر اکثر انجیل مین اور رسولونکے اعمال مین مندرج ہے (از رومن تفسیر
اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۹) یہہ ارکلاوس بہی (جو یہودیہ کا حاکم تہا) اپنے باپ کی
مانند ظالم تہا چنانچہ عید فصح کے دن ایکدفعہ اُسنے تین ہزار آدمیونکو قتل کیا تہا
جب نو برس حکومت کر چکا اگسٹس شاہنشاہ نے اُسے ان بدذاتیونکے سبب
ملک یہودیہ سے خارج کیا اور ملک گال کو جو بالفعل فرانس کہلاتا ہے بہیجدیا
وہ اسی ملک مین مرگیا (رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۰) اور یہودیہ روم
کا ایک صوبہ ہو گیا تہا۔
اسی ابیونی فرقہ کا عقیدہ یہ تہا کہ مسیحؑ کو محض آدمی جانتے تہے (از رومن تواریخ
کلیسیا صفحہ ۹۷) اور اسی ابیونی فرقے کے لوگ صرف متی کی انجیل کو قبول
کرتے تہے (ایضاً رومن تواریخ صفحہ ۹۷) یعنے عبرانی انجیل متی کو وہ مانتے تہے
(دیکہو موشیم کی تاریخ جلد ۱ مطبوعہ ۱۸۳۲ء) اور نسب نامہ اُس انجیل مین نہ تہا
اور یہی ابیونی فرقہ پلوس کے نامجات کو رد کرتا تہا اور پلوس کو توریت سے پہرا
ہوا کہتا تہا (از تفسیر لارڈنر مطبوعہ ۱۸۲۷ء جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۳) اسکی وجہ یہ ہے کہ

ابونی فرقہ کے لوگ شریعت موسوی پر عمل کرتے تہے اور پلوس کے خطون مین ختنہ وغیرہ سب موسوی دستورات پر عمل کرنیکی ممانعت ہے دیکہو گلتیونکا ۵ باب ۲ و ۳ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۹ وغیرہ واضح ہو کہ انجیل مین جو خط یہوداہ حواری کے نام سے کہلاتا ہے وہ قدیم زمانہ مین اسی یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کا سمجہا جاتا تہا (دیکہو تواریخ بیبل مطبوعہ ۱۸۵۰ع) اس یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کے مارے جانیکا حال اسطرح روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۰۶ مین لکہا ہے کہ ملک یہودیہ مین ایک شخص برکوکب نامی نے آپکو مسیح ظاہر کیا اور اکثر یہودیون نے اسکو قبول کر لیا اور وے روم کی سلطنت سے باغی ہو کر چاہتے تہے کہ عیسائی بہی انکے شامل ہوجائین مگر انہون نے انکار کیا اب جسقدر عیسائی گرفتار ہوسکے برکوکب نے سخت عقوبت کر کے سبکو قتل کروایا بعد اسکے روم کی فوج نے اسکو مغلوب کر کے مار ڈالا اور یہودیون مین سے بہت کو مارا اور اس دہوکہ سے کہ عیسائی بہی یہودی ہین انمین سے بہی اکثر کو مارا انتہی اسیوقت سے عیسائیون نے یہودیون سے مشابہ نرہنے کیواسطے ختنہ وغیرہ یہودی دستورات کو ترک کر دیا پہر ولیم میور صاحب کی اسی اردو تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰ دفعہ ۴۳ مین لکہا ہے ایشیائے کوچک یعنی مشرق کے مسیحی مشابہانی کیواسطے عید فصح کو وقت مقرری پر یہودیونکے یعنے انکے پہلے مہینے کی چودہوین دنکو مانتے تہے اور تین روز بعد بلا لحاظ دنکے مسیح کے پہر جی اٹہنے کی عید کی تعظیم کیا کرتے تہے برعکس اسکے مغرب کی جماعتین جی اٹہنے کی عید ہمیشہ اتوار اور اس سے ۲ دو دن پیشتر یعنے جمعہ کو فصح مسیحی مقرر کرتے تہے الغرض پچہم کے مسیحی قید جمعہ اور اتوار اور پورب والے بلا تعین دنکے یہودی مہینے کی

تاریخ مانتے تھے انتہیٰ اس سے ثابت ہے کہ نہ صرف یروسلم کی کلیسیا بلکہ اُسکے بعد
بھی سیکڑون برسون تک اُن تمام دُور دُور ملکونکے عیسائیون مین شریعت موسوی
کے دستورات مانے جاتے تھے مگر اب کسی پروٹسٹنٹ عیسائی کو عید فصح مانتے نہین
دیکھا اور ختنہ وغیرہ کا تو نام بھی نہین ہے پس یروسلم کی بربادی اگرچہ اُن پہلی
جماعت عیسائی یعنے کلیسیاء یروسلم کا کہ جنمین یہودی دستورات سب جاری تھے
خوشی اور فلاح مذہب کا باعث نہوتی ہو مگر اس زمانہ کے عیسائیونکی کہ جو سب
شرعی تکلیفات سے اپنکو آزاد جانتے ہین البتہ خوشی کا باعث ہوئی لیکن لوقا ۱۳
باب ۱-۵ مین ایک دفعہ کا ذکر لکھا ہے اُسوقت کتنے حاضر تھے جو اُسے (یعنے مسیح کو)
ان گلیلیونکی خبر دیتے تھے جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیونکے ساتھ ملایا تھا
(یعنے قربانی گزرانتے وقت ہیکل مین اُنہین قتل کیا تھا) یسوع نے اُنہین جواب دیا
کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ گلیلی سب گلیلیون سے زیادہ گنہگار تھے کہ ایسا دُکھ پایا مین تمسے
کہتا ہون نہین پر اگر تم توبہ نکرو سب اسیطرح ہلاک ہوگے یا وے اٹھارہ جنپر
سِلوآم مین بُرج گرا اور دب مرے کیا سمجھتے ہو کہ وے یروسلم کے سب رہنے والوں سے
زیادہ گنہگار تھے مین تمسے کہتا ہون نہین پر اگر توبہ نکرو تم سب اسیطرح ہلاک
ہوگے انتہیٰ پس ایسے آدمی کوئی کیون نہو جو الزام لگاتا ہے تکلیف بیجا عذر نہین کیونکہ
جس بات مین تو دوسرے کو الزام لگاتا آپ کو مجرم ٹھہراتا ہے (رومیونکا ۲ باب ۱)
پھر اُسی اردو تواریخ کلیسیا مین لکھا ہے (صفحہ ۳۰ دفعہ ۸) الغرض یروسلم اور ملک
یہودیہ کی کلیسیا کی اتنی ہی خبر معلوم ہوئی لیکن اس خبر سے جو فی الحقیقت بہت
کم اور ناتمام ہے اسقدر دریافت ہوا کہ یہودیون عیسویون مذہب نے بتدریج و

دآہستگی رواج پایا اور آخر کو کم پہیلا یہہ بات جسٹن شہید کے بیان سے جو یہودیہ کے
قرب وجوار ملک سامریہ کا ساکن اور مسیح کے بعد دوسری صدی مین عیسائی ہوا
تہا زیادہ تر ثبوت پاتی ہے اور وہ اُس نواح مین اور اُس زمانہ کی بابت گواہ
معتبر اور شاہد عادل ہے اُسکی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیہ اور سامریہ کے
علاقہ مین بہ نسبت اور قوم اور ملکون کے عیسائی تعداد مین تہوڑے اور ایمان مین
کم مستحکم اور مضبوط تہے انتہی اور اسیطرح دوسری اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ... صفحہ ...
اس بیان سے کئی باتین ثابت ہوتی ہین (۱) یروسلم کی کلیسیا کے دستورات
سے جو حواریون کے زمانہ مین جاری تہا اس زمانہ کے عیسائیونکو بخوبی اطلاع نہین ہے
اور یہہ جو کچہہ کہ بعض دستورات یہودی جیسے کہ ختنہ وغیرہ کا اُن عیسائیون مین رایج
رہنا لکہا ہے بہت کم بیان ہے غالباً اُنکے عقاید بہی اس زمانہ کے عیسائیون سے
مختلف تہے کہ جنکی ان تک خبر نہین پہنچی (۲) یہودیون نے اُس زمانہ کے بعد
جو جو عقاید کہ عیسائیون مین رایج ہوئے اُنہین منظور نہین کیا اور نہ آپ اُس مذہب
مین شامل ہوے چنانچہ یہہ بات اُس قول سے جو لکہا ہے کہ آخر کو کم پہیلا ظاہر
ہے (۳) یہہ جو لکہا ہے کہ ایمان مین کم مستحکم اور مضبوط تہے اس سے ثابت ہے
کہ یروسلم کی کلیسیا کے عیسائی اس زمانہ کے عیسائیونکا سا عقیدہ نہین رکہتے
تہے شاید حضرت عیسیٰ کی نسبت اُنکا عقیدہ بہی نہ تہا جو اس زمانہ مین عیسائیو
عقیدہ ہے تب ایمان مین کم مستحکم اور مضبوط سمجہے گئے۔
پس شہر یروسلم ایلیہ نام سے قسطنطین کے عہد تک نامزد رہا یعنے سنہ ۳۰۶ مسیحی تک
اس زمانہ مین والدہ قسطنطین ہلینہ نام نے جو مشہور مسیحی تہے قبل سنہ ۳۲۶ مسیحی

مسیحی کے ملک یہودیہ اور یروسلم مین بہی کئی ایک گرجے تعمیر کئے انتہی (الکتاب کے
مقامات المعروف صفحہ ۱۹) اسوقت سے عیسائی حکومت یروسلم مین قایم ہوئی
کیونکہ قسطنطین شاہنشاہ روم عیسائی ہوگیا تہا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۸)
اسکا حال عیسائی علماء کی معتبر کتابون مین اس طرحپر ہے کہ جب قسطنطین
بادشاہ نے اپنے خسر کو مارڈالا اور طبیعت پر کچھہ گہبراہٹ اور بیچینی ہوئی اور اُسکے
کاہن نے اُسکا قصور معاف نکیا تب لاچار ہوکر اُس نے عیسائی پادریون کو
بلوایا اُنہون نے کہا کہ اگر آپ عیسائی ہوجائین تو ہم ابہی آپکا قصور معاف کئے
دیتے ہین (یہہ دستور گناہ بخشدینے کا یوحنا ۲۰ باب ۲۳ کے موجب رومی کلیسیا
مین سیکڑون برسون سے جاری ہے) یہہ سنکر قسطنطین عیسائی ہوگیا اور عجب
طرحکا عیسائی ہوا کہ پہلے ہی اُس نے اُس کاہن کو جسنے اسکے گناہ معاف
کرنیسے انکار کیا تہا مروا ڈالا پہر اپنی بی بی فاسنہ اور اپنے بیٹے کرسپس کو
اور دونون بہتیجون اور چہوٹے بہانجے اور بہتیرے دوست آشنا ؤنکو قتل
کیا (اف ہالکس صاحب کا دورات کا مباحثہ اور تذکرۃ الکاملین مصنفہ نامور
ریاضی دان عیسائی بابو رامچندر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۳۲-۳۴
بابو رامچندر صاحب عیسائی تذکرۃ الکاملین کے صفحہ ۳۳ مین یہہ بہی لکہتے ہین
کہ قسطنطین نے اپنے سالہ کو اور اپنے داماد لسی نس کو گرفتار کر کے مروا ڈالا
انتہی یہہ وہی کانسٹن ٹین یعنے قسطنطین ہے جسنے شہر قسطنطنیہ کی بنیاد ڈالے
اور آباد کیا اور دار الخلافت ملک روم کا شہر روم قدیم سے اُٹہا کر شہر قسطنطنیہ
مین مقرر کیا (از تذکرۃ الکاملین مصنفہ بابو رامچندر عیسائی مطبوعہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۳۶)

(۳۲۴) مجلس نیقیس اسی نے جمع کی تہی تاکہ اریوس کی تعلیم کا جو مسیحؑ کی الوہیت سے انکار رکہتا تہا فیصلہ کیا جاے کیونکہ اریوس نے مسئلہ انکار الوہیت مسیحؑ کو دونون یوسی بیوسون اوراور علماء کی مدد سے خوب پہیلانا شروع کیا تہا اور اتہانیسیس اُسکا مقابل ہوا تہا تب قسطنطین نے یہ مجلس جمع کی چنانچہ اِسی مجلس مین تین سو اٹہارہ پادریون نے بہی تثلیث سے انکار کیا اور بعضے لوگ تثلیث کے تو قایل ہوے مگر حضرت مریم کو بجاے روح القدس کے داخل کرتے تہے اسی سبب سے اُن لوگونکا نام میریانائٹ رکہا گیا تہا لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے انکار کریگا اُسکا مال ضبط ہو کر جلا وطن کیا جائیگا تب اکثرون نے بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کر دئے سو اُسوقت سے تثلیث قایم ہوئی اور اتہانیسیس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا (سیل صاحب) مگر اریوس کے مرنیکے بعد تک اُس تعلیم کے مباحثہ کا آخر نہوا چنانچہ شہنشاہ کانسٹن تیوس نے اریوس کی تعلیم کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسین سنہ ۳۵۴ع اور سنہ ۳۵۵ع آرلیش اور میلن شہر و مین جمع ہوئین اُنمین سے اکثر لوگ اُس تعلیم کو قبول کرتے تہے۔ اسی دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستاے گئے بلکہ جان سے بہی مارے گئے اور بڑی خونریزی کی لڑائیان ہوئین اریوس کی تعلیم اُسکے پیچہے بہی پچاسو برس تک بڑے برگشتہ انگو دینی قبیلی کو دنیا مین جاری ہوئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۹) اور جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۱۴۴ مین لکہتے ہین کہ اس مجلس نے پہلے پہل سنہ ۳۲۴ع مین حضرت مسیحؑ کی خدائیکا مسئلہ نکالا ہے اور اسی بادشاہ کے عہد مین یوسی بیوس اور محرفین کی معرفت مسیحؑ کی

پیدایش کے سنہ ابتدائی عالم سے ۳۹۹۹ قرار دئے گئے انتہی از کتاب انگریزی
جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۴۴) اور چونکہ سنہ عیسوی چار ہزار چار پیدایش
عالم سے شروع ہوتی ہین دیکھو حاشیہ متی ۲ باب انجیل مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ع و
حاشیہ کتاب پیدایش ۱ باب مطبوعہ ایضاً اس حساب سے سنہ عیسوی حضرت
عیسیٰ کی پیدایش سے چار برس بعد شروع کئے گئے ہین تو عمر حضرت عیسیٰ کی
۳۷ برس قرار پاتی ہے حالانکہ سب عیسائی علما کا اتفاق اسی پر ہے کہ حضرت
عیسیٰ کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تہی اسکی تشریح مین پادری فکس صاحب مشنری
لکہنو اپنی کتاب موسوم بہ اصلاح سہو مطبوعہ امریکن مشن پریس لکہنو باہتمام
پادری سمور صاحب ۱۸۷۱ع صفحہ ۱۰۱ مین جان ڈیونپورٹ صاحب کا قول
اول لکہکر اسکا جواب لکہتے ہین چنانچہ قولہ ابتدا سنہ چہہ سو عیسوی تک سال
ولادت خداوند یسوع معلوم تہا کہ تعین تاریخ واقعات مین بکار آمد ہوتا یہا تنک
کہ اکزی گسس دونیسی وس ایک رئیس رومی نے سال عیسوی کو رواج دیا
(جواب) انجیل لوقا ۳ باب سے خداوند مسیح کی ولادت کا سال صاف معلوم
ہوتا ہے یعنے قیصر طبریوس نامی بادشاہ روم کی سلطنت کے پندرہوین برس
مین یوحنا اصطباغی نبوت کرنے لگا اور خداوند مسیح چہہ مہینے بعد اسی خدمتگزاری
مین داخل ہوا بموجب اسی باب کے ۲۳ آیت کے وہ تیس ۳۰ برس کا تہا پادری
موصوف کا کام یہہ تہا کہ اسنے اپنے دنو مین رومیونکی تواریخ سے حساب کیا کہ خداوند
مسیح کی ولادت سے اسوقت تک کتنے سال گزر گئے تا کہ تاریخ سنہ عیسوی مقرر
کرین لاکن چار برس کی غلطی ہوئی کہ فی الحقیقت ٹہیک حساب کیموافق اسکی

ولادت چار برس پیشتر ہوے پس انجیل مین اسی سال کا صاف بیان ہے اور
جو چار برس کا فرق ہے سو پچپن حساب کی اصلاح سے ظاہر ہوا انتہی مفتاح التواریخ
کے صفحہ مین ہے تاریخ عیسوی کہ حالا رایج العصر ہست چہار سال وہفت روز بعد
از ولادت آنحضرت بعبارت آوردہ اند آنحضرت او ندیسی ام سالگی شروع بدعوت
خلق نمود چون ہفت سال بدعوت خلایق پرداخت وازعمرش سی وشش
سال وسہ ماہ گذشت پیلوس پلاطوس بادشاہ یہودیہ اورا مصلوب ساخت
واین سانحہ پرالم بروز جمعہ سیوم ماہ اپریل سنہ ۳۳ سی وسہ عیسوی آن روز کہ عید
فصح یہودیان بود بوقوع آمد انتہی
واضح ہو کر یہہ جان ڈیون پورٹ صاحب وہی ہین جنکی کتاب کا ترجمہ دہلی مین
موید الاسلام اور لکہنؤ مین مظاہر الحق مطبوع ہوا اور جنکی نسبت پادری نکلسن صاحب
اپنی کتاب اصلاح سہو کے شروع مین لکہتے ہین کہ جان ڈیون پورٹ صاحب
کی تصنیف کا ترجمہ انگریزی زبان سے اردو زبان مین بنام مظاہر الحق ہوا جسکی بابت
حضرت محمد پیغمبر اسلام اور قرآن کی معذرت ہے یہہ تصنیف دونون قوم یعنی عیسائی
اور اہل اسلام کی نظر مین غیر معمول اور تعجب انگیز ہے حقیقی مسیحی اپنے مذہب کے
قدردان مین اس تصنیف سے واقف ہوکر غم کہاتے اور بیزار ہوتے ہین کہ
ایک اُنمین سے جسنے عیسوی مذہب مین تربیت پائی اور اب تک عیسائی کہلاتا ہے
اسلام اور اُسکے بانی کا حافظ اور مددگار رہا اہل اسلام اُنکی برابر متعجب ہو
اپنے طریقے کے ایسے غیر مترقب اور سرگرم حامی اور خیرخواہ سے مسرور ہوتے
یہہ سمجہکر کہ تصنیف مذکورہ کے ذریعے سے اُنکی ملت کی فضیلت اور رونق آشکار

ہوئی مگر راقم بافسوس اعتراف کرتا ہے کہ ان ایام مین فرنگستان کے بہت علما
وفضلا صاحب موصوف کیطرح طریق حق سے منحرف ہوے انتہی پس جان ڈیون
پورٹ صاحب کے قول اور پادری فلکس صاحب کے جواب سے تعین سنہ عیسوی
زمانہ سنہ چہہ سو عیسوی سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر قسطنطین اول کیوقت سے ہو
تو بہی چوتہی صدی عیسوی مین کچہہ کلام نہین ہے اور اُس بادشاہ کا بیٹا کانسٹن
ٹین ثانی بہی دیندار اور بُت پرستی سے بیزار تہا اور قسطنطین اول کی والدہ نے جو کہ
اسی برس کی تہی اور عیسائی مذہب مین دیندار مشہور تہے یروسلم کا حج کیا اور
وہان جا کر گرجے بنواے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲) اس سے پیشتر
سب رومی بادشاہ بُت پرست تہے لیکن جولین قیصر کیوقت مین جو کانسٹن
ٹین ثانی کا جانشین تہا پہر روم مین بُت پرستی کا رواج ہو گیا مگر اسکے بعد عیسائی
دین کی بنیاد رومی شاہنشاہون مین پڑ ہی گئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۹) ہو
سنہ ۴۰۰ع کے قریب شمالی اطراف کی کئی وحشی قومین سلطنت روم پر چڑہ کے آ
قابض ہوئین یہہ قومین بُت پرست اور نہایت بیعلم اور وحشی تہین اور
جہان کہین اُنکا غلبہ ہوا اُنہون نے سارے مدرسون اور کتب خانون اور
علم و دین کے مکتوبون اور نوشتون کو بہسم کر ڈالا (یعنے جلا دیا) اس بڑی آفت
کے سبب اُن سارے ملکون کے اوپر بے علمی کی راتون رات کی تاریکی کئی
زمانہ تک چہائی رہی اور مسیحی ایمان کا ایک بڑا تبدل ہو گیا اسی زمانہ کے بیچ دین محمدی
شروع ہوا تہا (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۲۹ حصہ ۳ باب
مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۳۷) سنہ ۴۰۰ع سے سنہ ۱۴۰۰ع تک الارکن سے نے تین دفعہ

اٹلی پرچڑہائی کی آخرہ شہر روم کو قبضے مین لایا اور اُسکے باشندونکو مارا ورمکانونکو
جلا اور مال واسباب کو لوٹ کے شہر کو ویران کیا مگر مسیحی لوگ اور اُنکے مکانات
اس تباہی سے بچ گئے اتنے مین سُوے وی اور واندل اور الانی اور برگندی
وغیرہ الیمانی فرقون نے ٹڈیّ کی مانند ملک فرانس پر اوترکے جو کچھ اُنکے سامنے
پڑا سب چاٹ لیا انہون نے رہین ندی پر کے اچھے شہرونکو نیست و نابود کرکے
کئی ہزار مسیحیون کو تلوار سے قتل کیا ملک اسپین مین بہی انہون نے ویسی ہی
سختی کرکے اسقفون اور پادریونکو قتل کر عیسائی جماعتونکو پراگندہ کیا اور
جن ملکونکو مغلوب کیا تہا انہین جٹہی ڈالکر بانٹ لیا ملک گال سُوے وی اور
واندل لوگونکو ملا الانیون نے ملک پرتگال کو لے لیا اور باقی الیمانی فرقون نے
اسپین کو لیا سنہ ۴۵۰ع کے قریب ہن لوگ بحیرہ آضف کے اوتر کوہ قاف
پر سے اوترکے یورپ کے تمام ملکون پر پہیل گئے اُنکا راجہ اٹیلا کوتاہ قد اور بدن کا
دُبلا تہا لیکن ایسا بہادر اور ظالم کہ جہان کہین جاتا سب لوگ اُس سے ڈرتے
رہتے اُسنے آپکو خدا کا کوڑا کہا اور جو لوگ خدا سے نہین ڈرتے تہے وہ بہی اُس سے
ڈرے وہ تخمیناً چار لاکہہ سپاہ کی ایک بڑی فوج لیکر چلا تہا ازنا دینوب ندی کے
کنارے کنارے چلا آیا۔ اور جہٹ پٹ رومیون اور وسگوتہون کی ملی ہوئی
فوجونکا مقابلہ کرنے کو چلا سنہ ۴۵۱ع مین ایسی بڑی لڑائیان جنہین ملک کے
ملک آپسمین لڑے واقع ہوئین اُسمین تہیوڈور راجہ خود اور ایک لاکہہ ساٹہہ
ہزار آدمی قتل ہوئے اور اٹلا اپنی تمام فوج سمیت ملک کو آگ اور تلوار سے
تباہ کرتا ہوا روم کیطرف بڑہ چلا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳) سنہ ۴۵۲ع

مین وانڈل لوگونکے راجہ جنیسرک نے اُس شہر پر چڑہائی کی اور جب کوئی اُسکا ساہمنا نکرسکا تب وہ اور اُسکے سنگدل سپاہی چودہ دن تک لوٹ پاٹ کرتے رہے اُسوقت طرح بطرح کے بیش قیمت چیزین عمدہ کاریگرونکی جو اُس قدیم دار السلطنت مین تہین خصوصاً گیپٹول نام جوپیٹر دیوتا کا چمکدار مندر جسکی چہت سونیسے منڈہی ہوئی تہی اور وے پاک برتن جنکو طیطس شہنشاہ یروسلم کی بڑی ہیکل سے لوٹ لایا تہا وانڈلون نے سب کو توڑ پہوڑ ڈالا یا کرتا گو شہر مین لیجاکے رکہا اور سنہ ۴۱۰ع مین رومیون نے انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ وغیرہ کو چہوڑ دیا تہا رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۱۳۱ سے ۱۴۳ تک اُسکا مفصل بیان ہے

رکن پنجم

الغرض جیولین قیصر نے یروسلم کیجانب دوربین لگائی یعنے متوجہ ہوا ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۷ مین لکہا ہے جیولین قیصر نے انجیل لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی اُس پیشین گوئی کو جب تک قومونکا وقت پورا ہو یروسلم قومون سے روندا جائیگا — جہٹلانے کے لئے یروسلم کی ہیکل کو پہر بنوانیکا ارادہ کیا لیکن جسکی (یعنے مسیحؑ کی) حقارت وہ کیا چاہتا تہا وہ اُس سے زبردست تہا اور اُسکے ارادہ کو باطل کیا جب مزدور ہیکل کے نیو کو کہودنے لگے تب آگ کے لوؤن نے زمین سے پہوٹ کر انہین اُس کام سے روکا اور جب اُنہون نے بار بار بیکار مشقتین اُٹہائین تب لاچار ہوکر اُس کام سے ہاتہہ اُٹہایا انتہی

یہہ ماجرا چوتہی صدی (یعنے ۳۶۴ مسیحؑ) مقامات المعروف صفحہ ۱۹ اسطر ۱۳ مین

[illegible]

صفحہ ۱۲۱ مین ... برطانیہ کو اپنی حکومت سے آزاد کر دیا انتہی

گذرا لیکن پہر قریب اسقدر مدت کے بعد جب حضرت عمر فاروقؓ نے اُسے تعمیر کیا اور اُسی جگہہ پر اسلامی مسجد بنی وہ پیشین گوئی باطل یا غلط ہوگئی اور کوئی آگ کی لو روکنے کو نہ نکلی حضرت یسعیاہ نبی نے اسکی بابت یہہ پیشین گوئی کی ہے (یسعیاہ ۳۳ باب ۱۴ و ۱۵) صیحون مین گنہگار ترسان ہین خوف نے ریاکارون کو سراسیمہ کیا ہے کہ کون ہم مین سے اُس مہلک آگ پاس رہیگا اور کون ہم مین سے ابدی شعلون پاس ٹہریگا وہ جو راستی سے چلتا ہے اور سیدہی باتین کرتا ہے جو اُس سود کو جو جور وجفا سے حاصل ہو ناچیز جانتا ہے جو رشوت کے علاقہ سے اپنا ہات کہینچتا ہے الخ اور دسمبر ۱۸۵۵ع چہاپہ مرزاپور مسیح بیان سود کی بابت جو لکہا ہے کہ جو جور وجفا سے حاصل ہوا الخ اس سے کوئی یہہ نہ سمجہے کہ غیر جور وجفا کا سود جائز ہوگا بلکہ یہہ ہر طرحکے سود کی صفت ہے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ زنا عورت سے زبردستی حرام اور رضامندی سے جائز ہے اسیطرح سود کا بہی حال ہے خواہ ظلم سے ہو خواہ رضامندی سے بلکہ عہد عتیق مین تو سود کا لینا اور دینا دونون حرام لکہا ہے دیکہو یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ مین یہہ ہے نہ تو مینے سود پر قرض دیا اور نہ قرض لیا تو بہی لوگون مین سے ہر ایک مجہپر لعنت کرتا ہے اسیطرح حزقیل ۱۸ باب ۸ و ۱۷ نحمیاہ ۵ باب ۱۰ اخروج ۲۲ باب ۲۵ احبار ۲۵ باب ۳۶ و ۳۷ استثناء ۲۳ باب ۱۹ امثال ۲۸ باب ۸ اول سموئیل ۸ باب ۱۳ اور ہر سود کہ جو جور وجفا سے حاصل ہوتا ابتدا مین رضامندی سے قرار پا چکتا ہے اگر ایسا نہو تو اُسے سود کیون کہین بلکہ وہ تو لوٹ ہوجاتیگی پہر یہہ کہ ہر طرحکے سود کا ایکہی نام ہے یعنے جو رضامندی سے حاصل ہوا اُسے

سود کہتے ہین اور جو جور و جفا سے حاصل ہو اُسے بہی سود کہتے ہین پہر یہہ کہ سود کسی طرح کا ہو جب اُسکے ادا کرنے مین انسان مجبور ہوتا ہے بے تامل عدالت سے اُسکا گہر نیلام کرنے یا اُسے قید کرنیکا حکم ہوجاتا ہے پس وہ کونسا سود ہے جو اس صفت سے خالی ہے

طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی تفسیر مین یون لکہا ہے قولہ جولین رومی بادشاہ نے عیسائی دینکا دشمن ہوکر ہیکل کے پہر بنانے اور یہودیون کو وہان بسنے کی ترغیب دینے مین کوشش کی تاکہ جان بوجہ کر اس پیشین گوئی کی حقارت کرے لیکن یہہ بیدینی کی محنت اُسکی برباد ہوئی کیونکہ آگ کے شعلون نے زمین سے نکلکر کاریگرون کو ہلاک کر دیا تہا اسکے بہت دنون بعد بڑی بڑی کوشش اور بہت خونریز لڑائیان ہوئین (یعنے صلیب والونکی لڑائی یروشلم پر مسلمانون سے) تاکہ اس پاک شہر کو کافرون (یعنے مسلمانون کے ہاتہ سے نکالکر عیسائی حکومت قایم کرین لیکن کامیاب نہوے اور مسلمان جو کہ بُت پرستون سے کم نہین ہین اُسپر قابض رہے غیر قومونکے زمانہ سے مراد وہ زمانہ کہ جس مین غیر قومونکو یروسلم پر قابض ہونے کی اجازت ملی یعنے جبکہ ہو دی عیسائی ہون تب اُنکا زمانہ پورا ہوگا اغلب ہے کہ یہودی بحال ہونگے اپنے ملک مین اور جو اُنہین روکتے ہین اُنسے بدلہ لیا جائیگا۔ یہہ باتین اُسوقت کی بابت پیشین گوئی کرتی ہین کہ جب عیسائی دین کی دعوت تمام قومونمین شروع ہوجائیگی یا وہ زمانہ مراد ہے جو مقرر ہے کہ غیر قومین یا سب قومین کلیسیا مین شامل ہوجائنگین جب وہ زمانہ قریب آئیگا تب یہودی اس پاک شہر پر قابض

ہونگے یہہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوتی ہے کہ ہم اُسے کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے ہین الخ

کاش کہ علماء عیسائی دین اسلام کے اصلی حالات سے تہوڑا بہت بہی واقف ہوتے تو کیا ممکن تہا کہ ایسی واضح دلیلین اپنی ہی کتابون سے پاکر پہر نصرانی مذہب کا نام بہی کبہی زبان پر لاتے چہ جائے آنکہ اُسی کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے اُسی ہیکل کی بنیاد پر ایک ساڑہے بارہ سو برس سے زیادہ گزرے ہین کہ حرم شریف اور مسجد الصخرہ کی بڑی عالیشان عمارت حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رض خلیفہ اسلام اور صحابی حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام کی تعمیر کروائی ہوئی موجود ہے پادری شیرنگ صاحب رسالہ الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۳ مین لکہتے ہین کہ جسوقت عمر رض نے یروسلم کا محاصرہ کرکے اُسے لیلیا اُسوقت عیسائیون کے بطریک یعنے امام سے عرض کی کہ مسجد کیواسطے کونسی جگہہ بہتر ہے بطریک موصوف نے سلیمان کی ہیکل کی اوجاڑ جگہہ کو دکہایا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے اسطرح مسجد مذکور تعمیر ہوئی انتہی اور یہہ پیشین گوئی کہ جو بحساب جبکہ ۴۸۰ سنہ قبل مسیح زکریاہ ۱۲ باب ۶ و ۱۴ باب مین مرقوم ہے یہہ عرض کرنیکا لفظ اس مقام پر پادری شیرنگ صاحب کے قول مین سخت بیجا پایا جاتا ہے لیکن یہہ عرض کرنا شاید ایسا ہو جیسے خدا فرماتا ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ یعنے البتہ ہمنے پیش کیا امانت کو آسمان اور زمین اور پہاڑ وغیرہ (آخر سورہ احزاب) از دین حق کی تحقیق مطبوعہ لدہیانہ امریکن مشن پریس ۱۸۷۱ء صفحہ ۵۶ ۔ پس اگرچہ جولین قیصر کے نوکرون کو ہیکل کے نیو سے شعلون نے نکلکر باز رکہا لیکن مسجد الصخرہ بے کسیطرح کی روک ٹوک کے تعمیر ہوئی اور نہ صرف یہی

بلکہ عیسائیوں کے بطریک یعنے امام نے خود ہیکل کی بنیاد پر مسجد اسلام کا بنانا بہتر بتلا کر
پیشین گوئی کو باطل کیا کیونکہ یہودیوں کا ابتک وہی خراب حال موجود ہے اور ہیکل
تعمیر ہو گئی پھر یہہ کہ اگر مسلمان لوگ کافر اور بت پرست ہیں مگر عیسائی لوگ تو غیر
قوم نہیں بلکہ وہ آپکے نزدیک خدا کے فرزند ہیں انہوں نے بھی تو شیوع اسلام سے پیشتر اور چند سال
صلیب داروں نے بھی وہاں عیسائی حکومت قایم کی تھی اگرچہ خدا کی قوم میں
ہونیکا دعویٰ کرنیکے باوجود وہ خدا کے گھر میں رہنے پایا ہے پس اگر یہہ خدا کے فرزند
ہیں تو اُس فرزند کی مانند ٹھہرے جسے باپ نے عاق کرکے گھر سے نکالدیا ہو الحاصل
اگر اُس پیشین گوئی کو سچا کہیں تو عیسائیوں کو غیر قوم یعنے بت پرست وغیرہ کہنے پڑیگا
اور اگر عیسائیوں کو خدا کی قوم اور خدا کے فرزند کہیں تو اُس پیشین گوئی کو جو کہ اہل
ثبوت عیسائی صداقت کا ہے باطل کہنے پڑیگا اور اگر ان دونوں باتوں میں سے کچھہ
نہ کہیں تو ان مفسر صاحب کو جھوٹہا کہنے پڑیگا کیونکہ یہودیوں کی نسبت بھی تو جسنا کو
یروسلم میں قابض ہونیکا تبہی گمان ہے کہ جب وہ عیسائی ہوجائینگے پس جب عیسائیوں
ہی نے یروسلم پر چڑہائی کی تہی تب کیوں ناکام رہے لیکن اسکا مقصد صاحب مفسر انگریز
کیطرح ہم انہیں کافر اور بت پرست کہنے کی حاجت نہیں رکہتے لِلّٰہِ دَرُّ مَنْ قَالَ
اگر ملا جلالم گفت کافر یا دروغے را کجا باشد فروغے یا مسلمان گفتمش اندر مکافات یاد رد دروغے
راجزا باشد دروغے یا عیب نہ لگاؤ کہ تمپر عیب نہ لگایا جاوے کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتے
ہو اُسیطرح تمپر بھی عیب لگایا جائیگا اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی پیمانہ سے تمہارے
واسطے ناپا جائیگا متی ۷ باب ۱ و ۲ اسکے سوا پیشتر تو اُس پیشین گوئی کا بطلان صرف
ایسی ہی والوں کو معلوم تہا مگر صلیب داروں کی لشکر کشی نے تمام عالم پر اس

پیشین گوئی کا بطلان ظاہر کردیا مصرع مہان کے مانداں رانسے کزو سانہ تھاہا
پس اگر بقول انگریزی مفسر اسکاٹ صاحب کے جب یہودی بحال ہونگے تب یہہ
پیشین گوئی پوری ہوگی تو معلوم ہوا کہ یہہ پیشین گوئی اہل اسلام کی بابت تھی
کیونکہ جب حکومت اسلام پر دسلم اور اسکے سارے ملکون پر پہیل گئی تب یہہ معبد
بہی تیار کیا گیا اور اسکی تیاری مین کسیطرح کی روک ٹوک نہین ہوئی اور عیسائی
دین بہی ہنوز تمام قومون نہین پہیلا تہا کہ پیشین گوئی پوری ہوگئی پس اگر اسے
پیشین گوئی کہنا چاہئے تو اسلام کی بابت ہے اور اگر اسلام کی بابت نہین تو
یہہ پیشین گوئی باطل ٹہرتی ہے اب لحاظ کیجیے کہ علامہ اسکاٹ صاحب مفسر
انگریزی جسے کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے ہین اسکا تو یہہ حال ہے پہر
جو ناقص ثبوت عیسائی صداقت کے ہین انکا کیا حال ہوگا پس یہہ مسجد جو ہیکل
کی بنیاد پر بنائی گئی اسکے دو ہی سبب ہین پہلے یہہ کہ شروع سے مصلحت الٰہی
اسی بات کی مقتضی تہی تب بے روک ٹوک ظاہری و باطنی کے اسکی تعمیر تومین
آئی اور یہہ بات صحت حجت اسلام اور نسخ ادیان سابقہ پر دلیل ہے تہا تو انکا
عبادتخانہ خداے قادر مطلق نے غارت ہونے دیا اور مسجد الصخرہ کے بننے کا سامان
کمال غلبہ اور عظمت کے ساتھ ہوا دوسرا یہہ کہ اس مسجد کی تعمیر حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کے معجزے اور کرامت کا ظہور ہوا کہ مسجد بناتے وقت کوئی شعلہ وغیرہ
کسی نیو سے نہ نکلا اور عیسائیون کے بطریک نے حضرت عمر رضہ کے رعب باطنی مین
آکر عین ہیکل کی بنیاد ہی پر مسجد بنانے کی صلاح دی اور یہہ بات کمال عظمت
اسلام کی پوری دلیل ہے ماشاءاللہ

سنہ ۶۱۴ع مین شاہ ایران خسرو نامی نے اُس شہر (یروسلم) پر چڑہائی کرکے اُسے لیلیا
اور نوے ہزار آدمیونکو قتل کیا اور تمامتر عیسائیونکے سب گرجون اور عبادت
گاہونکو ڈہا دیا پہر سنہ چہ سو اٹہائیس ۶۲۸ عیسوی مین روم جدید کے قیصر ہرکلاؤس
نامی نے خسرو کو شکست دی اور یروسلم کو اپنے تحت مین لایا بعد نو برس کے
خلیفہ عمرؓ نے چار مہینے تک محاصرہ کرکے قبضہ کیا تب سے ۹۶۸ع تک خلفائے بغداد
کے تحت مین رہا من بعد والی مصر احمد نامی نے جو ترک سے تہا اُسے لیلیا بعد اُسکے
شہر مذکور کبہی ترکون اور کبہی عربونکے زیر حکومت چلا آیا الکتاب کے مقامات المعروف
چہاپہ روشن مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۹ و ۲۰
آخرکو سلجوقیون نے یروسلم کو تاراج کیا اور سلطان (جلال الدین ملک شاہ سلجوقی)
کے ایک بہائی نے اس شہر مین عملداری گلہ بان بادشاہون (یعنے سلجوقیون) کی
مقرر کی لیکن بیچ انجام چار سال کے جو بعد وفات پانے ملک شاہ کے منقضی
ہوئے امیر اورتوک نے بسبب آپس کے قضایا بادشاہون نسل سلجوقی کے
قابو پایا اور حکومت یروسلم کے اُسکے کنبے مین نسلاً بعد نسل ہوگئی مگر خلفائے مصر
فاطمہ کے بیٹے اورتوک کی اولاد سے آخرکار وہ حکومت لیلی از سیر الاسلام مطبوعہ
۱۸۴۵ع حسب الحکم حکام انگریزی کے زبان انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا پنڈت تا
رام کشن کا باب ۴ صفحہ ۱۸۰
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۰ مین ہے ۱۰۹۹ع ایکہزار ننانوے عیسوی مین
فرنگستان کا نصرانی لشکر جو صلیب دار مشہور تہا ملک یہودیہ پر جہاد کرنیکے لئے چڑہ
آیا اُسنے یروسلم کو محاصرہ کرکے لیلیا اور ایک شخص گاڈفری بوائلون نامی کو شا

یروسلم مقرر کیا بعد اسکے اسکا بہائی بالڈوین تخت نشین ہوا بسبب اسکے کہ اسکا کوئی فرزند نہ تہا اسکا بڑا داماد مسند آرا ٹہرا ۱۱۸۸ء گیارہ سو اٹہاسی عیسوی (یا ۱۱۸۷ء) مین صلاح الدین سلطان مشرقی نے یروسلم پر چڑہائی کرکے اُسے صلیب دارونکے ہاتہ سے لیلیا ۱۲۴۲ء مین والیِ دمشق شاہ اسمعیل نے یروسلم کو نصرانی سلطنت کے تحت مین پہر سپرد کیا (یعنے شہر کو سپرد کیا نہ یہہ اُس مقام کو جہان مسجد اقصیٰ ہے) مگر والیِ مصر نے ۱۲۵۱ء ایکہزار دوسو اکیاون عیسوی مین اُنکے قبضہ سے نکال لیا آخرکار سلطان روم سلیم نامی نے ۱۵۱۷ء ایکہزار پانسو سترہ عیسوی مین مصر اور شام سمیت یروسلم کے تحت حکومت مین دیا اور اُسکے بیٹے سلیمان نے ۱۵۳۴ء ایکہزار پانسو چونتیس عیسوی مین وہ شہر پناہ بنوائی جو بالفعل موجود ہے انتہیٰ۔

تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو بائیسوین زبور مین حضرت داؤد نے فرمائی ہے پوری ہوئی (۱) مین اُنسے خوش ہوا جو مجہسے کہتے ہین کہ یہوواہ کے گہر چلین (۲) اے یروسلم ہماری پاؤن تیرے دروازون مین قایم ہوسے (۳) یروسلم مین جو ایسے شہر کی مانند بنایا گیا جو اپنی عمارتون مین باہم پیوستہ ہے (۴) جہان فرقے یاہ کے (یعنے خدا کے) فرقے اسرائیل کو شہادت دینے کے لئے اوپر چڑہتے ہین (۵) تاکہ یہوواہ کے نام کی شکرگزاری کرین کیونکہ وہان عدالت کے لئے تخت یعنے داؤد کے گہرانے کے لئے تخت رکہے ہین (۶) یروسلم کی سلامتی کیواسطے دعا مانگو تیرے پیار کرنیوالے سلامت رہین (۷) تیری شہر پناہ کے اندر سلامتی ہو (۸) تیرے محلون مین چین مین اپنے بہائیون اور اپنے دوستون کیواسطے کہونگا کہ تجہہ مین سلامتی

(۹) مین یہوواہ اپنے خدا کے گہر کے واسطے تیرے بہبودیکا طالب رہونگا انتہی (از تفسیر پادری جوزف آدین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع) اس زبور کی پانچوین آیت مین جو داؤد کے گہرانے کے لئے تخت لکہا ہے اس سے کوئی داؤد کا گہرانا یعنے یہودی لوگ مراد نہ سمجہے کیونکہ قریب تیرہ سو برس گزرے کہ وہان اسلامی تسلط ہے اور یہودی لوگ تو دو ہزار برس کے قریب گزرے کہ بالکل وہان سے خارج منصب ہین اور بے اختیار محض ہوگئے مگر حضرت داؤد کے گہرانے سے یہان مراد اہل ایمان ہین جنکے پاؤن یروسلم مین قایم ہوے یعنے اہل اسلام دیکہو اس زبور کی دوسری آیت مین ہمارے پانون کا لفظ یعنے ان لوگون کے پانو یروسلم مین قایم ہونیکو داؤد فرماتے ہین کہ ہمارے پانون الخ پس انہین لوگونکو ازروے ایمان داؤد کے گہرانیکے سمجہنا چاہئے اور جنہون نے عمارتونکو باہم پیوستہ بنایا (آیت ۳) دیکہو اس کتاب کی محراب سیوم رکن سیوم اور جو لوگ یروسلم مین خدا کی مہربانی کی جو اپنے شاملحال دیکہتے بنی اسرائیل کے آگے گواہی دینے یعنے اسکا اظہار کرنیکے لئے اس پاک مکانکو جو کوہ صیحون پر ہے چڑہ جاتے تاکہ خدا کے فضل کی شکرگزاری کرین (آیت ۴) یہان صاف ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل سے اس زبور کو کچہہ علاقہ نہین ہے کیونکہ سوا بنی اسرائیل کے ایک فرقہ یاہ یعنے خدا کے فرقہ کا کہ خاصان خدا جس سے مراد ہے مورد افضال الہی ہوکر اس فضل پر بنی اسرائیل کے آگے گواہی دینے کا ذکر ہے اور وہین عدالت کے تخت (آیت ۵) جس سے مراد وہ سنگ مرمر کی کرسی چار سو پچاس سو فٹ مربع جسپر الصخرہ بنی ہے یا وہ پتہر جو بنام الصخرہ مشہور ہے یا وہ پتہر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سپر تہا اُسی مسجد الصخرہ مین رکہا ہے یا سنگ سبز جو اُسی مسجد مین ہے دیکہو حزاب ۳
رکس ۳ اور جو لوگ یروسلم کی سلامتی کا باعث ہوے (آیت ۶) یعنے جب سے اسلامی
تسلّط وہان ہوا تب سے یار بار کی غارت اور بربادی سے یروسلم کو امن ملا اور جو اُسکے
پیار کرنیوالے ہین کہ اُسکی ویرانی کو نہ دیکہہ سکے اور اسمین حرم شریف اور مسجد اقصٰی
بنا کر اُسے آباد کیا او جنہون نے وہ شہر پناہ بنوائی (آیت ۷) جو بالفعل موجود ہے اور جو
حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہونے کے سبب سے حضرت داؤد کے بہائی اور از روے بیان
دوست ہین (آیت ۸) اور بیان حضرت داؤد نے صاف صاف
اہل اسلام کیطرف اشارہ ظاہر کر دیا اسکے بعد نوین
آیت مین حضرت داؤد فرماتے ہین کہ
کہ مین خانہ خدا یعنے اُس مسجد
کے سبب سے یروسلم
کی سلامتی اور بہتری
کیواسطے کوشش
اور دُعا مین
مشغول
رہونگا
آیتے

زبور ۱۲۲

محراب سیوم

اسمین پانچ رُکن ہین

رُکن اوّل

اب مین یہہ سب مرحلے طے کر کے اُس حد تک پہنچا ہون جو منزل مقصود کا نشان ہے یعنے جسکے بیان کی ضرورت مین یہہ سارے واقعات بطرز اختصار لکھنے پڑے۔

اے صیحون تو جو خوشخبریان لاتی ہے اونچے پہاڑ پر چڑہ اے یروسلم جو بشارت دیتی ہے زور سے اپنی آواز بلند کر خوب پکار اور مت ڈر یہوداہ کی بستیون سے کہہ دیکہو تمہارا خدا دیکہو خداوند خدا زبردستی کیساتہ آویگا اور اُسکا بازو اُسکے لئے سلطنت کریگا دیکہو اُسکا صلہ اُسکے ساتہ ہے اور اُسکا اجر اُسکے آگے وہ چوپان کی مانند اپنا گلہ چرائیگا وہ برّون کو اپنے ہاتہ سے فراہم کریگا اور اپنی گود مین اُٹھا کر لیجائیگا اور اُنکو جو بچے والیان ہین ملایمت سے لیجائیگا یسعیاہ ۴۰ باب ۹-۱۱

میزان الحق چہاپہ لدہیانہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۱۹۲ مین پادری فانڈر صاحب نے لکہا ہے کہ جناب محمد صاحب صلعم نے تو مسیح کے چہہ سو دس برس بعد خروج کیا اور سیطر صفحہ ۷۷ نشر ہیج ۳ باب مین بہی ہے اور صفحہ ۲۰۱ مین لکہا ہے کہ مسیح کا ظہور دنیا کی پیدایش سے چار ہزار برس بعد تہا اور محمد صلعم کی ہجرت سے چہہ سو بیس ۶۲۰ برس

تھی پہلے انتہی تاریخ محمدی صفحہ ۹۰ سے ثابت ہے کہ ولادت کی اکتالیسوین سال
حضرت صلعم پر وحی کا نزول ہوا اور اعجاز قرآن مطبوعہ ۱۸۶۷ء مصنفہ فاضل ہاشمی واین
بابو رامچندر عیسائی صفحہ ۱۲ مین لکہا ہے کہ محمد صاحب صلعم نے دعوی نبوت کا
چالیس سال کی عمر مین کیا انتہی اسکے چہہ برس بعد حضرت عمر رضی الله عنہ نے اسلام
قبول کیا تاریخ محمدی صفحہ ۱۴۷ اور حضرت عمر رضی الله عنہ کے اسلام قبول کرنیکے چہہ
برس بعد یعنے آغاز نبوت کے بارہوین برس حضرت صلعم کو معراج ہوا (دیکہو تاریخ
محمدی صفحہ ۹۴ – ۹۷) چنانچہ قولہ انہین ایام مین حضرت نے معراج کا قصہ سنایا
اسکا خلاصہ یہہ ہے کہ رات کو جبریل و میکائیل بقول انکے محمد صاحب کے پاس آئے
اور انکا سینہ چاک انکے دلکو ہر طرح کی بدیسی پاک کیا اور ایک براق گہوڑا ہمراہ
لائے جسپر تمام انبیا نے سواری کی تہی اسی پر محمد صاحب کو سوار کرنیلگے مگر براق دنگا
کرنے لگا کیونکہ مدت سے بندہا بندہا سرکش ہوگیا تہا تب جبرئیل نے اسے دہمکایا
اور اسنے محمد صاحب کو سوار ہونے دیا ....
....

جبرئیل نے رکاب پکڑی میکائیل نے باگ تہامی اور بہشت سے
فرشتے اکر آگے پیچہے ہولئے اور یروسلم کی ہیکل یعنے مسجد اقصے کیطرف چلے راہ مین داہنے
سے کسی نے کہا اے محمد ٹہرجا ایک سوال کا جواب دے حضرت نے کچہہ التفات نکیا
پہر بائین طرف سے کوئی بولا کہ ٹہرجا ایک سوال کا جواب دے اسکی بہی نہ سنی پہر
ایک عورت سنگار کئے ہوے راہ مین ملے اسنے بہی کہا کہ ٹہرجا ایک بات کا جواب دے
اسکو بہی جواب ندیا پہر جبرئیل نے کہا کہ پہلا آدمی یہودی تہا اگر تم اسکی بات سنتے تو
تمہاری ساری امت یہودی ہوجاتی دوسرا عیسائی تہا اگر اسکی سنتے تو سارے

مسلمان عیسائی ہوجاتے تیسری عورت دنیا تھی اگر اُسکی سنتے تو سارے مسلمان
دنیادار ہوجاتے جب ہیکل کے دروازہ پر پہنچے آسمان سے بہت سے فرشتے سلام کو آئے
گھوڑا ہیکل کے دروازہ پر باندھا اندر جاکر تمام انبیا کے ارواح کو دیکھا اور جماعت کر کے
نماز پڑھی سب انبیاء محمد صاحب صلعم کے مقتدی ہوئے اسکے بعد ہر نبی نے خدا
کی صفت و ثنا اور محمدی عقیدے کے موافق باتین کین - پھر ایک سیڑھی جسکو
عربی مین معراج کہتے ہین آسمان سے زمین تک رکھی گئی پس گھوڑے پر سوار
ہوکر اُسکے ڈنڈون پر سے گزرتے ہوئے آسمان پر گئے انتہی
چونکہ عیسائی علماء ایسے مضامین اچھی طرح سمجھ نہین سکتے اسلیئے یہہ بیان بھی
اُنکی زبان سے ایسے محاورہ اور لفظون سے مرقوم ہوا ہے جو خاص اُنہین کا طرز
کلام ہے تو بھی مصنف تاریخ محمدی اسکے بعد اور بہت سا حال معراج کا کئی ورق
تک بیان کرکے اپنی طرف سے لکہتا ہے کہ راقم کی راے اس قصے کی نسبت یہہ ہے
کہ ضرور تھوڑا حال خواب کے طور پر محمد صاحب صلعم نے سنایا ہے انتہی دیکھو تاریخ
محمدی مصنفہ پادری عمادالدین مطبوعہ لاہور سنہ ۱۸۷۴ع صفحہ ۱۰۰ سطر ۹
پس عیسوں کی زبان سے اتنا اقرار بھی اہل فہم کے لیئے کافی ہے اور اس معراج کا
وقوع حضرت صلعم کے جسم کیساتھہ ہونا عیسائی عقیدہ کے موجب ان باتون سے ثابت ہے
کہ حضرت عیسیٰ جسم کے ساتھہ آسمان پر تشریف لیگئے (یوحنا ۲۰ باب ۶ و ۷) لاش قبر
مین نہ تھی (اور اعمال ۱ باب ۹) پھر حضرت الیاسؑ جسم کے ساتھہ آسمان پر گئے (۲ سلاطین
۲ باب ۱۱) اور اسیطرح حضرت ادریسؑ بھی (پیدایش ۵ باب ۲۴) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب
کے صفحہ ۲۲ - ۵۲ مین اسکا اسطرح بیان لکھتے ہین کہ حضرت صلعم نے اپنی رسالت کے

بارہوین سال اپنی یروسلم کی تشریف کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ میں البراق پر سوار ہوکر آسمان پر گیا حضرت جبرئیل بہی میرے ساتھہ تہے قرآن کے سترہوین سورت مین بہی اسباب کی ایک مبہم اشارہ ہے آنحضرت صلعم نے جو شب معراج کا حال بیان کیا وہ یہہ ہے کہ مین ایک شب کو اپنی بی بی عایشہ پاس سوتا تہا مینے سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلاتا ہے یہہ سنکر مین اوٹہکر کہڑا ہوا اور مینے دیکہا کہ حضرت جبرئیل کہڑے ہوے ہین اور اونکے پاس البراق کہڑا ہے یہہ عجیب شکل کا جانور تہا اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کے سے ناک اونٹ کیسی جسم گہوڑے کا سا دُم خچر کیسی اور سُم بیل کے سے وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور برق کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نے اپنے پرونکا ساتوان جوڑا کہولا اور اوڑنا شروع کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوے اور اونکے ہمراہ ہوے جب آپ یروسلم مین پہنچے تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی ان سے آپنے اے بہائیو خطاب کرکے ملاقات کی اور اونکے ساتہہ نماز پڑہی اسکے بعد آپ یروسلم سے حضرت جبرئیل کے ساتہہ روانہ ہوے یہان حضرت صلعم نے نور کا ایک زینہ دیکہا جو آپکے واسطے تیار تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکے چڑہ گئے انتہی اسکے بعد جان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ معراج کے مضمون مین آنحضرت صلعم کے معتقدین مین بہت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ معراج صرف ایک خواب تہا بعض کہتے ہین کہ یروسلم تک تو آپکا جسم بہی گیا تہا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض کی رائے ہے کہ صعود آسمانی اور سفر یروسلم دونون آپنے مع جسم فرمائے یہہ نہین کہ صرف روح ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم

بہی اسکے درست ہونیکا انکار نہین کیا انتہی اسکے بعد صفحہ ۵۳ کے حاشیہ مین جان ڈیون پورٹ صاحب لکہتے ہین کہ اکثر عیسائی جو معراج کے بیان پر اعتراض کرتے ہین اگر ہم اُنکے اعتراضات کو بالکل تسلیم کرین تو اتنا کہہ سکتے ہین کہ معراج کا بیان ذرا مشکل سے قابل تسلیم ہے کیونکہ یہی اعتراضات حضرت یعقوبؑ کے خوابونپر عاید ہو سکتے ہین پیدایش ۲۸ باب ۱۲ - ۱۵ یوحنا باب ۱۵ دانیال ۷ باب عجبر ابیجکا ۱ باب ۱۴ اعمال ۷ باب ۵۵ و ۵۶ مکاشفات تمام - پہر صفحہ ۶۸ مین جان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ آپ مین چار صفتین مجتمع تہین آپ بادشاہ اور سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تہے سب کو اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہے اور جیسے آپکے معتقدین کو آپسے ارادت اور محبت تہی ایسے کبہی کسی اور نبی کی امتونکو اُس سے نہین ہوئی لوگ آپکی اسقدر عظمت کرتے تہے کہ اگر کوئی چیز آپکے بدن مبارک سے مس ہو جاتی تو اُسکو متبرک خیال کرتے اگرچہ آپکو شہنشاہ ہونیسے بہی زیادہ اقتدار اور اختیار تہا مگر آپ نہایت ہی سیدہی سادی وضع سے بسر کرتے تہے انتہی

واضح ہو کہ یہہ معراج کا مضمون پلوس مقدس کے اس قول سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ ناممکن نہین ہے جو فرماتے ہین کہ مسیحؑ کے ایک شخص کو (یعنے خود پلوس رسول کو) مین جانتا ہون کہ چودہ برس گزرے ہونگے کہ وہ یا تو بدن کے ساتہہ کہ یہہ مجہے معلوم نہین یا بغیر بدن کے کہ یہہ بہی مجہے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے تیسرے آسمان تک یکایک پہونچایا گیا اور مین ایسے شخص کو جانتا ہون کہ وہ (یعنے پلوس رسول) یا بدن کے ساتہہ یا بدن کے بغیر کہ یہ مجہے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے فردوس تک یکایک پہونچایا گیا اور اُسنے وہ باتین

سنین جو کہنے کی نہین اور جنکا کہنا بشر کو مقدور نہین انتہی (۲ قرنتیونکا ۱۲ باب۔
۴) اس یکایک کے لفظ سے سفر معراج مین تیز روی کا دستور ثابت ہوتا ہے اور
چونکہ پلوس مقدس کی بہی اس معراجکا کوئی گواہ بجز بیان پلوس مقدس کے نہین
ہے پس جو لوگ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی معراجکا انکار کرتے ہین انہین پلوس
رسول کے معراجکے گواہ بہم پہونچانا چاہئے اور چونکہ عیسائی محاورہ مین بہشت یعنے
فردوس خدا کا مسکن کہلاتا ہے (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس پلوس رسول ۲ قرنتیونکے
۱۲ باب ۴ کے بموجب خدا کے حضور تک پہونچے کیونکہ تیسرے آسمان کے بعد پلوس
رسول نے فردوس تک جانیکا ذکر لکہا ہے اور حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ
والسلام کا جسم کیساتہ معراج مین خدا کے حضور تک جانا قران مجید سے ثابت ہے کسی
مسلمان کو اسمین شک کی گنجایش نہین ہے چنانچہ سورہ نجم مین ہے دنی فتدلی
فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی
ما کذب الفؤاد ما رای افتمارونہ علی ما یری ولقد راہ نزلۃ
اخری عند سدرۃ المنتہی ٥
یعنے نزدیک ہوا پہر اوتر آیا پس ہوا قدر دو کمان کے بلکہ زیادہ نزدیک پس وحی
پہنچا دی ہے طرف بندہ اپنے کے جو پہونچائی نہین جہوٹہہ بولا دل نے جو کچہہ دیکہا کیا
پس جہگڑتے ہو تم اُس سے اوپر اُس چیز کے کہ دیکہا ہے اور البتہ تحقیق دیکہا ہے اُسنے اُسکو
ایکبار و نزدیک سدرۃ المنتہی کے انتہی لفظ عبد قران مین ہر جگہہ مجموعہ جسد و روح پر بولا جاتا ہے
چنانچہ سورہ علق مین ہے ارایت الذی ینہی عبداً اذا صلی
اس سے ثابت ہے کہ معراج حضرت رسول اللہ صلعم جسم کیساتہ تہی

ہواتہا بعضون نے اسکے ابطال مین اُس حدیث عائشہؓ کو دلیل بنایا ہے کہ معراج کی رات حضرت میرے پاس سے کسیوقت جدا نہین ہوے انتہی مگر اسی تواریخ مصنّفہ پادری عماد الدین اور سب تواریخون سے ثابت ہے کہ حضرت صلعم کو معراج قبل از ہجرت مکہ معظمہ سے ہواتہا اور زفاف حضرت عائشہؓ صدیقہ کیساتہہ بعد ہجرت مدینہ منورہ مین واقع ہوا دیکہو تاریخ محمّدی مصنّفہ پادری عماد الدین صفحہ آخر ۹۴-۹۶ و ۱۰۹-۱۱۳ اور سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ع کے جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ کے حاشیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کے (ڈاکٹر اسپرنگر کی کتاب سیرت النبی مطبوعہ الہ آباد ۱۸۵۱ع صفحہ ۱۷۱) اس رائے سے مجہے بالکلیہ اتفاق ہے کہ ابوبکر کا ایمان لے آنا اسکی سب سے بڑی تصدیق ہے کہ پیغمبر کی نیت ابتداے بعثت مین خالص تہی لیکن نہ اسیقدر بلکہ ایک خاص طرز سے تمام عمر کی خلوص نیت کی تصدیق ہوتی ہے واشنگٹن اروِنگ اپنی تواریخ مطبوعہ ۱۸۶۹ع کے ۱۳ باب مین ہجرت کی تمہید مین لکہتا ہے کہ اپنے وطن مین محمد صلعم کے حالات زندگی نیرہ و تاریک ہو چلے خدیجہ جو اُنکے اصلی محسن اور تنہائی اور خلوت کے انیس اور انکی رسالت کی پکّی معتقد تہین وہ تو قبر مین جا سوئین اور ایسے ہی ابوطالب ہی جو آپکے وفادار حامی تہے ابوطالب کی حمایت سے محروم رہکر محمد صلعم تو مکّہ مین ایک قسم کے اشتہاری مجرم ہو گئے تہے مخفی رہنے پر مجبور ہوے اور اُن لوگونکے مہمان نوازی پر گرانبار رہے جو خود ہی انکی رسالت کے اعتقاد سے مصیبتون مین گرفتار تہے پس اگر کوئی دنیوی غرض انکا مقصود ہوتی تو اُسکے حاصل ہونیکی کون صورت تہی ابتداے اظہار رسالت سے دس برس سے زیادہ گزر گئے اور دس برس کی لمبی مدت عداوت تکلیف اور مصیبتون

مین گزرے تسپر بہی یہہ اپنی بات پرجے رہے اور اب عمر کے ایسے زمانہ مین جبکہ انسان
اپنی محنتونکے ثمرہ کو آرام سے بیٹہکر کہانیکی توقع مین رہتا ہے کہ آئندہ کے لئے نئی
تدبیرین کرکے اسے خطرہ مین ڈالے ہم کیا دیکہتے ہین کہ وہ اپنی آسایش اور دولت
اور دوستونکو تو قربان ہی کر چکے تہے اب اپنا گہر اور ملک بہی چہوڑنے پر تیار ہوے
مگر اپنے مذہب کو نہ چہوڑا انتہی

انریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی کی جلد ۲ باب ۷ صفحہ ۲۱۴ و
۲۱۵ مین لکہتے ہین کہ ایک لحظہ کے لئے اُس زمانہ پر نظر کرین جبکہ ہر ایک شخص جو
شریک حال محمد تہا مکہ مین ذات سے باہر کر دیا گیا اور شعب ابی طالب مین وہ لوگ
قید رہے اور وہان سو یا ۳ برس تک بغیر توقع افاقت محتاجی اور سختی کے برداشت
کرتے رہے وہ تو بڑے ہی مضبوط اور قوی اسباب ہونگے جو اس امر کے باعث ہوے
کہ محمد صلعم اُن تمام مخالفتون اور علانیہ مایوسی و ناکامی مین اپنے اصول پر غیر
متزلزل قایم رہے جیون ہی وہ قید سے چہوٹے وہ اپنے شہر سے مایوس ہوکر
طایف کو چلے اور وہان کے فرمانروا ؤن اور رئیسون کو توبہ کی دعوت کی وہ تنہا
اور بے مددگار تہے مگر وہ کہتے تہے کہ میرے ساتہ خدا کا پیغام ہے تیسرے روز اسی
شہر سے لوگون نے اُنکو ذلت سے نکالدیا پنڈلیون سے اُنکے خون جاری تہا کیونکہ
اہل شہر نے اُنکو زخم پہونچاے تہے وہان سے چلکر وہ تہوڑی دور پر آٹہرے اور
خدا کے حضور شکایت کی تب پہر مکہ کو پہرے اور وہان پہر وہی ناامیدی کے کام پر
مگر انجام مین کامیابی کے کامل یقین پر مشغول ہوے ہمکو صفحات تاریخ دہر مین ایسے
مثال کی عبث تلاش ہے کہ جسمین کوئی شخص اس طرز سے جیسے کہ نبی عربی صلعم

۱۳ برس تک یاس اور خوف اور ابتذال اور اذیت مین مستقیم الایمان رہ کر توبہ کا
وعظ کرتا رہا ہوا ور خدا کے غضب سے اہل شہر کو ڈراتا رہا ہو ایک چھوٹے سے گروہ
مسلمان زن و مرد کے ساتھہ گالیون اور دہمکیون اور خوف کو آئندہ صابرانہ
اور کمال کی امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخر کار پیغام امن ایک دور کے
ملک سے آیا تو وہ بصبر تمام انتظار کرتے تھے حتّی کہ سب اُنکے اصحاب ہجرت کر گئے
اور تب خود بہی اس قوم ناسپاس اور ناخداترس کے درمیان سے ہجرت کر
انتہی

ولیم میور صاحب در اردو کتاب خود شہادت قرانی مطبوعہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۱۸
و فارسی ترجمہ اش مطبوعہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۹۴ میفرماید کہ انچہ درباب یہودیان درینجا
نوشتہ است کہ اوشان البتہ میدانند کہ این بیشک حق است از جانب ربّبا
خواہ ازان این مراد باشد کہ کعبہ قبلہ صادق بود چنانکہ جلال الدین بسیوطی
وخواہ اینمعنی بود و قرین قیاس است کہ یہودیان نبوت محمد صاحب صلعم وصداقت
قران شناختند انتہی ـ

اور آغاز نبوت کے تیرہویں سال حضرت صلعم نے کعبہ سے مدینہ کو ہجرت فرمائی
(تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۱ــ۱۰۸) مدینہ مین حضرت صلعم داخل ہوگئے سال اوّل
مین عبداللہ بن سلام یہودی جو بڑے عالم اہل یہود تھے کئے سوالونکا جواب
پاکر مسلمان ہوئے (تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۹ــ۱۱۱) اسی سال حضرت صلعم نے
دستور اذان کا مقرر فرمایا (ایضاً صفحہ ۱۱۴) چنانچہ قولہ اور اسی سال مین اذان
مقرر ہوئی اور حال یہہ گزرا کہ جب مدینہ مین آکر نماز جماعت اور جمعہ کا دستور مقرر ہوا

لوگونکو احتیاج ہوئی کہ کوئی نشان مقرر کرین تاکہ لوگ جمع ہوجایا کرین مہاجرین
اور انصار سے حضرت صلعم نے صلاح پوچھی کہ کیا نشان ٹھہراوین بعض نے کہا یہود کے
موافق نرسنگا پھونکا کرو بعض نے کہا عیسائیونکی مانند گھنٹہ بجایا کرو
بعض نے کہا کہ آتش پرستونکی طرح آگ جلایا کرو عمرؓ نے کہا کسی آدمی کو مقرر کرو
کہ وہ پکارا کرے اسی صلاح کو حضرت صلعم نے پسند کیا اور بلال کو حکم ہوا کہ تم پکارو
وہ ان الفاظ سے پکارتا تہا الصلوٰۃ جامعۃ بعد اسکے عبداللہ ابن زید نے خواب
دیکہا کہ اُس خواب مین کسی نے اُسکو یہہ الفاظ سکہائے جو آجکل مسجدون مین
مُسلمان بولا کرتے ہین انتہیٰ

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۴ مین لکہا ہے کہ محمد صلعم کی مہاجرت کی ابتداء ہجری کہلاتی ہے
۶۲۲ مسیحی اور یہی ماہ اُسکے عرب کا ہوا وہ مدینہ مین جابسا وہان دلاوری سے اُس سے جاملا انتہیٰ بعینہ نقل کلام لا علی

حال سنہ دوم

سنہ دو ہجری کا احوال (تواریخ محمدی صفحہ ۱۱۵) چنانچہ قولہ حضرت صلعم مدینے مین
آکر ۱۶ یا ۱۷ مہینے تک بیت المقدس کیطرف موہنہ کرکے نماز کرتے رہے (اگرچہ مکّے
مین کعبہ کو سجدہ کرتے تہے) یہودیون نے تعجب سے کہا کہ محمد صاحب بیت المقدس
کیطرف نماز کرتے ہین اور ہمارے سارے دین کو نہین مانتے یہہ بات حضرت کو
بُری معلوم ہوئی ایک روز ظہر کی نماز مین دوسری رکعت کے اندر بیت المقدس
کیطرف سے کعبے کی طرف موہنہ پہیر لیا۔ لوگ کہنے لگے کہ محمد صاحب اپنے دین مین
حیران ہین بعض نے کہا اپنے وطن کے پہر مشتاق ہوئے بعض نے کہا نہین
حسد سے پہر گئے ہین پس آیت سیقول السفہاء سنائی اور اپنی مسجد قبا کو جو پہلے
بیت المقدس کیطرف بنائی تہی اُٹہا کر کعبہ کیطرف بنا دی انتہیٰ بعد اسکے (آخر سنہ ۲ ہجری مین مطابق سنہ ۶۲۴

باب ۲۷ (چھبیسویں) حضرت صلعم نے کاتبوں سے چھہ خط لکھوائے پہلا خط بنام نجاشی بادشاہ حبش (تواریخ محمدی صفحہ ۱۸۰) — دوسرا خط بنام ہرقل حاکم الروم بدست دحیہ کلبی روانہ ہوا اُن ایام میں ہرقل بموجب اپنی نذر کے پابرہنہ بیت المقدس کیطرف گیا ہوا تہا زیارت کیلئے پس دحیہ کلبیؓ مسلمان وہ خط لیکر بیت المقدس کیطرف گیا خط کا مضمون یہہ تہا کہ مین تجھے اسلام کیطرف بلاتا ہون مسلمان ہوجا تاکہ سلامت رہے اگر مسلمان نہوگا تو جو کشت و خون تیرے ملک مین مین کرونگا اُسکا گناہ تجھپر ہوگا فقط (تلفظ ہیچ حرف مجھے یحابا مگر انا ن تہکم نا آتلظے) (واللیل) ان کہتے ہین جب ہرقل نے یہہ خط پڑہا تو کہا کوئی آدمی جو قوم قریش سے ہو لیکن مسلمان نہو تلاش کرکے لاؤ تاکہ مین اُس سے محمد صلعم کا احوال دریافت کرون ابوسفیان اُسجگہہ حاضر تہا اُسکو بولایا جب وہ حاضر ہوا اُس سے سوال کئے گئے اور اُسنے ہر ایک سوال کا جواب دیا۔

پہلا سوال محمد صاحب تمہارے درمیان حسب و نسب کا کیسا آدمی ہے

جواب شریف و نجیب خاندان سے ہے۔

(۲) سوال کسی عرب کے آدمی نے اُس سے پہلے دعویٰ نبوت کیا ہے یا نہین

جواب نہین کیا

(۳) سوال کوئی اُسکے آبا و اجداد سے کبہی بادشاہ ہوا ہے یا نہین

جواب نہین ہوا

(۴) سوال اُسکی تابعداری کون لوگ کرتے ہین امیر یا غریب

جواب غریب و غربا اُسکی اطاعت کرتے ہین

(۵) سوال اسکی تابعداری روز بروز بڑہتی ہے یا گہٹتی ہے
جواب بڑہتی ہے
(۶) سوال کوئی اسکے دین سے مرتد بھی ہوتا ہے یا نہین
جواب نہین
(۷) سوال محمد دعوی نبوت سے پہلے جھوٹا آدمی مشہور تہا یا سچا
جواب سچا آدمی مشہور تہا
(۸) سوال کبھی وعدہ خلافی کرتا ہے یا نہین
جواب ہرگز نہین کرتا وعدہ وفا آدمی ہے
(۹) سوال کبھی تمہاری اور اسکی لڑائی ہوئی یا نہین
جواب کئی بار ہوئی ہے
(۱۰) سوال کون غالب آیا
جواب کبھی وہ کبھی ہم
(۱۱) سوال کس بات کا حکم دیتا ہے۔
جواب یون کہتا ہے کہ خداے واحد کو پوجو آبائی طریقہ کو چھوڑو نماز پڑہو صدقہ دو نیکی کرو صلہ رحم کرو ان سوالونکے بعد ہرقل نے کہا البتہ مین اُسپر ایمان تو لاتا پر رومیون سے ڈرتا ہون ایسا نہو کہ مجھے قتل کرین
تیسرا خط بنام کسریٰ بادشاہ فارس بدست عبداللہ ابن حذافہ سہمی کے روانہ ہوا
چوتہا خط بنام مقوقس حاکم اسکندریہ بدست حاطب روانہ ہوا اسنے ایک خچر جسکا نام دُلدل تہا اور ایک گدہا یعفور نام اور ایک نیزہ اور بیس جوڑے کپڑے

اور ہزار مثقال سونا بطور نذرانہ روانہ کیا اور چار لونڈیاں بھی کہ جنمیں سے ایک ماریہ قبطیہ اور دوسری کا نام شیرین تھا۔ پانچواں خط بنام حارث ابن ابی شمر غسانی بدست شجاع ابن وہب کے روانہ ہوا۔ چھٹا خط بنام ہوذہ بن علی بن حنفی بدست سلیط ابن عمر کے روانہ ہوا تمت کلامہ از تواریخ محمدی مصنفہ سناد ملت عیسائیاں روزگار عماد دین مسیحیان با وقار پادری عماد الدین صفحہ ۱۸۲-۱۹۰ و شہادت قرآنی اردو مصنفہ ولیم میور صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر الہ آباد صفحہ ۲۶۳

باب ۵ خاتمہ

ایک بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب نے اپنی کتاب کی دفعہ ۴۴ و ۵۴ میں بیان لکھا ہے کہ

اگر محمدؐ کا مقصد صرف بلند حوصلگی ہوتا تو یہہ امر کہ اپنے آپ کو یہودیوں کا مسیح بیان کرتے بہتر تھا بہ نسبت اس طریق کے کہ آپ نے اختیار کیا۔ اسمیں شک نہیں کہ اگر آپ اور آپکے جانشین اُس رویّہ کو اختیار کرتے اور بیت المقدس کو اپنا مسکن بناتے تو کل کمبخت یہودی آپکے زمرہ میں داخل ہوجاتے اور عیسائیوں میں سے بھی کم سے کم اسقدر آملتے جسقدر کہ دوسری صورت کے اختیار کرنیسے شامل ہوے کیونکہ مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ بہت وجوہات سے دریا ہر دوم کے کنارے اُس بادشاہ کی سکونت اور پایہ تخت کے لئے نہایت موزون ہیں جسکا تصرف مصر اور مغربی ایشیا پر ہو واسطے کہ اسطرف رود نیل تک اُسکی دسترس ہے اور اُسطرف فرات تک یہہ مان لیا گیا ہے کہ آپ کا خلق نہایت عمدہ تھا عیسائی مذہب مین اخلاق کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم مین نہ پایا جاتا ہو۔

کبن صاحب نے ایک عمدہ قصہ لکھا ہے وہ یہہ ہے کہ حسن ابن علی کے غلام سے اتفاقیہ گرم شوربا کی رکابی امام حسن پر گرگئی اُس کمبخت غافل نے امام کے قدموں پر گر کر عفو تقصیر کے لئے التجا کی اور قرآن کی آیت پڑہی الکاظمین الغیظ امام نے فرمایا کہ مین خفا نہین ہون غلام نے کہا والعافین عن الناس امام نے کہا کہ مین نے تیرا قصور معاف کیا اُسنے پہر پڑہا واللہ یحب المحسنین امام نے فرمایا کہ مین نے تجہکو آزاد کیا اور چار سو درم عطا کئے (قرآن مترجم سیل صاحب سورہ سوم صفحہ ۵۷) حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۳ و ۲۳ دفعہ ۴۴ و ۴۵ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء

میزان الحق چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ء طبع ثانی صفحہ ۲۲ باب ۳ فصل ۵ مین لکہا ہے کہ عہد خلافت عمرؓ مین سعد ابن وقاص نے ایران اور خالد اور معاویہ نے شام کا ملک اور عمرو ابن العاص نے مصر کو فتح کیا سنہ ۲۱ ہجری مین

دیباچہ قرآن شریف مطبوعہ الہ آباد ۱۸۴۴ء جسپر علماء نصاریٰ نے اپنے طور کا حاشیہ اور اُسکے شروع مین ایک دیباچہ لکہا اور بحروف رومن اپنی مشن کے چہاپہ خانہ مین اُسے چہاپا اُسکے یعنے دیباچہ کے صفحہ ۲۴ دفعہ ۴۲ مین لکہا ہے قولہ عمرؓ محمد کا دوسرا یار تخت پر بیٹہا اُسکی خلافت دس برس کے عرصہ تک رہی اُس کی خلافت کے شروع مین یرموک ندی کے پاس شامی اور مسلم فوجین ملین اور جنگ عظیم پڑی جسمین شام کی فوج نے شکست کہائی بعد اُسکے بیت المقدس جو داؤد بادشاہ کیوقت سے یہودی بادشاہونکا دار السلطنت ہوا اور حلب اور انطاکیہ اور شام کے سب قلعے اور گڈہ مسلمانون کے ہاتہ آئے انتہی

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵ مین لکہا ہے کہ ابو بکرؓ کے انتقال کے بعد عمرؓ ازراہ بیعت کے
خلیفہ مقرر ہوا انہین خلفا کہتے ہین جو محمد صلعم کے بعد کاروبار عبادات و معاملات
مین وارث ہون اور ایک ہی خروج مین اُسنے ممالک سریا اور فونیقی معہ فلسطین
کے اور مسوپوتامیا اور خالدیہ جو کہ یونان کی مملکت سے متعلق تہے لیلیا دو
چڑہائی مین فارس کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب مین لایا
اور اُسی زمانہ مین اُسکے سپہ سالارون نے ملک مصر اور لیبیا اور نیومیدیا کو
مطیع کیا انتہی
الغرض ۳۶ھ مین لشکر اسلام نے یروسلم یعنے بیت المقدس کا محاصرہ کیا محاصرہ
کی مدت چار مہینے تک رہی تہی آخر حسب استدعا محصورین کے حضرت
امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضہ ایک اونٹ پر سوار کہ جسکی ایک طرف پانچ سات
سیر آٹا اور دوسری طرف پانچ سات سیر خرمے لدے تہے یروسلم مین داخل ہوئے اور
اُمرا کی مروّت پر فقرا کی پاس خاطر کو مقدم رکہکر محتاجونکے گہر مین ضیافت
تناول فرمائی انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو چوبیسوین زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ خداوند کے پہاڑ پر کون چڑہ سکتا ہے اور اُسکے مکان مُقدّس پر کون کہڑا
رہ سکتا ہے وہی جسکے ہاتہہ صاف ہین اور جسکا دل پاک ہے جسکے دل نے بیہودگی
نہین سمائی اور جو مکر سے قسم نہین کہاتا (۲۴ زبور ۳ و ۴)
بروٹلا ئینس آف ہسٹری حصہ اوّل مطبوعہ مدراس سوتہہ انڈیا کرسچن اسکول
بُک سوسائٹی ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۰۲ مین لکہا ہے حضرت امیر المومنین ابو بکرؓ کے بعد
حضرت عمرؓ جانشین ہوئے اُنکی خلافت مین عربونکی قوّت بازو نے ایشیا کو کپکپا دیا

تزئین الاسلام صفحہ ۳۰
زمانہ خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دو برس چار مہینے
زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ دس برس چہہ مہینے
زمانہ خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بارہ برس
زمانہ خلافت حضرت علی علیہ السلام چار برس نو مہینے
زمانہ خلافت امام حسن علیہ السلام چہہ مہینے
منتخب التواریخ مطبوعہ ۱۲۸۱ھ صفحہ ۲۵۸
مفتی صدر الدین کا ...

شام اور ماوراءالنہر اور کالدیا سب فتح ہوگئے جبکہ یروسلم کا محاصرہ ہو رہا تہا......
...... اہل یروسلم کو یہہ پیغام بہیجا گیا کہ عاقبت اور خوشی اُس کے واسطے
جو سیدہی راہ پر چلے ہم تم سے یہہ چاہتے ہین کہ تم مسلمان ہوجاؤ یا جزیہ دو ورنہ
ہم تمہارے اوپر ایسے آدمی لائینگے جو موت کو زیادہ پسند کرتے ہین بہ نسبت اسکے
کہ تم شراب کو اُنہی جبکہ شہر والون نے اطاعت اختیار کی تو حضرت عمر رض آپ تشریف
لائے ایک لال اونٹ پر سوار تہے کہ جسمین اُنکے اناج اور خرمونکی تہیلی تہی اور ایک
کاٹہہ کا پیالا اور ایک مشق پانیکی ساتہہ تہی اور جب وہ اوترے تو اُنسے سادہ
بے تکلف کہانے مین سب شریک ہوئے انتہیٰ اسکا مفصل بیان کتاب مبادی الاسلام
مطبوعہ ۱۸۴۵ع باب دوسرا انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۲۰۷-
۲۰۹ مین یون لکہا ہے سنہ ۱۳ھ مین مسلمانون نے شام کے ملک کو جو بہت آباد
اور آسودہ تہا لینے کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوبکر رض نے لوگونکے بلانے کیواسطے جابجا
خط بہیجے اور ایک بڑا لشکر اہل اسلام کا گرد مدینہ کے جمع ہوا اور امیرالمومنین نے
یزید ابن ابی سفیان کو اسکا سردار مقرر کیا۔ خلیفہ رسول اللہ صلعم پیادہ پا
لشکر ہمراہ سرہن (یعنے اہل اسلام) تہوڑی دور تک پہنچانے گئے سرداران
نے اُنکو پیادہ پا دیکہکر آپ بہی اوترنے کا ارادہ کیا لیکن انہون نے فرمایا کہ
مذہب کے پہیلانے کا قصد ہو اس حالت مین پیادہ اور سوار کا خدا کے نزدیک
مرتبہ برابر ہے بعد دوپہر کے انہین رخصت کیا اور پند جو فتح کیواسطے کی اسکو
ساتہہ کلام رحم اور حفظ کے نرم کیا۔ اُنہون نے یزید سے کہا کہ تم ہرگز اپنے
لوگون پر سختی نکرنا اور نہ اُنکو ایذا دینا بلکہ اُنسے تمام اپنے کامونمین مشورہ لینا اور

حق و انصاف کو خیال رکھنا کیونکہ وہ لوگ جوان باتونکا لحاظ نہین رکھتے ہین ترقی
سے محروم رہین گے جب دشمن سامنے آوین اُنسے مقابلہ مردونکی مانند کرنا اور
پیٹھ نہ دکھلانا جو تمہین فتح ہو چہوٹے بچون اور بڈہون اور عورتون کو نہ مارنا۔
کہجور کے درختون کو خراب نہ کرنا اور نہ کہیتون کو جلانا۔ پہل والے درختون کو نہ
کاٹنا اور کچہہ مویشی کا ضرورت سے زیادہ نقصان نہ کرنا اور جو تم عہد و پیمان کرو
اُسپر قایم رہنا اور جو تم اقرار کرو اُسکے خلاف ہرگز نہ کرنا۔ وہان تم عبادتگاہون مین
تہوڑے نیکبخت اور عابد لوگ پاؤ گے جو عبادت خدا کی اس طریقہ پر کرتے ہین اُنکو نہ مارنا
اور نہ عبادتگاہ کو اُنکی خراب کرنا۔ وہان ایک فرقہ شیطانی کو جنکے سر منڈے ہوے
ہین تم دیکہو گے اور بیشک اُنکی کہوپڑیان چیر ڈالنا اور اُنپر رحم نہ کرنا جب تک کہ
وہ اسلام اختیار نکرین یا جزیہ ندین۔ ہرکلیس شاہنشاہ یونان نے اپنی رعیت
کو لڑائی کے لئے بہڑکایا مگر اُسکا لکہنا کچہہ موثر ہوا قاصد یزید کے پاس سے ہر روز
ابوبکر صدیق رض کو شام کی حدونمین مسلمانونکے فتح ہونے کی خبرین کرتے تہے اور
عرب کے حاکمون نے ترقی اپنے وطن کے لوگونکی دیکہکر دوسرا ایک اور لشکر واسطے
تسخیر بیت المقدس کے تیار کیا۔ خالد کی آرزو تہی کہ مین لشکر کا امیر ہون لیکن
یہہ تمنا اُسکی نہ برآئی اور عمرو اس منصب پر سرفراز ہوا خالد نے کہا کہ مجھے اسکی
تکرار نہین کہ کوئی سردار ہو لڑکا یا دشمن کیونکہ مقصد میرا پہیلانا مذہب کا ہے اسلئے
ہر حالمین جہنڈے اسلام کے ساتہہ ہو لڑونگا۔ ایسا عزم لڑائی کے واسطے مناسب
تہا۔ عمرو کو اس عہدہ پر مقرر ہوے تہوڑے دن گزرے تہے کہ یزید کے منصب پر
ابو عبیدہ جو مکہ کے مہاجرین اور رسول اللہ صلعم کے اصحابون سے تہا مقرر ہوا

لیکن فتح شام کی جسکو حضرت ابوبکر صدیقؓ نہ چاہتے تھے کہ مبادا نہو سکی تب اسکی جگہہ پر خالد اس مہم پر بہیجا گیا۔ شہر بصرہ جو دمشق (پایہ تخت شام) سے چار منزل پر ہے اور اُس ضلع مین واقع ہے اور جسکو غلطی کی راہ سے روم والے بوسترا کہتے تہے بڑی تجارت کی جگہہ عرب ساکنین ریگستان کی تہی شاہنشاہ نے اسکو شہر کو تمام مقامون شام کے سے مستحکم بنایا اور یہی وجہہ ہے کہ نام اس شہر کا بصرہ رکہا گیا تاکہ دلالت کرے حقیقت پر اس مکان کی کیونکہ معنے اس لفظ کے جائے مستحکم حفاظت کے ہین۔ ابوعبیدہ نے شرجیل کو واسطے لینے اس شہر کے بہیجا چار ہزار مسلمان جو اُسکے ساتہہ تہے ہزارون شامیون سے سر بر نہ آئے اور شکست کہائی لیکن خالد پندرہ سو سوار لیکر بر وقت آپہنچا جسکے سبب سے لشکر اسلام کو پہر تقویت ہوئی اور پریشانی جاتی رہی۔ مسلمانون نے بیان صبح کی نماز خاک سے تیمم کرکے گہوڑون کی پیٹہہ پر پڑہی اور نعرہ اللہ اکبر اور الجنۃ الجنۃ اور النار النار سے قوم سراسین (یعنے اہل اسلام) کی طبیعت پر جوش آیا اور بصرہ کے رہنے والون اور سپاہیون شہنشاہ نے بہاگ کر مستحکم مقامونمین پناہ لی وہ شہر بسبب دغا کرنے رومنس کے جو وہان کا حاکم تہا جلد فتح ہوگیا۔ پہلے ہی حاکم نے اپنے افسرونکو کہا کہ تم اطاعت غنیم کی قبول کرو اور اہل شام اُسکی نامردی کے سبب اُس سے خفا ہوئے اور اسلیئے وہ مسلمانون کے ساتہہ ہوگیا۔ اسکے گہر سے ایک رستہ نیچے زمین کی فصیلونکے باہر تک بنا ہوا تہا وہ اس راہ سے ایک گروہ چنے ہوئے سپاہیونکا لیکر شہر کی فصیل کے تلے آنکلا اور اہل اسلام کا تمام لشکر شہر مین داخل ہوا اور خالد نے عیسائیون سے بسبب اسکے کہ وہ اپنے مذہب

محاصرین پر اسمین بڑے طول کھینچا اور انہون نے بہت سختیان اُٹھائین جب مسلمانون نے رومیون پر سخت محاصرہ کیا اور انپر
غلہ اور دانہ اور گھاس کیطرف سے تنگی ہوئی تو انھون نے گھیرنیوالون پر حملہ کیا اور ہٹا دیے گئے۔ بسبب گزرنے
وقت دراز کے اور پڑنے قحط کی بہادری اور چالاکی دمشق والونکی جاتی رہی اور انکے ایلچی پیشوایان مذہب
(نصاریٰ) اور دوسرے لوگونکی طرف سے پاس ابو عبیدہؓ کے جو نرم دل اور نیک شخص تھا واسطے صلح اور امن کے پہونچے
اہل یونان کو اس امیر کی آدمیت اور خلق پر اعتماد ہوا کیونکہ اُسنے کہا کہ ہمارے رسول کا حکم ہے کہ
تم آدمیون صاحب رتبہ اور شہر کی تعظیم کرو اور اُنسے عہد و پیمان کر لو جسکو اُسنے کیا صلح ہو گئی
اور اُسمین یہ قرار پایا کہ وہ باشندے جو کہ غیر ملک مین جا کر بسا چاہتے ہین چلے جاوین اور اسباب منقولہ کو
بھی اپنے ساتھ لیجاوین اور رئیس اسجگہہ کے خلیفہ کو محصول دیا کرین اور کوئی اُنکے مال و اسباب سے
مزاحم نہوگا۔ اور وہ ساتھ کلیسا مین جا کر نماز پڑھ سکتے ہین ایک گروہ عرب کا فورًا جبکہ معلوم ہوا
کہ صلح و امن ہو گیا ہی اس شہر مین داخل ہوا اور خالدؓ نے کہا کہ خدا کے دشمنون کو پناہ نہین ہے
اور خون نصاریٰ سے تمام کوچہ اور گلیان دمشق کی بھر گئین۔ اُسنے جبکہ وہ کلیسا سینٹ مری کے
پاس پہونچا اور دیکھا کہ ابو عبیدہؓ اور اُسکا لشکر تلوارون کو میان مین کیے پیشوایان مذہب عیسائی
کے بیچمین کھڑے ہوے ہین تعجب کیا ابو عبیدہؓ کی استقلالی سے جو از راہ مہربانی کے تھی دمشق قتل
سے بچا پایا گیا۔ خالد اور اُنکے ہمراہیون نے پکارا کہ قتل کرو لیکن ابو عبیدہؓ نے دوسرے سردارون
لشکر اسلام سے کہا کہ تم میرے عہد صلح اور پناہ کی رعایت کرو اور قانون ملک گیری کا لحاظ
کیا اور کہا کہ شام کے ملک مین بہت ایسے شہر ہین جو ابتک فتح نہین ہوے اور ہمین مناسب نہین
ہے کہ کسی حالت مین ہم اپنے عہد کو توڑ ڈالین کیونکہ رہنے والون کو یہان کے ہمارا اعتبار جاتا
رہیگا اور وہ ناامید ہو کر سخت مقابلہ کرینگے آخر کار اسبات نے قرار پایا کہ خالدؓ ابن الولید
کو اس ٹکڑے شہر کا جسکو اُسنے تلوار کے زور سے لیا اختیار رہے اور ابو عبیدہؓ کو اُس

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ

بزرگ کسی قوم کا آوے اسکی عزت کرو
از چہل حدیث شاہ ولی اللہ رح

بڑے کام ظاہر ہوئے بہت سے یونانی لوگ جنکو محبت وطن کی تہی اور خراج دینے کو ناپسند کرتے تھے لپنے محل اور مکان چھوڑ کر غرور اور تکلیف سے واسطے ڈھونڈنے کسی جائے امن اور آرام کے جو سلطنت استنبول کے بیچ مین واقع ہو اسکے ساتہ چلے گئے انہین تین دن کی مہلت ملی اور چوتھے دن خالدؓ نے پیچھا کیا انکو سوارون نے نصرانیون کو جنپر غم اور ماندگی غالب آگئی تہی جا لیا اور سوائے ایک آدمی کے کوئی شخص ان مین سے توم سرا سن برچھیون اور شمشیر سے نہ بچا ابو بکر صدیق رضہ نے دمشق کے فتح ہونے سے پہلے ماہ جولائی ۶۳۴ع مین وفات پائی - انکی آخر بیماری مین حضرت عمر رضہ نے مسجد مین بجائے انکے نماز پڑھوائی اور انھون نے لوگون کو وصیت کی کہ بعد میرے عمر رضہ خلیفہ ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاری کرین - حیا کے مارے حضرت عمر رضہ نے منصب خلافت سے انکار کیا تھا لیکن انھون نے صدیق اکبر کے سمجھانے سے کہ تمھین اگرچہ اس عہدہ کی آرزو نہین ہے لیکن ہونا تمھارا اس منصب پر بہت ضرور ہے مان لیا - **قطعہ لمؤلفہ**

مشو مضطرب ان مشو مضطرب ‎ ‎ ‎ زفکرت مکن قلب خود منقلب

ومن یتق اللہ یجعل لہ ‎ + ‎ ویرزقہ من حیث لا یحتسب

حضرت عمر رضہ نے ۶۳۴ع شروع خلافت مین خالدؓ کو حکم لشکر شام سے معزول کیا اور اسکی جگہ پر ابو عبیدہؓ مقرر ہوئے امیر حال نے اس منصب کو خوشی سے قبول نہین کیا اور جب تک خبر خالد کی فتحون کی مدینہ مین پہونچی اور خلیفہ کو سیف اللہ کا اعتبار ہوا بیننے مین حکم فوج کے تاخیر کی - لیکن خلیفہ رسول اللہ صلعم کے مزاج مین استقلال بہت تہا اور خالد رضہ

کی خیرخواہی اور تابعداری برابر حلم ابوعبیدہؓ کے تہی - سیف اللہ نے کہا

کہ مین جانتا ہون کہ عمرؓ مجہسے محبت نہین رکہتے لیکن وہ میرے آقا ہین اور

مین اُنکا تابعدار ہون - مین موافق سابق کے تندہی کرنے مین کمی نہ کرونگا

اور جس مہم پر کہ وہ مجہے بہیجینگے ممکن نہین کہ مین قصور کرون اور اپنی جانفشانی

خدا کی راہ مین ظاہر نہ کرون - لیکن شرح وار بیان فتح کرنے قوم سراسن

کا بلاد شام اور بیت المقدس کو خالی تکرار ان حالات جوانمردی اور تدبیر سے

جو بیچ محاصرہ بُصرہ اور دمشق کے پیش آئے تہے نہین ہے اور ہم تفصیل کے

ساتھہ ذکر اس لڑائی کا کرینگے اور صرف تہوڑا سا بیان ان سپاہیانہ کامونکا

جنکے سبب سے یہہ ولایت عمرؓ کے مسخر ہوئی ذکر کیا جائیگا لشکر اہل اسلام نے شہر

ایمسا یعنے ایمس اور ہیلیو پولس یعنے بعلبک کو ۶۳۵ع مین لوٹا لیکن ان شہرونکے

مغلوب ہوجانیسے یونان کے شاہنشاہ کی طاقت مین کچہہ نقصان نہ آیا -

کنارون چہوٹی ندی یرموک یعنے ہیرومیکس پر جو بحر تبریس (یعنے تبریاس

یا جنسرت کی جہیل) مین گرتی ہے یونانی بیچ میدان بلاد شام کے پچہلے بار

لڑے - اسّی ہزار آزمودہ سپاہیون نے جو شاہ استنبول کے بدل طرفدار تہے

قوم سراسن کو ڈرا دیا اور خلیفہ پاس جلد قاصد اس بات کے دریافت کرنیکے

لئے بہیجے کہ ہمین کیا حکم ہے لڑین یا واپسی پہر آوین - آٹہہ ہزار آدمی مدد کیلئے

بہیجے گئے اور چونکہ وقت مشکل اور خوف کے کچہہ لحاظ قانون کا نہین رہتا ہے

بلکہ موافق ضرورت کے عمل کیا جاتا ہے اور دعوی عمر اور درجے کے چہوڑے

جاتے ہین - ابو عبیدہ نے اپنے لشکر کی بات کو مان لیا اور خالد کو کل اختیار

فوجکا دے دیا خالدکی اس نصیحت مختصر سے جو خوف پیدا کرنیوالی تہی کہ بہشت تمہارے آگے ہے اور شیطان اور آگ دوزخ کی پیچہے لگی ہوئی ہی لوگون کو لڑائی کیطرف بہت رغبت ہوئی اور اسیطرح سے ابوعبیدہ رضہ کے کہنے سے زخمیون کو کرنج مین دشمن ہوتا تہا ہمارا تہا شریک ہین لیکن انعام اور خوشی انکو نصیب نہین ہوسکی اسلیے کہ ہوگئی۔ حملون سے روم کے سوارون کے قریب تہا کہ مسلمانون کو شکست ہو جاتی لیکن عورتون قوم ہمیارا اولاد امالیکٹ نے جنکے ہتیار کمان اور برچہیان تہین اور جو مسلمانون کی پچہلی صف مین کہڑی تہین لعنت ملامت کی اور اسبات سے اہل عرب پہر لڑنے لگے۔ یونان والونین سے کچہہ مارے گئے اور کچہہ بہاگ گئے خالد نے مبارکبادین خط خلیفہ کو اس مضمون کا لکہا کہ ہزارون کافر قتل ہوے اور دریاے یرموک مین خدا جانے کہ کتنے ڈوب گئے اور جو بہاگے وہ جنگلون اور پہاڑون مین مارے گئے اور اللہ جلشانہ نے مسلمانون کو انکی عورتون اور بچون اور ملک کا مالک کیا۔ جب یرموک مین شکست ہوئی اسوقت بیت المقدس اور حلب اور انطاکیہ کی حفاظت کرنیوالا سواے اُن لوگون کے جو انمین رہتے تہے کوئی اور نہ تہا۔ خلیفہ نے اپنے امیر لشکر کو حکم دیا کہ وہ بیت المقدس کو جاوے اسلیے کہ وہ اس شہر کی تعظیم مکہ اور مدینہ کیموافق کرتے ہین۔ جب پانچہزار مسلمانون نے حملہ کیا اور وہ کامیاب ہوے تب ابوعبیدہ رضہ نے اپنے تمام لشکر کے ساتہہ اُس شہر کو گہیر لیا اور وہان کے رہنے والون سے کہا کہ تم مسلمان ہو یا خراج دو۔ ابوعبیدہ نے خط بڑے بڑے سردارون اور رہنے والون ایلیا یعنے جروزلم (ایروسلم) کو لکہا کہ صحت اور خوشی اون لوگون کو جو راہ

ف قال اللہ تعالی ان تکونوا تالمون فانہم یالمون کما تالمون وترجون من اللہ ما لا یرجون سورۃ النساء رکوع ۱۵

سیدہی راہ پر چلتے ہین اور خدا اور رسول پر ایمان اور یقین لاتے ہین۔ تمسے ہم یہہ چاہتے ہین کہ تم گواہ ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد صلعم اسکا رسول ہے اور جب تم اُسپر ایمان لاؤگے تب ہمین حرام ہے کہ ہم تمہین مارین یا تمہارے بال بچون کو ہاتہہ لگاوین۔ اگر تم اسلام قبول نہین کرتے ہو تو خراج دو اور ہماری حمایت مین رہو اور جو تم اسبات کو منظور نہ کروگے تو مین تمہارے مقابل ایسے لوگون کو لاؤنگا جو موت کو بہت عزیز رکہتے ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب کے پینے اور کہانیکو سور کے گوشت کے۔ خدا نے چاہا تو ہم یہان سے جب تک کہ ہم ان لوگونکو جو تمہاریطرف سے لڑتے ہین قتل نہ کرین اور تمہارے اطفال کو غلام نہ کرین ٹلنے کے نہین فقط

شدّت جاڑے مین مسلمان چار مہینے تک مقام مذکور کو گہیرے رہے اور آخر کو پادری سوفرونیس نے صلح کی شرط کو منظور کیا۔ اس لحاظ سے کہ بیت المقدس جیسے پاک تہی اسنے کہا کہ مین اسے سواے خلیفہ کے اور کسی کے سپرد نہین کرونگا تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسودس زبور مین ہے پوری ہوئی کہ خدا وند تیرے زور کا عصا صیحون سے بہیجے گا تو اپنے دشمنون کے درمیان حکمرانی کر (۱۱۰ زبور ۲) مدینہ کی مسجد مین اس شرط کی تکرار ہوئی۔ حضرت عثمانؓ اس بات سے کہ وہ دشمن جو مغلوب ہو گیا تہا شرطین کرتا ہے بہت خفا ہوے اور انکے قبول نہ کرنے مین بہت سا کچہہ کہا لیکن کہنے سے حضرت علیؑ کے کہ مسلمانون نے جو تکلیفین کہ جاڑے کے سبب سے لڑائی مین اٹہائین اور تہکے ہوے ہین دیکہنے سے خلیفہ کے بہول جاوینگے اور انہین پہر قوت حاصل ہوگی حضرت عمرؓ نے سوفرونیس

اورابوعبیدہ کی مرضی کے موافق کیا تب یہہ پیشین گوئی جو ملاکی نبی نے سنہ عیسوی سے چارسو برس پیشتر کی تہی پوری ہوئی کہ وہ خداوند جسکی تلاش مین تم ہو ہان عہدکا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل کو آویگا دیکہو وہ یقیناً آویگا رب الافواج فرماتا ہے پر اسکے آنیکے دن کون ٹہر سکیگا اور جب وہ نمود ہوگا کون ہے جو کہڑا رہیگا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دہوبی کے صابونکی مانند ہے (ملاکی ۳ باب ۱ و ۲) خداوند سے مراد بادشاہ یا یہہ کہ مظہر جلال خداوند عہدکا رسول یعنے بہیجا ہوا خدا کا بموجب عہد سو فرو نیس اور سنار کی آگ یعنے شرک اور تثلیث کو جدا کرکے خالص توحید کی پرستش کو جاری کریگا اور رسول سے مراد یہہ ہی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیًّا لَکَانَ عُمَرُ یعنے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا اور پہر فرمایا کہ اِنَّ الْحَقَّ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یعنے حق بولتا ہے اوپر زبان عمر کے اور مشکوٰۃ باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ مین ہے لَقَدْ کَانَ فِیْمَنْ قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّہٗ عُمَرُ یعنے بیشک ہمسے پہلے امتوں مین الہام والے لوگ تہے پہر اگر میری امت مین کوئی ہے تو عمر ہے پہر مشکوٰۃ باب مناقب عمرؓ مین ہے مَا کُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّکِیْنَۃَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ یعنے سکینہ عمر کی زبان اور دل سے بولتی ہے انتہی اور اپنی ہیکل کو آویگا اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمرؓ ہی کے نام سے وہ مسجد کہلاویگی دیکہو تفسیر اسکاٹ رومن مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۲ع صفحہ ۱۷۴ کالم ۲ مین یہہ فقرہ کہ اندنون مین اسی جگہہ پر مسلمانون کی ایک مسجد الصخرہ جو عمرؓ کی کہلاتی بنی ہے انتہی اور یقیناً وہ آویگا اگرچہ حضرت

عثمانؓ نے منع کیا تو بھی حضرت عمرؓ نے نمانا اور بیر و سلم کو گئی) سفر الکابیت المقدس
کیطرف اس حال مین کہ انہین دنیا کی بڑی مقصدونکا حاصل کرنا منظور تہا ایسا
اسوقت کیے عزم و سادگی و پاسداری مذہب اور حقیر سمجہنی شان و شوکت ظاہری پر
دلالت کرتا ہی کہ اسکا تہوڑا سا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی میں اوسکی صناحب
بیان کیے موافق جو صاف صاف ہی لکہتا ہون خلیفہ نے اول مسجد مین نماز پڑہی
اور بعد زیارت کرنے مزار رسول اللہ صلعم کیے حضرت علیؑ کو اپنی جا پر قایم کیا
اور تہوڑی سے رفیقون کیے ساتھہ روانہ ہوئی اونمین سے بہت سی لوگ تہوڑی
دور تک اونکی ساتہہ گئی اور مدینہ کو اولٹی پہر آئی — وہ ایک اونٹ سرخ رنگ پر سوار
ہوتے اور دو تہیلے ساتہہ لئی ایک مین ایک قسم کی غذا بہری جسکو عرب سویق بولتی ہین
اور جو یا چاول یا گیہون کوٹے اور بے پہٹکے ہوئی سی تیار ہوتا ہی اور دوسری
کو میوہ جات سی بہر لیا اور ایک بڑی مشک پانی کی جسکی اس ملک مین بہت احتیاج
ہوتی ہے آگے رکہلی اور ایک طباق لکڑی کا پیچہی باندہ لیا خلیفہ نے اس سامان
اور تیاری کے ساتہہ کوچ کیا +

از کجاست حل این کلام دقیق ❁ کہ یاتین من کل فج عمیق

اور جسجگہہ وہ رات کو اوترتے وہان سی بے پڑہی نماز صبح کے نہ چلتی بعد ادا کرنے نماز صبح کے
ان لوگونکی طرف جو اونکی ساتہہ تہی منہہ کرتی اور کہتی تعریف ہے اوس خدا کو جسنے
ہمین دین راست پر مستقیم کیا اور ہمپر اپنا رسول صلعم بہیجا اور ہمارے راہ ہی ہمین دکہلا اور ہمین
جو مخالف ایک دوسرے کے تہی ایکی سبب سے اتفاق دیا اور ہمین ہمارے دشمنون پر غالب کیا اور اپنی ملک کا
حاکم کیا — تم ای بندہ خدا کے اسکے ان انعامون اور مہربانیونکا شکر کرو اس واسطی کہ

خدا بخشتا ہے اون لوگون کو جو اس سے شرم کیا ہے ہین اور جو ڈہونڈہتی ہین
اون چیزون کو جو اوسکی پاس ہین وہ اپنی رحمت بہیجتا ہی اون لوگون پر
جو اوسکا شکر کرتے ہین — بعد حمد اور تعریف خدا کی وہ طباق کو اپنی ہاتہون سے
بہرتے اور بڑی فیاضی سے اپنی مصاحبونکی ساتہہ کہاتی اونہون نے راستہ مین ایک بڈہا کو
جسنے دو بہنون سے نکاح کر لیا تہا سزا دی کیونکہ اسطرحکا عقد حرام تہا اور ایک جگہ
کو بعضی آدمیونکی ہاتہہ سے جو خالد کی لشکر کی ساتہہ ہو لیتی تہے اور زبردستی سے
روپیہ لیتی تہی نجات دی اور تمام عمدہ پشمینہ جو یرموک کی لڑائی مین انہون ہاتہہ لگا
چہین لیا اور اسطرحسی انہین عیاشی اور غرور سے بچایا اور اون کو اونکا کچہہ حصہ دیا
کہجورا جب وہ شہر کے سامنی پہنچی اونہون نے نعرہ اللہ اکبر کہینچا اور کہا کہ خدایا ہمین فتح
آسانی سے کر — بخش از سیرت قدسی فائدہ ۴ ربنا انزل علینا مائدۃ
اور اپنا خیمہ موٹی اون کا کہڑا کروا کر زمین پر بیٹہہ گئے امیر المومنین کی
سادگی سے رعب اور دہشت جو سپاہیانہ کامون اور انکے تابعین بیت المقدس
کی رہنے والون کی دلون مین پیدا ہوا تہا کچہہ کم نہوا انہیں قوم (نصاریٰ)
نے اپنی سرداروں سے کہا کہ مقابلہ کرنا ان لوگون سے کی مدد آسمانی سے
بیفائدہ ہے — انہین رسول نے انکے یہہ حکم دیا تہا کہ وہ حلم اور حیا
اور تابعداری کو عمل مین لاوین
التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون
اور ان اوصاف کی سبب سے انکی ترقی ہو گئی — تہوڑے دنون مین سب قانون انکی شرع کو غلبہ
اور انکی حکومت مشرق سے مغرب تک پہیل جاوینگی (جنگل اور ندی کو نہ تباہ و تاراج کی محنت

اُسکی بنا کرتے ہین بیفائدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہوتا تو پاسبانکی ہوشیاری عبث ہے تمہین کچہ فائدہ نہین جو تم سویرے اُٹہتے ہو اور رات تک ناحق کام مین لگے رہتے ہو اور غم کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو نیند مین دیتا ہے (۷۔۱۲۷ زبور اور ۲) شرطین صلح کی منظور ہوئین اور اُسپر دستخط بہی ہو گئے۔ جان و مال اور عبادتخانے قوم نصارا کے بسبب قبول کرنے بڑے اور استمراری خراج کے (۶۳۶ع کے آخر یا شروع ۶۳۷ع) کو سلامت رہے اور اختلاف لباس اور القاب سے گروہ غالب اور مغلوب کا ہمیشہ امتیاز رہا۔ یہہ شرطین ہوئین کہ نصرانی زین پر سوار نہون اور نہ کسی قسم کا ہتہیار رکہین اور اپنی مُہرون پر الفاظ عربی کندہ نہ کروائین اور نہ کسی قسم کی شراب بیچین۔ وہ ایک قسم کے لباس کے سوا کپڑا دوسری طرحکا کہین نہ پہنا کرین اور کمربند ہمیشہ کمرون پر اپنے باندہا کرین۔ وہ اپنے عبادتخانونمین صلیب نہ لگاوین اور صلیب کے نقش جو اُن کی کتابونمین ہووین اُنہین مطلق مین اہل اسلام کے نہ دکہلایا کرین اور گہنٹون کو سوا گرہی سے نہ بجاوین اور جو شخص کبہی کسی مسلمان کا نوکر ہوا اسکو اپنا نوکر نہ کرین۔ اوکلی صاحب کہتا ہے کہ ان شرطون پر نصارا کو اپنے مذہب پر رہنے کا اختیار ہوا اور بیت المقدس کو جسکی ایک زمانہ مین مشرقی ملکونمین بڑی رونق تہی ایسی سخت تابعداری کرنی پڑی کہ پہلے اُس سے کبہی اُسنے نہین کی تہی۔ رومیون نے جب اس شہر کو فتح کیا تہا گو کہ اُسوقت بہت سے لوگ بہانکی بہ نسبت لڑائی حال کے مارے گئے اور تکلیفین بہی اُنپر زیادہ ہوئین لیکن بعد اس لڑائی کے باشندون پر سختی بدرجہ غایت اور مدت تک رہی۔ وہ ملک اب بالکل مسلمانون کے

قبضہ مین جو مذہب نصارا کے دل سے دشمن تہے آگیا اور جبسے وہ ملک سوا تیرہ سو ننانوے برس کے جس عرصہ مین غلبہ قوم نصارا کا وہی لڑائی مین وہان ہوگیا تہا اہل اسلام کے قبضہ مین رہا۔ خلیفہ کے لئے دروازے کہول دئے گئے اور رئیس اہل اسلام اور رئیس نصارا دونون اخلاص سے درباب مذہبی قدامت آپہہ کی باتین کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوئے۔ (تب یہہ پیشین گوئی جو حزقیل ۲۱ باب ۲۷ مین ہے پوری ہوئی کہ مین ہی اُسے اُلٹ اُلٹ دونگا یہہ پہر نہوگا اور جبتک وہ جسکا حق ہے آدیگا مین اُسے دونگا انتہی یہہ تین دفعہ اوٹنے کا اشارہ خاص اہل تثلیث کیطرف ہے یا یہہ کہ یروسلم کی بار بار غارت کا ذکر ہے اور اس پیشین گوئی کا اخیر فقرہ حضرت عمرؓ کے یروسلم مین آنیکی گویا خبر دیتا ہے) نماز کیوقت خلیفہ نے کلیسا ءِ کانسٹن ٹائن کی سیڑہیون پر نماز پڑہی اور اُنہون نے انکار کیا کہ مین اندر اس کلیسا ءِ محترم کے عبادت نہین کرونگا کیونکہ اگر مین اس عبادتخانہ مین نماز پڑہون تو کچہہ شک نہین کہ اسکو مسلمان تم سے اے سوفرونیس لیلینگے یہہ وہ جگہہ ہے کہ مین نہین چاہتا ہون کہ وہ میری عبادت کی نقل کرین پہر سجدہ کر کے جو کہٹ پر اس کلیسا کے ممکن ہے کہ آئندے کو کچہہ فساد ہو یہ مین مسلمانونکو منع کردونگا کہ وہ سیڑہیون پر جمع نہون۔ حکم سے خلیفہ کے عبادتگاہ حضرت سلیمان کی جہاڑی گئی اور کوڑا اسکا صاف کیا گیا اور ایک مسجد تیار کروائی جسکی جلد شہرت اور رونق ہوگئی اور کوئی مسجد برابر اسکے ممالک مشرقی مین نتہی خلیفہ نے بیت المقدس مین دس مقام کئے اور وہان مشورے آئندہ کی فتح کے ہوئے اور جب وہ مدینہ کو پہر آئے تب اندیشہ مسلمانونکا کہ خلیفہ نے درمیان قبرون

انبیا[۲] اور اس جگہہ کے جہان قیامت کے دن سب لوگ جمع ہونگے ارادہ فتح کا کیا جاتا رہا تمت کلامہ (از کتاب سیر الاسلام ۲ باب صفحہ ۲۷ — ۹ ۲ زبان انگریزی سے اردو زبانمین ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا مطبوعہ ۱۸۴۵ع:

اور کتاب واشنگٹن ارونگ مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ع وایضاً مطبوعہ ۱۸۶۹ع باب ۱۲ ال وغیرہ مین بہی اسیطرح مرقوم ہے وہو ہذا غازیان اسلام جب دمشق فتح کر چکے ایک ہفتہ یہان آرام کیا ابو عبیدہ[رض] نے یہان سے خلیفہ سے استمزاج کیا کہ حکم ہو تو یروسلم کا محاصرہ کیا جاوے یہہ خط اسوقت پہنچا جبکہ حضرت علی[ع] بہی حضرت عمر[رض] کے پاس تشریف رکہتے تہے انہون نے بہی یہہ صلاح دی کہ اس شہر کا محاصرہ ضرور چاہیے کیونکہ یہی ہمارے پیغمبر صلعم کی بہی تمنا تہی

یہہ جنگ واقعی مسلمانون کے نزدیک نہایت متبرک تہی یہہ مقام وہ ہے جہان نبوت اور الہام کی بنیاد پڑی اور رہی اور جہان اکثر انبیا کی قبرین ہین حضرت عمر[رض] نے حضرت علی[ع] کی صلاح کو پسند کیا اور ابو عبیدہ[رض] کو حکم بہیجا کہ یہودیہ مین فوج لیجاکر یروسلم کا محاصرہ کرو ابو عبیدہ[رض] نے حکم پاتے ہی یزید ابو سفیان کو پانچہزار آدمیون کے ہمراہ محاصرہ کرنیکو روانہ کیا اور پانچ دن تک متواتر اور مدد روانہ کرتے رہے ساکنان یروسلم نے ان بلاکے غازیون کو جنہون نے تمام مشرق ہلا رکہا تہا دیکہکر شہر سے نکلکر کوئی حملہ نہ کیا اور نہ کوئی چہاپہ مارا مگر اپنی فصیل پر کلین لگاکر آمادہ حفاظت شہر ہوئے یزید نے شہر کے متصل پہنچکر باواز قرنائی اظہار اسلام کیا اور کہا کہ اسلام قبول کرو یا جزیہ دو لیکن کسی نے کچہہ خیال نکیا مسلمانون نے بہت چاہا کہ خود حملہ کرین مگر چونکہ یزید کو

اسبات کی کوئی ہدایت نہ تھی توقف ضرور ہوا وہین ٹھہرے اور جبتک کہ ابوعبیدہ کے پاس سے حکم آے لڑائی کی تیاری کرتے رہے علی الصباح لشکر اسلام صف بہ صف استادہ ہوا سرداروں نے اپنے اپنے گروہ کے ساتھ نماز فجر ادا کی اور سب نے بآواز بلند متفق ہوکر یہہ آیت قرآن کی جو چہٹویں سیپارہ مین حضرت موسیٰ کی زبان سے پڑہی داخل ہوا اے لوگو اس مقدس زمین مین جو اللہ نے تمہارے واسطے مقرر کی دس دن تک متواتر دہاوا کیا مگر کچہہ فائدہ نہوا گیارہوین دن ابوعبیدہ نے تمام لشکر جمع کیا ایک اطلاعنامہ ساکنان شہر کو لکھکر بہیجا کہ تم خدا کی وحدانیت اور محمد صلعم کی نبوت کا اقرار کرو قیامت اور یوم الاخرۃ کو سچ جانو نہین تو اطاعت قبول کرو اور خلیفہ کو جزیہ دو اخیر مین یہہ لکہکر ختم کیا ورنہ ہم تمہارے مقابلہ مین ایسے مرد خداترس لانیگے جو موت کو زیادہ عزیز جانتے ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب اور سور کے گوشت کو اور یہہ نہ سمجہنا کہ مین تمہین کسی حالین چہوڑونگا ہان انشاء اللہ جب تک کہ تمہارے جوان فنا نہ کرلون اور تمہاری اولاد غلام یہہ اطلاعنامہ حکّام و روسا شہر کے نام تہا بنام ایلیا کیونکہ جب شاہ ایلین آدرین نے اس شہر کو سر نو تعمیر کیا تو یروشلم کا نام ایلیا ہی ہوا سو فرونیس نامی عیسائی بزرگ اور بشپ یروسلم نے جواب لکہا کہ یہہ مقدس شہر اور پاک زمین ہے جو کوئی بارادہ جنگ اسمین داخل ہو وہ خدا کے یہان گنہکار ہوگا اور شہر کی مضبوطی پر خیال کرکے کچہہ ڈرایا بہی تہا دیواریں اور برج شہر کے نہایت جانفشانی سے مضبوط کئے گئے ہین دشمنون آمدگان یرموک کی نئی کمک پہنچ گئی ہے اور ادہر جابجا شام کے شہرون سے

حاشیہ: یہ آیت سورہ مائدہ پارہ ششم کی ہے یا قوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم

مددآتی ہے شہر خود نہایت مضبوط ہے گرد اسکے خندق اور آس پاس ناہموار
ملک ہے علاوہ اسکے بڑی بات یہہ ہے کہ حفاظت مزار حضرت عیسیٰ دلیری اور
استقلال کی کتنی بڑی محرک ہے چار ماہ سرما گزر گئے روز کچھہ سلح آزمائی ہوجاتی
شہر والے نکلکر حملہ کرتے کلون سے ستاتے علاوہ اسکے سختی سرما باوجود ان سب
باتون کے اہل اسلام بڑی دلیری سے محاصرہ کیے در پے رہے آخر کو شہر کے
بڑے پادری نے دیوار شہر سے ابو عبیدہؓ سے گفتگو کی قولہ کیا تم نہین جانتے
کہ یہہ مقدس شہر ہے جو کوئی یہان بے ادبی کرتا ہے قہر خدا اپنے اوپر بلاتا ہے
ابو عبیدہؓ نے جواب دیا ہان ہم جانتے ہین یہہ مقام انبیا کا ہے یہان وہ دفن
ہین ہم جانتے ہین کہ یہہ وہ مقام ہے جہان سے ہمارے نبی صلعم نے معراج پائی
اور ہم جانتے ہین کہ اس مقام کے تم سے ہم زیادہ مستحق اور لایق ہین ہم
محاصرہ نچھوڑینگے جبتک کہ اللہ یہہ شہر ہمارے حوالہ نکرے جیسا کہ اور مقام کردئے
ہین جب دیکھا کہ اب کچھہ امید نہین رہی عیسائیونکا بزرگ وہ شہر حوالہ کرنے
پر راضی ہوا اس شرط پر کہ خلیفہ بذات خاص آکر یہہ شہر لین اور دستخاص خاص سے
شرایط عہد نامہ پر دستخط کرین جب یہہ خبر خلیفہ کو معلوم ہوئی انہون نے سب کو
جمع کرکے مشورہ چاہا حضرت عثمانؓ نے اہل یروسلم کو ذلیل سمجھہ کر اس شرط سے
انکار کیا مگر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ عیسائیونکی نظر مین یروسلم کی وہ عظمت ہے
کہ غالباً وہ اسکے لئے جان لڑا دین اور اور مدد منگالیتے علاوہ اسکے بڑا فائدہ
خلیفہ کے تشریف لیجانیسے یہہ ہے کہ عرصہ کے بعد لشکر اسلام کو جو حضرت کی زیارت
نصیب ہوگی تو اور ہی حوصلے ہونگے اور اس تکالیف جنگ کے بعد آپ کو دیکھکر

خوش ہونگے اور پچھلی تکلیفین بہول جائینگے حضرت عمرؓ کو یہہ صلاح پسند آئی گو بعض
مورخ اور غرض بہی بتاتے ہین کہتے ہین کہ یروسلم مین ایک روایت چلی آتی ہے
کہ حضرت محمدؐ کے نام اور مذہب اور صورت کا ایک آدمی اس شہر کو فتح کریگا
یہی سمجہ کر یہہ چلے خیر کوئی سبب کیون نہو خلیفہ نے ارادہ کرلیا کہ بذات خاص
یروسلم مین داخل ہون حضرت علیؓ کو اپنا قایم مقام چہوڑکر مسجد مین نماز پڑہکر
زیارت مزار پیغمبر اسلام کرنے گئے وہان سے فراغت کرکے سفر کو روانہ ہوئے
یہہ طرز سفر اس زبردست سردار کا جسکے ہاتہہ مین سلطنتونکی قسمتین ہون اور
تمام غنیمت شام کی جسکے اختیار مین ہو اقبال اسلام کا نمونہ ہے جس سے کچہہ
کچہہ اسکی فتحیابی کے بہید کا پتا لگتا ہے آپ سرخ اونٹ پر سوار ہوئے جسپر ایک
خورجی پڑی ہوئی تہی ایک طرف کہجورین اور خشک میوہ بہرا ہوا تہا دوسری
طرف کچہہ جو اور چانول اور گیہون بہنے ہوئے کے ستو تہے آگے ایک مشک پانی کی
پیچہے ایک کاٹہہ کا پیالا رکہا تہا رفقاے سفر بے لحاظ مرتبہ ایک ہی دسترخوان
پر ہمراہ کہاتے آے اور اہل ایشیا کیطرح اپنی انگلیون سے کہاتے نہ یہہ کہ چہری کانٹے
وغیرہ سے رات کو کسی درخت کے تلے سو رہے یا ایک خیمہ شتری کے اندر سو رہے
خیمہ بہی ایسا جیسا کہ عام بدوی رکہتے ہین اور کبہی کوچ نہ کیا جب تک کہ نماز
صبح پڑہ نہ لی تمام ملک مین اسی سادہ وضع سے نکلے اور لوگون کی فریادین
سنتے اور مظلومونکی دادخواہی کرتے ہوئے چلے عدل اور انصاف باحتیاط تمام
کرتے گئے کسی نے آکر خبر کی کہ ایک عرب نے دو عورتون سے جو بہنین ہین شادی
کرلی ہے یہہ بات اسلام کے خلاف ہے وہ شخص مع اُن عورتون کے حاضر

پوچھا تو بیان کیا کہ مین نہین جانتا تہا کہ شرع مین یہہ بات منع ہے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ تو جہوٹہہ کہتا ہے ایک کو چہوڑ یا اپنے سر سے درگزر کر اُسنے کہا کمبخت
تہا وہ دن جسمین مینے یہہ مذہب قبول کیا مجھے اس سے کیا فائدہ ہوا حضرت عمرؓ
نے اُسے پاس بلاکر چمڑے جو ہاتہہ مین تہی دُو اسکے سر مین لگائین اور
فرمایا اے دشمن اپنی جانکے اور دشمن خُدا دیکہہ تجھے یہہ سزا بس ہوا اور سیکہہ
کہ اس مذہب کی جسے خدا اور بہترین مخلوق نے پسند کیا کسطرح عزت کیجیو اور
حکم دیا کہ ان دونون عورتونمین سے ایک پسند کر لے جب دیکہا کہ وہ کسی کو
ترجیح نہین دیتا قرعہ ڈالکر ایک اُسکے حوالہ کی گئی اور چلتے وقت حضرت خلیفہ نے
یہہ کہدیا دیکہہ جو کوئی اسلام قبول کرے اور پہر ترک کر دے جان سے مارا
جاے اگر مین نے سنا کہ تنے اس عورت کو جسے مین نے منع کیا پہر ہاتہہ لگایا تو
سنگسار کئے جاؤگے کسی جگہہ چند آدمی دہوپ مین بیٹھے ہوے تہے مسلمانون
نے بٹہار کہا تہا سبب پوچہا تو معلوم ہوا ان لوگون نے جزیہ نہین دیا ہے اسلئے
دہوپ مین بٹہایا ہے جب دریافت ہوا کہ یہہ لوگ بہت کنگال ہین تو خفا ہوکر
ملامتا اُن ایذارسانون سے کہا کہ کسی انسان کو اُسکی طاقت سے زیادہ
تکلیف نہ دینا چاہیے کیونکہ مین نے سنا ہے رسول خداؐ کو فرماتے ہوے کہ جو کوئی اپنے
ہمجنس کو ستاتا ہے آتش جہنم سے سزا پائیگا جبکہ یروسلم ایک منزل رہگیا ابو عبیدہؓ
استقبال کے لئے آئے خلیفہ وہان سے باطمینان تمام منصب امامت اور خلافت
ادا کرتے ہوے چلے صبح کو نماز پڑہی اور وعظ فرمایا کہ مَن یَّھدِی اللہ
فلا مُضِلَّ لہٗ ومن یُّضْلِلہُ فلا ھادِیَ لہٗ ایک نہایت مُسِن پادری سے جو

سامنے بیٹہا ہوا تہا بے نکتہ چینی کئے رہ نہ گیا اور چلا کر کہا کہ خدا کسی کو ختا مین
نہین ڈالتا حضرت عمرؓ نے یہہ سُنکر کچہہ جواب نہ دیا مگر جو لوگ کہ پاس بیٹہے تہے آپ نے
کہا کہ اگر یہہ بوڑہا پہر ایسی بات کہے تو اسکا سر جُدا کر دو یہہ بوڑہا ہوشیار تہا اور
خاموش ہو رہا تلوار اسلام کے آگے کوئی دلیل نہین چلتی لشکر مین پہنچتے وقت
چند عرب حضرت عمرؓ نے دیکہے جنہون نے اپنے ملک کا سادہ لباس ترک کرکے
ریشمی اور بیش قیمت لباس غنیمت شام کے پہننا شروع کئے تہے اس آرام
طلبی اور عیش دوستی کا نتیجہ آپ نے دیکہکر حکم دیا کہ انکے کپڑے پہاڑ لو اور انہین
منہ کے بل کیچڑ مین گہسیٹو جسوقت یروسلم نظر آیا آپ نے باواز بلند فرمایا اللہ
ہو القادر اے اللہ ہمین آسان فتح دے اپنا ڈیرہ کہڑا کرنیکا حکم دیکر اونٹ سے اوترے اور اُس
ڈیرہ مین خاک پر بیٹہہ گئے تمام عیسائی جوق جوق سلطان اسلام اور سوار
قوم جدید کو دیکہنے آئے جنہون نے تمام دنیا کو تاخت تاراج کرنا شروع کیا ہے
اور کسی سے نہین رُکنے مسلمانون نے یہہ سمجہکر کہ کوئی شخص ارادہ بد سے نہ آیا
ہو انکو دور رکہنا چاہا مگر حضرت عمرؓ نے انکے اندیشہ مٹانے کو کہا کہ کچہہ نہین ہوتا
مگر وہی جو خدا چاہتا ہے ایماندارون کو اُسی پر بہروسہ چاہئے خلیفہ کے پہونچتے ہی
عہدنامہ مکمل ہوا وکیلان یروسلم جب روبرو ہوئے تو نہایت تعجب ہوا کہ یہہ
ہیبت ناک سردار نہایت سادہ کپڑے پہنے بالون کے ڈیرہ مین زمین پر بیٹہا
تہا اور بال ندارد ہین جسنے خود اپنے ہاتہہ سے شرطین لکہین اور یہی ہمیشہ کیواسطے
اور بہادران اسلام کے لئے نمونہ ہوئین یہہ شرطین قرار پائین کہ گرجا گہر کے
دروازے رات دن کہلے رہین اور سب مُسلمان بے روک ٹوک داخل ہون

گہنٹہ صرف ہلانے سے آواز دین مگر موگری سے نہ بجاے جائین نشان صلیب
گرجا گہر و نپر نصب ہون نہ علانیہ بازارون مین کہین استادہ کئے جائین
عیسائی اپنی اولاد کو قرآن نہ سکہانے پائین نہ اپنے مذہب کا اعلان کرین
نہ کسی کو مرید کرین نہ آپنے رشتہ دارون کو اسلام قبول کرنے سے منع کرین
مسلمانی لباس نہ پہنین اہل اسلام کیطرح جوتہ پگڑی ٹوپی نہ پہنین مسلمانون
کیطرح بال نہ رکہین اور ہمیشہ کمر بند باندہین یہی نشان رہے اپنی مُہرون پر
زبان عربی کندہ نہ کرین مسلمانون کیطرح سلام نہ کرین نہ مسلمانون کے سے
لقب رکہین مسلمانون کو آتے دیکہکر کہڑے ہوجائین اور جبتک وہ بیٹہہ
نجائین کہڑے رہین ہر مسلمان مسافر کو تین دن تک مفت مہمان رکہین
شراب نہ بیچین ہتیار نہ باندہین سواری مین زین پر نہ چڑہین کسی آدمی کو
جو مسلمانون کے یہان نوکر رہا ہو نوکر نہ رکہین

اس گروہ آوارہ کے سردار نے ایسے جلیل القدر شہر کے ساتہہ جو کبہی فخر
اور ہیبت تمام مشرق کا تہا ایسی ذلیل شرطین قبول کرائین ہان غیر مذہب
کی حقارت ہمیشہ سے ستون ہے اسلام کا عیسائی ان شرطونپر راضی ہوئے
خلیفہ نے اپنے ہاتہہ سے یہہ بہی لکہدیا کہ تمہاری جانین اور مال اور تمہارے معبد
تمہارے پاس رہین گے انکو ضرر نہ پہنچے گا اور تمہین اپنا مذہب چہوڑنے کا بہی اختیار
ہے اس کروفر کے شہر مین جو حضرت سلیمان نے بنایا خلیفہ عمرؓ سادہ عربی لباس
مین ایک عصا ہاتہہ مین لئے ہوئے سوفرونیس پادری کے ہمراہ داخل ہوئے
اور اخلاق کے ساتہہ اس سے عمارات قدیم کا حال پوچہتے رہے پادری بہی

بر طرح ادب سے پیش آیا ہان مگر ایک عیسائی مورخ کا یقین کیا جاے تو جسین وہ پادری
اُنکے میل خوردہ کپڑون سے نہایت بیزار رہا خاص کر اُن موٹے اونی کپڑون سے
جنمین پیوند چرمین تہے - ایک بڑا نمونہ حضرت عمرؓ کے انصاف کا یہہ ہے کہ گرجاے
محشر مین پہنچکر نماز کا وقت آگیا پوچہا کہان پڑہون بڑے پادری نے کہا جہان
آپ کہڑے ہین حضرت وہان سے نکل آے اور گرجاے قسطنطین مین پہنچے وہان
ایک بوریا بچہایا گیا مگر حضرت نے وہان نماز نہ پڑہی بلکہ زینہ سے اوترکر سیڑہیون پر
نماز پڑہی اور پہر پادری سے اسکا سبب بیان کیا کہ اگر مین ان گرجاؤن مین نماز
پڑہ لیتا تو مسلمان انہین قبضہ کر لیتے اور مسجد بنا لیتے حضرت کو یہانتک رعایت
منظور ہوئی کہ حکم دیا کہ کوئی شخص اُن سیڑہیون پر ایک آدمی سے زیادہ جماعت
سے نماز نہ پڑہی مگر آخر کو نصف سے زیادہ مین یہہ سیڑہیان اور صحن مسجد مین داخل
ہوگئین چونکہ اتفاق سے (بسبب نماز پڑہنے خلیفہ کے) یون پاک ہو چکی تہین حضرت
خلیفہ نے وہ مقام ہیکل سلیمانؑ کا دریافت کر کے اسجگہہ وہ مسجد تیار کروائی جو
اسلامی معبدونمین سب سے زیادہ نامور ہے اور مسجد قرذدہ کو چہوڑ کر سب سے
زیادہ بے مثل یہہ فتح یروسلم ۱۷ سترہ سنہ ہجری اور ۶۳۷ع کو وقوع مین آئی
انتہی یہہ قرذدہ ملک اسپین کا پایہ تخت ہے جسے خلیفہ ولید بادشاہ دمشق کے
سپہ سالار تارک نے جسکے نام سے جبل التارک (انگریزی جبل آلٹر) مشہور ہے
۷۱۱ع مین فتح کیا (سیر الاسلام صفحہ ۱۷ وغیرہ) اس شہر قرذدہ مین پہلے
بادشاہون خاندان بنی امیہ نے ایک مسجد مسجد وہان دمشق اور بیت المقدس کی
کیمطابق عرض و طول و ارتفاع و خوبصورتی اور رونق مین آٹھ برس کے

عرصہ مین تعمیر کروائی ۔ اسکی چہتون کے تلے ایکہزار سے زیادہ ستون سنگ مرمر کے
لگے ہوے تہے اور پیتل کے اسّی دروازون سے مسلمان آتے جاتے تہے دولت
ملک کے خزینے مین عطریات ممالک مشرقی کی صرف ہوتی تہی اور چار ہزار
سات سو چراغ ہمیشہ رات کو روشن ہوتے تہے اس تخت گاہ خاندان بنی امیہ مین
دو لاکہہ گہر اور چہہ ہزار مسجدین اور نو ہزار حمّام واسطے آرام خلقت کے تیار تہے
جب اسپین والون نے ۱۶۱۰ع مین مسلمانون کو تمام اُس سرزمین سے نکالا
لاکہون مرد و عورت بیابان افریقہ مین بسبب ماندگی اور بہوک کے مرگئے
اور بہت مرد و عورت بغیر لحاظ اسکے کہ وہ بچے ہین یا جوان یا بوڑہے قتل کئے گئے
مسلمانون کی سلطنت کو ایسے ظلم اور سختی کے ساتہہ اسپین سے خارج کیا
تب سے وہ مسجد ابتک گرجا گہر ہے سیر الاسلام مین صفحہ ۹۱ ۔ ۹۳ اسکا مفصل
بیان ہے ۔ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۵ مین
لکہتے ہین کہ کون ایسا ہے جسنے شولری (یعنے مردانگی) کی مابقا یعنے سلطنت
اسلام کے اسپین سے جاتے رہنے کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہے جسنے
اُس جوانمرد اور فیّاض قوم پر تعجب نکیا ہو جنہون نے آٹہہ سو برس تک حکمرانی
کی مگر اُنکے مخالف مورخون نے بہی اُنکی ایک بڑی تک کا ذکر نہین کیا ہے کون
ایسا شخص ہے جو عیسائیون کے پادریون کی اس حرکت سے نادم نہو کہ
اُنہون نے اپنے حکام سے زبردستی شیطنت اور ظلم اُس قوم پر کرایا جنکی وہ
حفاظت مین عرصہ دراز تک رہے تہے کون ایسا متنفس ہے جو زمینش پادریونکی
کی اس حرکت کے لکہنے سے شرمندہ نہو کہ اُسنے کوردا واکے (اسلامی) بڑے بڑے

اسپین

مسجد قرطبہ (یعنی قرددہ) اسی بادشاہ نے تعمیر کروائی تہی انتہی جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب صفحہ ۹۵ اور اسکا حاشیہ

شعرا اور فلسفیون اور ریاضی دانونکی تصنیفات کو جلا دیا اور اُس قوم کے سات سو
برس کے علم و ادب کی کتابون کو برباد کر دیا انتہی

پہر اُسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۳۰۹ مین لکہا ہے کہ پادری کارڈنل زمینس نے اُن
اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلا دیا اور یہہ دلیل بیان
کی کہ یہہ کتابین قران سے مستنبط ہو گئین انتہی سیل ویڈا صاحب کی کتاب سے
معلوم ہوتا ہے کہ اسپین والے یہہ خیال کرتے تہے کہ ہمنے جو بارہ ملئین (یعنے
ایک کروڑ بیس لاکہہ) اہل ترک (یعنے مسلمانون) کو قتل کیا یہہ قتل انجیل کے
موافق ہے کیونکہ بنی اسرائیل نے اہل کنعان کو اسیطرح قتل کیا تہا۔ صاحب
موصوف نے یہہ کتاب اسی امر کے ثبوت مین لکہی ہے انتہی دیکہو جان ڈیون
پورٹ صاحب کی انگریزی کتاب صفحہ ۱۴۲

پہر اُسی تواریخ واشنگٹن ارونگ مین لکہا ہے باب ۱۲ خلیفہ عمرؓ کا حال اُ در پہلے
پچہلے بیان سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا ہان مگر بیجا نہین جو ایک سرسری حلیہ
بیان بہی لکہا جاوے خلافت کے شروع مین ان کی ۵۳ برس کی عمر تہی (طول)
قد سانولا رنگ تہے سنجیدہ صورت سر پر بال کم مگر قد اتنا لمبا تہا ایک مورخ
ہے کہ جب بیٹہتے تو کہڑے ہوے آدمیون سے اونچے رہتے طاقت بدن مین معمول
سے زیادہ بائین ہاتہہ سے اسیطرح کام کرتے جسطرح دہنے سے اگرچہ اسلام قبول
کرنے سے پہلے اس مذہب کے ایسے دشمن تہے کہ حضرت پیغمبر اسلام کی زندگی
کے درپے تہے مگر بعد اسلام لانیکے نہایت سچے دل سے اس مذہب کے حامی
اور معاون ہوے جب تک حضرت زندہ رہے بڑے بڑے مقدمات مین اُنکے شریک

رہے بہادران بدر و اُحد اور خیبر اور حُنین و تبوک و مکہ و مدینہ مین اُنکا نام اوّل رہا
اور واقعی تمام فتوحات اسلام کے جان رہے نہایت سرگرم اور سرگرمی بہی
اُنہیں کا تعلیم اسلام کو سپاہی کیطرح سمجہایا اور رواج دیا اگر کوئی عقدۂ مشکل جو
عقل سے حل نہوا تلوار سے جُدا کیا اور جسنے کفر مین ضد کی اسکا سر اوتارا انتظام
امورات مین انکا ضبط اور عدل ضرب المثل ہے امورات خانگی مین ان کی
پرہیزگاری اور کفایت شعاری اور اسباب دنیا کو ذلیل جاننا مشہور صرف
پانی ہمیشہ پیا چہارے اکثر لہاے یا جَو کی روٹی نمک کے ساتہہ مگر اعتکاف وغیرہ
مین نمک بہی حظّ نفس سمجہہ کر چہوڑ دیا یہہ سخت اتقا اور نفس کشی اور سادگی و
افلاس ظاہری پر اُنہوں نےمین بہی لوگ عزّت سے نظر کرتے تہے اپنے روز مرّہ
کے واسطے کچہہ ایسے درشت مسئلے مقرر کر رکہے تہے مثلاً کہا کرتے تہے کہ چار چیز
واپس نہین آتی سخن گفتہ تیر از کمان جستہ عمر گزشتہ وقت رفتہ ان کے
وقت مین مسجدین بیشمار بنگئین جنمین مسلمان عبادت کرین اور قیدخانہ
جنمین مجرم رہین جرایم خفیفہ کے واسطے دُرّہ ایجاد کیا اور اسکا اتنا خوف تہا
کہ لوگ تلوار سے زیادہ دُرّہ سے ڈرتے تہے

جب عہدہ خلافت عمرؓ نے قبول کیا تو لوگ آپکو خلیفہ خلیفہ کہنے لگے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ یون تو یہہ سلسلہ کبہی منقطع نہوگا اسلئے امیر المومنین لقب ہوا
پیچہے سے شاہان اسلام نے یہہ لقب ترک کر دیا سب سے پہلے خلیفہ کو لشکر
شام کا خیال آیا آپکی سنجیدہ رائے مین ہنیارونکی چمک دمک نے کچہہ اثر نکیا
خالد کو سپہ سالاری کے قابل نہ سمجہا خالد کی دلیری اور فن سپہ گری کے

تھے بے تحاشا دوڑ کے نامل لڑائی کر

لایق سپہ سالاری کے عوض نیابت کے لایق اُسے سمجھے اسلئے ضرور ہوا کہ ان
تجربہ کار اندیش ہاتون سے سپہ سالاری نکالکر ابو عبیدہ کو دیجائے جو اپنے
حلم و اتقا اور دینداری کے سبب اس عہدہ کے زیادہ مستحق ٹھہرے چنانچہ
ایک خط ابو عبیدہ کے نام پرچہ چرمی پر لکھکر اطلاع دیگئی کہ خلیفہ ابوبکر انتقال
فرما گئے اور مین خلیفہ ہوا تمکو سپہ سالار مقرر کرتا ہون

پھر اُسی تواریخ مصنفہ واشنگٹن ارونگ صفحہ ۷۴ باب ۳۳ مین لکھا ہے
تمام ملکی امورات کا انتظام کرکے اور اپنی تجہیز و تکفین کی بابت ہدایت کرکے
۶۳ برس کی عمر مین دس برس اور چھہ مہینے خلافت کے بعد ساتوان دن نہایت
تلوار لگی ہوئے کہ انتقال فرما گئے یہہ تمام تاریخ حضرت عمرؓ کی پڑھکر معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ بڑے صاحب کمالات تھے نہایت زیرک اور بڑے عادل بانی اسلام اگر انہیں
کہا جائے تو بجا ہے یہی تھے جنہون نے احکام بنی اسلام اس خوبصورتی اور
احتیاط سے جاری کئے حضرت ابوبکرؓ کو انکی خلافت مین ہمیشہ اپنی صلاح اور
مشورہ سے مدد کرتے رہے تمام سلطنت اسلامیہ کا انتظام کیا ایسا لایق مقرر
کئے اپنے ماتحت سپہ سالار و نیز جن انکے اقبال اور حشمت کیوقت ایسا نگاہ
نگاہ رکھا کہ یہی بڑی دلیل انکی بڑی لیاقت حکمرانی کی ہے دنیا سے
نفرت کرتے مین اور سامان دنیوی کو حقیر جانتے ہن حضرت پیغمبر اسلام صلعم
اور خلیفہ ابوبکرؓ کی پوری تقلید کی اپنے سپہ سالارون کو جب لکھا تو یہی لکھا
کہ خبردار اہل ایران کے لباس اور طعام کی پیروی نہ کرنا ہمیشہ سادہ وضع

رہنا اور سادہ عادات اور اللہ تعالی تمہین فتحمند رکہیگا یہہ چہوڑا اور خراب ہوئے کی
اور اتنا خیال تہا انہین اسبات کا کہ اپنے افسرونین سے جیسے عیش اور ترف
کیطرف راغب دیکہتے بے سزا دئے نہ چہوڑتے بعض احکام سے انکی مردانگی اور
ذکاوت دونون ثابت ہوتی ہین حکم تہا کہ وہ لونڈی کہ جو ایک لڑکا جن چکی
ہو بہر نہ بکے اپنی جیب خاص سے ہفتہ وار خیرات کرتے ہر ایک کی حاجت کیموافق
دیتے نہ یہہ کہ اُسکی لیاقت کے موافق اور فرماتے کہ خدا نے جو جو نعمتین ہمین عطا
کی ہین ہماری ضرورت رفع کرنیکیواسطے ہین نہ ہماری نیکیونکے عیوض مین نیکیون
کا عوض قیامت مین ملیگا

شروعمین خلافت کے آپنے اصحاب رسولخداؐ اور تمام مستحقین کے خرچ کیواسطے
وظیفے مقرر کئے حضرت عباس کو سالیانہ دو لاکہہ درہم مقرر کئے اسیطرح ہر ایک
کو اسکے مرتبہ کیموافق جو لوگ کہ جنگ بدر مین موجود تہے اُنکو پانسو ۵۰۰ درہم اور
وے لوگ جو شام ایران مصر کی لڑائیونمین شریک رہے اُنکو اس سے کم
حضرت نبی اسلام کے دو محلون مین ہر ایک کو دس ہزار درہم سالیانہ اور حضرت
عایشہؓ کو بارہ ہزار حضرات حسنینؑ کو ہر ایک کو پانچہزار درہم اور جو کوئی
ان حصون سے ناراض ہوتا حضرت عمرؓ فرماتے کہ قہر خدا کا اُسپر سب سے پہلے
انہین نے دفتر جمع و خرچ بیت المال مقرر کیا انہین نے سنہ ہجری لکہنا شروع
کیا سکہ اسلام انہین نے جاری کیا جسپر خلیفہ وقت کا نام اور کلمہ لا الہ الا اللہ
تہا کہتے ہین کہ انکی خلافت مین ۳۶ ہزار شہر قلعہ اور گڑہیان فتح ہوئین نئے
شہرونکی بنیاد پڑی بڑی بڑی منڈیان مقرر ہوئین بے شمار مسجدین تعمیر

ہوئین انہین کے خبط سے یہہ وسیع اور طویل نئی سلطنت ایک ہتہ سلسلہ زنجیر
کیطرح متفق رہے

کیا خوب کہا گیا ہے کہ اس خلافت کے تاج ہی مین فتحین شام اور ایران اور مصر
کی تہین اور تاریخ عرب مین ہی زمانہ بہادری اور اقبالمندی سے اور بنیاد
اس غیر محدود سلطنت کی دیکھئے تو دس برس سے ہی کم مین پڑی
ذرا یہہ خوب یاد رکہنا کہ یہہ غازی نامور یہہ بڑا منتظم یہہ دلاور سردار شروع مین
نیم تعلیم یافتہ مکہ کے رہنے والے تہے ہان ان اگلے بہادران اسلام کی نسبت
کتنی اچہی طرح ہم کہہ سکتے ہین کہ اندنوان دیو ہوتے تہے تمت کلامہ

مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۶۷ع
بموجب پسند مسٹر ہنری ہیرس الیٹ صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند
صفحہ ا مین مرقوم ہے امیر المومنین عمر بن خطاب نام پدرش خطاب بن
نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ قرط بن رزاح بن عدی بن کعب
بن لوی و نسب او بکعب بن لوی بہ نسب رسول صلعم میپیوندد دخترش
حفصہ یکے از زوجگان رسول بودہ چون ابوبکر صدیق پیش از وفات خود عمر
را خلیفہ خود مقرر نمودہ بود چنانچہ بمجرد وفات او عمر را بر مسند خلافت نشانیدند
اول کسی کہ او را امیر المومنین خواندند عمر بن خطاب بود و سبب آنکہ
بعد ابوبکر را خلیفہ رسول خواندندے و چون عمر بن خطاب بخلافت نشست
گفت کہ اگر مردم مرا گویند خلیفہ خلیفہ رسول خدا این سخن دراز شود پس مغیرہ بن شعبہ
برخاست و گفت تو امیر مائی و ما مومنانیم پس تو امیر المومنین باشی آنرا

جابہ اصحاب برآن قرار دادند واو را امیر المومنین خواندند وعمرؓ تمامی ملک شام و مصر را از دست قیصر روم کہ ہرقلیس نام داشت برآوردہ و در سال شانزدہم از ہجرت بر ملک عجم نیز مستولی گشتہ فارس را از یزدجرد پسر خسرو پرویز گرفت وچون مدت خلافت او باخر رسید روزے در نماز بود شخصے بنام ابو لولو غلام مغیرہ او را شہید ساخت و ہفت کسان دیگر را کشتہ خود ہم کشتہ شد این واقعہ بست ۲۷ و ہفتم ذی الحجہ سال بست ۲۳ و سویم یا کہ در ماہ محرم سال بست وچہارم از ہجرت در شہر مدینہ روے دادہ انتہی

سبحان اللہ جلشانہ خاصان خدا کی عظمت وجلال کا باوجود اُنکے کمال بے اسبابی کے کسی بادشاہ کا کروفر پاسنگ بہی نہین ہوسکتا ہے لکہا ہے کہ قدما رمشایخ جب کسی بزرگ کو بہت اسباب آرایش کے ساتہہ دیکہتے تو اُسے حقیر جانتے تہے اور سمجہتے کہ جب آرایش باطن کم ہوگئی تب آرایش ظاہر کی حاجت ہوئی ہے سب انبیاء اور اولیا رنے یونہین اسباب دنیا کو ذلیل جانا ہے مرقس اباب ۱ مین حضرت یحییٰ کا حال دیکہنا چاہیے جہان لکہا ہے کہ یوحنا اونٹ کے بالون کی پوشاک پہنے اور چمڑی کا کمر بند اپنی کمر مین باندہے تہا اور ٹڈی اور جنگلی شہد اُسکی خوراک تہی انتہی

تنخواہ حضرت ابوبکرؓ کے خزانہ سے مدینہ کے تین درم سونیکے مقرر تہے اور وہ جمعہ کے دن بقیہ اپنے روپیے اور دوسرے لوگون کا اُن شخصون کو جو بہت مستحق تہے بانٹ دیتے تہے زر نقد کو اول سپاہیون کو اور بعد اسکے اور لوگونکو ملا کرتا تہا۔ انکا پیرہن موٹی اون کا جو مالکسا الیشیا مین علامت بزرگی اور امور

دینی کی حکومت کا نشان ہے عمر رض کو ملا اور ایک شخص نے حاضرین مجلس مین سے
اسکو بہت پہٹا ہوا دیکہکر جناب امیر المومنین (حضرت عمر رض) سے عرض کیا کہ یہ
حال تمہارا مطابق تمہاری سیرت اور ہمت عالی کے نہین ہے ۔ حضرت عمر نے
سادگی کے ساتہہ جو بناوٹ کی راہ سے نہ تہی جواب دیا کہ اے دوست
میرے وہ مذہب جسکے ساتہہ خدا نے مجہے بزرگی دی نہایت عمدہ لباس اور
اور زیور مکلّف اور آرایش خوشنما ہے انتہی از سیر الاسلام باب ۳ زبان انگریزی
سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ ۱۸۴۵ع پہر لکہا ہے کہ امام حسن
خلف علی مرتضی اور سبط محمد مصطفی صلعم نے دو بار اپنا مال محتاجون کو بانٹ دیا
اور خلیفہ عمر اور خلیفہ ابوبکر ہر ہفتہ مین جو کچہہ مایحتاج سے بچتا غربا کو دیدیتے تہے
انتہی (از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ منشی صفحہ ۲۱۱)

اے دلت سخت و ملایم گفتگو   زر میان جان و برلب ذکر ہو
بے عمل ایمان نمی آید بکار   لن تنالوا البر حتی تنفقوا

حضرت عمر فاروق رض کی ایام سلطنت مین جسقدر ملک تصرف اسلام مین آئے
انکا بیان کتب سیر مین موجود ہے کہ کسی بادشاہ کو یہہ فتوحات نصیب نہین ہوئے
شاید ناظرین سمجہین کہ سکندر نے تو ایکعالم کو فتح کر لیا تہا اگر اسکے لئے دلایل
موجود ہین کہ یہہ فتوح سکندر کو بہی نصیب نہین ہوئی اس مختصر مین ان سب
باتون کے لکہنے کی گنجایش نہین ہے صرف اتنا لکہنا چاہیے کہ سنہ عیسوی سے
تین سو تینتیس برس پیشتر جب سکندر یروسلم پر حملہ آور ہوا تو کاہنون کو ان
کہانت کا لباس پہنے ہوئے دیکہکر جو کہ سکندر سے ملنے کو نکلے تہے انکا اسقدر رعب

اُسپر غالب آیا کہ صف آرائی کا خیال چھوڑ آگے بڑھکر یدو نامی سردار کاہن کو سجدہ کیا
سب یونانی اُسکی (یعنے سکندر کی) اس عجیب حرکت سے بہت متعجب ہوے
(از مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱) وہ سمجہا کہ فرشتے آسمان سے اوترے ہین اور یروشلم
کی تسخیر سے باز رہا اور حضرت عمر فاروق رض کو دیکھکر عیسائیون کا بطریک یعنے امام
ایسا رعب مین آگیا کہ خاص ہیکل کی بنیاد پر مسجد اقصی کے بنانے کی اُسنے
صلاح دی اور وہی جگہہ بہی تبلادے ورنہ ممکن تہا کہ وقت کوئی دوسری جگہہ اُسکو
بتادیتا اور اگرچہ جانتا تہا کہ اس جگہہ پر مسجد بننے سے وہ نامور پیشین گوئی جو
لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے باطل ہو جائیگی اور تو بہی حضرت عمر رض کے رعب مین آکر
وہی جگہہ بتادی کہ جس سے وہ پیشین گوئی کہ جسکا بطلان تمام انجیل کے
نامعتبری کا سبب ہو سکتا ہے غلط کردی پہر یہہ کہ یہہ کہین نہین لکہا ہے کہ پہلے
اُس بطریک نے کوئی اور جگہہ بتلائی اور جب وہ جگہہ ناپسند ہوئی تب لاچار
ہوکر ہیکل کا مقام بتلایا بلکہ پہلی ہی دفعہ مین اُسنے وہی جگہہ بتلائی کہ جسپر
عیسائی اور یہودیون کا سارا فخر تہا بسبب اُسکی کمال عظمت اور بسبب
حفاظت پیشین گوئی مرقومہ لوقا ۲۱ باب ۲۴ کے سیر الاسلام باب ۳ صفحہ ۱۱۱
مین لکہا ہے مسلمانون کو قاعدہ بندوبست اور عملداری کرنیکا معلوم نہ تہا
مگر طریقون فتح کیسے خوب واقف تہے حال اہل روم اور سکندر اعظم کا بہی
ایسا ہی تہا فتوحات رومیونکی ایسی عجیب نہ تہے جیسے کہ فتوحات اہل اسلام کی
رومیون نے بسبب کام مین لانے ہر قسم کی دغابازی اور شمشیر زنی کے
فتحین حاصل کین تہین مگر سردارون اہل اسلام نے اپنی شمشیر زنی کی

ایک ہی بڑی سعی اور جانفشانی سے ملک گیری کی انتہی

غرض ایسی باتون مین سکندر کو حضرت عمرؓ کے فتوحات سے کیا نسبت ہے دوسرے
یہہ کہ سکندر نے جو ملک فتح کئے وہ اسکے مرتے ہی غیرونکا حصہ ہوگئے چنانچہ ترجمہ
قران شریف جسپر علماء عیسائی نے اپنی طور کا حاشیہ اور دیباچہ لکھا ۔ سنہ
روس ۱۸۴۴ع کو الہ آباد پسبٹیرین مشن پریس مین چہاپا اُسکے دیباچہ کے صفحہ
دفعہ ۴ مین لکہا ہے کہ سکندر کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تہی اور اُسکی حکومت عظیم
اُسکے چارون سپہ سالارون کے میان یون تقسیم کی گئی تہی کہ سلوکس کو ایران
اور بابل اور کئی ایک اور مشرقی ممالک ملے کاسندر کو مقدونیہ اور اُس کے
آس پاس کے صوبے ملے انٹگونس نے شام اور ایشیاء کوچک کے اکثر ممالک اپنے
قبضہ مین لئے اور طالمی نے مصر اور اُسکے اطراف پر قبضہ کیا انتہی
پادری الستس براڈ ہیڈ کا قول ہے کہ مقدونیہ کی سلطنت چار حصون مین منقسم
ہوئی ۔ فلسطینیہ اور مصر طالمی سوتر کو ملا اور سوریہ اور بابل مشرقی صوبون سمیت
سلوکس کو اور تہراکیہ بیتہینیہ اور کوچک ایشیا کے اور صوبے لیسیا خس کو اور مقدونیہ
اور یونان کسندر کو ملا قریب پچاس برس مسیح سے پیشتر یہہ سب مملکتین رومی سلطنت
مین شامل ہوئین اور اس اٹہائی سو برس مین (یعنے سکندر کی وفات کے بعد سے)
لڑائیان قایم رہین انتہی (از دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۲۸)
پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۳۰ مین لکہا ہے کہ سکندر کی وفات کے تہوڑے عرصہ بعد
اُسکی روکزنا بی بی بیٹا جنی اور یہہ اوسے تخت پر بٹہایا چاہتے تہے لیکن جب
وہ گیارہ برس کا ہوا وہ اور اُسکی ماں مقدونیہ مین قتل کئے گئے انتہی ۔

پس یہ سب ممالک سوا ایران کے صرف سلطنت روم میں شامل ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فتح کئے ہوے ہیں ملک آج تک بنہایت ملک اور بہ تصرف اسلام میں موجود ہیں ہر شہر مسلمانوں کا وطن اور ہر قریہ اہل اسلام کا مسکن ہے ان ملکوں کے باشندے جب تک کہ یاد کرینگے اور تا وقتیکہ فیضیابی اسلام کی سبب قیامت تک حضرت عمر رض کے شکرگذار رہینگے مثنوی للمؤلفہ

چہ حالت طعمۂ آن تیغ تیز است ۔۔۔ امان از سہم او در تو در گریز است

علم بر ملک شام افراشت از بام ۔۔۔ بر آمد مہر رخشندہ سر شام

کشیدہ تیغ با بازوے فولاد ۔۔۔ ز ہولش کوہ و دشت آمد بفریاد

ستادہ بر غزا با صد بشارت ۔۔۔ کشادہ قلعہ ہا از یک اشارت

ز تیغش سبز زمین سیراب گردید ۔۔۔ ز زرقش زہرہ شیر آب گردید

قیامت کرد در آفاق جیشش ۔۔۔ زمین و آسمان لرزد ز طیشش

رسول اللہ حرم از بت بپرداخت ۔۔۔ عمر رض بیت المقدس باز نو ساخت

بنائے مسجد الصخرہ او کرد ۔۔۔ نکو خود بود و تعمیر نکو کرد

شبانگہ بود قرب شہر راہش ۔۔۔ شد آن ارض مقدس خیمہ گاہش

چو شب ایام غربت با ہمہ جبر ۔۔۔ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ

بشوق داخلہ آن شب سحر شد ۔۔۔ سحر داخل کلمح بالبصر شد

چو در بیت المقدس شد گذارش ۔۔۔ کہ شد بر تخت داود ع قرارش

مسلم شاہی دنیا و دینش ۔۔۔ کہ ملک ؑ و حدہ شد زیر نگینش

خداوند سریر و تاج داود ۔۔۔ ز اوجش رفعت معراج داود

بتان را بر صلیب نیزہ بر کرد ۔۔۔ گریز ابلیس ؑ از ظل عمر کرد

چو بروی پرانہ ہیکل نظر کرد ‏— فراتے چو شش از چشم عمر کرد

بعین آداب ما زاغ البصر دید ‏— پیمبر دیدہ بود و یا عمر دید

بلرزید یک جہان از نیمہ اہش ‏— فزون شد غیرت بیت الہش

بدست خویش رفت آن جا رحش را ‏— قوی فرمود دست دسترس را

بعہد ہمت ایمان وفا کرد ‏— حرم تعمیر والا قصے بنا کرد

چو موسیٰ کرد بیت اللہ بنائے ‏— از و شد ابتدا ازین انتہائے

بعظمت غیرت طور آنمکان شد ‏— زہی نور علی نور آنمکان شد

عزیر از گور صد شکر خدا گفت ‏— کلیم از طور اصل علے گفت

چو روح اللہ دید آن صنع پاکش ‏— بگفت ای مرحبا روحی فداکش

نمود آن تازہ تعمیر گرامی ‏— بہ یحییٰ مسجد یحیے العظامی

ہنوز آن فیض بخش خاص و عام است ‏— ہنوز آن شوکت اسلام تام است

عدوی دین حق بادا معذب ‏— اَرٰهُ الْاٰیَةَ الْكُبْرٰی فَكَذَّبَ

تب یہ پیشین گوئی جو ۱۰۲ زبور میں ہے پوری ہوئی ۱۳ اے خدا تو اٹھیگا صیہون پر رحم فرمائیگا کیونکہ اسپر مہربان ہونیکا وقت کیونکہ وقت مقرر آپہنچا ہے (۱۴) کیونکہ تیرے بندے اسکی پتھروں سے راضی ہیں اور اسکی خاک پر مہربانی کرتے (۱۵) اور قومیں یہوواہ کے نام سے ڈرینگی اور زمین کے سارے بادشاہ تیرے جلال سے (۱۶) کیونکہ یہوواہ نے صیہون کی تعمیر کی اپنے جلال میں ظاہر ہوا ہے (۱۷) وہ ناچاروں کی دعا کیطرف متوجہ ہوا اور اسنے انکی دعا کو ناچیز نہیں جانا ہے (۱۸) یہ آنیوالی پشت کے لئے لکھا جائیگا اور پیدا ہونیوالی امت یاہ (یعنی خدا) کی حمد کریگی (۱۹) کیونکہ اسنے اپنی مقدس بلندی پر سے جہانکا یہوواہ نے آسمان پر سے

ہی کیونکہ اس زمانہ میں بابل اہل فارس کا تصرف میں تھا عزرا اول بابل اور چونکہ بعد حمد کے نعت کا دستور ہے اسلئے [illegible] تا نی بین [illegible] ۵۶ (النازعات ع ۱)

بلکہ مسیح بنی اسرائیل مین سے تہے دوسرے یہہ کہ رومی فوجکے ساتہہ بعقیدۂ نصاریٰ
بیت المقدس کو ڈہانے آے تہے نہ یہہ کہ اُسے تعمیر کرنے تیسرے یہہ کہ
عیسائیون نے کبہی بیت المقدس کو تعمیر نہین کیا ہے اور اس پیشین گوئی
مین اُسکی تعمیر اور آباد کرنیوالون کا ذکر ہے پس جس شخص مین ذرا بہی عقل ہے
تو فوراً سمجہہ جائیگا کہ یہہ خاص مسلمانون سے صاف وصریح مراد ہے اور قیدی
اور موت کے فرزندون سے (آیت ۲۰) مراد یروسلم مین رہنے والے جوکہ مدت
اسلام سے پیشتر بادشاہ گردیون کے سبب قتل اور اسیری کے خطرہ مین
گرفتار تہے ۔
اب اگر کوئی کہے کہ بخت نصر وغیرہ نے بہی تو یروسلم کو فتح کیا تہا وہ کیون نہ
وارث تخت داؤدی کہلاے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وے سب خدا کیطرف سے
اُس ملک کے وارث ہوکر نہ آے تہے بلکہ صرف ڈہانے اور غارت کرنے کے لیے
آے تہے اور یہہ بات وارثونکے سراسر خلاف ہے اور جولین نے جو اُس کی
تعمیر کا ارادہ کیا تو اس سبب سے کہ وہ خدا پرست نہ تہا خدا ہی نے اُس کو
وراثت نہ بخشی تہی اور اُسی عرصہ مین وہ فارسیون کے ہاتہہ سے مار بہی ڈالا
گیا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۹۱) اور حضرت عمرؓ نے تو اُس ویران کیے ہوے
مقام کو پہر تعمیر کیا اور وہی تعمیر کہ جو خدا کی بزرگی کے لایق ہے کوئی اپنے لیے
قلعہ یا محل نہین بنوایا تب یہہ پیشین گوئی جو یسعیاہ ۵۶ باب ۷ مین ہے پوری
ہوئی کہ میرا گہر عبادتکا گہر کہلاے گا متی ۲۱ باب ۱۳ پس یہہ وراثت کا منصب
حضرت عمرؓ کے لیے خاص خدا ہی کیطرف سے تہا کہ ایسا بڑا یہہ کام حضرت عمرؓ کے

واقعیت ہوا
اسکے لئے دوسری دلیل یہہ ہے کہ اتنی بڑی مدت یعنے قریب تیرہ سو برس
سے جو حکومت اسلام وہان قایم ہے اور کسی کو اسکی آدہی اور چوتہائی
مدت بہی وہان حکومت کرنا نصیب نہین ہوا بہخت نصر وغیرہ بت پرستون کو
یروشلم کی وراثت سے کیا علاقہ ہے
اور اسکے لئے تیسری دلیل یہہ ہے کہ اُن بُت پرست بادشاہونکا تسلط
اُس پاک مکان پر اُسوقت ہوا جبکہ وہ خوب آباد تہا اور اُنہون نے آکر اُسے
اُجاڑ اور ویران کیا چنانچہ سیسق شاہ مصر اور بخت نصر اور انیتوکس وغیرہ کے
ثبوت ظاہر ہے اور حضرت عمرؓ کا تسلط اُس پاک مکان مین اُسوقت ہوا جبکہ وہ
نہایت ویران تہا اور حضرت عمرؓ نے آکر اُسے آباد اور تعمیر کیا پس وہ اپنی نسبت
حضرت عمرؓ کا گذر اُس پاک مقام مین اسطرح ہوا جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت
یعقوبؑ کا جب وہان گذر ہوا تب صرف ویرانہ تہا اور اُسکی آبادی کی نسبت
اسطرح جیسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے اُسے آباد اور تعمیر کیا ہو اور
اُسکی مقبول عبادات کی نسبت یون جیسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ
نے وہان خداے تعالیٰ کی پرستش قایم کی تہی اور اُسکی امامت کی نسبت
یون جیسے حضرت ہارونؑ اور حضرت ذکریاؑ نے اُسمین کہانت کی تہی اور
امامت اور حکومت دونونکی نسبت یون جیسے حضرت ملک صدق
اُسمین کہانت اور بادشاہت دونون کی تہین اور یہہ ساری باتین
کیا ہی صاف اور صریح ہین کہ جنمین کسی کو بہی چون وچرا کی گنجایش

پہر یہہ بہی کہ اُس میراث کا جو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے دنیا مین چھوڑی
اکابر اسلام کے سوا اور کوئی فرقہ وارث نہین ہوسکتا ہے بسبب اتحاد عقیدہ
توحید پرستی اور اسوجہہ سے بہی کہ حدیث صحیح مین جو حضرت داؤد کی کتاب کا نام
وہی اُس کتاب کا بہی نام ہے جو حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام
پر نازل ہوئی چنانچہ صحیح بخاری مین بروایت ابو ہریرہ رض منقول ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلعم نے خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ
یعنے ہلکا اور سہج ہوگیا تہا داؤد پر قران سو وے اپنی
سواریون کے کسنے کا حکم کرتے تہے تو قران کو زین کسنے سے پہلے پڑہ چکتے تہے
انتہی اس حدیث مین زبور کا نام بہی قران فرمایا گیا
تب یہہ پیشین گوئی جو اعمال ۱۵ باب ۱۶ - ۱۸ مین لکہی ہے پوری ہوئی
(کہ خدا فرماتا ہے) بعد اسکے مین پہر آؤنگا اور داؤد کے گرے ہوے ڈیرے کو
اُٹہاؤنگا اور اُسکے ٹوٹے پہوٹے کی مرمت کرکے اُسے پہر کہڑا کرونگا کہ قوم کا
بقیہ اور سب غیر قومین جو میرے نام کی کہلاتی ہین خداوند کو ڈہونڈہین
خداوند جو یہہ سب کچہہ کرتا ایسا فرماتا ہے خداوند کو شروع سے اپنے سب کام
معلوم ہین انتہی یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی تعمیر سے علاقہ نہین رکہتی
کیونکہ اس کتاب اعمال سے سیکڑون برس پیشتر وہ بن چکی تہی اور اُسمین
لکہا ہے کہ اب ایسا کرونگا اور داؤد کے گرے ہوے ڈیرے سے مراد وہ
ہیکل جو حضرت سلیمان نے بنوائی تہی اور اُسی جگہہ اب مسجد اقصٰی صخرہ ہے

کیونکہ بسبب عظمت کے داؤد کے نام کی وہ ہیکل کہلاتی ہے ورنہ تو داؤد کی نہی بلکہ اُسے حضرت سلیمان نے اور پہر زربابل وغیرہ نے بنایا اگر کوئی کہے عاموس ۹ باب ۱۱ مین یہہ پیشین گوئی لکہی ہے جو کہ اسیری بابل سے پیشتر کی عیسائیون وغیرہ مین سمجہی جاتی ہے تو یعقوب حواری (اعمال ۱۵ باب ۱۳) کی گواہی سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی بربادی سے علاقہ نہین رکہتی ورنہ یعقوب کو پہر اس پیشین گوئی کی یاد دلانی سے غرض کیا تہی کیونکہ وہ ہیکل تو سیکڑون برس پیشتر بن چکی تہی اور عیسائی اور یہودی جدید محاورہ[ف۱] مین مسلمان غیر قوم ہین اور اس پیشین گوئی مین لکہا ہے کہ قوم کا بقیہ اور سب غیر قوم پس یعقوب حواری کے زمانہ مین تو یہودی کثرت سے تہے یہودی قوم کا بقیہ تو گہٹتے گہٹتے سیکڑون برس بعد ہوا ہے اور غیر قوم جو میرے نام کی کہلاتے ہین پس مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہین جسے سب یہودی اور عیسائی بہی مانتے ہین پہر یہہ کہ عاموس کی کتاب کی تصنیف کے سنہ تحقیق کسے معلوم ہین پس ممکن ہے کہ بعد تعمیر ہیکل ثانی عاموس نے ہی یہہ پیشین گوئی لکہی ہو کیونکہ اسکی معتبر اور پائدار تعمیر تو مسلمانون ہی کے ہاتہ سے ہوئی اور بڑی بات یہہ ہے کہ اب وہ گری ہوئی کہان ہے جسے کوئی کہڑا کر اُٹہا دے گا

پس جسطرح حضرت موسیٰ کے رفیقون مین سے شروع مین حضرت یشوع نے اُس ملک مین آکر تصرف کیا اور خدا کے حضور قربانی گزرانی اسیطرح حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

آخر مین یہان اگر یہہ عبادتخانہ تعمیر کیا کہ جو اتبک موجود ہے یعنے حضرت موسیٰ کے زیرق
کے ہاتہہ سے اُسکا شروع اور حضرت رسول اللہ صلعم کے صحابی کے ہاتہہ سے اُسکا
انجام ہوا۔ اور جسطرح حضرت یشوع نے کنعان مین داخل ہونیکے وقت یریحو کی شہر پناہ
کو نرسنگونکی آواز سے گرا دیا تہا (یشوع ۶ باب ۲۰ و ۲۱) اسیطرح اسطخر کے قلعہ کی
دیوار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے مسلمانونکی تکبیر کی آواز کے صدمہ سے
جڑ سے گر پڑی تہی اور اسقدر اُس کلمہ نے تاثیر کی تہی کہ جب اُس دیوار کو اُٹہانے
لگتے تو غیب سے تکبیر کی آواز آتی تہی اور اُس آواز کے صدمہ سے وہ دیوار
جڑ سے گر پڑتی تہی انتہی از بستان التفاسیر ترجمہ تفسیر عزیزی مطبوعہ سنہ ۱۲۶۴ ہجری
صفحہ ۱۳۵ شروع تفسیر سورہ مدثر یہہ لفظ فارسی نقشہ زمین مین اصطخر لکہا ہے
بالصاد مہملہ اور غیاث اللغات مین لکہا ہے استخر بالکسر و تاے فوقانی مفتوح و
سکون خاے معجمہ بمعنی تالاب و نام قلعہ فارس زیرا کہ در وے تالابے عظیم واقع است
از رشیدی

تب یہہ پیشین گوئی جو چہیاسٹہہ زبور مین ہے (آیت ۱۳ – ۱۵) پوری ہوئی
کہ مین قربانیون کے ساتہہ تیرے گہر مین آؤنگا اپنی نذرین تجہے ادا کرونگا
جنہین میرے لبون نے کہا اور میری تنگی مین میرا منہہ بولا مین فربہ برّونکی
قربانیان مینڈہون کے خوشبوے سمیت تجہے گذرانونگا بیل بکرون سمیت قربانے
کرونگا انتہی چونکہ یہودی لوگ صرف وجود ہیکل تک قربانی گذرانتے تہے اور
بعد اُسکے یہہ دستور اُنمین بالکل موقوف ہوا اور عیسائی باوجود عقیدۂ مصلوبی
مسیح اب قربانی وغیرہ سارے رسومات شریعت کو محض بیکار اور لاحاصل

باتے ہین اسلئے اسے کہا جنکے یئے تو سیکڑون بیل بکری وغیرہ پر چہڑی پرستش
مگر خدا کے نام کا یکسبرہ بہی قربانی نہین کرتے اور صرف مسلمانون مین ہیہ
قربانی گزرانے کا رائج ہے چنانچہ یروسلم مین بہی خدا کے گہر مین مسلمان ہی
عید الضحی وغیرہ مین قربانی گزرانے ہین جیسے پیشتر حضرت یسوع اور حضرت
داؤد قربانی گزرانتے تہے اسلئے یہہ پیشین گوئی خاص اہل اسلام ہی سے
صادق رکہتی ہے۔

اور جسطرح حضرت موسیٰ کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خدائے واحد حقیقی جل شانہ
کی پرستش جاری ہوئی اگرچہ پیشتر خیمہ جماعت بناتہا اسیطرح حضرت عمرؓ
کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خدائے واحد کی پرستش بحال ہوئی اور اس
درمیان مین جو کچہہ نئے نئے عقاید لوگونمین پیدا ہوئی وہ خدا کے اس پاک
گہر سے خارج رہے وہان کوہ سینا حضرت موسیٰ کے وقت سے مشہور اور یہان
کوہ صیحون کا ویرانہ حضرت عمرؓ کے وقت سے معمور ہوا

اسکی بابت حضرت یسعیاہ نبی نے یہہ نبوت کی ہے جاگ جاگ اے صیحون
اپنی سرت پہن لے اے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ
آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین پہر داخل نہوگا انتہی یسعیاہ ۵۲ باب ۱
یعنے اے صیحون کہ یروسلم جس سے مراد ہے تو جو ایک مدت سے سو رہے تہی
ویران ہے اور کوئی تجہہ مین عبادت کرنے نہین آتا اب جاگ جا اور یہہ
بات خاص اس تعمیر سے صادق رکہتی ہے اور پہر یہہ کہ آگے کو کوئی نامختون
اور ناپاک تجہہ مین پہر داخل نہوگا اسکا مطلب صاف ہے ہر شخص سمجہیگا

کہ نامختون کون لوگ ہین اور پہر کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جسطرح
اب تک کسدیون اور مصریون اور رومیون وغیرہ سے بار بار یہہ عبادتخانہ
بیحرمت اور ناپاک ہوا کیا اب پہر کبہی ایسا نہوگا کہ کوئی نامختون وغیرہ کبہی
یعنے قیامت تک اُسپر تسلط پاوے پس اگر یہہ کلام حضرت یسعیاہ نبی کا الہام
الہی سے ہے تو بیشک قیامت تک ایسا ہی رہیگا حضرت دانیل فرماتے
ہین کہ اُن بادشاہونکے ایام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تا ابد
نیست نہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑیگی وہ اُن سب
مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قایم رہے گی انتہی
(دانیل ۲ باب ۴۴)

رکن دویم

چونکہ پہلی ہیکل جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تہا وہ عیسائی عقیدہ کے بموجب
یہودی کلیسیا سے نسبت رکہتی تہی (دیکہو روسن دیباچہ تفسیر ۲ زبور صفحہ ۷
جہان لکہا ہے کہ قدیم کلیسیا الخ اور ۴۷ زبور ۲-۱ اور تعلیم الایمان صفحہ ۱۱۸
سطر ۱۶ مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ ۱۸۶۹ع باتمام پادری روڈلف صاحب
جسے پہلے ڈاکٹر جان ملڈول صاحب نے تصنیف کیا اور ۱۸۳۸ع مین مطبوع
ہوئی تہی اور صفحہ ۱۱۷ جہان لکہا ہے کہ ابیرہام کے زمانہ مین فضل الہی کی
روشنی پیشتر کی بہ نسبت زیادہ چمکنے لگی اُسوقت خدا نے کلیسیا کو ایک ظاہری
صورت عطا کی اور ابیرہام کو بُت پرستون کی زمین اور اُسکے گہرانے سے نکالکے
جدا کیا تہا) وہ ہیکل بخت نصر کے ہاتہہ سے غارت ہوئے اور دوسری ہیکل

جسے زروبابل وغیرہ نے بابل سے آکر بنایا تہا اور پہر ہیرودیس نے اُسے مُنہدم کرا
یہہ جیسا کلیسا سے نسبت رکہنے تہے یہہ بہی رومیوں کے ہاتہہ سے بالکل ڈہائی
گئی اب اُسی جگہہ پر حضرت عمرؓ کی بنوائی ہوئی مسجد موجود ہے پس یہہ گویا خدا
کا تیسرا حکم ہے کہ کبہی نہ مٹے گا اور اسیطرح دین اسلام کو یہودی و نصرانی
مذہب کے بعد خیال کرنا چاہیے کہ یہہ گویا خدا کا تیسرا حکم ہے جو کہ کبہی نہ مٹیگا
کیونکہ اُس خدا کو جو ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا ہے اور جسے یہود و نصاریٰ
مانتے ہیں سوا مسلمانوں کے کوئی اور چوتہا فرقہ دنیا میں نہیں مانتا اور جب
ثابت ہے کہ مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہیں جو یہود و نصارا کا بہی خدا ہے تو
دین اسلام یہی خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبہی نہ مٹیگا

الغرض بیت المقدس کی عظمت کی بابت حضرت حجّی نبی کی کتاب کے
۲ باب ۹ میں یہہ پیشین گوئی لکہی ہے کہ اس پچہلے گہر کی بزرگی پہلے گہر کی
بزرگی سے زیادہ ہوگی ربّ الافواج فرماتا ہے اور میں اس مکان میں سلامتی
بخشونگا رب الافواج فرماتا ہے انتہیٰ

پس جبکہ پہلے گہر سے جسے حضرت سلیمانؑ نے تعمیر کیا تہا اس پچہلے گہر کی بزرگی
زیادہ ہوئی تو دوسرے گہر سے جسے ہیرودیس نے مُنہدم کرا تہا کس قدر زیادہ
سمجہنا چاہیے (دیکہو دوسرے گہر یعنے دوسری ہیکل کے ثبوت میں محراب ارکن
اوّل میں پادری یونس مسگہ و پادری والش صاحب کا قول کتاب سوال
و جواب ترجمہ رومن صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ اور رکن دویم میں پادری اسکاٹ
مفسر رومن کا قول) اور تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ باہتمام

پادری رو ڈلف صاحب ۱۸۶۹ع جب پہلے ڈاکٹر مکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور ۱۸۳۸ع مین مطبوع ہوئی اُسکے صفحہ ۱۳۱ مین لکہا ہے بعضے کہتے ہین کہ ہیرود بزرگ نے دوسری ہیکل کو بالکل ڈہا دیا اور اُسی جگہہ پر ایک نئی ہیکل بنائی سو سچ دوسری ہیکل مین نہین پر تیسرے مین آیا۔ البتہ یہہ بات تو سچ ہے کہ ہیرود نے دوسری ہیکل کی مرمت کی اور اُسکو بخوبی آراستہ کر کے زیب و زینت دی لیکن جب تک کہ وہ رومیون سے برباد نہوے تب تک یہودی لوگ اُسی کو دوسری ہیکل سمجہتے رہے انتہی اور پہر یہہ کہ مین اُس مکان مین سلامتی بخشونگا یہہ سلامتی بار بار کی غارت اور بربادی سے اُس مکان کو نہی سے حاصل ہوئی کہ جب سے حضرت عمرؓ نے اُسے یہہ پچہلی بار بنایا تہا چنانچہ قریب تیرہ سو برس سے ابتک بعنایت الٰہی قایم و سلامت ہے فقط پہر اُسکی بابت حضرت داؤد نبی (اعمال ۲ باب ۳۰) نے پندرہوین زبور مین یہہ پیشین گوئی فرمائی ہے یہہ تمام زبور صرف ایسی ہے بیانین سے ذرا غور کر کے پڑہنا چاہیے ۱۵ از ۱ لغایت ۵ (۱) اے خداوند تیری ہیکل مین کون بسے گا تیرے کوہ مقدس پر کون رہے گا (۲) وہ جو سیدہی چال چلتا ہے اور صداقت کے کام کرتا ہے (۳) وہ جو اپنی زبان سے غیبت نہین کرتا اور اپنے ہمسایہ کو دُکہہ نہین دیتا اور اپنے پڑوسی کو عیب نہین لگاتا ہے (۴) وہ جسکی نظر مین نکما آدمی خوار ہے وہ جو انہین جو خدا سے ڈرتے ہین عزت دیتا جو اپنی ضرر پر قسم کہاتا اور اُسپر قایم رہتا ہے (۵) وہ جو سود کے لئے قرض نہین دیتا اور بیگناہون کے ستانے کے لئے رشوت نہین لیتا وہ جو یہہ کرتا ہے کبہی نہ ٹلے گا

پادری ہیکل صاحب ... دوسری ہیکل ... غارت ... بیان ... (marginal handwritten notes)

پیدایش کی کتاب باب ۲۲ آیت ۱۰ ... مطبوعہ ۱۸۷۹ صفحہ ۹

انتہی از زبور من بیل مطبوعہ لندن ۱۸۶۰؁ء جو بہت صحت کے ساتھ معہ رفرنس کے
چہاپی گئی ہے

اب غور کرنا چاہیے کہ اس تمام زبور مین جو جو صفتین لکھی ہین اور پہر یہہ کہا کہ ایسی
صفتون والا یروسلم سے کبہی نہ ٹلیگا یعنے اُسے کوئی بیت المقدس سے جلا وطن
نکر سکیگا جسمین صفات مذکورہ بالا پائے جائین یعنے جو سیدہا چال چلن رکہتا ہو
اور صادق ہوا ور غیبت نہ سنتا ہوا ور پڑوسی کو نہ ستاتا ہوا ور بیہودون کی
صحبت سے نفرت رکہتا ہوا ور خدا ترسون کی عزت کرتا ہوا ور صادق القول
ہوا گرچہ اُسمین ضرر بہی اُٹھانے پڑے اور سود نہ لیتا ہوا ور مرتشی نہوا ور جو شخص
ایسا ہے وہی ہمیشہ بیت المقدس مین ریاست کریگا اور متسلط رہیگا پس
انمین کے بعض صفات تو البتہ اور لوگونمین بہی بعض قومونکے پائجاتے ہین
مگر یہہ سب صفتین بہ ہیئت مجموعی اُسی شخص مین تہین کہ جسے خدائے قادر نے
اپنے اس گہر کا وارث مستقل کیا ہے یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ مین چنانچہ سب جانتے ہین کہ سود لینا مسلمانونمین کسقدر ممنوع ہے کہ جسکے
بیان کی کچہہ حاجت نہین جیسا کہ یہودیونمین یہہ فعل ہر طرح سے جائز رکہا گیا ہے کہ
اسکے لئے بنک یعنے مہاجنی کوٹھیان جاری ہین اور عدالت سے سود دلوانے کے
لئے فتوی یعنے ڈگریان جاری ہوتی ہین اور یہودیونمین عظیم الشان امیر لنا تہین جنکا
جسکا دولتخانہ دار السلطنت لندن مین ہے اور جسکے نام پر بلا مبالغہ آج تمام
دنیا کے یہودیون کو ہزار ہزار فخر و مباہات ہے اُسکی سرکار دولتمدار مین ہر
گہنٹہ اسقدر زر سود و اصل ہوتا ہے کہ نا دانستہ لوگ تو اُسکی تعداد سنکر تعجب

کرجائینگے اور مسلمانونمین بہی اہل تشیع غیر ملکون والون سے سود لیتے ہین چنانچہ
نوٹون اور ڈیبقون سے اسکا حال ظاہر ہے مگر وہ لوگ حضرت عمرؓ کے پیرو
بہی نہین ہین اگرچہ اہل ایران نے بہی حضرت عمرؓ کی بدولت اسلام حاصل
کیا تہا اور بُت پرستون وغیرہ ہین کہ جنہون نے اسلام سے پیشتر یروسلم پر
فوج کشیان کین تہین سود کا رواج ظاہر ہی تہا تہی اُنمین سے کوئی بہی یروسلم
پر قابض نرہ سکا اور جب اسلام کا خطبہ وہان یعنے یروسلم مین پڑہا گیا تو پہر
کوئی اس اختیار کو وہان سے موقوف نکر سکا اگرچہ بڑی بڑی خونریزیان
ہوئین کہ جنکا بیان اس کتاب مین آگے مرقوم ہے اور رشوت نہ لینا اور
سیدہی چال اور صادق الوعدہ وغیرہ اُنمین سے کوئی بہی ایسی بات نہین ہے
کہ اسلام مین اسکی تعلیم اور تاکید نہ پائی جاوے اگرچہ مجہہ ایسے بعضے مسلمان
سخت دلی اور ناعاقبت اندیشی اور جہالت یا طمع نفسانی کے باعث ان
صفتونکے خلاف پائی جائین تو بہی اسلام ہمہ صفات حمیدہ موصوف ہے
اور اسمین کسیطرح کا الزام جو بہی نہین گیا ہے اسکے سوا ان صفتونمین سے
بعض صفات اگرچہ اور قومونکے پرہیزگارونمین بہی موجود ہین تو بہی ان سب
کی تکمیل اولیاء اللہ ہی کی ذات مین ہوتی ہے اور اولیاء اللہ مین حضرت
محمد رسول اللہ صلعم کے آل و اصحاب کہ حضرت عمر فاروقؓ بہی انہین مین سے
ہین افضل ترین مخلوقات ہین چنانچہ ۵ از بور ۲ کے بموجب صداقت کے
کام اس سے زیادہ اور کیا ہونگے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت مین اپنے
خاص فرزند لذیذ سفت جمال پر جسکا ابو شحمہ نام تہا اُسکے پہلے ہی گناہ مین حد شرعی

جاتی کی کہ انہیں قیدون کے حصہ سے ستر کچھہ قیدے مارے گئے باقی سترہ تو
کہ اس صاحبزادہ کی جو باقوائے ایک یہودی کے اس گناہ مین بیٹھا تھا جان
نکل گئی تب بیس قیدے جو باقی رہگئے تھے حضرت عمرؓ نے اسکی لاش پر گلوا ئے
اس مقام پر جب وہ بات یاد آتی ہے جو یوحنا ۸ باب ۳ — ۱۱ مین لکھی ہے کہ
حضرت عیسیٰ نے ایک زانیہ عورت کو بے سزا دئے چھوڑ دیا تھا تب عیسائی
اور اسلامی پرہیزگاری اور پاکیزگی کا تفاوت معلوم ہوجاتا ہے کہ وہان عورت
پر وہ شفقت اور یہان مرد سے یہہ عدالت وہان بیگانے سے وہ چشم پوشی اور
یہان بیگانہ پر یہہ سخت کوشی وہان باوجود گواہون کے مدد رہائی اور یہان بیٹے
گواہ کے یہہ رسوائی ہوئی پس ناظرین بیان ہذا انصاف فرمائین کہ حضرت عمرؓ
کو ان سب صفات مرقومہ ۵ از بور مین کسقدر مکمل بلکہ اکمل اور اکمل ترین سمجھنا ہے
اور اسکے صریح نظایر موجود ہین مگر اس مختصر مین انکے لکھنے کی گنجایش نہین ہے
صرف یہان اسقدر اس صداقت کے بیانمین لکھنا کافی ہے کہ ایک روز ایک
محمدی اور ایک یہودی لڑتے ہوئے محمد صلعم کے حضور گئے انہون نے یہود کا حق
ٹھہرایا محمدی راضی نہوکر عمرؓ کے پاس گیا عمرؓ جب صورت حال سے آگاہ ہوئے تو
بولے کہ ایک ذرا صبر کرو اور اندر جاکر اپنی تلوار لے آئے اور محمدی کا سر کاٹ
ڈالا اور کہا کہ جو لوگ خدا اور رسول کے مطیع نہون انکی یہہ سزا ہے دیکھو تاریخ
چھاپہ اکبر آباد طبع ثانی ۱۸۵۰ء صفحہ ۲۲۵ باب الشروع فصل ۵ پس ایسے حالات سے
ظاہر ہے کہ ساری صفتین مرقومہ ۵ از بور کی حضرت عمرؓ پر ختم ہوگئی تھین اور انکے
زیادہ سیدھا چال چلن اور صداقت اور رشوت نہ لینا اور پڑوسی پر عیب نہ

نکالا وغیرہ اور کیا ہوگا

جاننا چاہیے کہ یہہ عدالت حضرت عمرؓ کے حضرات حواریون سے کمال مشابہت رکھتی ہے دیکھو اعمال ۵ باب ۱-۲ مین پطرس نے حنانیا کے ساتہہ کیا گیا تہا اب اگر کوئی نادانی کی راہ سے کہے کہ پطرس نے تو بے تلوار حنانیا کو مار ڈالا تہا اور حضرت عمرؓ نے تلوار سے اُس مسلمان کو قتل کیا تہا تو مین کہتا ہون کہ اُس سردار کاہن کے نوکر پر پطرس نے کیون تلوار چلائی تہی (دیکھو یوحنا ۱۸ باب ۱۰) وہان بہی صرف حکم سے اُسکا کان اوڑا دیا ہوتا اور تعجب یہہ کہ تلوار سے بہی اُسے نہ مار پایا بلکہ صرف کان ہی اُسکا کاٹ سکے اس سے ظاہر ہے کہ کرامت دکہلانے کا بہی موقع ہر وقت نہین ہوتا

اب ثابت ہوا کہ یہہ پندرہوان زبور بہہ وجوہ حضرت عمرؓ کی شان مین پایا جاتا ہے اور اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ یروسلم یعنے بیت المقدس مین حضرت عمرؓ کا تسلط اللہ جلشانہ کی کمال مرضی اور اُسکے ٹہرائے ہوئے وعدہ کے مطابق ہوا پہر یہہ بہی کہ بیت المقدس مین یہہ تسلط اسلام یقیناً ہمیشہ تک بنا رہیگا اور کبہی نہ ٹلیگا اور اعجاز قرآن مصنفہ فاضل معروف بابو رام چندر عیسائی مطبوعہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۲۰۲ مین بابو صاحب موصوف فرماتے ہین کہ یقیناً جو چند اشخاص مثل حضرت عمرؓ وغیرہ کے جو بلا کسی غرض نفسی کے شروع مین مسلمان ہوئے اُنکا استقلال فضل ربانی سے بلاشبہہ عطا ہوا اور اسیواسطے جابجا قرآن مین مذکور ہے کہ قدر قرآن وہی اہل عرب جانینگے جو متقی ہین اور اُنہین کو قرآن سے نفع ہے نہ یہہ کہ سخت دل ناخدا ترسون کو انتہی تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف آدین صاحب چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۱ع

مین لکہا ہے کہ خدا کے اس خیما دراُسکے اس مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مسکن
مراد ہے سوال یہہ نہین ہے کہ کون صیحون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ سوال یہہ ہے
کہ کون وہان بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح سے رہیگا کون
یہوواہ کا ہم صحبت اور اُسکے فضل مین شریک ہوگا انتہی از تفسیر زبور دوم صفحہ ۵۰
تفسیر ۵ ازبور یعنے وہی حبیب و محبوب کیطرح سے وہان رہیگا جو سود خور وغیرہ نہو
لیکن سود کی بابت ۵ آیت کی تفسیر مین وہ لکہتے ہین کہ موسیٰ کی توریت مین غریبون
خصوصاً غریب عیسائیون سے سود لینا سراسر منع تہا انتہی لیکن اس زبور مین
حضرت داؤد نے غریب و امیر کی تفصیل بالکل نہین کی ہے اور نہ عیسائیون سے
کچہہ بیان اشارہ ہے اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد غریب عیسائیون کو تو
کیا بلکہ امیر عیسائیون تک کو پہچانتے بہی نہین تہے وہان زبور مین تو صرف قاعدہ
عام بیان ہوا ہے کہ جو سود خور اور مرتشی وغیرہ نہین ہے وہ ہمیشہ کو وہ مقدس صیحون
یعنے یروسلم مین مستقل ہوگا اور یہہ صفت اسلام کی خاص ہے کیونکہ اس تفسیر سے
یہہ بات ثابت ہوگئی کہ سوا غریبون کے امیر عیسائیون سے بہی سود لینا جائز ہے
اور جبکہ امیر عیسائیون سے سود لیا تو غیر عیسائی کے لئے یہہ امتیاز بہی باقی
نہین رہا بلکہ غیر عیسائی جو لوگ ہین اُنین غریبون سے بہی سود لینا جائز ہوا
پس اس تفسیر کو اس ۵ آیت مین حضرت داؤد کے خاص مطلب سے کیا علاقہ
ہے کیونکہ غریبون سے سود لینے والے جو سود خور کہلاتے ہین (دیکہو ۵ ازبور ۵) تو
امیرون سے سود لینے والے کا کیا کوئی دوسرا نام ہے پہر یہہ کہ مفسر کے بیان سے
ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ کی توریت مین غریبون خصوصاً غریب عیسائیون سے

سود لینا سراسر منع تہا مگر یہہ عیسائیون کی انجیل مین بہی منع ہو پس ثابت ہوا کہ
عیسائیون مین سود لینا غریب اور امیر دونون سے مفسرؔ کے اس قول کے بموجب
جائز ہے کیونکہ اگلا حکم (یعنے توریت) اسلئے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اٹہہ گیا عبرانیون
۷ باب ۱۸) پس ایسے لوگونکا حضرت داؤدؑ کوہ مقدس صیحون پر رہنا نہین چاہیے
ہین لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۶۸ مین ہے کہ زمان اوسط مین اطالیہ کے تجار جو کہ شمالی
اطالیہ کے خاص شہرون مین سکونت کرنیکے سبب لمبارڈ معروف تہے سب یورپ کی
اقوام کے آڑہت والے تہے۔ وے نہ فقط اجناس کی تجارت بلکہ کاروبار صرافی
بہی کیا کرتے تہے مگر صرافی کے کام مین بہ سبب شرع کے کہ جس سے ممانعت سود کے
تہی اُنہین خلل پہونچا پس چونکہ یہہ امر در پردہ ہونے لگا اسلئے سود کی زیادہ طلبی
کے لئے کچہہ حد نرہی انتہی

پادری عماد الدین صاحب نے اپنی تحقیق الایمان صفحہ ۶۷ مطبوعہ آفتاب پنجاب
لاہور ۱۸۶۶ع مین مولوی رحمت اللہ صاحب کے جواب مین اسی پیشین گوئی
کی بابت لکہا ہے کہ اول تو مولوی صاحب کوہ صیحون کے معنے نہین سمجہے کوہ
صیحون سے مراد ہے خدا کے جلال و تقدس کا مکان یعنے وہ عالی درجہ جو خدا کے
مقدسون کو عنایت ہوتا ہے نہ وہ پہاڑ جو یروسلم مین ہے انتہی پس بڑا بول
بولا (یہوداہ ۱۶+۱۲ زبور ۳) كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ
یعنے کیا بڑی بات ہو کر نکلتی ہے اُنکے منہ سے (سورہ کہف رکوع ۱) مین اس قوم
کو دیکہتا ہون کہ ایک سخت گردن قوم ہے (خروج ۳۲ باب ۹) اے سرکشو اور دل
اور کان کے نامختونو تم ہر وقت روح القدس کا ساہمنا کرتے ہو (اعمال ۷ باب ۵۱)

مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب تو کوہ صیہون کے معنے نہین سمجھے مگر عماد الدین صاحب انجیل مین ایسے پہاڑی دعظ کا مطلب پڑہکر کوہ صیہون کے معنے سمجھہ گئے مصرع

پہر اپہاڑ سے جاہل سبے حوصلہ دلکاڑ

بیت

تا از لب لعلیت کہ حرف کہ خنت آمد | بر شیشہ صد خاطر سنگ آمد و سخت آمد

مولوی رحمت اللہ صاحب کا کلام تو تبرک کی طرح سمجھنا چاہئے چنانچہ پادری جونز مین صاحب بہی جنکی عبرانی مین استعداد مشہور و معروف ہے اسی پہلی آیت کی تفسیر مین مولوی رحمت اللہ صاحب کی صداقت پر یون گواہی دیتے ہین (تفسیر زبور صفحہ ۵۸) قولہ جب داؤد عہد کا صندوق جبیاہ سے لیگیا جو خیمہ اُسنے اُسکے لئے کوہ صیہون کہ اپر کیا تہا یہی خیمہ ہے سموئیل ۲ باب ۶ اوّل تواریخ ۱۵ باب ا و ۱۶ باب و ۲۹ ۲ تواریخ ا باب ۴ پس خدا کے اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے انتہی اِن پادری عماد الدین صاحب کا وہ عالی درجہ جو خدا کے مقدسون کو عنایت ہوتا ہے کہان گیا یہان تو مفسر صاحب فرماتے ہین کہ خدا کے اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے فقط

اسی لیاقت پر اعجاز عیسوی کا جواب لکہنے کو تیار ہوئے ہو تو کار زمین را نکو ساختی کہ بر آسمان نیز پرداختی ؛ اے میرے بہائیو تم مین بہت سے اُستاد نہین کیونکہ جانتے ہو کہ اُس سے زیادہ سزا پاوینگے (یعقوب ۳ باب ا) مین اُس نعمت سے جو مجہے عنایت ہوئی ہے تم مین ہر ایک کو کہتا ہون کہ اپنے مرتبے سے زیادہ خیالمزاج نہ ہو (رومیونکا ۱۲ باب ۳) جہگڑے اور جہوٹے فخر سے کچہہ نہ کرو بلکہ انکساری سے ایکدوسرے کو اپنے سے بہتر جانو (فلپیونکا ۲ باب ۳) پہر اگر یہہ کافی نہین ہے تو دوسری جگہہ

۸۔ زبور ۸۷ کی تفسیر صفحہ ۹۰۳ مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱ع مین پادری جوزف آوین
صاحب فرماتے ہین کہ یہان اور اکثر زبور وںمین کوہ صیحون سے صرف خاص کوہ
صیحون مراد نہین ہے بلکہ کوہ صیحون اور اُسکے متعلق جتنی پہاڑیان ہین جن جن پر
شہر یروسلم آباد تہا سب کوہ صیحون مین داخل ہین انتہی اب اہل انصاف میرے
اس بیان کو ملاحظہ فرمائین اور عماد الدین کی بہی انجیل دانی پر غور کرین تو معلوم
ہوجائیگا کہ اس کوہ صیحون کی سیدہی مطلب کی بابت کسکی سمجہہ پر پتہر پڑے ہین
جاننا چاہیئے کہ اس پندرہوین زبور کی پہلی آیت مین جس لفظ کا ترجمہ ہیکل اُس
بیبل مطبوعہ لندن مین لکہا ہے اُسکا ترجمہ پادری جوزف آوین صاحب نے خیمہ
کیا ہے کیونکہ اس ہیکل کے مقام پر ہیکل بننے سے پیشتر حضرت داؤد نے صندوق
عہد کا خیمہ استادہ کیا تہا ۲ تواریخ ۶ باب ۲ چنانچہ پادری جوزف آوین صاحب
اسی پندرہوین زبور کی تفسیر مین لکہتے ہین کہ دونون (۱۴ و ۱۵ زبور) ایکساہی وقت
تصنیف کی گئی یعنی جب عہد کا صندوق کوہ صیحون کے خیمہ مین رکہا گیا انتہی
الحاصل اگرچہ یہہ زبور اُسوقت بنایا گیا ہو جبکہ صندوق عہد کوہ صیحون کے خیمہ مین
آیا لیکن یہہ پیشین گوئی اُن لوگون کی بابت ہے جو سیکڑون برسون سے کوہ صیحون
پر متسلط ہین یہہ بات تفسیر کی عبارت سے بہی ظاہر ہے جیسا لکہا ہے کہ سوال اُنکا یہہ
نہین ہے کہ کون صیحون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ یہہ سوال ہے کہ کون وہان
بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح سے رہیگا انتہی اور چونکہ
اس تسلط کے بانی حضرت عمر فاروق ؓ تہے اسلئے منجملہ اور وجوہات مرقومہ بالا کی
اسوجہہ سے بہی یہہ زبور حضرت عمر ؓ کی شان مین ہے پہر یہہ جو پانچوین آیت مین

لکہا ہے کہ کبہی نہ ٹلیگا یہہ کبہی کا لفظ قوی دلیل اسبات کے لئے ہے کہ یہہ پیشین گوئی اُنہیں لوگون کی بابت ہے جو ہمیشہ یروسلم مین تسلط رہینگے اور وہ صرف اہل اسلام ہین جنکے تسلط کو ساڑہے بارہ سو برس سے زیادہ گذر چکے ہین اور یہہ کہ نہ ٹلیگا یہہ لفظ اُسی کے لئے خاص ہے کہ جو حس و حرکت سے مطلق آزاد ہوا اور وہ مسجد الاقصیٰ وغیرہ کی تعمیر سے مراد ہے کیونکہ وجود ہیکل کے زمانہ مین اگر تسلط اسلام یروسلم مین ہوتا تو اس لفظ کو اسقدر خصوصیت اسلام سے نہوتی مگر خصوصیت تو یہی ہے کہ بنائے اسلام وہان بہی قایم ہوئی

چنانچہ ۵ ۶ زبور ۴ مین یہہ حضرت داؤد الہام الہی سے فرماتے ہین کہ وہ کیا ہی مبارک ہے جسے تو برگزیدہ (یعنے مصطفیٰ صلعم) اور مقرب کریگا تاکہ تیری بارگاہون مین سکونت کرے ہم تیرے گہر یعنے تیری مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہیٰ

از تفسیر زبور ترجمہ پادری جوزف آوین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع یہہ آیت اس کتاب کے دیباجہ مین بہی درج ہے یہان اسکے لکہنے سے غرض یہہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کا خدا کی بارگاہون مین سکونت کرنا یہی تہا کہ حضرت صلعم کے صحابی یعنے حضرت عمرؓ کا بیت المقدس مین تسلط ہونا اور ہیکل کی تعمیر یعنے اُسی جگہہ مسجد اقصیٰ بنوانا حضرت داؤد اس مسجد کی نسبت کمال خوشنودی ظاہر کرتے ہین جبکہ فرماتے ہین کہ ہم تیرے گہر یعنے مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہیٰ یعنے اُسکے بار بار غارت ہونیکے سبب جو کچہہ رنج لاحق ہوگا تو اُسکی آخری تعمیر سے کہ جسکی خداتعالیٰ ہر آفت سے حفاظت کریگا پہلا سب قلق دور ہوجائیگا اور خوشی اور اطمینان کے سبب دلکو آسودگی ہوگی کیونکہ آسودگی اُسیوقت ہوتی ہے

کہ جب آئندہ کو اُسکا خطرہ باقی نرہے اور یہہ بات ہیکل کی بابت اُسیوقت وقوع مین
آئی کہ جب یہہ پہلی ہیکل یعنے مسجد اقصیٰ اور حرم شریف کی تعمیر ہوئی اور پہر یہہ کہ
تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے انتہی (باب ۸۴
زبور ۴) ہمیشہ شکرگزار نہ عیسائی ہوسکتے ہین نہ یہودی کیونکہ انکا گزر اُس پاک مکان
مین ہونے نہین پاتا دیکہو الکتاب کے مقامات المعروف رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع
صفحہ ۲۴ و ۲۶ مگر اُس گہر کے رہنے والے قریب تیرہ سو برس سے تو صرف اہل اسلام
ہین اور انہین کو اس زبور مین مبارک فرمایا اور مبارکبادی دیگئی ہے فقط اُسکی
بابت یہوواہ نے ابراہیم کو بعد اسکے کہ لوط اس سے جدا ہوا کہا اب اپنی آنکہین
اُٹہا اور اُس مقام سے جہان تو ہے شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب
کیطرف دیکہہ کیونکہ مین ساری زمین جسے تو دیکہتا ہے تجہے اور تیری نسل کو
ابد تک دونگا (پیدایش ۱۳ باب ۱۴ و ۱۵) اس ابد تک کے لفظ سے سوا سلطنت
اسلام کے اور کسی کو اس منصب کا سزاوار نہین سمجہہ سکتے جیسا کہ اس قریب
تیرہ سو برس کے تسلط اسلام سے بیت المقدس مین ظاہر ہے اور اسیطرح پیدایش
۱۲ باب ۷ اور ۱۵ باب ۱۸ - ۲۱ مین نسل حضرت ابراہیم سے یہی وعدہ خدا نے
فرمایا تہا پس اگر یہہ سب کتابین زبور وغیرہ الہام سے ہین اور یروسلم خدا کا پاک
مکان ہے تو الہام کی بات غلط نہین ہوتی اور نہ کبہی غلط ہوگی اور خدا کو اپنے
گہر مین اختیار ہے کہ اُسنے جسے چاہا اپنے گہر کا مختار کیا ہے ایک اور بات جو نہایت
یاد رکہنے کے قابل ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت دانیالؑ کی تبلائی ہوئی شناختون مرقومہ
۱۵ از لغایت ۱۵ یروسلم مین حضرت عمر فاروق اعظمؓ کے اُس گہر کو بنانے اور قیام

تسلط اسلام سے یہہ بات نہایت ظاہر ہوگئی کہ یہی دین اسلام سچا اور خدا کیطرف سے ہے کہ قادر مطلق رب العالمین نے اسی دین کے بزرگونکو اپنی خاص خدمتوں کے لئے چن لیا ہے اور اپنے پاک مکانکو انہین کے ہاتھہ مین سونپا ہے

چنانچہ حضرت یرمیاہ اپنی کتاب کے ۳۱ باب ۳۸ - ۴۰ مین اسکی بابت یہہ پیشین گوئی فرما گئے ہین کہ دیکہو وہ دن آتے ہین خداوند کہتا ہے کہ یہہ شہر حننئیل کے برج سے کونے کے دروازہ تک خداوند کے لئے بنا کیا جائیگا اور پیمایش کی رسی اسکے مقابل جارب پہاڑ تک ہوکر جوعاتہ کو گہیر لیگی اور مُردون کی لاشون کی اور راکہہ کی ساری وادی اور سارے کہیت کدرون کے نالے اور گہوڑے پہاٹک کے کونے تک پورب کی طرف خداوند کے لئے مقدس ہونگے وہ پہر ہمیشہ تک نہ اکہاڑا نہ گرایا جائیگا انتہی پس ہمیشہ تک یہہ قیام اُس پاک شہر کا تسلط اسلام مین ہوا اور خداوند کے لئے مقدس ہونا یہی کہ وہ پاک مقام آج بہی اُسی خدا کا پاک مقام ہے جو حضرت یرمیاہ اور سب انبیاء علیہم السلام کا واحد حقیقی خدا ہے

پادری عماد الدین تفسیر مکاشفات مطبوعہ ۱۸۷۸ء صفحہ ۹۰ مین پادری لیٹ صاحب کی لیسی مکاشفات ۱۱ باب ۲ کی تفسیر مین یون لکہتے ہین کہ یروشلم ان مسلمانونکے ہاتہہ پامال کریگی لئے ۱۲۶۰ برس تک رہے گا انتہی اور اُسی کتاب کے صفحہ ۹۰ مین یہی صحیح خیال ہہ ہے کہ جسدن سے یروشلم مسلمانونکی حکومت مین ہوئی ہے اُسی دن سے ۱۲۶۰ یوم (ہر یوم ایک سال) کا شروع ہوتا ہے انتہی پس بحساب سال قمری کہ یہی معمول سب انبیاء علیہم السلام اور مصنف مکاشفات کا تہا پردہ کم

مسلمانون کے قبضہ مین سنہ ۱۲ ہجری سے اب تک بارہ سو ستر برس ہوے ہین یعنے بارہ سو ساٹھہ سے دس برس زیادہ گزر گئے پادری صاحب کے پیشین گوئی بہی ایسی کی جو کہنے سے دس برس پیشتر باطل ہو چکی تہی مکاشفات ۱۱ باب ۲ مین لکہا ہے کہ وے مقدس شہر کو بیالیس مہینے پامال کرینگے انتہی جسکے ۱۲۶۰ دن ہوے اور ہر دن ایک سال لیکن اگر خدا نے یہہ مدت قایم کی ہوتی تو صلیب دارون کے جہانگیو قت چوراسی برس سے زیادہ نصرانی تسلط یروسلم مین نرہتا اب اگر بیالیس مہینے کو ہر مہینہ دو سال خیال کرین تو چوراسی سال تسلط نصاریٰ یروسلم مین بہی بیالیس مہینے یروسلم پامال کرنا ہے

واضح ہو کہ جو پیشین گوئیان علماء عیسائی نے توریت وغیرہ سے حضرت عیسیٰ کی بابت انتخاب کی ہین اور دراصل اُنہین کوئی اشارہ بہی حضرت عیسیٰ کی طرف پایا نہین جاتا چہ جاے آنکہ بصراحت چنانچہ پادری فانڈر صاحب نے اپنی کتاب مفتاح الاسرار چہاپہ اکبرآباد سنہ ۱۸۵۰ع طبع ثانی صفحہ ۲۶ و ۲۷ وغیرہ مین لکہا ہے کہ یسعیاہ ۷ باب ۱۴ مین عمانوئیل نام مسیح کا اور میکاہ ۵ باب ۲ مین یہہ مضمون کہ اسرائیل مین حکومت کریگا اور امثال ۸ باب ۱۲ و ۱۴ وغیرہ مین حکمت کا لفظ مسیح سے مراد ہے وغیرہ پس ایسی زبردستی کرنے کا رتبہ تو صرف خدا کے فرزندون یعنے عیسائیون ہی کو ہے ہم غریبون کو اتنی جرات نہین ہو سکتی ورنہ اگر ایسی خیالی باتین لکہہ سکتے تو توریت اور انجیل مین شاید کوئی لفظ باقی رہجاتا کہ جسے اپنے مقصود کے خلاف چہوڑ سکتے لیکن جو لوگ کہ اس توریت و انجیل کو الہامی جانتے ہین اُنسے ایسی دلیری اور مضمون تراشی کمال تعجب کی بات ہے مثلاً حضرت عیسیٰ کا نام عمانوئیل کب پکارا گیا اور

نبی اسرائیل مین اُنہون نے کب ایک گھنٹہ بہی حکومت کی تہی اور حکمت اُنکا کب لقب ہوا اور ابتداے عالم سے کسی انسان کا نام آجتک حکمت نہین سُنا یہہ بیان ہے اور اگر یہہ نام بہی ہو تو اسکا ثبوت کیا ہے کہ یہہ حضرت عیسیٰ کے لیے خاص تہا ناظرین ملاحظہ فرماوین کہ مین نے جسقدر پیشین گوئیان توریت اور انجیل سے اسلام کے حق مین لکہی ہین اُنمین ایک بہی ایسی زبردستی کی نہین ہے اب اگر کوئی کہے کہ حضرت عیسیٰ کے حواریون نے یہہ پیشین گوئیان عہد عتیق سے انتخاب کر کے انجیل مین لکہی ہین پس اس سبب سے کہ حواریون نے یہہ سب لکہا اعتبار کرنے کے لایق ہے تو مین کہتا ہون کہ اول تو یہی کسیطرح ثابت نہین ہے کہ یہہ انجیلین حواریون کی تصنیف ہین چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب مین دیکہنا چاہیے جسکا نام نوید جاوید ہے اسکے سوا متی نے ۲۷ باب ۹ مین ذکریاہ کیجگہہ یرمیاہ لکہا اور ۲ باب ۲۳ مین یہہ الفاظ کہ وہ جو نبیون نے کہا تہا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلا ئیگا حالانکہ کسی نبی کا یہہ قول کتب انبیا رسالت مین موجود نہین ہے اور پہر ۲ باب ۱۷ و ۱۸ مین لکہا ہے تب وہ جو یرمیاہ نبی نے کہا تہا پورا ہوا کہ رامہ مین ایک آواز سُننے مین آئی ہے نالے اور رونے اور بڑے ماتم کی کہ راحیل اپنے لڑکون پر روتی ہے الخ یہہ بہی سراسر غلط ہے کیونکہ حضرت یرمیاہ نے حضرت عیسیٰ کی پیدایش کیوقت کی بابت ہرگز یہہ بیان نہین کیا تہا دیکہو یرمیاہ ۳۱ باب ۱۵ حضرت راحیل حضرت یعقوب کی بی بی اور حضرت یوسف کی ماں کا نام ہے (پیدایش ۳۵ باب ۲۴) حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس پیشتر بخت نصر نے تمام یہودی قوم کو اسیر کر کے بابل کیطرف روانہ کیا تو رامہ مین جہان بی بی راحیل کی قبر تہی اُن

سبب کی پہلی نازل ہوئی تہی اُسوقت یہودیونکی مصیبت اور رنج کے سبب جو دلونپر
طاری تہا ایسی حالت ہوئی گویا راحیل اپنی اولاد کے لئے رو رہی ہے دیکہو
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲ باب ۱۷ پرلیس وہان جلاوطنی کے وقت وہ غم تہا
اور یہان حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے دو برس بعد جو ہیرودیس کا بیت اللحم مین
بچون کو قتل کرنا لکہا ہے متی ۲ باب ۱۶ انجیل متی کلین پر میاہ ۳۱ باب ۵ کو حضرت عیسیٰ
کی بابت پیشین گوئی بنایا اگرچہ صداقت تو ایکطرف مشابہت تک بہی نہین ہے کیونکہ
وہان اسیری تہی اور یہان قتل وہان لفظ رامہ تہا اور یہان لفظ بیت اللحم
اگرچہ یہہ دونون مقام قریب قریب ہین مگر نام تو جدے جدے ہین علاوہ اس کے
یہہ بچون کا قتل انجیل متی کے سوا اور کسی انجیل مین مذکور ہی نہین ہے اور نہ
یوسیفس مورخ اور نہ کسی اور یہودی مورخ نے اسکا ذکر کیا ہے اسیطرح
عمانوئیل بہی حضرت عیسیٰ کا کبہی نام نہین ہوا جنکا مصنف انجیل متی نے حضرت
یسعیاہ کی طرف سے اپنی انجیل کے ۱ باب ۲۲ و ۲۳ مین بیان کیا ہے جسکی بابت
آجتک یہودی لوگ پکار رہے ہین کہ متی ۱ باب ۲۳ مین بحوالہ پیشین گوئی ۷ باب
۱۴ کتاب یسعیاہ جو لکہا ہے کہ کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اُسکا نام
عمانوئیل رکہین گے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ خدا ہمارے ساتہہ انتہی اسجگہہ کنواری بردہ متی
ترجمہ کیا ہے اصل لفظ علمہ کا ترجمہ جوان عورت ہے اور بیتولہ کا ترجمہ کنواری
اور توریت کے قدیم ترجمون یعنے ایکوئلا اور تہیوڈوشن اور سمیکس کے ترجمے مین
علمہ کا ترجمہ جوان عورت کیا ہے پہر یہہ کہ کے آگے لفظ ہارہ ہے کہ یہہ عبرانی مین
صیغہ اسم فاعل کا ہے کہ جسکے معنے اب حمل موجود ہے اور انجیل مین لفظ ہاریصیغہ

دیکہو خزانۃ الاسرار صفحہ ۲۶

اسم مضارع کا ہے جسکے معنے یہہ کہ حمل ہوگا نہ پایا گیا پس کلام الہی کہین ایسا غلط
ہو سکتا ہے کہ حضرت یسعیاہ تو صیغہ اسم فاعل کا فرماوین اور مصنف متی انجیل
اُسے صیغہ مضارع کا بنالین اگر کوئی کہے کہ حضرت اسحاق سے نامزد ہو چکنے کے
جو لڑکی تجویز کی گئی تہی اُس کنواری کو بہی عَلمَہ لکہا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ اُس
لڑکی کو حضرت اسحاقؑ سے منسوب کر چکے تہے اور ہاتہو مین کڑے اور ناک مین
نتہہ پہنا دی تہی اور یہہ سب اسی لئے ہوا کہ اُسے حضرت اسحاق کی زوجہ سمجہہ چکے
تہے اس سبب اُسے کنواری نہین کہہ سکتے دیکہو پیدایش ۲۴ باب ۱۵-۶۴
اور بعضے عیسائی علما اور یہودی بہی کہتے ہین کہ اس ۷ باب ۱۴ مین حضرت
یسعیاہ اپنی بی بی کیطرف اشارہ کرتے (یسعیاہ ۸ باب ۳-۴) اور کہتے ہین کہ وہ
لڑکا جنے گی اور وہ لڑکا اچہی طرح ہوش نہ سنبہالنے پاویگا کہ اخاذ کے دشمن
پامال ہو جاوینگے چنانچہ اسکا حال ڈاکٹر نس نے بہی لکہا ہے اور آیت ۸ مین
اُسکے وقوع کی میعاد ۶۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتین اُس
مدت کے اندر ہونی چاہہین نہ یہہ کہ قریب آٹہہ سو برس کے بعد ہون جو کہ حضرت
یسعیاہ سے حضرت عیسیٰ کے زمانہ تک کا تفاوت ہے رد مین تفسیر اسکا تصا[illegible]
[illegible] لکہا ہے کہ یہہ نبوت یسعیاہ نبی سے اخاذ بادشاہ کے وقت مین
سات سو چالیس برس مسیح سے پیشتر لکہی گئی دیکہو یسعیاہ ۷ باب ۱۴-۱۶ اُن دنون
سوریا اور اسرائیل کے بادشاہ ملک یہودیہ پر چڑہائی کرنے والے تہے اخاذ اسور
بادشاہ سے مدد چاہنے ہی کو تہا کہ یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خدا تعالیٰ
سے ایک نشان مانگ جس سے معلوم ہو کہ وہ تجہے بچاویگا لیکن اخاذ نے

نہ مانگا تب یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خدا آپ تجھے نشان دیگا یعنے ایک کنواری
حمل سے ہوگی اور بیٹا جنے گی اُسکا نام عمانوئیل رکہینگے اب اس مقدمے کی
صداقت مین غور کیا جاے کہ پہلے معنے اس نشان کے یہہ ہین کہ اُسوقت کے
یہودی صور اور اسرائیل کے بادشاہون سے بچین گے اور ہرچند پہلے معنے یہہ
ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بہی نکلتے ہین کہ یہہ نشان یسوع مسیح سے مراد
رکہتا ہے جو کنواری سے پیدا ہوا لیکن جو کوئی سمجھے کہ یہہ دوسری مراد اُن
نبوت سے نہین نکلتی تو یہہ بہی اُسکی تشریح ہوسکتی ہے کہ جو خدا تعالی نے
اُس لڑکے کے حق مین نبی کی معرفت کہا تہا وہ یسوع کے تولد سے سب مطابق
ہوا یعنے مطابقت کی رو سے پورا ہوا کہ ایک بات کا بیان ہوا اور دوسری
بات اُسکی مانند وقوع مین آئی انتہی مطلب یہہ کہ جس لڑکے کی نبی نے خبر دی
تہی مسیح کا حال بہی اُس سے مطابق ہے یہہ کہ پیشین گوئی مسیح کی بابت نہی
چنانچہ مفسر مذکور کہتا ہے کہ اُسوقت کے یہودی صور اور اسرائیل کے بادشاہون سے
بچین گے حالانکہ مسیح سے ۷۲۱ برس پیشتر اسرائیل کی سلطنت ہی باقی نرہی تہی
یعنے اس پیشین گوئی کے ۲۰ برس بعد وہ سب اسیر ہوگئے تہے پس اس پیشین
گوئی کا پورا ہونا اسرائیلی سلطنت کے قیام تک ضرور تہا یہی مفسر کہتا ہے کہ ہرچند پہلے
معنے یہہ ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بہی نکلتے ہین الخ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت یسعیاہ نے مسیح کے
حق مین یہہ نہین فرمایا تہا مگر حضرت عیسیٰ کا حال بہی اس پیشین گوئی کے مضمون سے
مطابق ہوگیا بزعم علماء نصارا قطع نظر ان سب باتون کے یسعیاہ ۸ باب ۳ سے ظاہر
ہے کہ اُنہین دنون مین وہ لڑکا پیدا ہوا جسکا نام مہیر شالال حاش باز رکہا گیا فقط

اور جا تو ئیل کا حال بیان کر چکا ہون کہ کبھی حضرت عیسیٰ کا نیہ نام نہین پکارا گیا
اور اسیطرح متی ۲ باب ۱۵ مین جو لکہا ہے کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا
ہو کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہی یہ بات ہوسیع ۱۱ باب ۱ مین بنی اسرائیل
کے اُن اجداد کے حال مین ہے جو کہ حضرت موسیٰ کے ساتھہ مصر سے نکلے اور یہہ ہوسیع
۱۱ باب ۲ مین اُن بعلیم بتون کی بت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کے حال
میں یہہ مضمون سمجہا جاوے تو حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ کب بت پرست ہو گئے تھے چنانچہ
اس کتاب کی محراب ۲ رکن ۳ کے آخر مین اسکا بیان ہو چکا ہے اور اسیطرح
متی ۲ باب ۵ و ۶ مین لکہا ہے قول نبی کی معرفت یون لکہا ہے اے یہودیہ کے
بیت اللحم تو یہوداہ کے سردارون مین ہرگز کمترین نہین ہے کیونکہ تجہہ مین سے ایک
سردار نکلے گا جو میری قوم اسرائیل کی رعایت کریگا انتہی یہہ بات حضرت داؤد کے
حق مین تھی کیونکہ اسی بیت اللحم مین حضرت داؤد پیدا ہوئے تھے اور چونکہ ان اناجیل
کے بموجب حضرت عیسیٰ بھی اُسی بیت اللحم مین پیدا ہوئے پس اُس قول کو جو کہ
بیت اللحم کی صفت مین ہے حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی بنا لیا (دیکھو تفسیر
رومن مصنفہ پادری اسکاٹ صاحب متی ۲ باب ۶) اور یہہ بھی نہ خیال کیا کہ سردار
کا لفظ حضرت داؤد بادشاہ سے نسبت رکہتا ہے یا حضرت عیسیٰ سے جو کمال ناداری
اور مسکینی کی حالت مین تھے غرض اسیطرح اور پیشین گوئیونکا حال جو کہ حضرت
عیسیٰ کی الوہیت اور مصلوبیت کی بابت اہل کلیسیا نے لکھی ہین سمجہہ لینا چاہیے
واضح ہو کہ بیت اللحم دو تھے ایک تو صوبہ یہودیہ مین اور دوسرا صوبہ زبولون مین
اور یہودیہ کا بیت اللحم تین کوس کے فاصلہ پر بیت المقدس سے دکہن طرف اسی کی

یروشلم بیت المقدس سے خبرون کو جاتی واقع ہے اسی شہر مین حضرت داؤد جیسا
بادشاہ پیدا اور جوان بہی ہوے اور جبکہ حضرت عیسیٰ اسی شہر مین پیدا ہوے تو
وہ پیشین گوئی جو حضرت داؤد کی بابت ہے حضرت عیسیٰ کے حق مین ٹہرائی
گئی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۵) چونکہ عہد عتیق کے مولفین مین
اکثر مفقود الخبر اور نامعلوم الاسم ہین پس ممکن ہے کہ جس کتاب مین سے متی
۲ باب ۵ و ۶ مین یہہ پیشین گوئی لکہی گئی زمانہ تصنیف کی اٹکل مین بہی ساقط الاعتبار
ہو یا پیشین گوئی بنا لینے کے لئے الفاظ کے معنے مراد اور ترجمہ مین کچہہ ادل بدل
اور حال کی جگہہ استقبال رکہا گیا جیسا کہ اس کتاب کے دیباچہ سے اور
اکثر جگہون توریت مین مترجمین عیسائی کی یہہ عادت ظاہر ہے (دیکہو ۵ و ۶ زبور ۲
ترجمہ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۵۶ع اور تفسیر زبور چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۱ع کو اور متی ۲۷ باب
۳۵ کے ساتہہ ۲۲ زبور ۱۸ کو) الحاصل جبکہ اناجیل مین جو پیشین گوئیان مرقوم
ہوئین انکا یہہ حال ہے تو ان پیشین گوئیون کا کیا ٹہکانا ہے جنہین اہل عیسائیون نے
حضرت مسیح کی بابت توریت وغیرہ سے انتخاب کیا ہے

رُکن سیوم

یروشلم جدید کے بیان مین

سنہ ۶۳۷ عیسوی مین یروشلم مسلمانون کے ہاتہہ مین آیا اور عمرؓ خلیفہ نے وہان مسجد
بنوائی اُس وقت سے آجتک وہ اکثر اُنکے قبضہ مین ہے اگرچہ لڑائیوں مین جو کروسیڈ کہلاتی ہین تخمیناً
۸۸ برس تک عیسائی وہان حکومت کرتے تہے اب یروشلم کا گہیر ڈہائی میل کا ہے پر یہ شہر

دنوین وہ ہ میل کا تہا اُسکے بیان سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ شہر تین دو ازول سے
گہرا ہوا اور ایک من مشابہہ دوسرے مین چالیس اور تیسرے مین چہیاسٹہہ برج بہاے گئے
مسلمان جو شہر کے مالک ہین عمر کی مسجد کو ایسا پاک جانتے کہ دوسرے مذہب کے لوگونکو
نہ اسمین نہ اُسکے احاطہ مین جانے دیتے انتہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۳۶)
اکثر سیاح یروسلم جدید کا گہیرا (یعنے اُس شہر پناہ کے اندر جو ۱۵۴۲ عیسوی مین سلیمان
بن سلیم شاہ سلطان روم سے بنوائی) اڈہائی میل کا ٹہراتے ہین اور اگر زیادہ
بہی ہو تو تین میل سے زیادہ نہوگا مقام مذکور پر نگاہ کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ
کہ شہر جدید قدیم شہر کی جگہہ پر تعمیر ہوا ہے اور یہ سبب اسکے کہ یہہ شہر باعتبار
(یعنے قدیم شہر سے) چہوٹا ہے چند اطراف من اسکے بہت زمین ہے جو سابق
مین شہر کے اندر تہی اب باہر پڑ گئی ہے چنانچہ آدہا کوہ صیون اُسکے چار دیواری
کے باہر رہ جاتا ہے بہیتر تہا شہر جدید کی چار دیواری اونچی مضبوط اور گہڑے
پتہرون سے ٹہوس بنی ہے اور برابر جا بجا اُسکے برج ہین زندے اور
ترکش بنے ہین اس شہر کے سات پہاٹک ہین دو اوترخ ایک پچہم ایک پورب
ایک حرم شریف کہلاتا ہے اور دو دکہن رُخ ہین شہر کے بہیتر تین بڑی سڑکین
ہین ایک جسے باب الدمشق کہتے ہین جو اوتر دکہن رُخ جاتی ہے دوسرے
سوق الکبیر جو پورب پچہم جاتی ہے تیسرے غمخوارون کی سڑک مشہور ہے
اور یہہ وہ راہ ہے جس سے عیسیٰ مسیح کو صلیب دینے کے واسطے لے گئے تہے
انکے سوا سات سڑکین اور ہین جو انکی بہ نسبت چہوٹی ہین اور نام اُن کے
یہہ ہین کوچہ مسلمین کوچہ نصاری کوچہ ارمنی کوچہ یہود کوچہ انطاہرہ کوچہ معز

مسجد اقصیٰ

کوچہ باب حوت معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے بالکل باشندے بیس یا تیس ہزار آدمی سے زیادہ نہونگے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب کے حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ آٹھ ہزار مسلمان پانچہزار عیسائی اور دس ہزار یہودی ہین بکنگم صاحب یون فرماتا ہے کہ میری سمجھ مین مسلمان سب سے زیادہ ہونگے اور بہ نسبت یہودیون کے یون کہتا ہے کہ ذکریا دجو آقا شریف کا صراف ہے یون کہتا ہے کہ یروسلم مین فقط ایکہزار یہودی مرد اور تین ہزار عورتین ہین اور اُسکا سبب یہہ ہے کہ کوئی یہودی یہان آکر نہین بستے مگر وہ جو تکلیف کا متحمل ہو یا ایسے دولتمند جو قرض دے دیکر سود سے گزران کرتے ہین کیونکہ تجارت کا یہان نام ہی نہین ہے جس سے کوئی گزران کر سکے بیوائین چونکہ یہہ جانتی ہین کہ ہماری پرورش ضرور یروسلم ہی مین ہوگی اس باعث سے عورتون کی بڑی کثرت ہے مسلمان اکثر حرم شریف کے گرد و نواح مین رہتے ہین اور عیسائی اپنی خانقاہون اور گرجون کے آس پاس اور یہودی کوہ صیحون کے دامن مین اور اُسکے آس پاس کے نشیب مین قصائیون کے محلّے کے نزدیک رہتے ہین یہہ تینون قومین (یعنے یہود و نصارا و مسلمان) یروسلم کو مقدس سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے کہتے ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفاٹ کی وادی مین مدفون ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہے پس یہی سمجھ کر ان تینون قومون نے شہر مذکور مین اپنے اپنے واسطے معبد تعمیر کروائے اور اسی سبب سے یروسلم کا حج کرنا حسنات ادنی سے مقرر کیا گیا ہے

نقشہ کوہ موریہ و مسجد اقصے

عمارت جو اہل اسلام سب سے تبرک جانتے ہین وہ مسجد ہے جو خلیفہ عمرؓ نے تعمیر کی
وہ الصخرہ نام پر معروف ہے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت عمرؓ نے یروسلم کا محاصرہ کرکے
اُسے لیا تہا اُسوقت عیسائیون کے بطریک یعنے امام سے عرض کی کہ مسجد کیواسطے
کون سی جگہہ بہتر ہوگی بطریک موصوف نے سلیمان کی ہیکل کی اوجاڑ جگہہ کو
دکہایا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے اسیطرح مسجد مذکور تعمیر ہوئی مسجد کا
احاطہ حرم شریف کے نام سے نامزد ہے اُسمین کوئی عیسائی ہرگز نہین جانے پاتا
اور اگر دغا سے داخل ہوا اور کہلجاے تو ضرور اُسے قتل کرین جسوقت صلیبداری کی
فوج نے یروسلم کو اپنے قبضہ مین کیا تہا اُسوقت اُنہون نے اُس مسجد کا گرجا
بنوایا تب سے اس زمانہ تک کوئی عیسائی اُسمین داخل نہوا مگر ایک
شخص یعنے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب جنہے اپنی طبابت کے وسیلے اہل اسلام کے
امام سے ایسی موافقت پیدا کی تہی کہ اُنکو تین بار مسجد کے اندر لیگیا پس ڈاکٹر
صاحب موصوف کے حسب بیان اُس مسجد کا حال لکہتے ہین

صاحب موصوف فرماتا ہے کہ حرم شریف لمبائی مین ایکہزار چار سو نناوے ۱۴۹۹
فٹ ہے یعنے الاقصیٰ نامی مسجد کی نماز کی محراب سے باب الاسلام تک اور
عرض مین نوسو پچانوے ۹۹۵ فٹ ہے اوس احاطہ مین نارنگی زیتون اور سرو کے
کئی ایک درخت لگے ہین مگر اسقدر نہین کہ جنگل ہوجاے اُسی احاطہ کے درمیان
ایک پختہ سنگ مرمر کی کرسی جو چار سو پچاس ۴۵۰ فٹ مربع مین ہے دہری ہے
کہ احاطہ کی سطح سے بارہ چودہ فٹ اونچی ہے اُسپر چڑہنے کے واسطے چار ولندہ
اچہی اور کشادہ سیڑہی بنی ہے جنانچہ پچہم رخ تین ۳ اور اوتر کیجانب دو ۲ اور پورب

کیطرف ایک اور دکہن بہت دو ۲ دو در مرایک سیٹرہی کے اوپر اچہی اچہی اور اونچی
اونچی محراب بنی ہے جو نہایت خوشنما نظر آتی ہے اُسکی بالکل کرسی سفید اور
آسمانی رنگ کے سنگ مرمر کی بنی تہین اُسکے پتہر بعضے بہت پرانے ہین جنپر
طرح طرحکی صورتین تراشی گئی ہین اُنسے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہہ کسی
قدیم عمارت کے تہے اُس کرسی کے کنارہ پر بہت سے حجرے بنے ہین جن مین
درویش و ملا و موذن اور سب سامان مرمّت کے موجود رہتے ہین لیکن
سب سے حسین وہ مسجد ہے جو کرسی کے بیچو بیچ ہے اور بنام الصخرہ مشہور
ہے اسلیئے کہ وہ مسجد کے اندر ایک پتہر ہے جسے کہتے ہین کہ جب نبوت پہلے پہل
ہوئی اُسوقت یہہ پتہر آسمان سے گرا اور اسی جگہہ پر پڑا ہے کہتے ہین کہ سب
اگلے نبی جب نبوّت کرتے تہے اُسی پر بیٹہتے تہے جبتک نبوت کی نعمت رہی
یہہ پتہر رہا پر جب وہ موقوف ہو گئی تو پتہر بہی اوڑ جانے کو تہا مگر جبرئیل نے
ہاتہہ سے تہام رکہا جبتک محمد صلعم نہ آیا اور اُسنے اس ہی جگہہ پر اُسکو ہمیشہ
کے واسطے قایم کیا یہہ مسجد ہشت پہل ہے اور ایک پہل ساٹہہ فٹ کا ہے
اسمین چار باب ہین باب الغربی باب الشرقی باب القبلہ باب الجنت
ایک دروازہ پر ایک اوسارا ہے (یعنے برآمدہ) پہلا درجہ اسکا سنگ مرمر سے
بنا لیکن جو پتہر اُسمین لگے ہوے پائجاتے ہین وہ ایسے قدیم ہین کہ گمان
ہوتا ہے کہ وہ ہیکل کے سنگ ہونگے (غالباً یہی مقام کمرہ قدس الاقداس
کا تہا) سب دیواریں دلدار بنی ہین ایک دیوار کے پتہر مربع دوسرے کی
ہشت پہل اسیطرح تمام دیواروںمین ہین اسکے سنگ مرمر کا رنگ سفید ہے

سنہ ۔۔

مگر انہون نے اسمین چاندی کا ملاہٹ پیوستہ کی ہے تاکہ خوبصورت معلوم ہو اس درجے
مین کوئی کہڑکی نہین ہے مگر اوپر کے درجے مین ہر ایک پہل مین ساٹھہ ساٹھ
اونچی کہڑکیان ہین اور سنگ مرمر کے عوض مین تمام دیوار رنگین خشت
پختہ سے ملبس ہے جنپر چارو نطرف قرآن کی آیتین بخط جلی لکھی ہین یہہ سب
عمارت ایسی خوب معلوم ہوتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہین
کہ اس عمارت کے دیکہنے سے مجہے ایسی خوشی ہوئی جو دوسری عمارت سے
ہرگز نہین ہوتی مسجد مذکور مین اُن عیسائیون کے حجر صخرہ کے سوا چند اور
تحفہ جات (یعنے تبرکات) ہین جنکو اہل اسلام متبرک جانتے ہین چنانچہ
ایک بڑا پتہر ہے جسے کہتے ہین کہ محمد صلعم کی سپر تہا سنگ مذکور مین ٹوٹا ہوا شے
اور ایک صندوق ہے جسمین ایک سوراخ ہاتہہ جانیکے لایق ہے اُسکے اندر
قدم رسول (مقبول) ہے پہر سنگ سبز ہے جو مربع چودہ انچ ہے جسمین
اٹہارہ سوراخ کیل کے لایق بنے ہین اسکی یہہ خاصیت ہے کہ ایک زمانہ
کے ختم ہونیکے بعد ایک کیل اسمین سے غایب ہوجاتی ہے چنانچہ اسمین سے
ساڑہے چودہ غایب ہوگئی ہین اور ساڑہے تین باقی ہین کہتے ہین کہ جب
یہہ بہی غایب ہوجاینگی تب اس جہان کا خاتمہ ہوگا اس کے علاوہ یہہ
بہی کہتے کہ اس مقام پر سلیمان ابن داؤد علیہ السلام کا مدفن ہے معلوم ہو کہ
مسجد مذکور کا گنبد نوے فٹ بلند ہے اور اُس کا قطر چالیس
فٹ چہت اسکی شیشے کے پترون سے بنی ہے جسپر سے تمام یروسلم دکہائی پڑتا ہے

نقشہ یروسلم جدید یعنے مسجد الصخرہ
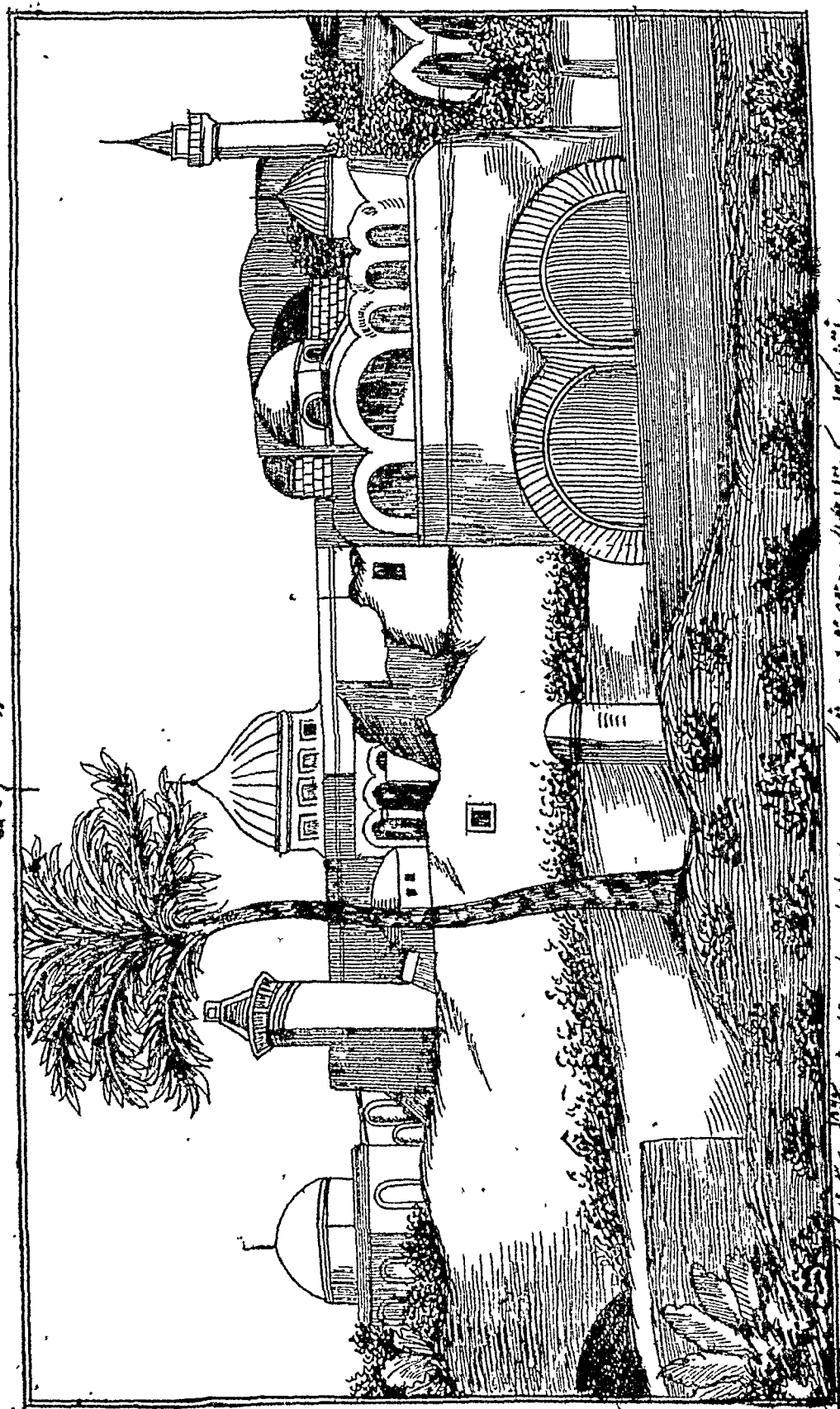
یہہ نقشہ الکتاب کے مقامات المعروف مصنفہ پادری شیرنگ صاحب ال ال ڈی مطبوعہ مرزاپور مشن پریس ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۰۴ سے نقل کیا گیا

پادری راگر صاحب کا یہہ بیان ہے کہ اہل اسلام عیسائیون کو مسجد مین جانے نہین دیتے اسکا یہہ سبب ہے کہ وے سمجھتے ہین کہ جو دعائین اور منتین یروسلم والے الحرم مین مانگین گے خدا تعالی ضرور اُسکو سُنے گا اگر وے یہہ دعا مانگین کہ اہل اسلام یروسلم سے خارج اور عیسائی بحال ہون تو خدا تعالی ضرور اُسکو بہی سنے گا انتہی

از الکتاب بکے مقامات المعروف صفحہ ۲۱-۲۶ چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع

لیکن پادری راگر صاحب نے یسعیاہ نبی کی اس پیشین گوئی کو شاید نہین پڑہا ہے کہ جاگ جاگ اے صیحون اپنی عزت پہن لے اے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین کبہی داخل نہوگا (یسعیاہ ۵۲ باب ۱) اور نہ صرف یہی بلکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مزار پر بہی کوئی عیسائی جانے نہین پاتا چنانچہ جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب چہاپہ سکندرہ آگرہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۹ مین لکہا ہے کہ مکفیلا یا مقبلا کا غار جو ممری کے میدانین حبرون کی جنوب طرف ہے جسے ابیرہام نے قبرستان بنانے کیلئے خریدا تہا آجکل وہان ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور عیسائیون کو داخل ہونے کی پروانگی نہین ہے انتہی پس اگرچہ یہودی قوم تو مختون ہے مگر مقبول نہین یعنے مسلمانونکی طرح اُنکا مختون ہونا معتبر خدا کے حضور مین نہین ہے اس غار یا کہیت مین جو کہ یروسلم سے بیس میل کے فاصلے پر ہے حضرت بی بی سارہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت بی بی رفقہ اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین

از جغرافیہ پاک کتاب مطبوعہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۶۶

نقشہ شہر حبرون

احسن بیعوم

یہان ایک عجیب اشارہ سمجھہ جانیکے لایق ہے کہ خدانے یہود و نصارا کو اپنے لوگون کی جماعت سے خارج کیا اور یہہ بات حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام وغیرہ کے مزارات پر نجانے پانیسے ظاہر ہے اور خدانے یہود و نصاری کو اپنے گہر سے خارج کیا کہ بیت المقدس کے اندر انکا گزر نہونیسے ظاہر ہے چنانچہ قال اللہ تعالی اولئک ما کان لہم ان یدخلوہا الا خائفین لہم فی الدنیا خزی و لہم فی الآخرۃ عذاب عظیم یعنے ایسون کو نہین پہنچتا کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوے انکو دنیا مین ذلت ہے اور آخرت مین بڑی مار ہے (دیکہو سورہ بقر ع ١٤) مفسرین قران نے بالاتفاق لکہا ہے کہ یہہ آیت بیت المقدس کی بابت ہے اور اس پیشین گوئی کے پورا ہونیکا زمانہ خلافت حضرت عمرؓ کا زمانہ ہے اور خدانے یہود و نصارا کو اپنے شہر سے خارج کیا کہ یہہ بات مکہ معظمہ مین انکا گزر نہونیسے ظاہر ہے چنانچہ قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا (سورہ توبہ رکوع ٤) یعنے اے ایمان والو مشرک جو ہین پلید ہین نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس برس کے بعد انہی نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس سے مراد شہر مین ہی نہ آوین اور خدانے یہود و نصاری کو اپنے ملک سے خارج کیا کہ تمام ملک عرب مین کسی یہودی عیسائی کا وجود تک نہین ہے اور قریب تیرہ سو برس گزرے کہ وہ ملک وجود یہود و نصاری سے خالی ہے چنانچہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرۃ العرب حتی لا ادع فیہا الا مسلما یعنے مین مقرر نکالدونگا یہود و نصارا کو عرب کے ٹاپو

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲۸۶ دولت فاروقی

حضرت عیسیٰ ؑ نے فرمایا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گذرجانا اوس سے آسان ہے
کہ ایک دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو (متی ۱۹ باب ۲۴) مفسر اسکاٹ صاحب
نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ کہتے ہیں کہ یہہ مثل یہودیوں اور عربوں میں مشہور تھی
یونانی زبان میں دو لفظیں ہیں یعنے کَمِلُون جسکے معنے اونٹ اور کَمِلُون
جسکے معنے جہاز کے لنگر کا رسّہ اور اس حال میں نقل نویسوں نے کَمِلُون (بکسرہ مجہول) کے بدلے
کَمِلُون (بکسرہ معروف) لکھا ہوگا۔ کَمِلُون کر بیان میں کہتے ہیں کہ یروسلم کی شہرپناہ میں ایک
پھاٹک تھا اور اوسکے کنارہ ہی پر ایک چھوٹا تنگ دروازہ پیدلوں کے جانے کیواسطے
بنا تھا اور تنگ ہونیکے سبب اس دروازہ کا نام سوئی کا ناکہ (عبرانی میں ردس از مال)
کہلاتا تھا اس دروازہ سے فقط پیدل آدمی نکل جاتا لیکن اونٹ خاصکر اپنے بوجھہ سمیت
کبھی نہ جاسکتا تھا اور اس نام کے ثبوت میں لارڈ لوجنٹ صاحب ایک انگریزی مسافر
جسنے ملک یہودیہ میں تھوڑے دن گذرے کہ سیر کی اور ایک کتاب میں اپنی سیر کا
بیان چھپوایا یوں لکھتا ہے کہ میں حبرون میں شہر کے پھاٹک سے پیدل نکلتا تھا
کہ اوسوقت ایک اونٹوں کی قطار آگے آئی اور بہت بھیڑ دیکھہ کر میرے ساتھیوں نے
مجھہ سے کہا کہ سوئی کے ناکہ میں چلئے یعنے چھوٹے دروازہ میں جو پھاٹک کے پاس
ہے تب مجھے خداوند کی بات یاد آئی کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گزرجانا اوس سے
آسان ہے کہ دولتمند آسمان کی بادشاہت میں داخل ہو کیونکہ یہہ اونٹ دولتمندوں
کی طرح بڑے بوجھہ سے لدے تھے اور ایسی تنگ راہ سے اونکا گزرجانا محال تھا یہاں
سوچنا چاہیے کہ دولت میں بڑی بڑے خطرہ ہیں۔ اوسپر دل اکثر لگا رہتا اور خدا کو
بھول جاتا ہے۔ اوس سے غرور اور گھمنڈ پیدا ہوتا ہے انتہی (رومن تفسیر اسکاٹ مطبوعہ
الہ آباد سنہ ۶۶ء صفحہ ۱۵۱) یونانی لفظ کملون کا مخفف کمل ہے جسے عربی میں

گیمل اور عربی میں جمل کہتے ہیں اور تینوں زبانوں میں اسکے معنے یہی ہیں یعنی اونٹ
انجیلی مفسر کے قول سے ثابت ہوا کہ دولت سے غرور اور گھمنڈ پیدا ہوتا ہے اور حق
تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا
عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ یعنے تحقیق جن لوگون نے
جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور تکبر کیا اونسے نہ کھولے جائینگے واسطے اونکے
دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے بہشت مین یہانتک کہ داخل ہو
جاوے اونٹ بیچ ناکہ سوئی کے (اعراف ع ۴) پس انجیل مین دولتمند اور
قرآن میں مغرور دونوں کا مطلب ایک ہی ہے کیونکہ دولتمند کے سوا کوئی شخص
غرور نہیں کرتا ہے اور آسمان کی بادشاہت یا بہشت میں نہ داخل ہونیوالے
وہی لوگ ثابت ہوتے ہیں جو دولت میں تمام جہان سے بڑھکر ہیں یعنے نصرانی
سلاطین یورپ ورپریسلم میں مسجد اقصے اور حجروں میں مزارات انبیا علیہم السلام
کے احاطہ میں انکا نہ گھسنے پانا آسان ہیسکا ہے کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے
گذر جانا اوس سے آسان ہے کہ دولتمند آسمان کی بادشاہت میں داخل ہو
نیست مرجع بغیر حق نہ آب ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ

(مالک ۱۳۰۵)

یہانتک کہ سوا مسلمان کے اُسمین کسی کو نچھوڑونگا (از مشارق الانوار باب العاشر
حدیث مسلم مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۸۱؁ع اسجگہہ ملک عرب کو جو مین نے خدا کا ملک
کہا اسکی وجہہ یہہ ہے کہ تمام دنیا مین یہی ایک ملک ہے جو کسی بادشاہ کے ماتحت
حکم نہین ہوا یعنے ہمیشہ خدا ہی اُسکا بادشاہ رہا چنانچہ کشف الآثار فی قصص انبیا
بنی اسرائیل مطبوعہ دار السلطنت لندن برغ ۱۸۴۶؁ع صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴ باب ۱۲ مین پادری
مریاب صاحب فرماتے ہین کہ اعراب از سایر طوایف و قبایل بنی آدم سلاح پوش
و جنگ جو بیشتر اند پس عمل ایشان غارت کردن است حقیقتاً عادت عہد بستن بہ دولتہاے
دیگر ندارند ہر چند بسیار وقتہا از بعضے دولتہاے قرب خود شان خرج در عیوض
غارت گرفتہ اند۔ ولیکن عرب در ہمان اخلاق خود باقی ماندند۔ پس اولاد
اسمعیل ہمیشہ از اوقات ہمان اخلاق را داشتند کہ در قول مقدس نسبت
با ایشان پیش فرمودہ بود و در ہر انقلاب حالات ایشان بے تغیر ماندہ انتہی
یعنے اہل عرب بنی آدم کے تمام گروہون اور قبیلون سے زیادہ ہتیار بندہا ور لڑائی
کرنیوالے ہین انکا پیشہ لوٹ مار ہے اور عادت عہد و پیمان کی اور سلطنتون سے
نہین رکہتے ہین ہر چند اکثر اوقات اپنے قرب و جوار کے بادشاہون سے لوٹ
کے عیوض مین خرچ انہون نے لیا ہے۔ لیکن عرب لوگ اپنی اُسی قدیم عادت
پر رہتے ہین۔ پس اولاد اسمعیلؑ کی ہمیشہ وہی عادات ہین جو قول مقدس
(یعنے توریت) مین اُنکی نسبت فرما گئے اور ہر انقلاب مین اُنکے حالات بے تغیر
رہا کئے فقط پس اس ہزار ہا برس کے استقلال کی جو حضرت ابراہیمؑ کے
وقت سے عربون کو حاصل ہے اور کوئی وجہ نہین سوا اسکے کہ اُنکا کوئی دنیاوی

بادشاہ نہین جسکے زوال کا خطرہ ہو بلکہ خدا ہی اُنین سلطنت کرتا ہے اور وہ ملک گویا خدا کا خاص قلمرو ہے۔

پس جزیرہ عرب سے آنحضرت رسول اللہ صلعم نے یہود و نصاریٰ کو خارج کیا مگر حضرت عمرؓ کی خلافت مین اسکی پوری تکمیل ہوئی کہ خیبر وغیرہ سے یہہ لوگ نکالدئے گئے بخاری اور مسلم مین ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان عمر بن الخطاب اجلی الیہود والنصاریٰ من ارض الحجاز یعنے تحقیق حضرت عمر بن خطابؓ نے جلاوطن کردیا یہود و نصاریٰ کو زمین حجاز سے انتہیٰ اور تب سے اب تک قریب تیرہ سو برس کے گزرے کہ سوا مسلمانون کے اُس ملک مین کوئی یہودی یا نصرانی علانیہ جانا نہین پاتا اور وہان رہنے کا تو کیا ذکر ہے یہہ پیشین گوئیان حضرت نبی الاسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی کیا ہی پوری ہوئین کہ تمام عالم اسکی صداقت کی گواہی دیسکتا ہے پس خدا کے مقدسون کی جماعت اور خدا کے گھر خدا کے شہر خدا کے ملک سے ان سب کا خارج ہونا جبکہ ثابت ہوچکا تو بہشت سے انکے خارج ہونے مین اب کون شک اور تامل کرسکتا ہے اولئک لا خلاق لہم فی الاخرۃ ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم (سورہ آل عمران ع ۸) پہر کتاب مقامات المعروف صفحہ ۲۰ مین لکہا ہے یہودیون نے جو بیت المقدس مین رہتے ہین دو عبادتگاہین بنائی ہین لیکن دونون چہوٹی اور بےتکلف ہین معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم نے اہل اسلام کے سبب سے بہت ظلم اُٹھایا ہے کہ اُنمین کئی ایک دولتمند تو ہین لیکن شان و شوکت سے گزران نہین کرتے اب تک وہی شل او بیچال ہوتی کہ وہ جو اپنے دروازے کو زیادہ

بلند کرتا پٹکن کو ڈہونڈہتا ہے اور یہی سبب ہے کہ سب سے بڑی دولتمند یہودیون کے گہرونکو جاکر دیکہو تو باہر سب ٹوٹے ہوئے نظر آتے ہین اور اندر اچہی اور کشادہ مکان ہین حسین فرش و فروش بچہے اور اہلخانہ چین و آرام سے رہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اونکی عبادتگاہو نمین عورتونکی واسطے الگ الگ جگہہ مقرر ہے انہمین کوئی جاوے تو فقط دیکہنے کیو اسطی جاسکتا ہے پر عبادت مین ہرگز شریک نہین ہو سکتا کہتے ہین کہ ہر عورت شادی کے بعد اور سال بسال ایک مرتبہ جاتی ہے (یہہ تعجب ہے کہ عیسائیون نے عورتونکو ساتہہ لیکر گرجی مین جانا کہانسی سیکہا اسلامی شریعت مین عورتونکی حفظ آبرو کا اچہا انتظام

وحی شد خاطر بن الخطاب	**قطعہ**	فَسْئَلُوهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ
ہست مکر زنان اگرچہ عظیم		اِنَّ رَبِّیْ بِکَیْدِهِنَّ عَلِیْم
نہان از دیدۂ اغیار باشند		زنان پاک دل پر نور سیما
شد ارشاد الٰہی در حق شان		وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا کَرِیْمًا

اوپر عبادتگاہونکا مذکور ہوا اس بیان کو تمام کرنے سے پیشتر کچہہ مفصل حال خانقاہونکا لکہنا ہے اور یہین دو خانقاہین مشہور ہین ایک تو لاطینی اور دوسرا ارمنی لاطینی خانقاہ شہر سے ادہر پچہم اور یونانی دکن پچہم کے سمت ہے دو اونمین حاجیونکی سمائی ہو سکتی چنانچہ ارمنی خانقاہ مین ایک ہزار شخص ٹک سکتے ہین ارمنیون کا ایک گرجا بہت بلند اور کشادہ بنا ہے اور اوس مین اسباب عبادت اسقدر اور ایسے قیمتی ہین کہ تمام دنیا مین دستیاب نہو سکین گے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر وقت یونانی اور لاطینی آپسمین برابری کیا کرتے تہے اور کبہو کبہو ایسا ہی ہوا کرتا تہا کہ شریعت و انجیل کو چہوڑ لاٹہی لے خوب مار پیٹ کرتے تہے اور سچی دینداری کی بیخبری صاف ظاہر ہوتی

بنی (یروسلم کے جنوب کیطرف سلوام کا حوض ہے جسکی گہرائی چوبیس فٹ ہے
یروسلم میں ایک نیا ماجرا ہوا کہ ملکۂ انگلستان اور شاہ پروشیا نے
باہم عہد و پیمان کرکے ایک گرجا تعمیر کرانیکا ارادہ کیا جسمین خدا کی
عبادت انگلستان کے کلیسیا کے طور پر ہو سوا تفاق ہوا کہ گرجا مذکور کیلئے
زمین ملی اور اوسکی نیو بھی ڈالی گئی پر ابتک تعمیر نہین ہو سکا اسلئے کہ ارمنی
اور یونانی و لاطینی عیسائی اس تدبیر سے ناخوش اور تا مقدور اوسکے باطل
کرنیمین مستعد اور سرگرم ہین اور اب نہین معلوم کہ کب اوسکا انجام ہوگا آخر
سیر الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۳۳ مین لکہا ہے جو وادی کہ یروسلم
کے پورب کیطرف ہے اور یہوسفات کے نام سے مشہور ہے اوسکا طول دو یا ڈیڑہ
میل کا ہوگا اوسکی کنارہ پر گتسمنی کا باغ ہے اور شہزادہ ابی سلوم کا
ستون اور کئی ایک مقبرے بعضے بلند اور عالیشان اور بعضے ٹوٹے
ہوئے ویران پڑے ہین یوئیل نبی کی کتاب ۳ باب ۲ میں ایسا لکہا ہے کہ مین بہی
سکن ساری قومونکو اکٹہا کرونگا اور اونہین یہوسفات کے وادی مین لیجاونگا
پہر ۱۲ آیت مین یون لکہا ہے کہ غیر قومیں بیدار ہو کر یہوسفات کے وادی میں
چلین کیونکہ چارونطرف کے غیر قومون کے انصاف کرنیکو مین وہان بیٹہونگا
ان آیتوں سے یہودیوں نے یہہ سمجہا کہ قیامت کے دن اللہ تعالی بنی آدم کی عدالت
یہوسفات کے وادی مین کریگا اور اس زمانہ کی بعضی عیسائی بہی جو اس بحث پر
سرگرمی سے پیرو ہین کہ قوم یہود اپنے ملک میں اکٹہی ہوا ور مسیح ہزار برس کی جلالت مین یروسلم
تخت نشین ہو کر ساری غیر قوموں کی عدالت یہوسفات کے وادی مین کریگا اور پہر

بہی جو قدس کی نواحی مین رہتے باوجودیکہ اس خیال کا قران وحدیث مین
کہین نام ونشان نہین پایا جاتا پر برابر کہتے آئے کہ اس عدالت مین محمد صلعم
بہی مسیح کا شریک ہوکر ایک خاص مسند پر بیٹہیگا لیکن شاید از روے تجویز
کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح و درست نہ ٹہریگا کیونکہ اصلی لفظ یہوشفاٹ
کے معنے یہہ ہین کہ یہوواہ کی عدالت اسپر اکثر عالمونکا یہہ خیال ہے کہ اسکا ترجمہ
کرنا واجب تہا اور یہہ بہی کہتے ہین کہ اُس وادی نے کیونکر یہوشفاٹ نام پایا
کوئی نہین کہہ سکتا بلکہ گمان غالب ہے کہ بنی کی عبارت کے سبب سے یہود
کے عالمون نے اس وادی کا یہہ نام رکہا ہوگا انتہی
واضح ہو کہ اس بیان مین جو لکہا ہے کہ اس زمانہ کے بعضے عیسائی بہی جو اس
خیال کی سرگرمی سے پیرو ہین کہ قوم یہود پہر اپنے ملک مین اکٹہی ہوگی
لیکن شاید از روے تجویز کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح و درست نہ ٹہریگا
انتہی اس سے بہی وہ قول مفسر انگریزی اسکاٹ صاحب کا جو پیشین گوئی
مندرجہ لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی صداقت کی بابت لکہا ہے کہ یہودی اس پایہ
شہر پر قابض ہونگے انتہی یعنے یروسلم مین یہودی حکومت قیامت سے
پیشتر ہوجاوینگے جسکا ذکر اس کتاب کی محراب ۲ رکن ۵ مین لکہہ چکا ہون
غلط ہوگیا اور نہ صرف یہی بلکہ اُس پیشین گوئی کا صریح بطلان ظاہر ہوگیا
بیان گینہوم یعنے جہنم یہہ عبرانی لفظ ہے یعنے گینہوم اور اُسکے معنے ہنوم
کی وادی یا درہ ہے ہنوم نامی کی یہہ وادی یروسلم کے پاس دکہن طرف
تہی یوسیاہ بادشاہ کے وقت سے پیشتر یہودی یہان مالک بُت کی پوجا

کرتے تہے ٢ سلاطین ١٦ باب ٣ اور ٢ تواریخ ٢٨ باب ٣

(حضرت موسیٰ)

کو خدا نے فرمایا تہا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ اپنے فرزندوں مین سے کسی کو مالک کی نذر آگ مین مت گزرانو (احبار ١٨ باب ٢١ و ٢٠ باب ٣) یہہ بُت پیتل کا بنا تہا اُسکا چہرہ بیل کا سا تہا اور اُسکے ہاتہہ پہیلے ہوئے گویا اپنے عابدون کو گود مین لینے چاہتا ہے یہہ بُت پرست یہودی اس بُت کو اوپر سے نہایت گرم کرکے اپنے لڑکون کو اُسکی گود مین ڈالتے اور اُنکے چلانیکی آواز دبانیکے واسطے اُسوقت ڈہولکون کو بجاتے تہے یہہ ڈہولکین تُون کہلاتی تہین اور اسواسطے اسجگہہ کا نام (وادی توفت یا صرف) توفت بہی تہا یرمیاہ ٧ باب ٣١ و ٣٢ بابل کی اسیری سے لوٹنے کے بعد اگلی بُت پرستی سے ڈر کر یہودی اس مقام سے بہت نفرت رکہتے تہے اور یوسیا بادشاہ کے طور پر (یعنے تجویز سے) (٢ سلاطین ٢٣ باب ١٠) اُنہون نے اُسکو بہت خراب کیا چنانچہ شہر کا تمام غلیظ وہان پہینکا جاتا اور اس غلیظ کو جلانیکے واسطے وہان رات دن آگ جلتی رہتی اسواسطے وہ بہت ڈراونی اور گہنونی جگہہ اور دوزخ سے کچہہ مشابہت رکہتی تہی یون رفتہ رفتہ محاورہ مین اُسکا نام دوزخکا نام ہوگیا جسطرح کہ فردوس بہشت کا نام ہے پہلے زمانہ مین دراصل زمین پر ایک بہت آباد باغ کا نام تہا انتہی از ردس تفسیر اسکا مصاحب جلد اول طبع اول الہ آباد ١٨٦٦ع صفحہ ٤٩ و ٥٠ دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ١٦١ مین ہے کہ فلسطی داجون کی پرستش کرتے تہے

جب

جو مچھلی کا جسم اور انسان کے ہاتھ پانو رکھتا تہا اور موابی مالاک کی پرستش
کرتے تہے اور اُسکے آگے اپنے بال بچون کو گزرانتے تہے اور اغلب کہ مالاک سے
زحل مراد تہی انتہی
نیز المشہور میتر بن یعقوب نے جو کہ یہودیونکا ایک ربی ہے مجہسے کہا کہ یروسلم
کی زمین کا خواص مثل ہرن کے ہے اور اُسکے لئے ایک عبرانی مثل بہی
عبرانی زبان مین جو کہ یہودیونمین خاص یروسلم کی بابت ہر ایک کی زبان پر ہے
بیان کی یعنی یہہ کہ جسطرح ہرن جسقدر فربہ ہوتا اُسکے بدن کا چمڑا اینچ لیا جاتا ہے
اور جب اُسے ذبح کرکے اُسکا گوشت باہر نکال لین تو اُسکا چمڑا اسقدر
سمٹ جاتا ہے کہ پہر اگر اُس گوشت کو اُسکے چمڑے کے اندر بہرین تو نہین
سما سکتا اسیطرح یروسلم مین جب بہت آبادی تہی اور لاکہون آدمی
اُسمین بستے تہے یہانتک کہ دس لاکہہ صرف لڑکے مدرسونمین تعلیم پاتے
تہے تب بہی وہ زمین بسنے والون کے لئے فراخ تہی اور اب جو اُس مین
تہوڑے آدمی یعنی تیس ہزار رہگئے ہین تو بہی وہ زمین معمور اور اسیقدر
آبادی کے لایق معلوم ہوتی ہے اور یہہ عجایب قدرت الہی سے ہے اتہہ
اسی سبب سے زمین یروسلم کا نام ارض ظبی زبور وغیرہ مین ہے جسکے معنے
زمین ہرن اس سے ظاہر ہے کہ نہ اُسکی شہرپناہ کا دور اگلی شہرپناہ سے کم ہوا
ہے اور نہ وہ شہر بہ نسبت سابق کے چہوٹا ہوگیا ہے بلکہ ظاہر مین لوگونکی نظر مین بہی
ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور وہان قدرت الہی کا ماجرا کچہہ اور ہے
پہر یہہ کہ یروسلم کی عظمت کثرت آبادی پر منحصر نہین ہے یون تو آجکل بیکن

دار السلطنت چین مین پندرہ لاکہہ بلکہ بیس لاکہہ (ادرن جاگرفی اندرس مطبوعہ لندن ۱۸۶۹ع صفحہ ۱۱۷ امنویل جاگرفی مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۲۷) آدمیونکی آبادی ہے اور لندن دار السلطنت انگلستان مین اٹہائیس لاکہہ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۹ع صفحہ ۴۴ و مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۰۵) اور نیفان المعروف جاپان کے پایہ تخت یدو مین سات لاکہہ آدمیون کی آبادی ہے (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۷۷) اور پیرس پایہ تخت فرانس مین سولہ لاکہہ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۹ع صفحہ ۷۹) بلکہ اٹہارہ لاکہہ (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۳۲ و ۹۰) آدمیونکی آبادی ہے.

مگر یروسلم کی خاص عظمت کا تو یہی نشان ہے کہ جب توریت کہتی ہے کہ جب حضرت ابراہیم اُسپر اپنے بیٹے کو قربانی کرنیکے لیئے گئے تب صرف جنگل تہا اور جو حضرت یعقوب نے اُسپر وہ خواب دیکہا (پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) تب اُسپر خواب مین بہی آدمی کی صورت نہین نظر آتی تہی بلکہ جب اُسمین آبادی زیادہ ہوئی اور فسق و فجور نے اُس پاک زمین پر ظہور کیا تہی خدا نے کبہی کسدیون اور کبہی مصریون اور کبہی رومیون وغیرہ کے ہاتہہ سے اُسے صاف کروایا اُسکی عظمت کثرت آبادی انسان کے سبب سے نہین بلکہ اُسکی عظمت خداے قادر مطلق واحد حقیقی کی پاک ذات سے ہے

واضح ہو کہ جسوقت قسطنطین شاہ نے عیسائی دین قبول کیا اُسکی والدہ نے جو اسی برس کی تہی یروسلم کا حج کیا مقدس جیروم لکہتا ہے کہ ادرین بادشاہ کے وقت سے شاہ قسطنطین کے وقت تک جسکو عرصہ ایک سو اسی ۱۸۰ برس کا ہوا

دیوتاکا ایک بُت مسیح کی قبر پر تہا اور ایک دوسرا بُت بنام دیوی اُسکے زندہ ہونیکے مقام پر۔ یوسیبیس جسنے تواریخ کلیسیا و قسطنطین کا احوال لکہا یہہ کہتا ہے کہ جسوقت والدۂ قسطنطین یروسلم مین داخل ہوئی تو اُسنے دیوی کا مندر وہان پایا اور فوراً اُسکو ڈہا دیا اور کوڑا کرکٹ جو کچہہ جمع تہا اُسکو کہود دیا اور ایک عمدہ گرجا اُس مقام پر بنوایا اور نام یروسلم جدید رکہا

یہہ گرجا آجتک مسیح کے مقدس قبرگاہ کے نام سے مشہور ہے اور جتنے عیسائی یروسلم کے حج کو جاتے اُسکی زیارت ضرور ہی کرتے ہین اسمین داخل ہوتے ہی حاجی ایک بڑا پتہر دیکہاتے ہین جو جعفری سے گہرا ہوا ہے اور روایت کرتے ہین کہ اسی پر عیسیٰ کی لاش کا غسل ہوا تہا یہہ دروازہ کے آس پاس ہے وہان سے بائین ہاتہہ تہوڑا آگے بڑہکر ایک گمبذ کے نیچے جاتے جو سولہ ستونون پر ہے اُسکے بیچ مین مزار مسیح کی قبرگاہ ہے جسکے اوپر اُنہون نے سنگ مرمر کا ایک مختصر سا روضہ بنوایا ہے اُسکے چہوٹے دروازہ سے ہوکے حاجی اُس کمرے مین داخل ہوتے ہین جو چتا مین کندہ ہے یہہ مقام ساڑہے چہہ فٹ مربع سے زیادہ نہوگا یہان ایک سنگ مرمر کا صندوق ہے جسے وے کہتے ہین کہ اُسمین عیسیٰ مسیح کی لاش تہی اسکے اوپر چہت مین ننانوے بڑے بڑے عمدہ جہاڑ جنہین بادشاہون نے نذر گزرانا تہا لٹکے ہوئے تہے اس مقام مین ایسی کشمکش رہا کرتی ہے کہ سوا تین چار آدمی کے زیادہ کا گذر نہین ہو سکتا ہے اس گرجے مین یونانی لاطینی ارمنی عیسائی سب شریک ہین اور ہر سال وقت مقرر پر مسیح کا صلیب دینا و زندہ ہونیکا سوانگ بناتے ہین

اہل اسلام وہاں کے سب مسیحی مقبروں اور تقدیس کو مانتے ہیں بلکہ وہاں نماز
پڑھتے ہیں بر گرجے مذکور کو نہیں مانتے ہیں اسلئے کہ وے مسیح کے مصلوب ہونیکو
یقین نہیں کرتے لیکن اتنا کہتے ہیں کہ شاید یہوداہ اسکریوطی یہاں دفن
ہوا ہو ازالۃ الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲ و ۲۳ ۔

کوئی ورالسٹریٹیڈ میگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی ۱۸۶۹ع صفحہ ۳۸۵ و ۳۸۶ میں
پادری چارلس ٹیل ایم اے نے فرماتے ہیں کہ آخر اگست ۱۸۶۷ع میں لفٹننٹ
وارن صاحب پاک شہر (یروسلم) کا حال دریافت کرنے گئے اور انہوں نے اچھی
طرح وہاں کا حال دریافت کیا جیسا کہ پیشتر ماہ فروری سے جولائی تک دریافت
کیا تھا لفٹننٹ وارن کے ماتحت دو اور غیر متحد عہدہ دار یعنے رایل انجنیر
(بادشاہی معمار) بھی گئے تھے اور یہہ دونوں صاحب اپنی لیاقت میں لفٹننٹ
وارن کے ساتھ ہونیکے لایق بھی تھے اور اچھی طرح اپنے کام کو انجام دے سکتے
تھے پس جب بیان ان صاحبوں کے ہم لکھتے ہیں کہ یروسلم کی شہر پناہ طول
میں پورب کی طرف دو ہزار آٹھ سو فٹ ہے اور اوتر کی طرف تین ہزار آٹھ سو فٹ ہے اور
پچھم طرف دو ہزار تین سو پچاس فٹ ہے اور دکھن طرف تین ہزار تین سو
پچاس فٹ ہے (یروسلم اوتر پچھم رخ میں کی تیرین کہاڑی سے دو ہزار پانسو
اکیاسی فٹ بلند ہے اور دکھن پچھم رخ دو ہزار پانسو اڑتیس فٹ اسکی بلندی سمندر
کی سطح سے ہے اور اسکے اوتر پورب کی بلندی دو ہزار چار سو ستاون فٹ
اور دکھن پورب اندر طرف کی بلندی سمندر کی سطح سے دو ہزار چار سو سولہ
فٹ اور باہر طرف سے دو ہزار تین سو پینسٹھ فٹ ہے البتہ زمین پر کوئی مقام
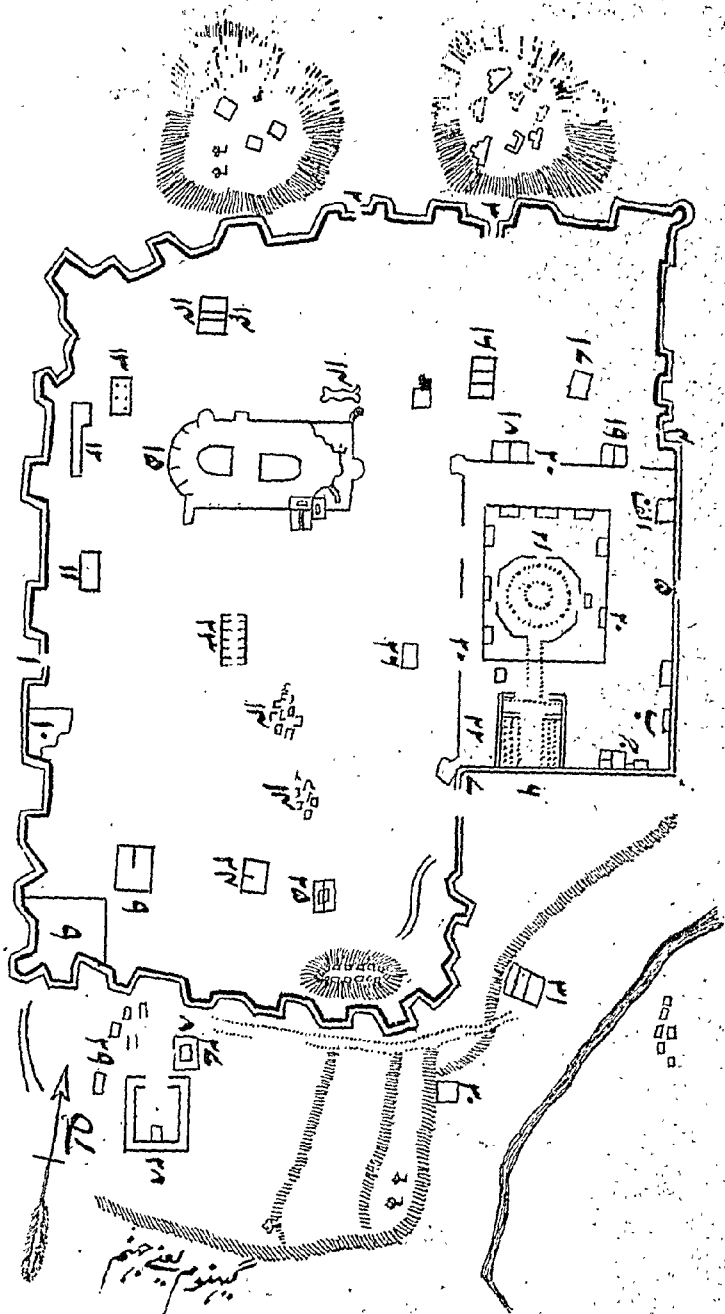
فہرست مقامون کی

نمبر	مقام	نمبر	مقام
۱	بیت اللحم کا پھاٹک	۱۷	مقدس انناکی مسجد
۲	دمشق کا پھاٹک	۱۸	پلاطوس کا محل
۳	افرائیم کا پھاٹک	۱۹	بیت حسدہ کا کنڈ
۴	مقدس استیفان کا پھاٹک	۲۰	حرم شریف
۵	سنہرا پھاٹک یہہ بند ہی اور اہل اسلام سمجھتے ہین کہ اگر اس راہ سے عیسائی لوگ آوین تو شہر کو لیلینگے		الف سلیمانؑ کا تخت ب محمدؐ کا تخت اہل اسلام سمجھتے ہین کہ اسپر سے قیامت کے دن وہ عدالت کریگا ج صدر عیسیٰؑ کے منارے کا دروازہ
۶	الاقصے کا پھاٹک		
۷	غلیط کا پھاٹک	۲۱	الصخرہ
۸	صیحون کا پھاٹک	۲۲	الاقصے کی مسجد
۹	ارمنیون کی خانقاہ	۲۳	چوک و بازار
۱۰	پیسنس کا قلعہ	۲۴	اناس کا محل
۱۱	بنت سبا کا کنڈ	۲۵	یہودیونکا عبادتخانہ
۱۲	حاجی مستورات کا گھر	۲۶	یروسلم کے حاکم کا محل
۱۳	لاطینون کی خانقاہ	۲۷	قیافا کا محل
۱۴	کھنڈر مکان	۲۸	داؤدؑ کی قبرگاہ
۱۵	قبرگاہ کا گرجا	۲۹	قبرگاہ عام
	الف قبرگاہ ب کلوری	۳۰	بادشاہ کا کنڈ
۱۶	ہیرودیس کا محل	۳۱	سلوآم کا کنڈ

یہہ نقشہ شہر یروسلم کی زمین کا معہ فہرست مقامون کے الکتاب کے مقامات المعروف سے نقل کیا گیا

نہین ہے پسندیدہ اور اچہا ہو بکل یعنے مسجد اور قبر مسیح کی اور یہی دونون مقام
پاک شہر (یروسلم) مین افضل اور پسندیدہ ہین اور انکے آس پاس اور مقام بہی ہین
کہ جنہین نہ بہت اچہا کہہ سکتے ہین اور نہ برا (یعنے اوسط درجہ مین ہین) اس شہر
کے دکہن پچہم رُخ پر انگریزی مدرسے ہین تمت کلامہ پہر الکتاب کے مقامات المعروف
صفحہ ۱۰۹ مین لکہا ہے کہ البتہ ایک بات بڑی تسلی کی یہہ ہے کہ پادری پروٹسٹنٹ
کے وہان کئی ایک موجود ہین خصوصیت سے انجیل کی منادی کرتے ہین اور
انکی سعی اور کوشش سے کئی مرید شہر مین ہوگئے انتہی

شہر یروسلم کی زمین کا نقشہ

رُکن چہارم

یروسلم پر اہل اسلام کے مقابل مین اہل صلیب کا یورش

ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۱۵۳ سے ۱۵۸
لکہا ہے مغلون نے اپنے تخمند بادشاہ چنگیز خان و تیمور کے ساتہہ ہوکر یورپ پر
چڑہائی کی تہی اور دو سو برسون تک ملک روس پر سلطنت کی تہی اور ملک
پولنڈ کو اوجاڑ دیا تہا اور اسوقت اپنی سلطنت کی حد کو ملک سلیسیا کی حد تک
پہونچایا تہا سنہ ۱۱۰۰ گیارہ سو عیسوی کے قریب دوسری قسم کا فساد ملک فرانس
سے ظاہر ہوکر اکثر عیسائی ملکون مین پہیل گیا اسمین لاکہون آدمی مارے گئے یہہ

فسادکروس جنبہ (یعنے صلیب دارونکی لڑائی) کا حوصلہ تہا مسیح کے وقت سے
پانسو برس نہ گزرے تہے کہ یہہ راے غالب ہونے لگی کہ یروسلم کی زیارت کرنا
اورجہان مسیح نے اپنی جان دی تہی اورجہان کہتے تہے کہ وہ دفن ہوا تہا
اُن پاک مقامونمین دعا مانگنے کے ثواب سے گناہ معاف ہوتے ہین اس سبب سے
اُس پاک قبر کی زیارت کا دستور بہت جلد رایج ہوا لیکن جب تُرک
لوگون نے مُلک فلسطین کو فتح کیا تہا تب اکثر دفعہ ان زیارت کے جانیوالون
کو ستاتے تہے اور شہر امی نس کے پیٹر نام ایک فقیر نے واپس آکر پاپا صاحب کو
یہہ صلاح دیکر راضی کیا کہ آپ تمام کرسٹیانی ملکون کے لوگون کو اکہٹا کرکے
پاک قبر (مسیح) کو بے ایمانون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہ سے چہین لیجیے تو ایماندار
لوگ وہان بیخوف عبادت کرسکین گے تب پیٹر نے شہر شہر اور مُلک مُلک پہر کر
ایسی لڑائی کا فرض ہونا بڑی سرگرمی سے لوگون کو جتایا اور پاپا کیطرف سے
یہہ پیغام دیکر سارے کرسٹیانون کو اس لڑائی کے واسطے بُلایا کہ جو کوئی اس
لڑائی مین نکلیگا وہ اپنے اس ثواب سے بہشت مین جگہہ پاویگا چارون
دلیس کے بیشمار لوگون نے اس تجویز مین مضبوطی سے شریک ہوکر اپنے اپنے
نام لکہوائے اور صلیب کی ایک لال نشانی اپنے پاس رکہی جس سے وہ لڑائی
کروس جنبہ (انگریزی مین کروسیڈ یعنے صلیب کی لڑائی) کہلاتی ہے ہمارے
وقت مین علم کی ترقی ہوئی ہے مگر لوگونمین دین کی بابت اتنی سرگرمی پیدا
ہونا مشکل ہے اس سبب سے دنیا کے حالات مین یہہ بڑی تعجب کی بات
ہے کہ تمام مُلک کے مُلک جسوقت مین کہ علم کی ایسی کمی تہی اُسوقت دین کی

بابت ایسے سرگرم ہوکر اٹھہ دوڑے اس سے یہہ بہی یقین ہے کہ لوگون کے دلوںمین حوصلہ پیدا کرنے مین جہوٹا مذہب ناستک مت سے زیادہ فائدہ مند ہے لیکن جبکہ اُن بڑے کامون کی جڑ وہ سچا ایمان نہ تہا جو اپنی خواہش ترک کرنے اور اپنا من مارنے کو سکہاتا ہے بلکہ صرف وہ جہوٹہا مذہب جو اگرچہ بڑے دکہہ مین سنبہالتا ہے تو بہی دلکو بہولاتا ہے (یعنے نخوت پیدا کرتا ہے) اسلئے ہم نہین کہہ سکتے کہ وہ بیشک مشقت (کروس جُدہ کی) سچے مذہب کا پہل تہا یقیناً ایسے کتنے ہزار شخص ہون گے کہ جو سب سوچ سمجہ کر اس لڑائی مین شریک ہوئے ہونگے لیکن سبہون کو اُنہین کی مانند سمجہنا لازم نہین ۱۰۹۶ سنہ عیسوی مین کئی لاکہہ جوانون کی ایک فوج ہتیار باندہ کر یورپ کے مُلکون سے اکٹہا ہو کر مُلک فلسطین کیطرف چلے گئے گُڈفرے نامے بُوانون شہر کا سردار اُنکا سپہ سالار تہا لیکن ۱۰۹۹ سنہ عیسوی مین جب اُنہون نے شہر یروسلم مسلمانون کے ہاتہہ سے لیلیا تب صرف ساٹہہ ہزار آدمی جتنے بچے گئے گُڈفرے یروسلم کا حاکم کہلا کر تہوڑے دنون کے بعد مر گیا اور جو فوج کے آدمی بچ رہے تہے اُنہین روز روز دلیر مسلمانون سے لڑائی کرنی پڑی ان صلیب داروں مین بہرتی ہونے کا حوصلہ تمام کرسٹیانی مغربی ملکون کے رہنے والون مین پہیل گیا اور ایکبار ایک لاکہہ لڑکونکی فوج بہی یروسلم کی زیارت کرنے کو اُٹہہ چلی لیکن وہ مُلک الیمان کی حد سے باہر نہین پہنچے تہے کہ اکثر حصے اُسکے غارت اور ہلاک ہوئے آخر یورپ کے کتنے بادشاہون نے بڑی بڑی جمعیّن فوجین لیکر یورپ کرسٹیانون کی مدد کیواسطے فلسطین پر چڑہائی کی تو بہی ۱۱۸۷ سنہ عیسوی الخ گیا

سو ستاسی عیسوی مین شہر یروسلم پہر مسلمانون کے قبضے مین آگیا (تب یہہ پیشین گوئی
جو ۲۹ از بور مین ہے پوری ہوئی کہ صیحون کے سارے بغض رکہنے والے شرمندہ
ہونگے اور پیچہے ہٹائے جائینگے الخ ۱۲۹ زبور ۵ وغیرہ) اُسکے بعد یورپ کے
مغربی بادشاہون نے بڑی مشقت اور کوشش کی لیکن عیسائی حکومت
کو اس شہر مین قایم نہین کرسکے انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو پچیسوین (۱۲۵)
زبور مین ہے پوری ہوئی کہ جنکا توکل خداوند پر ہے کوہ صیحون کی مانند ہین جو ٹل
نہین سکتا وہ ابد تک ثابت ہے جسطرح یروسلم کے آس پاس پہاڑ ہین اُسی
طرح خداوند اسوقت سے لیکر ابد تک اپنے لوگون کو گہیرے ہوئے ہے (۱۲۵
زبور ا و ۲) اور اُسیوقت یہہ پیشین گوئی بہی جو ۴۸ زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ خداوند بزرگ ہے اور لایق ہے کہ ہمارے خدا کے شہر مین اُسکے مقدس
پہاڑ پر اُسکی ستایش بہت طرح سے کیجاوے خوب مشرف تمام زمین کی خوشی
کوہ صیحون ہے وہ شمالی اطراف اور وہ شہر جو بڑے بادشاہ کا ہے اُس کے
محلون مین مشہور ہے کہ خدا اُسکی پناہ ہے کیونکہ دیکہہ کہ بادشاہ باہم آئے اور
ایکساتہہ غایب ہوئے وے دیکہہ کر فوراً گہبرا گئے وے حیران ہوئے اور بہاگ
گئے لرزش اونپر غالب آئی اُنکو ایسا درد ہوا جیسا جننے کے وقت عورت کا
ہوتا ہے اُس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازون کو توڑ ڈالتی ہے جیسا
ہمنے سنا تہا ویسا ہی خداوند افواج کے شہر مین اپنے خدا کے شہر مین ہمنے دیکہا
خدا اُسے ابد تک برقرار رکہیگا صلہ اے خدا ہم تیری ہیکل کے درمیان
تیرے لطف کامل کی یاد رکہتے ہین اے خدا جیسا تیرا نام ہے زمین پر تیری

ویسے ہی تیری مدح ہے تیرا داہنا ہاتھ صداقت سے بھرا ہوا ہے کوہ صیحون خوش ہوے یہوداہ کی بیٹیان خوشی کرین تیری عدالتون کے سبب صیحونکو گہیر ہوا اور اُسکے برجون کے آس پاس پہر کے اُنہین گنو تم اُسکی شہرپناہ سے اپنے دل لگاؤ اور سوچ کے اُسکے محلون کو دیکہو تاکہ تم آنیوالی پشتون کو اُسکی خبر دو کہ یہہ خدا ہمارا ازلی ابدی خدا ہے اور تا دم مرگ وہی ہمارا رہنما رہیگا انتہی واضح ہو کہ اس زبور کے دو حصّے ہین پہلا حصّہ جو صلہ کے لفظ تک ہے اُسمین بادشاہونکا یروسلم کی لڑائیونمین مغلوب اور سراسیمہ ہونا مذکور ہے اور دوسرے حصّہ مین جو صلہ کے بعد سے تمامی تک ہے اُس مین اُسوقت کے لوگون کو ان باتون کے پورا ہونیکا یقین دلایا جاتا اور یہہ کہ خدا کے ان عجیب قدرتون پر خوش ہونے اور اُسکا پشت در پشت انتظار رکہنے کا حکم ہوا ہے

اسکا مفصّل حال گبّون صاحب رومی مورخ نے اسطرح لکہا ہے کہ (عربون وغیرہ کے زمانہ کے بعد) ترکون کے یروسلم پر قابض ہونیکے ۲۰ برس بعد (۱۰۹۵ع سے ۱۰۹۹ تک) پیٹر نامی ایک شخص زیارت کیواسطے وہان گیا۔ یہہ شخص ایمس صوبہ پکارڈی ملک فرانس کا باشندہ تہا کوتاہ قد حقیر صورت مگر تیز نظر اور خوش بیان کسی شریف کا لڑکا تہا اور شروع مین فوج مین بہی رہا مگر جلد سیف تو کیا دُنیا ہی کو ترک کر کے گوشہ نشین ہوا۔ اور اگر یہہ سچ ہے کہ اسکی عورت بوڑہی اور قبیح شکل تہی تو مکان چہوڑ کر خانقاہ مین جا رہنا مشکل نہ تہا اور یہان سے عزلت نشینی آسان۔ ریاضت کشی

اسکے اعضا تو کہٹ گئے مگر توہمات بڑہ گئے جو کچہہ جی مین آیا وہ ہی عقیدہ ہوگیا
اور جو عقیدہ ہوگیا وہ ہی مراقبہ اور مشاہدہ مین نظر آنے لگا۔ حضرت کو یروشلم
مین کچہہ تکلیف پہنچی اور یون بہی عیسائیت کی کچہہ عزت نہ دیکہی پس وہ اُن
(یعنے یروشلم کے بڑے پادری سے شکایت کی اور کہا کہ آپ شاہان یونان سے
کچہہ مدد کیون نہین مانگتے اُس بیچارہ نے جواب دیا کہ تم دیکہتے ہو کہ جانشینان
قسطنطین کتنے بیفکر اور محو عیش ہین اُن سے کیا اومید ہے تب تو پیٹر
صاحب بولے رہو مین تمام جنگ دوست اقوام یورپ کو آمادہ کرتا ہون۔ اور
واقعی آمادہ کردیا۔ بڑے پادری صاحب کو گو تعجب ہوا مگر بہت سے خطوط سفارشی
لکہکر انہین حوالہ کئے پیٹر صاحب وہان سے چلے اور جیسے کہ مجنون متعصب
ہوتے ہین اس حال مین پوپ سے ملے اربن ثانی اُندنون پوپ تہا انہون
نے پیٹر کو حالت جذب مین دیکہتے ہی نبی سمجہہ کرلیا اور وعدہ کیا کہ مجلس عام مین
تحریک کرونگا تب تم اسکی منادی کرو جب پوپ نے یہہ سہارا دیا یہہ حضرت
تمام ممالک فرانس اور اطالیہ مین منادی کرتے پہرے اور بیکار نہین۔ کہانا
کم کہاتے نماز لمبی چوڑی پڑہتے جو کچہہ آتا ایک ہاتہ سے لیتے دوسرے سے دیتے
ننگے سر ننگے پانو رہتے بہت موٹا کپڑا پہنتے ایک بہاری سی صلیب رکہتے گدہے
پر سوار جسکی پاکیزگی لوگونکی نظرونمین جچی ہوئی تہی اس ہیئت سے گرجا گہر قصبے
شاہ راہون مین جہان وعظ کرتے اور زوارونکی تکلیفین بیان کرتے لوگ
رو رو دیتے اسپر ہچکیان آنسو اور آہین حضرت واعظ کے غضب ہی کرتی
تہین کوئی حجت بیان کرنے کی عیوض حضرت عیسیٰ حضرت مریم اور ولیونکا

وہانکی دیتیے یونان کے قدیم فصحا اگر ہوتے واقعی رشک کرتے کہ اس وعظ نے بہت تاثیر کر رکھی ہے۔ تمام ملک آمادہ ہوگیا اسکے منتظر تہے کہ دیکہیئے پاپاے روم کیا فرماتے ہین مجلس پہلے سن شیا مین (سنہ ۱۰۹۵ع ماہ مارچ) جسمین چار ہزار پادری اور ۳۰ ہزار دنیادار جمع ہوئے صاف صاف اس مقدمہ کی تحریک نہین کی گئی مگر صلاح ہوئی کہ موسم خزان آئے اور فرانس مین ایک مجلس منعقد ہو جسمین یہی مقدمہ پیش ہو۔ خیر کلرمانٹ مین سنہ ۱۰۹۵ع ماہ نومبر مین مجلس ہوئی سوائے فرقہ علما کے بہت سے نامور سردار اور مشہور امیر بھی آئے (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۶ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ سنہ ۱۸۷۱ع مشن پریس الہ آباد مرتبہ پادری جے جے والش صاحب مین ہے کہ اس مجلس مین چار سو اسقوف اور ایکہزار خادم دین اور تیس ہزار مرد بے اور عہدے کے لوگ مع نامی گرامی جنگ بہادرون اور امرا کے شامل تہے) آٹہہ روز مجلس رہی لوگ تو پہلے ہی سے بہرے ہوئے تہے کروسیڈ کے ثواب کا بیان سنتے ہی لوگ چیخ اُٹہے کہ ہان یہی مرضی خدا ہے ضرور مرضی خدا یہی ہے۔ پوپ نے جواب دیا ہان واقعی یہی مرضی خدا ہے اور یہہ کلمہ تم لڑائیکے واسطے اختیار کرو صلیب نشان نجات ہے اسے اپنے پاس رکہو سُرخ رنگ علامت حرارت اور سرگرمی کی ہے سُرخ رنگ ہو۔ یہہ بات لوگون نے جی سے پسند کی بہت سے پادریون اور دنیادارون نے نشان صلیب لگا کر پوپ سے عرض کیا لیجیے آپ ہی ہماری رہبری کیجیے مگر یہہ جان جوکہون کی عزت پوپ صاحب نے قبول نہین کی اور عذر کیا کہ کئی سبب سے میرا نجانا ہی بہتر ہے۔

ہمنے مانا کہ انسان کی طبیعت ظلم پر ایسی مایل ہے کہ ذرا سے بہانہ کو بہی عذر قوی سمجہہ لیتا ہے مگر جبکہ خدا کیواسطے لڑنے کا نام آوے تو ذرا جلدی سمجہہ مین نہین آتا کہ شاہ صلعم کی امت نے اسقدر جلد تلوار نیام سے باہر کیون کرلی جبتک کہ سبب واقعی نہ دیکہہ لیا ہو اور سمجہہ لیا ہو کہ اب بے لڑے بنتی نہین مشرق سے مغرب تک کے تمام عیسائی یہہ سمجہے ہوئے تہے کہ جنگ یروسلم نہایت ضرور ہے اسمین بڑا ثواب اور نفع ہے۔ بیت المقدس مین ہمارا حق ہے مسلمان اور دور اقوام مخالف بے ایمان ناخدا ترس ہین مسلمانون سے یون بدگمان تہے کہ یہہ لوگ غیر مذہبون کو تلوار سے فنا کرنا ثواب و فرض جانتے ہین مگر یہہ الزام خود منشاء قران اور تذکرہ غازیان اسلام کے پڑہنے سے باطل ہوا جاتا ہے از روے شرع درواج عیسائیون کو اپنے طور پر عبادت کرنیکا اختیار رہا ہے ہان اتنا تو ضرور ہے کہ شام کے کلیسا مین انکی فولادی جوتی کے نیچے دبی رہی ہین صلح و جنگ مین اسلامیون کو ہمیشہ دینی اور دنیوی حکومت و بزرگی کا دعوی رہا ہے اور غیر قومون کو انکی زیر سلطنت اپنے مذہب اور آزادی کا اندیشہ ۔گیارہوین صدی مین اہل ترک کی متواتر فتحین دیکہکر آزادی اور مذہب جانیکا واقعی اور واجبی فکر ہوا اور کیون نہو تیس برس کے اندر اہل اسلام نے تمام سلطنتین ایشیا کی یروسلم اور ہل سپانٹ تک فتح کرلین سلطنت یونان لب مرگ پڑی کانپ رہی تہی۔ اپنی ہمقوم کی ہمدردی کے ساتہہ ہی لاطینیون کو قسطنطنیہ کی حفاظت کا حق اور انہین دعوی تہا یہہ شہر تمام مغرب کی پشت پناہ اور مشرق کی روک تہا اور جبکہ ان لوگون نے حق حفاظت اپنے پر واجب

جان لیا تو اسی مین حملۂ دشمن کی پیش بندی بہی سمجہہ لی مگر یہہ سلیم ارادے اور
طور پر بہی پورے ہو سکتے تہے اسکے لئے ایشیا کو ٹڈی کیطرح جا گہیرنا اور یورپ کو
ویران کر دینا کیا ضرور تہا۔ یہودیہ بات آنئیسے لاطینون کی قوت کچہہ نہین بڑہی
یہہ سب جانتے ہین ہان حضرت جنون ہی کی صلاح ہوئی کہ چلکر یہہ چہوٹا اور
بعید صوبہ فتح کیجئے۔ عیسائی یہہ سمجہہ رہے تہے کہ ہمارے نام تو اس زمین موعودہ
کا پٹہ ہے جسپر ہماری نجات بخش خداوند کے خون سے مہر ہو چکی ہے ان دست
اندازون کے ہاتہہ سے یہہ زمین موروثی نکالنا ہمارا حق ہے جو مزار مقدس کو
خوار رکہتے ہین اور زائرون کو ستاتے ہین ہم کیون ثابت کرین کہ یہہ مسئلہ
بزرگی یروسلم اور تقدیس یہودیہ کا پہلے ہی موسیٰ کی شریعت کے ساتہہ ہی
منسوخ ہو چکا تہا کیا ضرور ہے جو یہہ کہا جاے کہ عیسائیونکا خدا کسی خاص بستی
کا رہنے والا نہین۔ بیت اللحم ہاتہہ آنا اور کلوری ملجانا اُنکا ہنڈولہ یا اُنکی قبر
ہاتہہ لگنا احکام انجیل نہ ماننے کا کبہی کفارہ نہین ہو سکتا گو یہہ باتین کتنی صاف
ہین مگر خبط و وسواس سے لاچاری ہے۔ تمام لڑائیان دین کیواسطے جو
دنیا مین کسی ملک اور قوم مین ہوئین مصر سے لگا کر لوتینیا تک اور پیرو سے
ہندوستان تک سب مین ایک عام اور ذو معنی غرض ہوئی ہے یہہ سب
سمجہتے رہے ہین بلکہ کہا گئے ہین کہ اختلاف مذہب لڑائی کیواسطے بڑی معقول
حجت ہے ضرور کافرون کو تلوار سے مارنا اور بہادران صلیب کو اقوام غیر کا
فتح کرنا واجب ہے جنگہاے صلیب سے چار سو برس پہلے اسی طرز نے
وحشیان الیمان و عرب کو سلطنت روم فتح کرادی۔ زمانہ اور عہد ناموں نے

صبائی فرنگیوں کی تہیں اسیطرح بجستہ کردین تہین مگر رعایا اور قریب کی
قومین مسلمانون کو ہمیشہ ظالم اور دست انداز جانتے ہی رہین اور لڑکر یا لغاو
کر کے جنہین نکالنا روا سمجہتے رہے فقط از تواریخ گبون صاحب
ہسٹارکل کلاس ئبک مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۳۳ — ۳۵ باب ۴ مین لکہا ہے
کروسیڈز (یعنے اہل صلیب کی لڑائیان) ایک تواتر ہمونکا ہے جو یورپ کی
قومون نے پاک زمین پر قبضہ پانیکے لئے گیارہوین صدی سے تیرہوین صدی
تک کین اُس زمانہ مین یہہ دستور تہا کہ لوگ یروسلم کی زیارت باطل ایمانوالو
کیطرح کرتے تہے اور زیارت پاک قبر (مسیح) اور اور مقامونکی جو مسیح کی
زندگی اور موت سے متعلق ہین (یعنے حضرت عیسیٰ کی ولادت اور معجزہ
دیکہلانے اور مصلوب اور دفن وغیرہ مقامون کی زیارت کرتے تہے) اُس
زمانہ مین ترک لوگ جنکے قبضہ مین یروسلم اور اُسکے گرد نواح کی سرزمین تہی
یروسلم کی زیارت کرنیوالون سے اہانت اور بیرحمی کے ساتہہ پیش آتے تہے
ان زائرون نے یورپ مین واپس آکر جو اُنکے ساتہہ (یروسلم مین) سلوک کیا
گیا تہا بیان کیا اس خبر نے عیسائیون کو غضبناک کردیا اور وہ آسانی سے
ایک بڑی کوشش کے لئے جو کہ کافر ترکون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہہ سے
پاک زمین لے لینے کیواسطے تہی جمع ہوگئی پیٹر ہرمٹ (یعنے پیٹر زاہد یا گوشہ نشین)
وہ خاص مہتمم تہا جسنے آدمیونکو اول جنگ صلیب کیواسطے آمادہ کیا وہ ایک
فرانسیسی منک (یعنے راہب) تہا جو کہ ننگے سر کمر مین رسی باندہ کر اور موٹا لباس
پہنکر چارونطرف (لوگون کو دہارتا) پہرا یہہ پیٹر فلسطین مین ہوآیا تہا اور ترکون

سے سنایا گیا تھا لہذا اُسنے اپنا دیکھا ہوا حال بیان کیا اور لوگون نے اُسکا بیان
دلی ہمدردی کے ساتھہ سُنا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۶ مشمولہ مخزن مسیحی
نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی ۱۸۷۱ع مین ہے کہ اسنے اپنے خیال مین یہہ بات ٹھرائی
تھی کہ عیسیٰ مسیح مجھپر رات کی رویتون مین ظاہر ہوا ہے اور جو کچھہ کہ مجھسے ناضرور
اُسکا اظہار مجھپر کیا ہے — یہہ شخص ایک پست قد اور دیکھنے مین بدہیئت سا
تھا اور چیتھڑے لگائے برہنہ سر و پا ہر کہین پھرا کرتا تھا — اور لوگ اُسے نہایت
مقدس سمجھتے کہ اُسکے خچر کے بالون کو نوچکر تبرکاً اپنے پاس رکھتے تھے)
پس شہر شہر پھرا اور ہر ایک جگہہ اُسکا بیان سننے کیواسطے گروہ کے گروہ جمع
ہوے اس تحریک مین شاہزادے جمع ہوگئے اور فوجین فوراً مہم کیواسطے جمع
ہوگئین اسطرح سنہ ایکہزار چھیانوے عیسوی مین پیٹر مع تین لاکھہ آدمیونکے
(یروسلم کو) روانہ ہوا ایک بھاری صلیب اُسنے اپنے کندھے پر اُٹھالی اور
سُرخ کپڑے کی صلیب اُسکے ساتھیون کے لباس پر سی ہوئی تھی لیکن یہہ
فوج ایشیا مین بھی نہ پہونچنے پائی تھی کہ سلطان سلیمان نے اُنپر حملہ کیا اور
بڑی ہولناک خونریزی کی اور ان غریبون پر فتح پانے کی یادگاری مین اُسنے
ایک مینار اُنکی ہڈیون کا بنایا اور صلیب دارون کی اور فوجین بھی اسیطرح
تباہ ہوئین یہہ شمار کیا گیا ہے کہ آٹھہ لاکھہ پچاس ہزار عیسائیون نے اس
پہلی جنگ صلیب مین جان دی (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۷ مشمولہ مخزن مسیحی
نمبر ۶ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۷۱ع مشن پریس الہ آباد مرتبہ پادری جے جے والٹر
صاحب مین ہے کہ پطرس کی فوج نے شکست کھائی اور جنگ بہادر والٹر

کہیت آیا اور تب پطرس بہی بہت تہوڑے لوگون کے ساتہہ اپنے وطن کو لوٹ آیا۔ اور یہہ تمام خونریزی اُسوقت واقع ہوئی کہ ہنوز یروسلم کے مقابل نہ پہونچے تہے لیکن ایک اور فوج اس پہلی جنگ صلیب کے متعلق تہی جو کہ بہتر کامیابی رکہتی تہی اس فوجمین اسّی ہزار آدمی تہے اور ایک فرانسیسی شاہزادہ مسمی گاڈ فرے آف بوالون اُس فوجکا سردار تہا وہ ایشیاء کوچک مین گیا اور بہت سے شہرونکو فتح کیا اور یروسلم کو سنہ ایکہزار ننانوے عیسوی مین لے لیا اُس زمانہ سے سنہ گیارہ سو ستاسی عیسوی تک پاک شہر (یروسلم) عیسائیون کے قبضہ مین رہا جسکو پہر ترکون نے لے لیا اور اُنکے قبضہ مین وہ چلا آتا ہے کم سے کم پانچ اور جنگ صلیب واقع ہوئین اور اخیر لڑائی سنہ بارہ سو اڑتالیس مین شروع ہوئی یہہ پانچون لڑائیان معہ اور بہت لڑائیون کے کچہہ کامیاب نہوئین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان حملہ آورونمین بہت سے نیک آدمی تہے اور بعضے شاید عقلمند تہے لیکن ایک بڑا حصہ فوجکا مختلف سیرت کا تہا بعضے انمین کچہہ نیم دیوانے آدمی تہے جنمین جہوٹہی حرارت مذہبی تہی اور ایک بڑا حصہ چورون اور قزاقون کا تہا جو کہ لوٹ کے لالچ سے فوجمین شامل ہوئے تہے (اور جنمین سے بعضونکو یہہ گمان تہا کہ ہمارے اس کام کرنیسے سب گناہ معاف ہوجاوینگے دیکہو انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۲۰۳ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۴ جلد ۴) اگرچہ بہت سے صلیب دارونکا مطلب خودغرضی تہا اور اگرچہ خاص مقصد ان حملون کا کچہہ بڑا نتہا اور اگرچہ بہت سی خونریزی اور قتل ہوا پہر بہی نیم وحشی باشندے یورپ کے مشرق سے بہت سے ہنر سیکہہ آئے جو کہ باعث شائستگی اور تہذیب اور ونکے ہوئے اسطرح اور

اور طرح ان سے ان صلیبی لڑائیون نے اچھے اچھے نتیجے پیدا کئے تمت کلامہ
انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۵ شمولہ مخزن مسیحی نمبرہ جلد ۳ مطبوعہ مئی ۱۸۷۱ مشن پریس
الہ آباد مرتبہ پادری جے جے والش صاحب مین ہے کہ اُن (جہادیون) کا گمان
یہہ بہی تہا کہ مسیح دنیا کی عدالت کرنیکے لئے جلد آنیوالا ہے سو اگر ہم اُسکے آنے پر
یروسلم مین صرف پاے پہر جائین تو بیشک ہماری نجات ہوگی۔
پیٹر راہب نے تمام عیسائیون کو مسلمانون سکے برخلاف جب برانگیختہ کرلیا (انتخاب
تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۶ شمولہ مخزن مسیحی نمبرہ جلد ۳ مین ہے کہ شہر قسطنطنیہ کے شہنشاہ
نے بہی روم کے خلیفہ (یعنے پوپ) کے نام پر ایک نامہ جسمین وہ مشرقی مسیحیونکی
کمک اور امداد کی منت کرتا ہے لکہہ بہیجا کیونکہ اُنہین اسبات کا کہ مبادا مسلمان
قسطنطنیہ کو بہی حرب کرکے نہ لے لین بڑا ہی خوف و خدشہ تہا) پوپ نے سنہ ۱۰۹۵ء
مین مقام کلرمنٹ متعلقہ آورن مین ایک مجلس جمع کی (اربن ثانی پوپ کا نام
تہا) جہان اور مقدمون کے سوا جنگ صلیب کی تجویز پیش ہوئی۔ سات دن تک
کونسل رہی مگر بارے سردی کے مکان کے دروازہ بند رکہے لوگون نے جو یہہ
سُنا کہ حضرت پوپ خود اپنی زبان سے کچہہ فرمائینگے جوق جوق کلرمنٹ مین پہنچے
تمام متصل کے گانون اور قصبے کوسون تک آدمیون سے بہرگئے تمام میدانون مین
لوگ اوتر پڑے اور جب مکان نہ ملے درختون کے سایہ مین راستون مین ڈیرہ
لگاکر پڑرہے۔ سات دن سوچتے سوچتے بادشاہ فلپ پر زنا کا فتوی دیا گیا۔
زنا برٹرڈ سے منفرٹ بیگم آنجو کے ساتہ۔ اور عدول حکمی فرمان حضرت نائب
مسیح سے۔ یہہ دونون قصور لگاکر کلیسیا سے خارج کیا۔ اس مردانہ حوصلے سے

ہم

کلیسیا کی خوب ہوا بندہ گئی لوگ سمجھے کہ واہ کیا خوب انتظام ہے جہان دولت
اور مرتبہ کو دخل نہین غریب وامیر برابر ہین سب ڈرینگے مگر منصف اور عادل
سمجھکر زیادہ عزیز بہی جاننے لگے بڑی خوش اعتقادی سے اسکے منتظر ہوے کہ
دیکھیے ایسے راستباز اور عادل فرمانروا کیا فرماتے ہین۔ جبکہ وعظ کا وقت
نزدیک آیا گرجا گہر کے وسیع صحن مین خلقت کا ہجوم ہوا۔ پوپ کی تشریف آوری
کے منتظر ہین۔ تو اب گرجا گہر سے نکلنے مین بدارت کا سارا لباس پہنے ہوے آگے
پیچہے کارڈنیل (نایب) اور بشپ زرق برق ڈہیلے ڈہالے کپڑے پہنے گرجا گہر
برآمد ہوے۔ ممبر پر تشریف لے گئے ممبر پر سرخ پوشش تہی اور اسی ڈہنگ واسطے
بنا تہا۔ آس پاس پادریون کا ہجوم تہا جنبن مرتبہ مین کم مگر نظر مین بڑے حضرت
پیٹر بہی کہڑے تہے مگر وہ بہی سادہ ریاضت کشی کے کپڑے پہنے ہوے۔ ہمکو
ٹہیک تحقیق نہین کہ پیٹر نے بہی اسوقت کچہہ بیان کیا کہ نہین مگر جبکہ خوب معلوم
ہے کہ حضرت اسوقت موجود تہے یہہ مان لینا کہ کچہہ فرمایا ہی ہو بعید قیاس نہین
لیکن یہان تو حضرت پوپ کے وعظ کا زیادہ انتظار تہا
(انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۷ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۴ مین ہے کہ پوپ صاحب نے
لوگون کو یروسلم مین جانے اور اُسے ترکون اور سراکینون کے ہاتہہ سے آزاد کرنیکے
لئے اشتعال دلایا اور اُنسے یہہ وعدہ کیا کہ اگر وہ یہہ کام کرینگے تو اُنکے سارے گناہ
معاف ہونگے اور وہ ضرور بہشت کے وارث ہونگے) بالالفاظ وعظ سنتے ہی لوگ متفق
ہوکر بولے کہ دی ایلی والٹ دی ایلی والٹ یعنے کہ خدا یہی چاہتا ہے اور یہی
ہی اُسکی مرضی ہے۔ اس کونسل کی خبر دور دور پہنچی اور بہت عرصہ نہونے

پایا کہ مجاہدین صلیب چل نکلے - سخت مصیبتین بہی ہمراہ ہولین - ملک ہنگری سے
ہوکر نکلے - کچہہ اپنی بے انتظامی سے اور کچہہ بیہودہ زیادتیون سے اور باشندگان
ہنگری کی مخالفت سے شروع ہی مین پراگندہ ہوگئے - حضرت پیٹر کے ساتہہ ایک
گروہ ہولیا - والٹر بے زر دوسرے گروہ کو لئے جاتے تہے ایک حصہ ان بیچارونکا
اگز ورد گارگان ہی مین نہ تیغ ہوگیا - والٹر کے آدمیون نے کہا تم ہمین دشمن دین
کے سامہنے لیچلو - والٹر جو ہر طرح اچہا سپہ سالار ہوتا اگر سپاہی بہی اچہے ہوتے
سمجہا کہ یہہ حرکت محض بلا آور ہے فوج تہوڑی ہے اتنی کہان کہ غیر ملک مین لڑکر
فتحیاب ہون اور پیچہے اتنا ٹہکانا نہین کہ اگر شکست ہو تو پناہ لیجے ان باتون کا
خیال کرکے آگے بڑہنے کی صلاح نہ دیتا تہا جب تک اور مدد نہ آلے مگر لوگ کب
سنتے تہے والٹر ہی چل دینے کو تیار ہوے یہہ حال دیکہکر آخر یہی بیچارہ انکو
لیچلا اور ہلاکت کیطرف لاچار جہپٹا شہر نائس پر جسے اب اسناک کہتے ہین سلطان
کی فوج سے مقابلہ ہوا بڑی خونریز لڑائی ہوئی - ۲۵ ہزار عیسائیون مین سے ۲۲ ہزار
مارے گئے انمین کا والٹر بہی تہا جو سات زخم قاتل کہا کر گرا - ۳ ہزار بچے ہوے سوڈیٹاٹ
کو لوٹ آئے جسکی مضبوطی آکر کی - مگر جب تک بہت خون نہ بہہ لیا اور بہت خزانہ
برباد نہو لیا یروسلم کے محاصرہ کی نوبت نہ پہنچی - آخر کو ریمنڈ ٹولوس نے اسکا محاصرہ
کیا اور اسی جرنیل کے سبب عیسائی شہر مین راہ پا گئے اتنے مین ٹنکریڈ اور رابرٹ
نارمنڈی نے ایک دروازہ بہی توڑ ڈالا - ترک تو یہہ دیکہکر دروازہ کی سمت کیواسطے
دوڑے - گاڈفرے بوالون مورچہ خالی سمجہکر اندر کو جہپٹا اور تمام سواران بہادر
اسکے ہمراہ ہولئے - پہر تو دم بہر مین پہریرہ نشان صلیب کا یروسلم کی فصیل پر

ہوا مین اوٹہتے تہا نام بہادران صلیب اُسی آواز ہیبت ناک سے چیختے ہوے شہر
مین گہس پڑے اور شہر لیلیا گیا۔ اب گہنٹون شہر کے کوچہ و بازار مین لڑائی رہی
اور عیسائیون نے اپنی پچہلی ذلتین یاد کر کے کسی پر رحم نکیا پیر و جوان مرد و عورت
تندرست و ناتوان کسی کو نچہوڑا کسی افسر کو بہی یہہ تاب و یارا نہوا کہ اس خونریزی
کو روکے اگر کوئی کچہہ کہتا تو اس معرکہ مین سنتا کون۔ بہت سے عرب مسجد سلیمانی مین
پناہ گیر ہوے مگر وہان بہی کچہہ سامان حفاظت نکرنے پائے تہے کہ عیسائی جا پہنچے
کہتے ہین کہ دس ہزار آدمی فقط اس ہی مسجد مین مارے گئے۔ پیٹر ہرمت نے جو
ابتک بہوٹ پڑے تہے آج اپنی جانفشانی اور تکلیفونکا ثمرہ دیکہا لڑائی ختم ہوتے
ہی یروسلم کے عیسائی اپنے اپنے گہرون سے جہان چہپے تہے نکلے اور اپنے بچانیوالو
کو مبارکباد دیتے آئے۔ پیٹر کو دیکہتے ہی پہچان لیا یاد آگیا کہ یہی حضرت ہین جو کہتے
تہے کہ اہل یورپ کو تمہاری مدد کیواسطے آمادہ کرتا ہون۔ سب بے اختیار اُسکے
دامنون سے لپٹ گئے اور کہا کہ ہمیشہ دعا کرتے وقت ہم تمہین یاد رکہین گے
بہت سے روے اور کہا کہ آپ ہی کے طفیل سے یہہ شہر فتح ہوا اور کافرون سے
نکلا۔ کچہہ دن تو پیٹر کسی عہدہ دینی پر بیت المقدس مین رہے مگر وہ عہدہ کیا تہا
اور پہر انکا کیا حال ہوا اور آخر کو کیا نوبت ہوئی اہل تواریخ یہہ بتانا بہول گئے
بعض کہتے ہین کہ وہ فرانس مین لوٹ آے اور ایک خانقاہ بنائی مگر یہہ بہت
معتبر نہین۔ اب یہہ بڑا مطلب جسکے واسطے اس انبوہ کثیر یورپ نے اپنا وطن
چہوڑا حاصل ہوگیا اسلامی مسجدین گرجا گہر کر لی گئین اور کوہ کلوری اور قبر عیسیٰ
کو یہہ اندیشہ نرہا کہ کافرونکا اختیار باقی ہے۔ جیون جالگیر نے کام تو نکال دیا

مگر اسیوقت سے فرو بہی ہونے لگا۔ فتح بیت المقدس سنکر ہزارون زوّار یورپ سے

چلے انہین اسٹیون نواب چارٹرس اور ہو نواب درمنڈا یس بہی تہے جو گناہ

عدول حکمی کا کفارہ کرنے آئے تہے مگر وہ سرگرمی اور شوق جاتا رہی کہان قوم مین

وہ پہلا سا جنون نہین رہا۔ یون پہلی جنگ صلیب ختم ہوئی۔ از لیڈ بیز بیوز پیپر

صفحہ ۱۷۹ و ۱۸۰ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۲ ع

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۶ جلد ۴ مطبوعہ جون سنہ ۱۸۷۱ ع

مرتبہ پادری جے جے والش صاحب مین اسکا حال اسطرح لکہا ہے کہ ایک دوسرا

زبردست جری لشکر فراہم کیا گیا۔ اُنکا سردار اور پیشوا بولون شہر کا گڈفری

نامی جو ایک نیک اور رئیس آدمی تہا مقرر ہوا۔ یہہ سب جہادی شہر قسطنطنیہ مین

فراہم ہوے اور اُن سب کا شمار قریب سات لاکہہ کے تہا۔ یہہ لشکر معہ اپنی جنگی

اُمرا و لوگونکے اپنی ظاہری صورت مین بہت ہی سجل اور آراستہ تہا ایسا

اُنکے چہچہاتے اور بہر کیلے ہتیارون اور آب و تاب کے رنگ برنگ کے بیرقون کے سبب

اور اُنکے سرونکے خودونمین کلغیان لگی ہوئی ہین پہرا رہی تہین اور اُنکی سفید چاندنی

جنبر سُرخ اور تابان صلیب کے طمغے لگے ہوے تہے دیکہنے مین نہایت ہی پُر رونق

نظر آتا تہا۔ بہت سے انمین سے بہوکہہ اور پیاس کی شدت اور آب و ہوا کی

ناموافقت اور بیماری اور اپنے دشمنونکی تلوار سے مر گئے۔ جب وہ قریب شہر یروسلم

کے پہونچے تب اُسکے دیکہنے کے نہایت مشتاق ہوئے پر چونکہ رات ہو گئی تہی وہ اُسے

دیکہہ نسکے اور اس سبب سے ساری رات شب بیداری کرکے صبح کے انتظار مین رہے

جیونہی صبح صادق نمود ہوئی۔ اُنکی نگاہ اُس خوبصورت شہر پر پڑی جن لوگونکو

لیپے اُسکو دیکہا تہا وہ مارے خوشی کے چلا اُٹہے کہ یروشلم یروشلم اسپر بعضے جنگی
اپنے جانورون سے اوتر برہنہ قدم چلنے لگے اور بعضے سربسجود ہوئے اور بعضون نے
اُسکی زمین کو بوسہ دیا اور بعضے روئے اسکے بعد وہ اپنے اوپر یہہ قسم کرکے کہ جبتک
ہم یروشلم کو ترکون کے ہاتہہ سے چہڑا نہ لین تبتک ہم اُس سے کبہی جدا نہونگے
دعا کرتے ہوئے آگے کو پہنچ چلے گئے ۔ سراکینون نے اُنکا بڑی مردانگی اور
بہادری سے مقابلہ کیا اور یہہ جہادی بہی پہلے اُن مضبوط دیوارونکو توڑ نہ سکے
لیکن آخر کو غالب آئے اور دیوارون کو توڑ کر سارے جہادی شہر مین گہس گئے
اُسوقت کی حالت عجیب خوفناک اور قدرتی تہی اُنہون نے شہر مین داخل ہو کر
ہر فرد بشر یعنے زن و مرد اور بچون کو قتل کرنا شروع کیا اور لوگ اُس خوفناک
منظر کے باب مین ایسا نقل کرتے ہین کہ اُسوقت سوار ومنے اور آہ و نالہ کی
صدا اور کچہہ سنائی نہ دیتا تہا یہانتک کہ مقتولونکا خون ندی کی پانی کی طرح
سڑکون پر بہتا تہا لیکن جائے تعجب ہے کہ یہہ لوگ اپنے کو اتنا ظلم کرنے پر بہی مسیح
کے سپاہی جو گنہگارونکا مخلص اور حد سے زیادہ حلم اور رحم سے معمور تہا ملقب
کرتے تہے یہہ کیسے افسوس اور حیف کی بات تہی کہ اُن لوگون کو اس سے کوئی
اور بہتر تدبیر سوجہہ نہ پڑی بلکہ یہہ خیال کیا کہ ایسی بیرحمی سے لوگون کو قتل کرکے
ہم خدا کو راضی کر سکتے ہین ۔ گوڈفرے کی وفات کے چند عرصے بعد پہر مسلمانون نے
بیت المقدس کو اپنی زیر حکومت کر لیا انتہی
اُسوقت یہہ پیشین گوئی جو ۲ زبور مین ہے پوری ہوئی قومین کسلئے جوش مین
ہین اور لوگ باطل خیال کرتے ہین زمین کے بادشاہ سامہنا کرتے ہین

اور سردار آپس مین خداوند اور اسکے مسیح کے برخلاف منصوبہ باندہتے ہین آؤ ہم انکے بند کہول ڈالین اور انکی رسی اپنے سے توڑ پہینکین وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنستا ہے اور خداوند انہین ٹہٹہون مین اوڑاتا ہے تب وہ غصہ سے انہین کہیگا اور نہایت بیزار ہو کر انہین پریشانی مین ڈالیگا یقیناً مین نے اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیحون پر بٹہلایا ہے مین حکم کو ظاہر کرونگا کہ خداوند نے میرے حق مین فرمایا تو میرا بیٹا ہے آجکے دن مین نے تجہکو جنا مجہسے مانگ کہ مین تجہے قومونکا وارث کرونگا اور زمین سراسر (یعنے تمام وعدہ کا ملک جو حضرت داود کے قبضے مین تہا) تیرے قبضے مین کر دونگا تو لوہے کے عصا سے انہین توڑیگا کمہار کے برتن کی مانند چکنا چور کریگا پس اے بادشاہو ہوشیار ہو اور اے زمین کے منصفو تربیت پاؤ ڈرتے ہوئے خدا کی بندگی کرو اور کانپتے ہوئے خوشی کرو بیٹے کو چومو تا نہووے کہ وہ بیزار ہو اور تم بیراہ ہو کر ہلاک ہو جب اسکا قہر ذرا بہی بہڑکے سعادتمند وہ سب جنکا توکل اوسپر ہے ۲ زبور

واضح ہو کہ یہہ سب آیات جو بیبل سے اس کتاب مین اپنی اپنی جگہہ پر لکہے گئے یہہ عیسائی علماء کے ترجمہ کئے ہوئے ہین کہ جنہین ہزارہون جگہہ انہون نے اپنے مطلب کی رعایت رکہی ہوگی باوجود اسکے اسقدر یہہ پیشین گوئیان اسلام سے خصوصیت رکہتی ہین کہ علماے عیسائی نے جو پیشین گوئیان توریت سے حضرت عیسیٰ کی بابت بیان کی ہین انہین ہرگز حضرت عیسیٰ سے اسقدر خصوصیت نہین ہے جاننا چاہیے کہ توریت وغیرہ کے قدیم محاورہ مین سب بادشاہ اور نبی اور کاہن خواہ دیندار ہون خواہ بیدین مسیح کہلاتے تہے یعنے ممسوح چنانچہ ۲ سموئیل ا باب

مین ساؤل مسیح اور اقول سلاطین ۹ اباب ۱۵ و ۱۶ امین ہزایل بادشاہ
ارام مسیح اور یاہو بادشاہ اسرائیل مسیح ۲ سموئیل ۳ باب امین داؤد مسیح اور
یسعیاہ ۴۵ باب امین کیخسرو بادشاہ فارس کو جو کہ بت پرست تہا خدا کا مسیح
لکہا ہے دیکہو رومن بیبل چہاپہ لندن ۱۸۶۰ء اور چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۵ء اور اسیطرح
سب بندگان خدا بیٹے کہلاتے تہے چنانچہ فرشتے بیٹے خدا کے ایوب ا باب ۶ و ۲
باب ۱ انبیا بیٹے خدا کے ایوب ۳۸ باب ۷ حضرت آدم بیٹے پہلوٹہے عبرانیون کا
ا باب ۶ لوقا ۳ باب مین نسب نامہ حضرت شیث بیٹے خدا کے پیدایش ۶ باب ۲
اسرائیل پہلوٹہے بیٹے خدا کے خروج ۴ باب ۲۲ افرائیم پہلوٹہا بیٹا خدا کا یرمیاہ
۳۱ باب ۹ و ۲۰ حضرت داؤد بڑے بیٹے خدا کے ۸۹ زبور ۲۶ و ۲۷ حضرت سلیما
بیٹے خدا کے اقول تواریخ ۲۲ باب ۹ و ۱۰ ۲۸ باب ۶ سب قاضی و مفتی خدا کے
فرزند ۸۲ زبور ۶ تمام بنی اسرائیل بیٹے خدا کے ہو سیع ا باب ا رومیونکا ۹ باب ۴
استثنا ۱۴ باب ا سب حواریون بیٹے خدا کے اول یوحنا ۳ باب ۲ سب جیسا
بیٹے خدا کے رومیونکا ۸ باب ۱۶ سب یتیم بیٹے خدا کے ۶۸ زبور ۵ سب خاص و عام
بیٹے خدا کے متی ۶ باب ۶ و ۸ و ۱۰ و ۷ باب ۱۱ بدکار بہی خدا کے فرزند یسعیاہ ۳۰ باب
پس اس زبور کی زیادہ شرح کرنا ضرور نہین ہر دانشمند صفائی سے اُسکے مطلب
کو سمجہہ سکتا ہے کہ یہہ پیشین گوئی یروسلم مین تسلط اسلام اور ناکامی جمعیت
افواج اہل صلیب کی بابت خاص ہے

پادری عماد الدین جو اپنی تحقیق الایمان مطبوعہ ۱۸۶۶ء کے صفحہ ۶۸ مین بڑی
قابلیت خرچ کر کے لکہتے ہین کہ محمد صاحب کی سلطنت کا عصا لوہے کی مجازی

تلوار نہی لیکن مسیح نے راستی کے ساتہہ اپنی روحانی سلطنت قایم کی ہے
انتہی پس پادری صاحب کو یہہ بات کہتے ہوے اُسوقت شرم آئی کہ جب اُس
دوسری زبور مین یہہ آیت کہی پڑہی ہوئی کہ تو لوہے کے عصا سے اُنہین توڑیگا
کمہار کے برتن کی مانند چکنا چور کریگا انتہی اور اسیطرح مکاشفات ۲ باب ۲۷
و ۱۹ باب ۱۵ مین ہی ہے اور روحانی سلطنت کسے کہتے ہین کیا نانک شاہ اور
کبیر اور شیبو نارایں اور گوداسہ اور بودہ اور زرتشت وغیرہ جنکے پیروون سے
تمام تبت اور چین اور ہندوستان سے لنکا تک بہرا ہوا ہے ان سب کی
روحانی سلطنت نہی اور روحانی مذہب کی آیا یہی پہچان ہے کہ انجیل متی
۱۰ باب ۳۲ و ۳۳ مین مسیح کا قول لکہا ہے جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار
کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا اقرار کرونگا پر جو کوئی آدمیون
آگے میرا انکار کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا انکار کرونگا
انتہی پس اگر یہہ صرف باطنی اور روحانی مذہب ہے تو آدمیون کے آگے اُسکے
اقرار کی ضرورت کیا ہے پہر متی ۵ باب ۱۶ مین مسیح نے فرمایا کہ تمہاری روشنی
آدمیون کے سامہنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کامون کو دیکہین اور تمہارے
باپ کی جو آسمان پر ہے تعریف کرین انتہی اب دیکہیئے کہ اگر پادری عماد الدین کے
قول پر نظر کرین تو اس سے زیادہ ظاہر پرستی اور کیا ہوگی پہر متی ۱۰ باب ۲۷
مین ہے کہ جو کچہہ مین تمہین اندہیرے مین کہتا ہون اوجالے مین کہو اور جو کچہہ
تمہارے کانو مین کہا جاوے کوٹہو پر منادی کرو انتہی اب پادری عماد الدین کے
ٹہرائے ہوے قاعدہ کی بموجب یہہ ظاہر پرستی نہین تو اور کیا ہے لیکن

ہمارا یہہ عقیدہ نہین بلکہ ہم کہتے ہین کہ راستبازی کے لئے دل سے ایمان لانا اور نجات کی خاطر مونہہ سے اقرار کرنا ہے (رومیونکا ۱ باب ۱۰) اور ہم یہہ بہی اقرار کرتے ہین کہ سب انبیاء علیہم السلام برحق ہین اور سب کی خدمتین خدا کی طرف سے مخصوص تہین چنانچہ حضرت موسیٰ نے چالیس برس کی عمر کے بعد نبوت کی اور حضرت عیسیٰ نے تیس برس کے بعد (اعمال ۷ باب ۲۳) اُنہین غصہ تہا اور اُنہین حلم (خروج ۲ باب ۱۲ متی ۸ ا باب ۲۲) توبہی سب انبیاء علیہم السلام کے مراتب ہمارے ادراک سے بہت بڑہ کر ہین اور اُنہین جو تفاوت ہے خدا ہی کو معلوم ہوگا ہم سب پر کامل طور سے ایمان رکہتے اور اُنکا ادب کرتے ہین کیونکہ شریعت اسلام کے بموجب کسی پیغمبر کی اہانت کرنیوالا بالاتفاق کافر ہے دیکہو مالا بدہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۸۰ ہجری صفحہ ۱۴۸ قولہ مسئلہ اگر اہانت کسے ازپیغمبران کرد کافر شود انتہی اور حاشیہ صفحہ مذکور مین لکہا ہے ہر کہ اقرار نکند یعنے نبی را یا پسند نکند کدامی سنت را از سنن مرسلین بدرستی کہ آنکس کافر است ہکذا فی العالمگیریہ انتہی

تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتہ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۳۹-۴۲ مین لکہا ہے

رچرڈ اول کا ذکر ۱۱۸۹ لغایت ۱۱۹۹ء

رچرڈ شیر دل کے نام سے ملقب ہوا اور تخت نشین ہوتے ہی اُسکو جہاد کرنے کا شوق پیدا ہوا اور اُس کام کے لئے بہت سا سرانجام کرکے اور نیز اسکاٹلنڈ کی ملکیت کو جوکہ اس سے پیشتر کی سلطنت مین حاصل ہوئی تہی تہوڑی سے قیمت پر بیچکر پاک زمین (یروسلم) کیطرف روانہ ہوا جہان کے واسطے شاہ فرانس

سنے بار بار اُسکے پاس پیغام بہیجے تہے اور خود بہی اُسی مہم مین مشغول ہونیکے
واسطے تیار تہا اول دونون فوجین انگلستان اور فرانس کے ویزیلی کے
میدانمین جوکہ برگنڈی کے کنارہ پر واقع ہے جمع ہوئین اور رچرڈ اور فلپ
وہان پہنچے تو اُنکو معلوم ہوا کہ ہماری کُل فوجین ایک لاکہہ جوان ہین اور اُسی
جگہہ مین فرانس اور انگلستان کے بادشاہون نے ایک دوسرے کی مدد
کرنیکا اقرار کیا اور اُنکا یہہ ارادہ ہوا کہ سمندر کی راہ اپنی فوجین ہولی لینڈ
(یعنے پاک زمین) مین لیجائین بسبب سختی موسم کے وہ سسلی کی دارالخلافہ
مسینا مین ٹہرے اور وہان تمام جاڑیکا موسم گزارا رچرڈ کی فوجین گرد و نواح
مین پڑی تہین اور وہ خود ایک چہوٹے سے قلعہ مین رہتا تہا جوکہ بندرگاہ کے
اوپر واقع تہا اور فلپ کی فوجین شہر مین تہین اور وہ سسلی کے بادشاہ
سے باتفاق رہا دونون بادشاہون مین بہت سا مشورہ رہا اور اُن کے
دلونمین بہت سے وہم پیدا ہوے جوکہ شاید شاہ سسلی کے کوششون سے
غالباً اور بہی زیادہ ہوگئے مگر آخرکار سب کچہہ فیصل کرکے پاک زمین (یعنے
بیت المقدس) کیطرف روانہ ہوے شاہ فرانس انگریزون سے بہت پہلے
پہنچا اور جب شاہ انگلستان پیلیٹاین مین گیا تو شاہ فرانس اور شاہ
انگلستان کو کچہہ خیال دلی عناد کا نرہا بلکہ باہم کام کرنے لگے تہوڑے عرصہ بعد
بسبب بیماری کے فلپ فرانس کو واپس آگیا اور دس ہزار فوج ماتحت ڈیوک
آف برگنڈی کے رچرڈ کے پاس چہوڑا آیا رچرڈ نے بہت فتحین حاصل کین اور
اُسکے ساتہیون نے ارادہ کیا کہ اول مشہور اسکیلان کو محاصرہ کرین تاکہ یروسلم

حملہ کرنیمین آسانی ہو صلاح الدین نے جوکہ سراسینن بادشاہونمین بڑا بہادر تہا اُسکو روکنا
چاہا اور تین لاکہہ فوج لیکر راستہ مین آن پڑا یہہ دن ریچرڈ کی مرضی کے موافق تہا اُ
یہہ دشمن اُسکے بلند حوصلہ کے لایق تہا انگریز فتحیاب ہوے جبکہ ریچرڈ کی فوج کی
دونون طرفین شکست ہوئین تب ریچرڈ خود بڑی فوجکو لیگیا اور لڑائی کو جیتا
سراسینی بڑی ابتری مین بہاگے اور قریب چالیس ہزار آدمیون کے میدانمین
مارے گئے اس فتح کے بعد اسکلان نے اطاعت قبول کی اور دیگر چہوٹے چہوٹے
شہر بہی مطیع ہوگئے اور اب ریچرڈ یروسلم کے اسقدر قریب پہنچنے کے لایق ہوچکا اُسے
یروسلم نظر آتا تہا لیکن اس بڑی نمود کے وقت پر جبکہ اُسنے اپنی افواج کو دیکہا
اور یہہ خیال کیا کہ آیا مین محاصرہ کو جاری رکہہ سکونگا یا نہین تو اُسکو معلوم ہوا
کہ اُسکی فوج بسبب قحط سالی و محنت اور فتح کے اسقدر ضایع ہوگئی تہی کہ وہ
اپنے سردار کے ارادونکے موافق کام کرنیکے لایق نہ تہے اس سبب سے یہہ
لازم ہوا کہ صلاح الدین سے صلح کرے تب یہہ پیشین گوئی جو ۱۲۷ زبور مین ہے
پوری ہوئی کہ جبکہ خداوند ہی گہر نہ بناوے تو اُنکی محنت جو اُسکے بناکرتے مین
بیفایدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہوتا تو پاسبان کی ہوشیاری عبث
ہے تہین کچہہ فایدہ نہین جو تم سویرے اُٹہتے ہو اور رات تک بہی کام مین لگے رہتے
ہو اور غم کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو خواب راحت بخشتا ہے
(۱۲۷ زبور ا و ۲) مطلب یہہ کہ خدا اپنے مقبولونکو اُنکے بے محنت کیے بہی کامیاب
کرتا ہے پس تین سال کی مُہلت ملی اور یہہ شرط ہوئی کہ پلستاین کے دریا
کنارے کے شہر انگریزونکے قبضے مین رہین اور اُس مذہب کے سب لوگ باحفاظت

یروسلم کا حج کر سکیں اسطرح یہہ مہم ختم کر کے کہ جسمین زیادہ شہرت اور کم فائدہ ہوا
ریچرڈ نے گھر جانے کا ارادہ کیا اور چونکہ اسکو حاجی کی پوشاک پہنکر جرمنی مین گذرنا
پڑا اس سبب سے اُسکو آسٹریا کے ڈیوک لیوپولڈ نے گرفتار کر لیا اور قید کر کے
پاؤنمین بیڑیان ڈال دین تھوڑے دنون بعد شاہنشاہ [illegible] نے حکم بھیجا کہ
کہ یہہ قیدی میرے پاس آوے اور بطور انعام کے ڈیوک کو بہت سا روپیہ دینا
کیا اسطرح شاہ انگلستان کہ جسکی شہرت دنیا مین پہیل گئی تہی قیدخانہ مین
پڑا اور جو لوگ کہ اُسکے زوال سے فائدہ اُٹھانا چاہتے اُنہین نے اُسکو بیڑیان
پہنائین مدت بعد اُسکی رعایا کو انگلستانمین اس حال سے اطلاع پہونچی اُسوقت
ایک دوسرے ملک کی اسقدر کم آمد و رفت تہی کہ لوگ بیان کرتے ہین کہ
ایک غریب فرانسیسی گانیوالے نے اس احوال کو دریافت کیا وہ اپنا طنبورہ
لئے ہوئے اُس قلعہ کے نیچے کہ جسمین ریچرڈ قید تہا کچہہ بجا رہا تہا اُسنے ایک راگ
بجایا جو بادشاہ کو پسند تہا اور بادشاہ نے بہی اندر سے اپنے طنبورہ پر وہی راگ
بجایا اسطرح اُسکے قید ہونے کی جگہہ معلوم ہوئی مگر آخرکار انگریزون نے اُس ظالم
بادشاہ کو سمجہایا اور جب اُسنے دیکہا کہ اب مین اسکو نہین رکہہ سکتا تو صلح کر لی
ڈیڑہ لاکہہ مارکس لینے قریب لاکہہ پونڈ انگریزی کے اُسکے عوض مین دئے ریچرڈ
پہر آزاد ہو گیا ایسی ایسی مہمون اور مصیبتون کے بعد جبکہ اُنہون نے اپنے بادشاہ
کو دیکہا تو کمال خوش ہوئے وہ بڑی شان و شوکت سے لندنمین داخل ہوا
اور وہان کے لوگون نے بہی اُس خوشی مین اپنی دولت خرچ کی کہ جرمنی کے
رئیس جو اُسکے ساتہہ آئے تہے یہہ کہتے تہے کہ اگر ہمارے شاہنشاہ کو اس دولت کا

حال معلوم ہوتا تو وہ ایسی آسانی سے اس بادشاہ کو کبھی نہ چھوڑتا پھر اُس نے
تھوڑے دنون بعد حکم دیا کہ ونچسٹر مین پھر میرے سر پر تاج رکھا جائے اور ناٹھنگ
ہوم مین ایک بڑی کونسل جمع کر کے اپنے بھائی کی کُل جائداد قرق کر لی کیونکہ
اُسنے اُسکے قید کروانے مین کوشش کی تھی اور اُسی ارادے سے شاہ فرانس سے
جا ملا تھا مگر تھوڑے دنون بعد اُسنے اپنے بھائی کو معاف کر دیا اور اُسوقت یہہ کہا
مین چاہتا ہون کہ تیری شرارت کا خیال میرے دل سے ایسے جلدی جاتا رہے
کہ جتنی جلدی تیرے دل سے اس معافی کا خیال اُٹھ جائیگا رچرڈ ایک عجیب
صدمہ سے گزرا یعنے ایک گنوار نے فرانس کے میدان مین ایک دفینہ پایا تھا جو
کہ اُسکے کسی زمیندار نے اُس سے چھین لیا تھا اور تھوڑا اُسمین سے بادشاہ
کے پاس بھیجا کہ جو باقی رہا آپ لے لے رچرڈ نے خیال کیا کہ مین کُل کا مستحق
ہون اور اُسکے لینے کیواسطے ضد کی جب اُسنے انکار کیا تب بادشاہ نے کیلس
(یا چلیس) کے قلعہ پر جہان اُسکو خیال تھا کہ یہہ خزانہ دفن ہے حملہ کیا محاصرہ کے
چوتھے روز جبکہ وہ یہہ دیکھتا پھرتا تھا کہ کس مقام پر حملہ کرے تا کہ فتحیابی حاصل
ہو برٹرن دی گارڈن نامی ایک تیر انداز نے قلعہ کے اندر سے ایک ایسا تیر مارا
کہ وہ اُسکے کندھے مین گھس گیا اُسکا زخم بہت سخت نہ تھا لیکن ایک بیوقوف
جراح نے اُسکو گوشت سے الگ کرنیکے ارادہ سے زخم کو اتنا بڑھا دیا کہ وہ سڑ گیا
اور بادشاہ کے مرنیکے نشان ظاہر ہوے جب رچرڈ نے دیکھا کہ میرا انجام آگیا ہے
تب اُسنے ایک وصیت کی اُسمین تمام خزانہ اور بادشاہت اپنے بھائی جان کے
نام لکھدیا اور چوتھائی حصہ اپنے نوکرون کو تقسیم کر دیا اُسنے اُس تیر انداز کو بھی جسنے

اُسکے تیر مارا تہا اپنے سامہنے بلایا اور اُس سے پوچہا کہ مین نے تیرا کیا نقصان
کیا تہا جو تونے میری جان لی اُسنے سوچکر اور دلیری سے جواب دیا کہ آپ نے
اپنے ہات سے میرے باپ کو اور دونون بہائیون کو مارا ہے اور مجہے بہی پہانسی
پر چڑہانا چاہتے تہے اب مین آپکے قابو مین ہون اور آپ مجہے مارکر بدلا لے سکتے
ہین لیکن مین اس تکلیف کو خوشی سے سہونگا کیونکہ میرے دل کو یہہ تشفی ہوگی
کہ ایک ظالم سے دُنیا کو چہوڑا یا ریچرڈ کو یہہ جواب پسند آیا اور حکم دیا کہ اسکو سو
شیلنگ دیکر چہوڑ دو لیکن جرنیل مارکلی نے جو بڑا بدمعاش تہا اُسکے تن سے
چمڑا اوترو ایا بعد اُسکے اُسکو پہانسی دیدی ریچرڈ نے دس سال سلطنت کر کے
بیالیس ۴۲ برس کی عمر مین وفات پائی اور ایک حرامی لڑکا مسمی فلپ اپنے بعد
چہوڑا فقط تمت کلامہ

تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع لاہور سرکاری ۱۸۷۱ء
صفحہ ۱۶۳ - ۱۷۰ اسطرح لکہا ہے رچرڈ اول ملقب بہ شیر دل سال پیدایش
۱۱۵۷ء - سال جلوس ۱۱۸۹ء - سال وفات ۱۱۹۹ء ریچرڈ نے باپ کے مرتے
ہی نارمنڈی سے انگلستان مین آکر ویسٹ منسٹر مین اپنے سر پر تاج رکہوایا (یہان
اس سکٹس کے بادشاہ اسبرٹ نے عیسائی ہوکر اپولو دیوتا کا مندر جو قدیم زمانہ
مین اہل یونان و روم اُسکو مانتے اور بلاغت اور نظم اور نغمہ اور طب وغیرہ کا
موجد اور سورج کا دیوتا سمجہتے تہے توڑوا کر پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا
بنوا دیا چنانچہ اب بہی ہے اور ویسٹ منسٹر ایبی اُسکا نام ہے اور ڈائنا دیبی کے
مندر کی جگہہ بہی جسے اہل روم چاند سے نسبت دیتے تہے پلوس حواری کے

نام کا گرجا بنگیا دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۰) اس رچرڈ بادشاہ کو انگلستان پر حکمرانی کرنے کی تمنا نہتی بلکہ اُسکے دلمین یہہ جوش تہا کہ مُلک کنعان پر جاکر میدان جنگ مین اپنا جوہر دکہاے - چنانچہ تخت پر بیٹہتے ہی اُسنے اس مہم کیواسطے روپئے بہم پہونچانے کی تدبیرین نکالین اسی دُہن مین اپنے باپ کا جمع کیا ہوا روپیہ صرف کیا اسی اُمنگ مین منصب اور لقب بیچے اور اسی شوق مین اسکا ٹننڈ کو جسے اسکے باپنے بڑی مشکل سے مطیع کیا تہا دس ہزار مارک لیکر رسم اطاعت سے بری کردیا (مارک سات روپے بارہ آنے کا اور سی کین کچہہ کم پانچ روپئے کا ہوتا تہا) پہلا سکہ ملک اطالیہ سے وہ لوگ لاے تہے جو کنعان پر جہاد کرنے کو گئے تہے (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۶)

اس بادشاہ کے عہد مین یہودیون پر بڑا ستم ہوا اُس زمانہ مین یہی لوگ روپیہ کا لین دین کرتے تہے اور بہت سود لیتے تہے اس سبب سے ہر ایک کو اُن کے لوٹنے کا لالچ آتا تہا - یہہ قوم ملک فرانس سے تلوارون کے زخم اور کوڑونکی مار کہاکر نکلی تہی اور انگلستان مین بہی اسی دن کے پیش آنے سے ڈرتے تہے مشہور ہے کہ دودہ کا جلا چہاچہ کو پہونک پہونک پیتا ہے اسیواسطے رچرڈ کے تاجداری کے دن پیشکش بہاتحفے لیکر گرجا مین پہونچے عوام الناس اُنکو دیکہکر افروختہ ہوگئے اور خبر اوڑادی کہ بادشاہ نے اُنکے قتل کا اشتہار دیا ہے پہر تو یہودیونکا ایک ایک گہر جلایا گیا اور اُنکا اسقدر خون بہایا گیا کہ بازارونمین چلنے والونکا پانو پہسلنے لگا قلعہ یارک مین اس سے بڑہ کر ظلم ٹوٹا اور وہ حال گزرا کہ اُسکو سنکر روح پر صدمہ ہوتا ہے پانسو یہودی بی بی بچون سمیت وہان پناہ گیر

ہوئے تھے کہ شہر والون نے اُنکو گھیر لیا یہودیون نے ہرچند روپئے پیش کئے
اور منت وسماجت کی مگر ظالمون نے ایک نہ سنی آخر مجبور ہوکر اُنھون نے پہلے
اپنا مال ومتاع آگ مین ڈالا پھر اہل وعیال کو اپنے ہاتھہ سے ہلاک کیا اور
اسکے بعد ایک دوسرے کو مار کر مر رہے چند یہودیون نے قلعہ کے دروازے
کھولدئے اور امان مانگی مگر بیرحمون نے جھپٹ کر اُنکو بھی تہ تیغ کر ڈالا - اسیطرح
اور کئی شہرون مین یہودی قتل ہوے اور قاتلون نے کچھہ سزا نہ پائی لوٹ کا
مال رچرڈ شیر دل کے ہاتھہ بھی آیا - اسکے بعد رچرڈ اور فرانس کے بادشاہ
فلپ آگسٹس نے ملک کنعان پر یورش کرنیکے واسطے اپنی فوجین برگنڈی
کے میدان مین جمع کین اور یہہ لشکر ایک لاکھہ شمار مین آیا (وہ لوگ جو یورپ
سے ملک کنعان پر چڑھائی کرتے اپنی اپنی صلیب کے رنگ سے پہچانے جاتے
تھے یعنے انگریز سفید صلیب رکھتے تھے اور فرانسیس سُرخ اور بلجیم والے سبز
اور جرمنی کے رہنے والے سیاہ اور اہل اطالیہ یعنے اٹلی والے زرد (دیکھو
تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۷) اس مقام سے دونون بادشاہ ساتھہ روانہ
ہوکر شہر لئون مین پہونچے اور وہان سے یکم جولائی سنہ ۱۱۹۰ع کو الگ ہوکر جزیرہ
صقلیہ مین پھر جا ملے موسم سرما دونون نے وہین بسر کیا اور رچرڈ نے وہانکے
بادشاہ سے بجبر اپنی بہن کا جہیز واپس لیا اس جزیرہ کے اندر خفیف باتون مین
رچرڈ اور فلپ مین رنجش پیدا ہوگئی یہان سے چلکر رچرڈ نے جزیرہ قبرس
مین توقف کیا اور ناوار کی شہزادی بیرنگیریا سے شادی رچائی پھر اس
جزیرہ کو فتح کرکے وہان کے بادشاہ آئیزک یعنے اسحاق کو گرفتار کرلیا اور جہاز

کی بیڑیان پہناکر زندانمین ڈالدیا غرض اسیطرح رچرڈ بارہ مہینے کے بعد شہر عکا
پر پہونچا اُسوقت بہی عین معرکہ کا مقام تہا اور دو لاکہہ سپاہی جو زیر فصیل عکا
کام آچکے تہے اُنکی قبروں سے ہنگامے کی گرمی عیان تہی شہر کے گرد جو پہاڑ تہے
اُنپر سے مسلمانونکا بادشاہ صلاح الدین لشکر محاصرین کے سب حرکات دیکہتا تہا
اگرچہ فلپ شاہ فرانس پہلے ہی سے لشکر مین موجود تہا مگر فریق ثانی کو مہر رچرڈ
شیردل کے جا ملنے سے پیدا ہوا اُسکے پہونچنے کے چند روز بعد شہر عکا فتح ہوگیا
اور محصورین نے دروازے کہولدئے اُسوقت فلپ نے بیماری کا بہانہ کرکے
اپنے ملک کا رستہ لیا اور چلتے وقت شاہ انگلستان یعنے رچرڈ سے یہہ عہد کیا
کہ وہان پہونچکر تیرے علاقہ پر تصرف نہ کرونگا رچرڈ جہادیون کو عکا سے یافا
کیطرف لیگیا اور راہ مین صلاح الدین سے جو مارج ہوا تہا لڑتا بہڑتا یروسلم کی
فصیل تک جا پہنچا لیکن لڑائی اور بہوک اور بیماری سے اُسکا لشکر بہت
گہٹ گیا تہا اور رہا سہا نفاق اور آپسکے حسد سے جی چہوڑے ہوے تہا اِس
سبب سے اُسکو اولٹا پہرنا پڑا جس چیز کی تمنا مین شاہی فرائض کو چہوڑ کر
رعایا سے منہ موڑا تہا وہ فقط جلوہ دیکہا کر رہگئے اور اُس تک رسائی نصیب نہوئی
غرض تیسرا جہاد بہی طے ہوا اور رچرڈ نے نوین اکتوبر ١١٩٢ع کو وطن کی راہ لی
خلیج وینس کی شمالی ساحل پر پہونچکر رچرڈ کا جہاز ٹوٹ گیا یورپ کے اکثر بادشاہ
اُسکے دشمن تہے اُنسے بچکر نکلجانے کیواسطے اُسنے زایرونکا لباس اختیار کیا
اور ہیو سوداگر اپنا نام رکہا (بیت المقدس کے زایرونکا لباس یہہ تہا کہ
ٹوپی کے گوشہ مین سیپ اور گہونگہے لٹکا لیتے تہے اور پاؤن مین فقط چپل اُنکا

تیسرا جہاد

لیئے تھی یا تہہ مین ایک لکڑی رکھتے اُسکے سر پر لوہے کی سام ہوتی تھی اور دوسرے سرے پر کھجور یا اور
کسی درخت کی ٹہنی لگی رہتی تھی (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۱) شہر وانا تک پہونچکر جرڈ
کا راز فاش ہوگیا اور اُسکے لشکر کی ڈیوک لیو پولڈ نے جو اُسکی ہاتھ سے تنگ تھا گرفتار کرلیا مثنوی

بود سر فتح سراسر جنون
عندهم الغیب فهم یکتبون
جادوگرش بود شرار ناصیہ

ناصیة كاذبة خاطئة
کرد ستم گشت گرفتار حیف
فاعتبروا يا اولي الابصار حیف

غیر خدا نیست نصیر و معین
انی لکم منه نذیر مبین
بود دران راه زکوس رحیل

شور فقد ضل سواء السبیل
شد ہمہ مصلوب صلیبی قشون
حزب الشيطان هم الخاسرون

پیکر انصار نصاری زبون
لکنہ ولا انفسهم ینصرون
فدیہ نکا نست گروہ لئیم

ہیچ و فدیناه بذبح عظيم
خاسر و مغلوب سجال تبہ
خاشعة عاملة ناصبة

شد ہمہ بر باد متاع قدیم +
ہان و زرع و مقام کریم
چند برین دولت دنیا غرور

الا الى الله تصير الامور
منکر اسلام نگوید کنون
هيهات هيهات لما توعدون

لعنت حق طوق گلوہای دون
بل الى الاذقان فهم مقمحون
زندہ ولا نند بہر رنج و کین

انشاء الله من الصابرين
نیست جز اسلام پسندیدہ دین
فلا تكونن من الممترين

پیش اسلام نصاری نگون
ان حزب الله هم الغالبون
حاصل کفر است عذاب مهين

ازلفت الجنة للمتقین
ہان قدمی در رہ دین قویم
بسم الله الرحمن الرحيم

مشربت آن کہ پرست جام خم
از منی اكملت لكم دينكم
یورپ کے ملکون مین پانچ درجے

امیر ہونے کے ہین یعنی ڈیوک اور مار کوئیس اور ارل اور وائی کونٹ اور بیرن ڈیوک لقب ہے سب
سے اعلے درجے کے امیرونکا خطاب ہے اور شہزادون کو بذریعہ فرمان شاہی عطا ہوتا ہے مگر
براعظم یورپ مین بعض ریاستون کے فرمانروا بھی ڈیوک کہلاتے ہین اصل مین یہ لفظ

سب لوگ انگلستان مین ۳ درجے کے ہین اول نوبل مین یعنی امراء دوم جنٹل مین یعنی شرفا سوم یومین یعنی زمیندار و کسان وغیرہ دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۳ –

لاطینی زبانکا ہے اور سر دار اُسکے معنے ہین ڈیوک کی بی بی ڈچس کہلاتی ہے (دیکھو تاریخ ایضاً صفحہ ۶۰) اِس ڈیوک آسٹریا نے پہلے شیردل کو زنجیرون سے جکڑا ایک قلعہ مین قید رکہا پہر چہہ لاکہہ روپیہ کے عوض جرمنی کر شہنشاہ ہنری ہشتم کے حوالہ کیا اُسنے لیکر قلعہ ٹرل مین ڈالدیا (ظاہر ایہہ سب آفتین رچرڈ پر مسلمانون سے لڑنے سبب خدا نے بہیجین اب رچرڈ کو اپنے اُس ناروا جرأت سے ندامت ہوئی ہوگی) غرض جب رچرڈ کا کہوج لگ گیا تو بڑی حجت و تکرار کے بعد اُسکا فدیہ مقرر ہوا اور وہ دیکہو ۱۱۹۴ء مین رہا ہوا یہ کل روپیہ انگلستان کی رعایا کے سر پڑا اور فرانس کی لڑائیون مین اُسکی زندگی بہی تمام ہوگئی جب اُس بادشاہ کا کام تمام ہوا تو وہ اپنی باپ کی پائنتی فونٹ وراڈ مین دفن کیا گیا اور اُسکا دل اُسکی وصیت کے موافق رُوآن کے باشندون کو دیا گیا انتہی۔

انگلستان مین دلکو بعد مرنے کے بہیجنا اکثر دستور تہا چنانچہ جب اسکاٹلنڈ کا بادشاہ رابرٹ بروس ۱۳۲۹ء مین مرگیا تو اپنے ایک امیر لارڈ ڈگلس کو یہ وصیت کر گیا اور قسم دیگیا کہ میرا دل ارض مقدس (یعنے یروسلم) مین دفن کرنا ڈگلس ایفائے وعدہ کے واسطے جہاز پر سوار ہوکر کنعان کو روانہ ہوا مگر ملک اسپانیہ (یعنی اسپین) مین کفار کے ہاتہ سے لڑائی مین مارا گیا اِس جانباز نے موت کو سر پر دیکہکر چاندی کی ڈبیا جسمین رابرٹ کا دل تہا ترکون کے لشکر کیطرف پہینکی اور کہا کہ اسے بہادر دل جسطرح تو معرکون مین بڑہ کر رہا بڑہا چلا جا ڈگلس تیرے ساتہ ہوگا یا جان دیدیگا یہ کہا اور ساتہ ہی مخالفون کے لشکر مین گہس گیا لڑائی ختم ہونیکے بعد ڈگلس کی لاش پڑی ہوئی ملی اور وہ چاندی کی ڈبیا اُسکی چہاتی سے لگی پائی انتہی (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ

مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱ء صفحہ ۲۴۳) اُن دنون اسپین مین اسلامی سلطنت تہی
چنانچہ اسی تواریخ سلطنت انگلشیہ کے صفحہ ۱۱۰ مین لکہا ہے کہ اُسوقت انگلستان کے طلبا
اسپین مین جاکر مسلمانون سے طب اور ریاضی سیکہتے تہے انتہی۔ ۱۱۱۸ء مین ایک گروہ
عیسائی مجاہدونکا نکلا یعنے ٹمپلر یہ بڑا جنگی گروہ تہا یہ لوگ اپنی زرہ پر ایک سنجاف چغہ
سرخ رنگ کا پہنتے تہے اور اُسکے داہنے شانہ پر سفید کپڑے کا ہشت گوشہ صلیب نسی
لیتے تہے یہ ٹمپلر اسواسطے کہلائے کہ جو عیسائی ملک کنعان مین زیارت کے واسطے
جاتے تہے اُنکی حفاظت اور حمایت کے لئے شہر یروسلم مین ہیکل یعنے عبادتخانہ
کے قریب ایک محل کے اندر کچھہ راہب رہا کرتے تہے چونکہ عبادتخانہ کو ٹمپل کہتے
ہین اور یہ لوگ اُسکے پاس رہتے تہے اسلئے ٹمپلر یعنے ہیکل والے لقب ہوگیا اور
وہی اس فرقہ کے بانی ہوئی (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۶) ۱۲۶۵ء
مین شاہزادہ اڈورڈ اول ملقب بہ دراز ساق ہنری سوم کا بیٹا جہادونمین شامل ہوکر
ملک کنعان کو چلا گیا (تاریخ ایضا صفحہ ۱۰۹) وہان کسی ترک نے اُسکو زہر کا بجہا ہوا
خنجر مارا مگر اُسکی بی بی الینر نے زخم کا زہر چوس لیا یہ شہزادہ کنعانمین فقط اٹھارہ
مہینے ٹہرا اور کئی ہلکی ہلکی لڑائیان لڑا انتہی (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۹۲)
واضح ہو کہ بادشاہان انگلستان کا حال بہ نسبت اور ملکون کے بادشاہون کے عجیب و
غریب ہا ہے چنانچہ اسی تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع
سرکاری لاہور ۱۸۷۱ء صفحہ ۲۳۴ مین ہنری ہفتم کا حال لکہا ہے یہ بادشاہ سنہ ۱۵۰۹ء
مین مرا اپنی سلطنت کے دنونمین اپنے شہزادی ایمن کی جو بارہ برس کی تہی فرانس کے
مقابلہ مین کمک کی مگر اُس سے یہ شرط کرلی کہ اس مدد مین جو روپیہ صرف ہوگا اُسکی

کہ حالت مین شہزادی اپنے دو قلعہ میرے حوالے کر دے اور پھر بے اجازت کسی سے نکاح نکرے غرض شہزادی کی امداد کے واسطے فوج فراہم کرنیکے لئے انگلستان کی رعایا پر ٹیکس لگایا گیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۲۴)
اب دیکھئے کہ اس کمک کے معاوضہ مین دو قلعے شہزادی سے ٹہرالے تہے تو بہی رعایا پر ٹیکس لگایا گیا اسی لئے مؤرخ لکہتا ہے کہ روپیہ ہنری کا دین و ایمان تہا پہر (ایضاً صفحہ ۲۲۵) پہر یہ کہ اس بادشاہ کی ذات مین لالچ بڑا عیب تہا (ایضاً صفحہ ۲۲۴) پہر لکہا ہے کہ ہنری آٹہوان جو ۱۵۴۷ء تک بادشاہ انگلستان تہا ظالم فرمانروائی مین ظالم مذہب مین ظالم اپنے خاندان مین تہا (ایضاً صفحہ ۲۳ و تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتہہ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۰۲) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۱ مین فرماتے ہین کہ ۱۵۰۹ء مین آٹہوان ہنری تخت پر بیٹہا یہ بادشاہ بڑا لنودی اور ظالم تہا یہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینے اپنے غصے کے وقت کسی مرد کو اور شہوت کے وقت کسی عورت کو نہین چہوڑا انتہی (از مؤید الاسلام اردو ترجمہ کتاب جان ڈیون پورٹ مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۱۷) اور رچرڈ دوم نے جو ۱۳۹۹ء مین سلطنت سے معزول ہوا قلعہ ونڈسر کی تعمیر مین معمارون اور مزدورون سب کو بیگار مین پکڑ کے مفت قلعہ بنوایا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۳۱) اگرچہ اُس وقت مین گہسیارہ آٹہہ پائی اور مزدور ایک آنہ اور ٹہیکہ بہی ایک آنہ چار پائی اور معمار دو آنہ پاتا تہا (ایضاً صفحہ ۲۴۹) تو بہی اس بادشاہ سے نہ دیا گیا پہر لکہا ہے کہ انگلستانی سیکسن بادشاہون کی خصلتین ایسی خراب تہین کہ اُن مین جو اچہے سے اچہے بادشاہ ہوئے ہین وہ بہی شراب خواری اور سخت عیبون سے خالی نتہے اُنکے عہد مین قتل اور چوری

کی وارداتین اکثر ہوتی رہتی تہین اور مجرمونکے واسطے جرمانے مقرر تہے اور
آزادونکا خون بہا جو اُنکی حیثیت کے موافق ہزار روپیہ سے تین ہزار روپیہ تک
معین تہا ورگلڈ کہلاتا تہا جب کسی پر قتل کا جُرم ثابت ہوتا تہا اُس سے مقتول
کا ورثا اُسکی بیوہ یا وارثون کو دلوایا جاتا تہا (ایضاً صفحہ ۷۸) اور اڈورڈ سیوم
جو ۱۲۷۲ع مین بادشاہ ہوا اسکے عہد سے پہلے یہہ رسم تہی کہ جب کوئی بادشاہ
سفر کو اوٹہتا تہا تو غلہ اور مواشی اور دانا اور چارا اور گہوڑا اور گاڑی غرض
جو کچہہ اُسکو یا اُسکے لشکر کو درکار ہوتا شاہی افسر رعایا سے بجبر لیتے تہے
اور یہہ دستور اسکے وقت مین یہانتک بڑہگیا کہ عوام الناس کو پکڑ کر فوج بحری
و بری مین بہرتی کر دیتے تہے اور سوداگرون کے جہازونسے لڑائی مین کام
لیتے تہے (ایضاً صفحہ ۲۲۱) اور ولیم دویم ملقب بہ روفس جو ۱۰۸۷ع مین
بادشاہ ہوا بیگانہ مال تاکتا تہا اور رعایا کو لوٹتا تہا زیلیف نام ایک اوباش
پادری اُسکا کارپرداز اور دمساز ہوا جسوقت جزیرہ صقلیہ سے نار وے تک
کل یورپ کے لوگون کو بیت المقدس جانے اور حضرت عیسیٰ کا مزار ترکونکے
قبضہ سے چہوڑا لینے کا جوش پیدا ہوا اور بڑے بڑے دلاور اس مہم کے جانے پر
تیار ہوگئے ایک بڑے امیر رابرٹ نے ۱۰۹۶ع بہی اُسی اُمنگ مین دس ہزار مرک
کے عیوض پانچ برس تک اسی ولیم کو صوبہ میین اور صوبہ نارمنڈی
پر حکمرانی کا اختیار دیا تہا ولیم نے بے تامل یہہ امر قبول کرلیا اور انگلستان
کی رعایا کے گلے کا لگر یہا لی کور وپیہ پہنچایا شہزادہ اڈگار بہی فرانس والونکے
ساتہہ اس مہم پر گیا تہا انتہی (ایضاً صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷)

تاریخ سلطنت انگلینڈ صفحہ ۵۶

۵۳
مطبوعہ مطبع ... صفحہ ۳۵

ارل باسٹر اور گاین نے جہاد کے ارادہ سے فوج کثیر جمع کی تہی مگر روپیہ تہا اُسنے
بہی اپنی تمام سلطنت کو ولیم رُدفس کے پاس رہن رکہا اور رُدفس نے اسکو روپیہ
دیکر قصداپنا عمل بٹہلانے کا اُن اضلاع مین کیا جو ارل موصوف اُسکے حوالہ
کر گیا تہا لیکن ایک اتفاق ایسا واقع ہوا کہ اُسکی تدبیرین عملین نہ آئین
سر والٹر ٹرل نیو فورست مین ایک ہرن کو تیر مار رہا تہا اتفاقاً وہ تیر ایک درخت
سے اوچٹ کر بادشاہ یعنے (رُدفس) کے دل پر لگا بمجرد لگنے تیر کے وہ مردہ زمین پر
گرا اور والٹر ٹرل جو نادانستہ موجب اُسکی قضا کا تہا کشتی پر سوار ہو کر فرانس
کو بہاگ گیا اور وہان سے اہل جہاد مین شامل ہوا (از تاریخ انگلستان مصنفہ
گولڈ اسمتہ صفحہ ۲۶) یہہ عجیب بات ہے کہ مسلمانون کے مخالف کو قتل کیا اور
پہر آپہی مسلمانون سے لڑنے گیا ان بادشاہون یورپ نے اس امید سے کہ
ایشیا مین ہم کو مکانات تجمل و آسایش کے ہاتہہ لگین گے اپنی جائداد و اسباب
کو فروخت کر ڈالا تہا (ایضاً تاریخ گولڈ اسمتہ صفحہ ۲۶)
پہر لکہا ہے کہ کہانے کے بعد شراب کا دور چلتا تہا اور یہانتک رہتا تہا کہ بادشاہ بہی
بہی مدہوش ہو جاتے تہے (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۸۲) پہر لکہا ہے کہ ہنری
پنجم جو ۱۴۱۳ء مین تخت نشین ہوا ابتدا مین ایسا اوباش تہا کہ وہی سبب
اسکی جوانمرگی کا ہوا (ایضاً صفحہ ۲۷۶) اڈورڈ چہارم جو ۱۴۶۱ء مین تخت نشین
ہوا اس بادشاہ مین بڑا عیب یہہ تہا کہ نفسانی خواہشون مین آلودہ رہتا تہا
اسکی شہوت پرستی سے کتنے ہی اچہے اچہے خاندانون کے ناموس مین فرق
آیا وہ زرق و برق پوشاک پہنے اور نفیس غذائین کہانے اور قیمتی شرابین

پہنے پر غش تہا (ایضاً صفحہ ۲۰۴) جان ملقب بہ سنس لیٹر یعنے بے زمین جو ۱۱۹۹ع مین
تخت پر بیٹہا اس بادشاہ مین کوئی خوبی نتہی بزدلہ ایسا تہا کہ غیرت اُسکے پاس
نہ پہٹکتی تہی اور جہوٹ بولنے مین اُسکو ذرا شرم نتہی وہ اُس اوباشی کے زمانہ مین
سب سے زیادہ بدکار اور بیوفا قوم مین سے پرلے درجے کا بیوفا تہا۔ اُسکا چہرہ
ہی اُسکے نفس کی برائی کی گواہی دیتا تہا۔ اسی بادشاہ کا تاج وآش کے
ساحل پر رگ مین بہہ گیا تہا (ایضاً ۲۱۰) اس سبب سے اسکے بیٹے ہنری سیوم
کے سر پر تخت نشینی کیوقت تاج کیجگہہ سونے کا ایک سادہ حلقہ رکہا گیا تہا اور ہوا
خواہان دولت کو ہدایت ہوئی کہ اس تاجداری کی خوشی مین مہینا بہر تک سفید
پٹی سر سے باندہے رہین (ایضاً ۲۱۲) اڈورڈ اوّل جو بیت المقدس کی جانب
ترکون پر جہاد کرنے گیا تہا بیرحمی اور کینہ وری اور ہوس کچہہ اُسی سے مخصوص
نہین ہے بلکہ یہہ باتین خاندان پلینٹ جنٹ کے کل ابتدائی بادشاہون کے
خمیر مین داخل تہین (ایضاً صفحہ ۱۹۹) جس شہر مین بادشاہ ہم مذہب رعایا ہو وہان باوجود
اختلاف بعض عقاید عبادت مین کچہہ خلل واقع نہین ہوتا لیکن جان کے عہد
سلطنت مین چہہ برس یعنے ۱۲۰۸ع سے ۱۲۱۴ع تک مُلک مین کہین عبادت نہوئی
عبادتخانون کے دروازے بند رہے اور وہان کے گہنٹے بیکار لٹکے رہنے سے زنگ
آلود ہوگئے ولیون کی مورتون پر سے سیاہ کپڑا نہ اُٹہا یعنے کسی نے جاکر اُنکا منہ نکہولا
انتہی (ایضاً صفحہ ۲۰۱) اور تاج شاہی گرو ہوجانا تو انگلستان مین باوجود ایکہی تاج
ہونیکے اکثر دستور تہا چنانچہ اڈورڈ سیوم نے فرانس کی لڑائی کا سامان سارے
مُلک کا اُون اور ٹین کہ یہی اون دنون انگلستان کی بڑی تجارت تہی ضبط

کرکے اور تاج اور زیور شاہی گرو رکہکر کیا تہا (ایضاً صفحہ ۲۱۲) اسی بادشاہ کے
وقت سے انگلستان مین توبین اور بندوقین رایج ہوئین اور فرانس کی لڑائیون مین چلین
(یعنے ۱۳۴۶ع مین دیکہو ایضاً صفحہ ۱۴۲ سطر ۲) اور اسکے بعد (ایضاً صفحہ ۲۱۴ و ۲۲۲
مگر مسلمانون مین توپ کی ایجاد ملک شاہ سلجوقی کے حکم سے جو ۴۶۳ھ سے ۴۹۳ھ تک
بادشاہ رہا (سیر الاسلام صفحہ ۱۷۳) باتفاق مورخین روم و انگلستان وغیرہ ثابت
ہے اور توپ لفظ بہی ترکی ہے اسکے معنے فوج (از غیاث اللغات) اور کتاب جبالکے
مطبوعہ ۱۲۸۶ ہجری صفحہ ۳۴۸ مین یہہ لفظ بزبان ترکی بطلاے جہلہ لکہا ہے یعنے ظرف
اور انگلستان مین توپین ۱۳۴۶ع مین چلین تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۴۷) اور
اسکاٹلینڈ مین توپون کی بنیاد ۱۴۶۰ع مین ہوئی (ایضاً صفحہ ۳۲۶ و ۳۴۳) اور
تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین جو پادری السٹ صاحب کی تفسیر سے
لکہی گئی مطبوعہ اکتوبر ۱۸۷۸ع صفحہ ۱۶۱ مین لکہا ہے انکے منہ سے آگ دہوان
گندہک نکلتی تہی یہہ اشارہ ہے آگی لڑائی کے اسباب پر کیونکہ انہین ایام مین
توپخانہ اور بارود گولہ کی لڑائی دنیا مین ایجاد ہوئی تہی اور مسلمان اسی سے
جنگ کرتے تہے انتہی یعنے ۱۰۵۵ع مین جبکہ طغرل بیگ بغداد سے نکلا دیکہو تفسیر
مذکور صفحہ ۱۶۰ سطر ۱۴)
اور ہنری ہفتم نے فرانس کی مہم کیواسطے شاہی زیور گرو رکہا اور رعایا سے بجبر
روپیے قرض لئے (ایضاً صفحہ ۲۷۱) بڑے بڑے تاجر امون کی رت کرتے تہے یہانتک
کہ بادشاہون کو بہی اس سے عار نہی (ایضاً صفحہ ۲۸۴) غرض ایک تو نصرانی
قومونکی یہہ کیفیت دوسرے پاپاے روم کیطرف سے ترغیب اور تحریص بشدت

کہ اسکے واسطے مغفرت نامے لکھہ دینے کا دستور اُسیوقت سے قایم ہوا جبکہ نصرانی
فوجین بیت المقدس پر مسلمانون کے مقابلہ مین چڑہائی کر رہی تہین چنانچہ
تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۶۰ و ۳۶۱ مین لکہا ہے کہ کلیسیاے روم کے مقتدی
پرگٹری یعنے برزخ کی سزا کا اعتقاد رکہتے ہین اولیا کو اس عذاب سے محفوظ
سمجہتے ہین اور اُنکے حسنات اسقدر وافر جانتے ہین کہ اگر اُنمین سے کچہہ کسی گنہگار
کو ملجاوین تو وہ بہی عذاب برزخ سے نجات پا سکتا ہے چونکہ اُنکے گمان مین بہشت
کی کنجیان پوپ کے ہاتہہ مین ہین (متی ۱۶ باب ۱۹ اور ۱۸ باب ۱۸ اور
دوسرے قرنتیونکا ۲ باب ۱۰) اسواسطے وہ اُنکے نزدیک اولیا کے حسنات گنہگارون کو
خواہ مردہ ہون خواہ زندہ دلوا سکتا ہے اُنکے یہان اس بخشش کا طریق یہہ تہا
کہ پوپ یا اُسکے وکیل ایک کاغذ یا جہلی پر مغفرت نامہ لکہدیتے ہین اور لوگ
اُن اسناد کو لیکر یہہ سمجہہ لیتے ہین کہ ہمنے برزخ کے عذاب سے نجات پائی ــ ایسی
اسناد دیکر روپیہ لینا یعنے مغفرت نامونکا فروخت کرنا پوپ اُربن دویم نے
اُسوقت ایجاد کیا تہا جبکہ یورپ کے عیسائی مُلک کنعان پر چڑہائی کرنے اور
بیت المقدس کو مسلمانون کے قبضے سے چہڑا لینے کی دُہن مین لگے ہوے تہے
انتہی تمت کلامہ
یہہ اند لجنس یعنے مغفرت نامے پوپ کیطرف سے تیار ہوکر جابجا شہر شہر قصبہ
گانو گانو راہبون کے ہات فروخت کیواسطے بہیجدئے جاتے ان کو دیکہکر اور
واعظون کی زبانی اُس جہاد کی فرضیت معلوم کرکے اور لوٹ سلب کے لالچ سے
اور نجات کی خوشی سے جو مغفرت نامون مین موعود تہے ساری فوجین جوش مین

آئین اور صلیب دار مجاہدین مین شامل ہونا ہر شخص سنے دنیا و دین کی فائدہ مندی بیقین کرلی

واضح ہو کہ راہب جیسے درویش یہہ رومن کاتہولک وغیرہ عیسائیون مین ایک درجہ دینی خادمونکا ہے اور دوسری قسم والے اسقف کہلاتے ہین جو ایک یونانی لفظ کا معرب ہے انگریز اسے لارڈ بشپ اور ہندوستانی لاٹ پادری کہتے ہین سب سے بڑا مرتبہ اسقف کا ہوتا ہے اور پوپ جسکے معنے باپ روم کے اسقف کا خطاب ہے اور اُسکو رومن کاتہولک عیسائی اپنا شیخ الملة سمجھتے ہین اُسکے بعد قسیس ہے اور قسیس کے بعد خادم انگریزی مین آرکبشپ اور پریسٹ اور ڈیکن کہتے ہین دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۰ اُنکے سوا پوپ کی کونسل مین جو ستر پادری ہوتے ہین اُنمین سے ہر ایک کو کارڈنل سمجھتے ہین اور پوپ کی وفات کے بعد اُنہین مین کا ایک پوپ ہو جاتا ہے (ایضاً صفحہ ۲۰۵)

اندلجنس گناہونکی معافی کی ایک سند ہوا کرتی تہی جسکا یہہ مضمون تہا اے فلانے ہمارا خداوند یسوع مسیح تجہپر رحم کرے مین حواریونکی نیابت کے اقتدار سے جو مجہہ کو سپرد ہوا تجہکو کلیسیا کی اُس ملامت اور الزام اور تکلیفات سے جنکا تو مستوجب ہوا ہے بری کرتا ہون علاوہ اسکے اُن تمام زیادتیون اور تقصیرون اور گناہون سے جو تجہہ سے سرزد ہوئی ہین کیسی ہی کیون نہ بڑی ہون اور کسی سبب سے وقوعمین آئی ہون اگر وہ ساری خطائین پوپ ہمارے مقدس کی معافی کے لئے رکہی گئی ہون مین ساری نالیاقتی کے نشان اور بدنامی

داغ جو تجہپر اسوقت تک ہوئی ہون مٹاتا ہون اور اُن تکلیفات کو جو تو اعراف
مین پاوے ہین دور کرتا ہون کلیسیا کے تمام سکرمنٹ مین تیرا حصہ بنا قایم کرتا
ہون اولیاؤن کے گروہ مین تجہہ کو شامل کرتا ہون اور اس پاکی و نیکنامی
مین جو اصطباغ پانیکے وقت تجہہ کو حاصل تہی پہر داخل کرتا ہون پس مرنیکے
وقت سب دروازے جس سے گنہگار رنج و سزا مین داخل ہون تیرے لئے
بند ہوجاوین اور اسکے بدلے خوشی اور عیش کا دروازہ جو بہشت کو جاتا ہو
تیرے واسطے کہولا جاوے اور اگر توبہت برسونکے بعد مرے تو یہہ معافی تیری
زندگی کی آخر ساعت تک قایم رہیگی باپ اور بیٹے اور روح القدس کے
نام سے آمین دستخط فرانرجان ٹٹزل کمیشنری

جب نصرانی بادشاہون نے اپنے اپنے مُلک بیچکر بیت المقدس پر چڑہائی کی
اور کامیاب نہوے تب پاپا صاحب نے اس مہم کیواسطے بہشت کو بیچنا شروع
کیا کیونکہ زمینی املاکین بک گئین تہین اب آسمانی املاک بیچنا ناگزیر ہوا یہہ
دنیاوی بادشاہان نصارا رچرڈ شیر دل اور رابرٹ وغیرہ نے اپنا مُلک جسپر
وہ قابض تہے اس مہم کیواسطے جب بیچا تو دینی بادشاہ رومی پاپا نے بہی بہشت
کو جسکی کنجی وہ اپنے پاس رکہتے ہین بیچنا شروع کردیا مطلب یہہ نہ دُنیا اُنکے پاس
رہی نہ دین رہا سبحان اللہ یہوداہ اسکریوطی نے تو تیس ۳۰ روپے پر حضرت عیسیٰ
کو بیچا تہا (متی ۲۷ باب ۹ ذکریاہ ۱۱ باب ۱۲ و ۱۳) مگر عیسائیون نے لاکہون
کروڑون روپے بہشت کو بیچکر حاصل کرلئے گویا اُس تیس ۳۰ روپے کا سود
بڑہتے بڑہتے اتنی دولت جمع ہوگئی یا یہہ کہ یہوداہ اسکریوطی نے جس مکین کو

تیس روپئے پر بیچا تہا اُسکے مکان کو پاپا صاحب نے لاکہون روپے لیکر بیچڈالا گویا تین
پر یہودا نے حضرت عیسی کو چین لینے نہ دیا اور آسمان پر پاپا صاحب نے
اُس زمانہ مین انگلستان کے کل باشندے بڑے دن کو بادشاہ سے فقیر تک
عجیب عجیب لباس پہنکر اور چہرے لگاکر بہروپئے بنجاتے تہے اور جن لوگونکو
چہرے میسر نہوتے وہ اپنا منہ ہی کالا کرلیتے تہے اور بعض اوقات اسی ہیئت سے
گرجا مین نماز کیوقت ہی چلے جاتے تہے یہہ لوگ بیشتر بکریوں اور ہرنون اور
سانڈون کے چہرے پہنتے تہے اور اکثر بدنپر کہالین ہی پہن لیتے تہے تاکہ پورے
حیوان نظر آئین (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۵۰۴) لوگ کہا کرتے تہے کہ اب
نٹی کی آڑ مین شکار کہیلتے ہین اور خانقاہین بنرلہ چکلون (یعنے کسبی خانون)
کے ہین (ایضاً صفحہ ۲۷۳) اُس زمانہ کے لوگون کی طبیعت مین جادو اور
نجوم اور اکسیر کے توہمات باطل بہت ہی سمائے تہے جاہلونکا یہہ عقیدہ تہا
کہ علوم و فنون مین جو باتین نئی نکلتی ہین اُسمین شیطان کی مدد کو بڑا دخل ہے
(ایضاً صفحہ) فلپ ملانگتہن نامی ایک مشہور مصلح مذہب عیسوی نے کہا
کہ لڑکپن مین مین نے سُنا کہ واعظ لوگ انجیل کو چہوڑ ارسطو کی دانائیون کا
وعظ کرتے تہے (ہندی تواریخ کلیسا چہاپہ سبسٹ مشن صفحہ ۱۶۳) ان سب
نادرستیونکا سبب ظاہر ہے کہ کنٹ کا بادشاہ ایتل برٹ اپنی ملکہ برتا کی
سعی سے عیسائی ہوگیا اور بادشاہونمین سب سے پہلے یہہ دین اسی نے
اختیار کیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳) پس انگلستانمین اس مذہب کی
پہلی ہی بنیاد ناقص ہوئی بسبب اسکے کہ عورتین ناقص العقل مشہور ہین

پس جو صلیب دار عیسائی اس لڑائی سے لوٹ آئے اُنہون نے اپنے مُلک
مین آکر کہا کہ ہم بہت سے تبرکات خوب جانچ کر یروسلم سے لائے ہین یعنے مسیح کی
صلیب کے ٹکڑے اور مسیح کا (گیارہ سو برس بعد) خاص لباس اور وہ ہتہیار
جنسے مسیح کو دُکہہ دیا تہا (یوحنا ۱۹ باب ۳۴) اُس ستارے کی کرن جو پورب
(یعنے فارس) (روسن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۷) کے مجوسیون نے حضرت عیسیٰ کے
پیدا ہونیکے وقت دیکہا تہا (متی ۲ باب ۱۰-۱۲) یروسلم کے گہنٹونکی کچہہ آواز اور
حضرت یعقوب نے جو آسمانی سیڑہی خواب مین دیکہی تہی (پیدایش ۲۸ باب
۱۰-۱۲) اُسکی ایک کڑی اور وہی کانٹا جو پولوس رسول کے دُکہہ دینے کو
رکہا گیا تہا (جسے پولوس نے ۲ قرنتیون کے ۱۲ باب ۷ مین کسی گناہ کی رغبت
اور شیطان کے فرشتہ کو اپنے بدن مین تمثیلاً گویا کانٹا لکہا ہے مگر وہ اُسے
صرف کانٹا ہی سمجہے) اور اُسوقت کے اکثر آدمی ایسی باتون کا یقین کرکے
جن مکانون مین یہہ خیالی اور بے اصلی تبرکات رکہے گئے تہے اُنکی زیارت
کرنے کو جاتے تہے (شعر این غولان بیابان و سرگشتہ ہا + **لاحول ولا قوۃ الا باللہ**
پہر مورخ کلیسیا کہتا ہے کہ یہہ سنکے تعجب سے تم ضرور کہوگے کہ کیا یہہ ہوسکتا
ہے کہ لوگ ایسے بیوقوف ہوجاین مگر یقیناً ایسا ہی ہے کہ اُسوقت ایسی ہی
تاریکی چہا گئی تہی کیونکہ سب لوگ خدا کے کلام کی سمجہہ اور سطر کا فہم کہو بیٹہے
تہے تمت کلامہ از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ مطبوعہ
۱۸۴۹ سنہ صفحہ ۱۶۰) تب یہہ پیشین گوئی جو اکسوا ایک زبور مین ہے پوری ہوئی ہے
کہ وہ جو دغا باز ہے میرے گہر مین رہ نہ سکیگا اور جہوٹہ کہنے والا میری نظر

تلے نہ ٹھیرے گا مین زمین کے سارے شریرون کو سویرے فنا کرونگا تا کہ خداوند کے شہر سے سارے بدکارون کو کاٹ ڈالون (۱۰۱ زبور ۸ و ۷) فرضح ہو کہ ملچیس کے اس کانٹے کو اس حدیث سے مقابلہ کرنا چاہیے **یفر الشیطان من ظل العمر**

ان سب لڑائیونکا حال مفصل گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر مین

اسطرح پر مرقوم ہے

گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر ایل ایل ڈی مطبوعہ لنڈن سنہ ۱۸۶۶ء

یعنے تواریخ واقعات عظیمہ مصنفہ ولیم فرانسس کالیر صفحہ ۱۰۶ – ۱۱۹

یروسلم پر عیسائی مجاہدین کی اوّل چڑہائی سنہ ۱۰۹۶ء

عیسائی مجاہدین نے یروسلم کو لے لیا سنہ ۱۰۹۹ء

سلطان صلاح الدین نے عیسائیون سے یروسلم کو لے لیا سنہ ۱۱۸۷ء

پہر یروسلم عیسائیون کے ہات آیا سنہ [illegible]ء

پہر مسلمانون نے اُسے لے لیا سنہ [illegible]ء

(صفحہ ۱۰۶ – ۱۰۸) مسلمانون کے ہات سے یروسلم بہت تنگ آ گیا اور خلیفہ حکیم تیسرے خلیفہ مصری فاطمہ نے سنہ [illegible]ء مین گرجاے محشر کو گرا دیا اور پاک قبر مسیح کو مٹا دینے مین کچہہ کمی نکی یہہ خلیفہ اپنی عزت ایسی چاہتا تہا جیسے کہ خدا کی تب ترکون نے یروسلم کو لے لیا اور عیسائیون کو جو ہزارون یروسلم کا حج کرنے کو جاتے تہے بہت ستانے لگے کوئی عیسائی شہر مین نہین جانے پاتا تہا جب تک کہ ایک سکہ طلائی محصول نہ دے ۔ سب سے بڑی لڑائی (اس جہاد اوّل مین) مقام دُرلیم پر ہوئی جہان ایک لاکہہ سے زیادہ سوار ترکون کے عیسائیون کے مقابل آے سلیمان

سلطان ترکونکا بہا تھا لیکن عیسائیونکو بہی بہت تہم سفت لیسیا ہین تہی کیونکہ پیاس مارتی جالی
تہین سو لوگ پانی پیتے ہی مر گئے اوسوقت تک جانبکی عیسائی انطاکیہ واقع ملک شام مین پہونچ گئے
اور یہان لڑائی قائم ہوئی عیسائیون نے بڑی جوانمردی دیکہائی اور محاصرہ شہر کا سات مہینہ اور رہا
یہانتک کہ ایک شخص شہر پناہ کے افسر کی دغابازی سے ایکدن اندہیرے طوفان کی رات مین شہر مین داخل ہوگئے اوسوقت
ایک امیر موصل کا کربوغا نام فوج لیکے مسلمانونکی مدد کو پہونچا مگر بعد کشت و خون عظیم شکست کہا کر
ہٹ گیا اور عیسائی اور بوہیمنڈ جسکا باپ رابرٹ گائیسکارڈ کا محاصرہ کرتے ہوئے شہر کا پرنس (یعنی
شہزادہ) بنایا گیا فتحمند انطاکیہ کے مالک ہو گئے جہان چند ماہ ٹہرنیکی بعد معلوم ہوا کہ عیسائی
لشکر مین بیس ہزار پیدل اور پندرہ سو سوار باقی رہ گئی ہین اوسوقت وہ نہین چاہتے تہا کہ عاقر
قلعہ کو لیتی مگر یروشلم کی شوق مین وہ نہین کچہہ سوچہا اتنا ہوا کہ امیر طرابلس نے اقرار لیا کہ بعد فتح
یروشلم کی عاقرہ کے کنجیان دینگی آخر کو پانچ مہینونکی لڑائی کی بعد گاڈفری نے یروشلم کو ۱۰۹۹ء مین
فتح کیا اور ستر ہزار مسلمانونکا قتل ہوا اور یہودیونکا اونہین کے عبادتخانہ مین جلنا الصرانی فتحمندونکی
ناموری مین بڑا داغ لگجانیکا باعث ہوا۔ اول سال مین گاڈفری نے قضا کی اوسنی ایک قانون بنایا جسکا
نام قانون یروشلم رکہا مگر سرکار رواج دینہ پایا تہا کہ مر گیا (صفحہ ۹۵ و ۱۰۰) ۱۱۴۷ء ۱۱۴۹ء صلیبیہ
وار فرنگ کا دوسرا جہاد - پہلی لڑائی سے اڑتالیس ۴۸ برس تک یروشلم مین جنگی منکو نکا تسلط رہا یعنی سیسلیا
اور مسیلیہ کا جستجو وقت یورپ مین جنہیں پہنچے تہ اودیسہ کہ فرات کے اوسطرف عیسائیون نے بڑا قلعہ مسلمانونکی
مقابلے کیواسطے بنایا تہا اتکی امیر موصل نے لیلیا تو جہاد کی آگ عیسائیونکی دلونمین پہر بہڑک اوٹہی اور ایسا تیز
عوض سینٹ برنارڈ نے جہاد کی ترغیبی مثنوی مؤلفہ بفریبت کردہ تیرہ سارا

وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ۝	فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۝	إِلَّا هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۝
نیست از سعی کسی نکہیا	بل لله الامر جمیعا	بداعم الیہاست زبان

اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ	اینک از ولی ہر کسے رہ	اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
درصفش اوصاف انکو ہا	اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی	بجز نماز نیکو نہ کرے لا
تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا	زحق باشی تا کی غافل	جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
کو انجیل مرقس و لوقا	اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا	ہر کہ شد از غفلت متنبہ

فَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ جب اوسنی ۱۱۴۶ع مین بہار کے کنارے ویزیلے مین بیشمار امراء فرانس کی سامنی وعظ کیا تو وہی پیدا ہوا جو اربن ثانی کی وقت مین ہوا تھا لوگ اوسی کو دیولی ولت یعنی یہی مرضی الٰہی ہی اور مجاہدین کیواسطی صلیبون کے نشان کی لیے برنارڈ کو اپنی کپڑی پہاڑنے پڑی آخر اوسکی فصاحت نے لوئس ہفتم فرانس اور کان رڈ سوم جرمنی کو معتقد کر لیا یہہ دو نو بادشاہ تین لاکھ آدمی ساتہہ لیکر چلی جرمنی اور ہنگری کے راستے سیدہے قسطنطنیہ مین پہونچی لیکن منوئیل (عمانوئیل) بادشاہ قسطنطنیہ کے تدبیرون سے جو کان رڈ کا دوست تہا رسد بند کرنے سے جرمنیونکی وہ طاقت گہٹا دی کہ یہہ لوگ کپدوشیا کی پہاڑونمین سراسین کے ہاتھ سے شکار ہوگئے کان رڈ مایوس ہوکر قسطنطنیہ کو واپس آیا اور فوج لوئس کی ۱۱۴۷ع عین شباب جاڑے مین دریای میئنڈر کے کنارے سراسین پر کچہہ فتحیاب ہوے لیکن یہ فتحیابی جلد لاودیقیہ مین شکست فاش پانی سی نیست و نابود ہوگئے جب انہون نے دیکہا کہ اٹالیا کی دروازے جہان پناہ ملنی کی امید تہی ہو گئی تو بچا ہوا لشکر زور زور کشتی پر بیٹہہ پار ہوگیا گو طوفان اور قحط کے آفتین اوٹہانی پڑین مگر انطاکیہ پہونچگیا ان دونو بادشاہونکا یروشلم مین داخل ہونا (کانرڈ لوئس سے اب ملگیا تہا) وہ شعاع امید کے جیسی صلیب والونکو حیات تازہ بخشی لیکن اول مہم یعنی محاصرہ دمشق کا نتیجہ نکلا

(margin:) Louis VII × Conrad III

(margin:) Meander

اور دوسرا جہاد مصیبت ہو گیا (صفحہ ۱۱۱-۱۱۲) اسکے چالیس برس بعد تیسرا جہاد شروع ہوا ۱۱۸۹ع سے ۱۱۹۲ع تک یہہ لڑائی رہی

جب یہہ خبر یورپ مین پہونچی کہ سلطان مصر صلاح الدین نے یروسلم کو لے لیا اور وہ سونے کی صلیب جو اٹہاسی برس تک مسجد عمر پر چمکتی رہی جس سے عیسائیو نکا زمانہ عود کیا ہوا معلوم ہوتا تہا گلی کوچون مین روندی گئی (اسکا یہہ مطلب نہین کہ ضرور صلیب روندی گئی مگر یورپ مین مجاہدین کو برانگیختہ کرنیکے لیے یونہی مشہور کیا گیا) اہل یورپ نے پہر تیسری دفعہ جہاد پر کمر باندہی پہلے تو اٹلی کے بندرگاہون سے وہ بڑے بڑے جہاز چلے جنمین ایسے جوش بہرے سپاہی تہے جو سیدہے عاقر کے محاصرہ مین پہونچے جسے صلاح الدین فتح کر چکا تہا لیکن انسے بڑی جمعیت ایک اور چلی یعنی یورپ کے تین نامور بادشاہون نے یروسلم کا قصد کیا رچرڈ اول نے انگلستان کے فلپ اگسٹس نے فرانس کے فریڈرک باربروسا (یعنے لال داڑہی) نے جرمنی کی لڑائی کے اخراجات کیواسطے ایک ٹکس تمام عیسائی سلطنتو نپر لگایا گیا جسکا نام صلاح الدین کی دہ یکی تہا اور حسب دستور کافرونپر ایک ہی وار کرنے پر تمام گناہونکی معافی کا وعدہ کیا گیا اب ایک ایک کا حال سنئے کہ رچرڈ اور فلپ تو جب تک روپیہ اور فوج کی جمع مین رہے فریڈرک معمولی راہ اڈرین اوپل سے ایشیائے کوچک کو چلدیا اور ۱۱۹۰ع مین ترکون کو شکست دیکر ایکونیم کو فتح کیا لیکن ساری امیدین سیلیشیا مین ختم ہو گئین دریاے سلف مین ایکدن گرمی کے موسم مین نہاتے جو گیا مر گیا اُسکی فوج کے کچہ ہوئے اور کچہ پانچہزار کے قریب ہو نگے جتہے لگائے ہوے اور آملہ یا عاقر

پہونچے جسکا محاصرہ عیسائیون نے کر رکہا تہا دو برس برابر اسکا محاصرہ رہا اور
عیسائیون نے یورپ کی مدد کی توقع پر کہ آج آتی ہے کل آتی ہے نو لڑائیان
کین ہزارون سپاہیون نے فصیل کے آگے جان دی تہی پہر بہی لشکر مین
وہ نئے نئے آدمی آتے گئے جو جنگی حرارت مین جل رہے تہے فوجین رچرڈ اور
فلپ کے شمار مین ایک لاکہ تہین جو سمندر کی راہ سے یروسلم کو روانہ ہوئی تہین
رچرڈ تو مارسیلز کی راہ سے اور فلپ جینوا کی راہ سے ۱۱۹۰ء کو روانہ ہوئے اور
دونون نے ملکر جاڑہ مسینا علاقہ سسلی مین بسر کیا روانگی سے پورے
سال بہر کے بعد فلب اور رچرڈ بہی آگے پیچہے عاقر پہونچے جنکو دیکہکر محاصرہ
کرنیوالون کی جان مین جان آگئی اب تو وہ جمعیت عیسائیون کی دور تر
جمع زن ہوگئی جسکو دیکہکر صلاح الدین بہی کانپ گیا ہوگا کیونکہ خیمون سے
سارا میدان حد نظر تک سفید نظر آتا تہا پہر یہ خفیف بات بہی جو سلطان
صلاح الدین کی عالی ہمتی مین سے ہے بے لکہے رہا نہین جاتا یعنے ایسے نازک
وقت مین جبکہ فلپ اور رچرڈ اپنے خیمون مین بیمار پڑے تہے سیب اور برف
تپ کی حرارت فرو کرنیکے لئے ہدیۃً بہیجے اور بہہ مدت تک بہیجتا رہا جبتک کہ وہ
شہر عیسائیون کے ہاتہ لگا اور سلطان دکہن کیطرف ہٹ گیا عاقر کی
فتح ہونے ہی فلپ تو یورپ کو چلا آیا اور رچرڈ سمندر کے کنارے دکہن کیطرف
کنارہ دن کی راہ تک لڑتا چلا گیا اور تہوڑے دنون مین یروسلم کے اسقدر نزدیک
پہونچا کہ شہر تک بیس میل کا فاصلہ باقی رہگیا تہا لیکن یہین سے واپس
ہوگیا اُسوقت انگلستان مین ایسے جہگڑے ہوگئے اور خود اسکے لشکر مین وہ

ناراضی اور فساد برپا ہوا کہ اسے وہ مُلک بالکل ہی چھوڑنا پڑا اسکے رحانہ ہونے سے
شام مین صلح کیصورت معلوم ہوئی لیکن صلاح الدین کی وفات نے جو سنہ ۱۱۹۳ع
مین ہوئی یہانکا کارخانہ پہر بدل دیا فقط

(صفحہ ۱۱۴) سنہ ۱۱۹۵ سے ۱۱۹۷ع صلیب دارونکی چوتہی لڑائی

شاہنشاہ ہنری ششم جسنے کہ رچرڈ شیردل کو قید کیا ہمیشہ سسلی کو اپنی فتحونکا
دروازہ سمجہتا تہا تاکہ بائزن ٹیئم (دار السلطنت مُلک سسلی) پر متصرف ہو
اسی ارادہ کو چھپانیکے لئے اُسنے جہاد کا ارادہ کیا اور اپنے ماتحت چالیس
ہزار آدمیون کے لشکر کو دو حصہ کر دیا ایکحصہ بحر ڈینوب کو عبور کرکے قسطنطنیہ
پہونچا اور یونانی جہازونپر سوار ہوکر عاقر کو روانہ ہوا دوسرا حصہ بہی رفتہ
رفتہ پیچہے سے آکر شامل ہوگیا مُلک شام کے عیسائیون نے جو صلح کا لطف
حاصل کر چلے تہے انہین مُسلّح دیکہکر کچہ بے اعتنائی کی لیکن جب دیکہا کہ
سراسین نے یافا کو لے لیا تو سُر یا والے عیسائی بہی سنگئے اور بیروٹ کا
محاصرہ کر لیا اس شہر کے فتح ہونیسے عیسائیون کو بڑی دولت ہاتہ لگی
اور نو ہزار عیسائی جو مدت سے قید تہے رہا ہوے اس عرصہ مین تسیر الشکر
اور ہنری نے سسلی کو فتح کر کے بہیجا جسکی سبب امیدین کی گئین کہ یروشلم
اب کافرون کے ہات سے جلد نکل جائیگا لیکن جارُس کی آمد آمد نے
ساری ہمتین توڑ دین اسکے عوض مین محاصرہ تہاران کا کیا گیا جرمنی جو ساتہ تہے
انکی کان کہودنیوالون نے اُس پہاڑ مین جسپر وہ شہر آباد تہا سرنگ لگا دی یہانتک
کہ دیوارین ہلنے لگین اور محصورین نے پناہ مانگی امن دینے مین انکار کیا گیا اور

مایوسی کے ساتھہ شہر والون کی ہمت بڑہی محاصرہ کرنیوالونکا اقبال اولٹ گیا
افواہین اوڑین کہ سرا سین شہر والون کی مدد کو چلے آتے ہین یہہ خوف عیسائیون
دلمین سماگیا اندہیری رات مین صلیب دارونکا سردار بہاگ گیا صبح کو یہہ دیکہنے
مین آیا کہ سارا لشکر بجلی اور گرج کا مارا اور کافر دشمنونکا بیطرح ستایا ہوا سر کے بل
نا پید کیطرف پریشان بہاگا چلا جاتا ہے یہہ مصیبت ناک انجام چہوتہی لڑائیکا ہوا اور
بہی لڑائیان ہوئین مگر اسپر ہنری کے مرنے نے سب کو گہر مین بولا لیا
(یہہ بجلی اور گرج سے صلیب دارونکا مارا جانا سنحریب کے ایک لاکہہ پچاسی ہزار فوج کو فرشتے
کے ہاتہہ سے مارے جانے کی یاد دلاتا ہے (۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶) چونکہ اُسنے
خدائیکا دعوی کیا تہا اور نصارا خدا کے بیٹے ہونے کا دعوی کرتے ہین اس لئے
دونونکا انجام ایکسا واقع ہوا یا یہہ کہ حضرت سموئیل کیطرح مسلمانونکی مدد کیواسطے
بہی خدا نے بادل گرجایا (اسموئیل ۷ باب ۱۰) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان
جو سب انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکہتے ہین تو سب انبیاء علیہم السلام کی
برکتون کی بہی وراثت رکہتے ہین)

(صفحہ ۱۱) خلاصہ ۔ ۱۲۰۴ ۱۲ء صلیب دار لشکر کا پانچوان جہاد

پاپا انوسینٹ ۳ (یعنے پوپ معصوم سیوم) نے نئے جہاد کے واسطے احکام بہیجے لیکن
انکا کچہہ اثر نہوتا اگر فولک پادری ایک چہوٹے گانو مارلی کا جہاد کی منادی نکرتا
ایک بڑے دنگل مین اُسنے جہاد کا وعظ کیا کہ پہلوان سب چہوڑ چہاڑ کر جہاد کے لئے
تیار ہوگئے وینس کے رئیس نسیعت نابینا ڈانڈیلو سے جہاز دینگے لینے کا معاملہ
کیا گیا اور یہی تجویز ہوئی کہ اسی شہر مین صلیب دار مجاہد جمع ہون لیکن اتنے تہوڑے

امیر وہاں جمع ہوئے کہ جہازوں کا کرایہ جو رئیس وینس کو دینا تہا وہ بھی نہ فراہم
ہو سکا آخر کو وہ رئیس اس بات پر راضی ہوا کہ میں کرایہ کچھہ نلونگا اسکے عوض میں
شہر ضارا مجھے فتح کروا دو چنانچہ صلیب داروں نے پانچ دن میں فتح کر دیا چونکہ
ان لوگوں نے جہاد سے منہ موڑا ایک اور واقعہ انکے پیش آیا یعنے الیکس بادشاہ
قسطنطنیہ کو اُسکے بھائی الکسیوس نے اندھا اور خارج کر دیا تہا پس الیکس اور
اسکا بیٹا صلیب دار جہادیوں کے پاس مدد مانگنے آئے نصرانی مجاہدین میں سے
اکثروں نے کہا کہ ہم پلسٹاین کو جائینگے لیکن اونوں نے سمجھایا کہ الیکس کی مدد
کرنا ضرور ہے چنانچہ سارے جہاز لیکر قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور فتح کر کے الیکس
کو تخت نشین کر دیا۔ پھر یونانیوں اور صلیب دار مجاہدین میں لڑائی ہو گئی کہ جسکے
سبب دوبارہ قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا گیا (اسی ہنگامہ میں یہہ پانچویں جنگ صلیب
ختم ہوئی)

(صفحہ ۱۱۶) اُس زمانہ کے سب سے عجیب واقعوں میں یہہ فوج کشی لڑکوں کی ہے
جو ۱۲۱۲ع میں ہوئی ایک چرواہا یعنے گڈریہ کا لڑکا ساکن ونڈوم متعلقہ فرانس
جسکا نام استیفان تہا اُسنے کہا کہ خدا مجھے دکھائی دیا اور مجھے روٹی دی اور ایک
چٹھی بادشاہ فرانس کے نام دیکر مجھے بھیجا ہے یہہ سنتے ہی تیس ہزار لڑکے بارہ
بارہ برس کے اُسکے ساتھہ جمع ہو گئے اور نہ صرف یہی بلکہ لڑکیاں بھی مردانہ
لباس پہنکر گھوڑوں پر سوار اور پیادہ جمع ہو گئیں ماں باپ کا روکنا اور منت کرنا انہیں
اُنکے دیوانے ارادہ سے کچھہ روک نہ سکا محل سے لیکر جھونپڑی تک یعنے امیر و
غریب کے لڑکے گھروں سے نکلکر اسٹیفن کے ساتھہ ہوئے تمام فرانس میں

یہہ شعلہ پہیل گیا موم کی بتیان ہاتہونمین روشن کئے ہوئے اور حاجیونکا لباس
پہنے ہوئے گیت گاتے ہوئے گرم زمین کے گرد و غبار مین اس اعتقاد پر کہ سمندر
خشک ہو کر ہمین سے بیت المقدس کی راہ نکل آے گی چلے جاتے تہے راہ مین
لوٹے گئے اور مارسلیس مین بڑی دغا کہائی دو سوداگرون نے اقرار کیا کہ
ہم تمہین خدا کیواسطے یہودیہ پہونچا وینگے اور یہہ لڑکے سات جہازونمین سوار ہو کر
چلے دو جہاز ٹوٹ گئے اور جو اُنمین تہے سب ڈوب گئے پانچ جہاز بیہوش بہا
بوجہہ لیکر مصر مین پہونچے جہان سب غلامی مین بیچے گئے اتنا معلوم کر کے
تسلی ہوتی ہے کہ ان بدمعاش سوداگرون نے آخر کو جلد سسلی مین پہانسی
پائی انہین دنون مین دو لشکر اور لڑکون کے جو جرمن مین جمع ہوئے تہے
پہاڑ اوتر کر جینوا اور لمبارڈی مین آے جہان یہہ ایسے پراگندہ ہوئے کہ
انکا پتہ نہ لگا اتنا معلوم ہوتا ہے کہ البتہ بہت سے انمین سے بردہ فروشونکے
ہات لگے

(صفحہ ۱۱۰۷) ۱۲۲۸ء – ۱۲۲۹ء چھٹا جہاد صلیب دارونکا

ایک اور بڑی حرکت جسمین عیسائیونکا بڑا نقصان ہوا امپرر یعنے شاہنشاہ
(یہہ امپراطور کا مخفف ہے) فریڈرک دوم کی سرداری مین تہی پوپ گرگوری
نہم نے تقاضا کر کے بادشاہ کو پاک زمین کیطرف روانہ کیا لیکن ساتہیونکی
نااتفاقی یا سخت بیماری کے سبب تیسرے دن اُسے لوٹنا پڑا غضبناک
پوپ نے اُسے واپس آتے ہی کلیسیا سے خارج کر دیا لیکن دوسرے سال
باوصف ناراضی پوپ کے فریڈرک یہودیہ کو روانہ ہوا جسکا خاص سبب

سلطان مصر کے اتفاق کا سہارا تہا پوپ کی ناراضی نے انہین یہودیہ تک پادریون سے اجنبی رکہا (یعنے کوئی پادری بادشاہ سے موافق نہوا) پہر بہی اسنے اپنی تدبیرون سے ملک کامل سلطان سے دوستی کے ساتہہ وہ بات حاصل کرلی جو اُتنے مدت کے خون بہانیسے انہین حاصل ہوئی تہی یعنے دس برس کے لئے اتنی شرطون پر صلح کرلی گئی کہ یروسلم اور بیت اللحم اور یافا سے تلمیس تک سب فریڈرک کو ملجاوین مسجد عمر صرف مسلمانونکے تصرف مین رہے اس بات سے تمام دنیا کے عیسائیون کو خوش ہوجانا تہا لیکن پادریون کو بڑا رنج ہوا یعنے یہہ بادشاہ جبکہ شان و شوکت سے یروسلم مین داخل ہوا تو کوئی پادری اُسکے سر پر تاج رکہنے کو نہ آیا اسلیے آپنے ہاتہہ سے اپنے سر پر تاج رکہنا پڑا مگر یہہ بادشاہ وہان بہت نہ رہ سکا اور اسکی سلطنت یورپ مین بسبب ناراضی پوپ کے ایسے جہگڑے پیدا ہوے کہ اسی اٹلی کو لوٹ آنا پڑا

(صفحہ ۱۱۸) ساتوان جہاد صلیب دارونکا

لوئیس نہم بادشاہ فرانس مارٹون مین سے ہے جنکو ولی کا خطاب ملا ہے ساتوان صلیب داری جہاد کیا یروسلم پہر کافرونکا یعنے مسلمانون کا شکار ہوگیا تہا لوئیس نے فرانس سے نکلتے ہی جسوقت یہودیہ کو رُخ کیا مقدس گیتون کی آوازین جہازون سے آنے لگین سیپرس (قبرس) مین جاڑہ کا موسم بسر کرکے جہان اسکے لشکر نے تمام عیش مین اپنی طاقت گہٹادی اخیر بہار مین ڈمیٹا کے کنارے سے لنگر ڈالا گیا تیرون کی بوچہاڑ مین یہہ نکلوار لیکر سمندر مین

کود پڑا اور فوج کو کنارہ کیطرف لیچلا حیرت زدہ مسلمان یہہ دیکھکر دمیئٹا کو چھوڑ کر چلدیئے لیکن وہ باجہادی صلیب دار فرنگی صفین کم کرنیکے لئے آگئی اور جب لوئیس اندر کیطرف شہر منصورہ کو چلا یکبارگی مسلمانون سے ایک کارزار ہوا اور اسکے بہائی کے مارے جانے اور بہار فوج کے تلف ہوجانے سے اسکی فتح کو شکست سے بدتر کردیا دمیئٹا کو پس پا ہونیکی ٹہرائی گئی موضع منیہ پر لوئیس باوجود اسکے کہ بہاگ سکتا تہا اپنی شکستہ فوج کے ساتہہ رہا اور قید ہوگیا (یعنی مسلمانون کے ہاتہہ قید ہوگیا) اور سوا دمیئٹا کے چار لاکہہ سکہ طلائی دیکر نشۂ صلح مین رہا ہوا اسکے بعد عاقرمین چار برس تک پڑا رہا یہانتک کہ اپنی مان کے مرنیکے بعد اسے فرانس مین آنے پڑا

(صفحہ ایضاً) یہہ آٹہوان اور آخری جہاد صلیب دارونکا سنہ ۱۲۷۰ء مین ہوا سولہ برس کے بعد ایک مہم فرانس سے تیار کی گئی لیکن خاص یروشلیم کیواسطے نہین بلکہ حبش کیواسطے سینٹ لوئیس کا مطلب یہہ تہا کہ امیر تونس کو مجبور تبع عیسائی کرے مسلمان بہاگ نکلے لیکن اور بہی بڑا دشمن آسمان سے فرانس کے لشکر پر نازل ہوا یعنے وبا جو کہ لاشون کے بیدفن کرنیسے پہیل گئی تہی حملہ کرنے لگی یہانتک کہ اوروں کے ساتہہ بادشاہ بہی بیمار پڑا اور مرگیا

(صفحہ ۱۹۱) انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ اول آخر بادشاہ عیسائی ہے جسنے مسلمانون پر جہاد کیا تہا حبش مین پہونچکر اڈورڈ نے جملوئیس کو مرا ہوا دیکہا تو فوج لیکر پاک زمین یروسلم کیطرف چلا یہاں جا کا سفر اور ناصرہ کے مسلمانونکا

قتل کرنا بہی اسکے کاموں مین سے ہین اسکا لشکر عاقر مین رہا جہان ایک زہر کا
بجہا خنجر لگنے سے ہدایت ہوئی کہ گہر چلے اور بعد اٹہارہ مہینے بیکار صرف کرنیکے
وہ عیس کو فتح کرسکا اور اسکاٹلنڈ کو ستانے کے لئے انگلستان کو چلا آیا
بعد بربادی یروسلم عاقر یورپ والون کی شوکت کا مشرق مین مرکز تہا یہہ
شہر آخر کو عیسائی نام کے لئے ننگ ہونے لگا لیکن اسکی نخوت اور عیاشی اُسکو
بربادی مین دفن ہوئی جبکہ تینتیس ۳۳ دن کے محاصرہ کے بعد سلطان خلیل کی
بہاری کلون نے ۱۲۹۱ع مین اُسکی دیوارونکو چور کردیا اور وحشیان مملوک کو
(جو مصر کے مالک تہے) راستہ دے دیا ساٹہہ ہزار عیسائی قتل ہوے اور
غلام بنائے گئے اور بعض جو بہاگے سیپرس (قبرس) کے کنارے پہونچے
پہونچے سمندر کی نذر ہوگئے انتہی

اب مین ان سب لڑائیونکا مفصل حال ایک اور کتاب سے لکہکر ختم کرون
لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیٹلر نوان چہاپہ و تصحیح کی ہوئی
اوکسفورڈ کے مدرسہ کی مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ نیرس کے اور بہی اڈیشن
کمیٹی کے حکم سے لوئیس ڈکاسٹا صاحب اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ
صوبجات بنگالہ و بہار اوڈیسہ نے اردو مین ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۲۹ سنہ مطبع چرچ مشن
جلد ۲ مین لکہا ہے

جہاد یعنے جنگ مقدس کا بیان ۷ باب فصل ۱

اہالی ترک یعنے ترکمان جو کہ تاتار کی قوم سے تہے اُنہون نے تارس اور ایماس کے
پہاڑون سے اوترکر ولایت موسکوی پر گیارہوین قرن (یعنے گیارہوین صدی) کی

زمان مین خروج کیا اور بحر کسپیان کے ساحلون تک گہس پڑے عرب کے متاخرین
طامع ترکون کو نوکر رکہا (اسی ڈہب پر جیسے کہ روم کے بادشاہون نے قبل اسکے
گاتہون اور جاہلون کو نوکر رکہا تہا اور وے خود مخدوم بن بیٹھے تہے) اور انہون نے
اُن لڑائیون مین جو کہ تخت کے استحصال کی بابت ہوئین بڑی ہی بہادری دکہائی
خلفاء بغداد یعنے عباسیون سے اُنکے مدعی خلفاء خاندان عمرؓ نے ممالک سیریا اور
مصر اور افریقہ کے لے لئے اور ترکون نے عباسیون اور بنی امیہ سے سارا اُنکا ملک
لے لیا سنہ ۱۰۵۵ع مین ترکون نے شہر بغداد کو اپنے قبضہ مین کیا اور خلفاء کی بالکلیت
بالکل اُٹہا دی اور یہہ سلاطین ملکی شاہون کی بہ نسبت اب محمدیون کے دینی سلسلے
جیسے کہ پوپ مسیحیون مین تہا اعظم المجتہدین سے پہلے جہاد کے زمان مین جو کہ گیارہوین
قرن کے عرصہ مین گزرا مملکت عرب اور فارس اور بڑا حصہ ایشیاے صغیر کا شاہ
ترک کے انتظام مین تہا مشرقی مملکت اس نوع سے بہت گہٹ گئی اور
بہت سے ممالک اس مملکت کے جو سرزمین یورپ مین تہے اُسکے تحت تصرف سے
نکل گئے مگر یونان اور مقدونیا اور تہریس اور الیریا پر اُسکا قبضہ بنا رہا اور قسطنطنیہ
آباد اور شان و شوکت سے تہا فلسطین ترکون کے قبضہ مین تہا اور اُسکا صدر الصدر
(یعنے پاے تخت) یروسلم کا شہر گو کہ اپنی اگلی رونق سے گہٹ گیا تہا تاہم اُسکی عزت
مسافرون کی نظرون مین بطور شہر مقدس کے تہی اور اکثر محمدی زیارت کے لئے وہان مسجد عمر
پر جایا کرتے تہے اور مسیحی ہمارے بچانیوالے کے مقبرے پر میکائیل ہفتم جو کہ مشرقی
سلطان تہا اسکے ہاتہ سے ایشیا کی مملکتون کے نکل جانیکے باعث آتش غضب سے
جل رہا تہا پس اُسنے سنہ ۱۰۷۳ع مین گریگوری ہفتم سے اعانت چاہی کہ اپنے کو کافرون

طوق اطاعت سے فارغ کرے مگر اُس جھگڑے کے سبب جوکہ پوپ اور جرمنی کے سلطانونکے درمیان اُن دنون تہا یہہ بات اُس عرصہ تک کہ ایک نیا سبب اسکے لیئے پہر نکلا معطل رہی

پیٹر ہرمٹ یعنے پطرس تارک الدنیا نے جوکہ باشندہ امینس کا تہا یروسلم کے طواف سے لوٹنے کے بعد زور شور سے اُس مظلومیت کا جوکہ مسیحون نے ترکونکے ہاتہہ سے اٹہائی استغاثہ چاہا اور اربن ثانی نے اس دیوانہ شخص کو مفید ٹہرایا کہ اُس بڑے منصوبے کی تعمیل کے لیئے پیشوا ہو جوکہ پوپون نے ٹہرایا تہا کہ سارے مسیحیون کو جہاد کے لیئے کمربستہ کرین تاکہ کافرونکو زمین مقدس سے منہدم (یعنے معدوم) کردین اور ایک یہہ بہی مقصد تہا کہ اس سبب سے وہ نفاق جوکہ یونانی اور لاطینی کلیسیا کے درمیان تہا انجام کو پہونچے اور اُنکا اقتدار بڑہے تاکہ مغربی یوروپ کے سلاطین و امرا دور دور ملکون کی جنگ مین مشغول رہنے کے سبب فرصت نہ پائین کہ اپنے دیس مین فساد مچائین اس مشورے کا آغاز دو جدے جدے شورے یعنے پلاسنشیا اور کلیرمونٹ مین ہوا پہلے شورے مین کچہہ بند و بست نہوا کیونکہ اٹالیہ کے امرا اپنے گہر کے کاروبار مین مشغول تہے اور نہ چاہتے تہے کہ دور و دراز کا سفر کرین اہالئے فرانس اہالئے اٹالیہ کی نسبت زیادہ تر سرگرم نکلے اور ایک بڑا انبوہ طامعین و مفسدین عماید کا اپنے سب متعلقین کے ساتہہ عزیمت و غنیمت کے لیئے اور اس امید پر کہ نجات ابدی ہوگی جسکا کہ ایک عجیب و غریب حکم سے پوپ نے وعدہ کیا تہا فوراً صلیب اٹہاکر چل نکلے پطرس تارک الدنیا نے اپنے علم کے تلے اسی ہزار جمع کیئے اُنمین

شاہزادے اور امیرزادے اور علماے دین اور رہبان امر اناث اور اطفال
سب تھے غرض کہ اچھے برے بقول ایک ہمعصر مورخکے سب طرحکے لوگ مجتمع تھے
اور انہون نے ۱۰۹۶ع مین راہ مشرق کی لی جس جس ملک سے ہوکر نکلتے
وہان لوٹ کھسوٹ اور لوٹ پاٹ مچادیتے کیونکہ جبکہ ایک بڑا انبوہ اس قسم کے
مجتمع ہوکر انکے جمیع اعمال قابل عفو ہونگے اسکا ایسا ہی کچھہ ثمرہ ہوتا ہے پطرس
کی فوج جبکہ قسطنطنیہ کو پہونچی فقط بیس ہزار رہگئے شاہ الکسیس کومنینس نے
کہ جسکے حضور اہل جہاد بہت ہی گستاخی سے پیش آئے نہایت پسندیدہ حلم
و عقل دکھائی ان مفسدون سے انہون سے چھٹنے کے لئے اسنے تعجیلا جو ادا
کر دے چاہتے گئے انہین پہنچا دیا گیا اور اپنے جہاز بھی انہین دئے کہ بحر باسفورس کے
پار انہین اتار دین سلطان سلیمان نے نیقیا کے میدان مین اسنے مقابلہ کیا اور
پطرس تارک الدنیا کے لشکر کو تکے بوٹی کر ڈالا اسی عرصہ مین ایک نیا مجمع جہاد
والونکا قسطنطنیہ مین اچھے اچھے سپہ سالارون کے زیر حکومت آپہونچا کہ جنکے
سرغنہ لورین والا گوڈفری ڈیوک برابانت کا اور ریمونڈ کونٹ تھولوس کا اور
نورمنڈی والا رابرٹ بیٹا ولیم شاہ انگلنڈ کا اور بیہمونڈ بیٹا رابرٹ گسکارڈ کا
جو کہ سسلی کا مظفر تھا اور دوسرے بڑے بڑے عالیجاہ امرا تھے انکے ساتھہ بھی
جو کہ کئی لاکھہ کی جماعت تھی الکسیس اسی طور شایستہ سے پیش آیا اور تعجیلا
انہین بھی روانہ کر دیا اسنے اسبات مین بہت دانائی ظاہر کی کیونکہ غازیون کا
یہی ارادہ تھا کہ جنگ جہاد کو اسکے ملک کے لینے سے آغاز کرین اس جم غفیر کے
آگے اہل ترک نہ ٹھہر سکے اور انہون نے دوبار ہزیمت کہائی اور جہاد والون

جہاد اول

بجنگ

اُنکا تعاقب یروسلم تک کیا اور چہہ ہفتہ کے محاصرہ کے بعد یورش کرکے شہر کو لیلیا
اور بڑے ہی ظلم وستم سے وہان کے سب محمدیون اور یہود کو مقتول کیا یہہ واقعہ
۱۰۹۹ع مین ہوا پطرس تارک الدنیا کی حیات نے وفا کی کہ وہ شہر مقدس کی تسخیر
کو دیکھے مگر اربن ثانی اس ماجرے کے آگے ہی مرچکا تہا گوڈفری کے نام پر یروسلم
کے شاہ کا ڈنکا ہوا مگر جلد اسکے بعد پوپ کے نایب کو اُسے مُلک تفویض کردینا پڑا
کہ جسکو علماے دین ومشایخ نے آبا مقرر کیا تہا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۸ مشمولہ
مخزن مسیحی نمبر ۶ جلد ۴ مطبوعہ جولان ۱۸۷۱ع مین ہے کہ اُسنے اپنے قلمرو مین اپنے
سر پر تاج شاہی کبہی نہ پہنا اسلئے کہ اُسنے کہا کہ مین اس لایق نہین کہ اُس جگہہ
مین جہان کہ میرے نجات دہندہ نے کانٹونکا تاج پہنا ہے (متی ۲۷ باب ۲۹) سونیکا
پہنون انتہی) جہاد والون نے ممالک سیریا اور فلسطین کو چار جدی جدی سرکارونمین
منقسم کیا اور اس سبب سے انکی قوت بہت گہٹ گئی الہاے ترک اب زور
پکڑنے لگے اور مملکت ایشیا کے مسیحیون نے یورپ سے استمداد کی درخواست ضرور
جانی

دوسرے جہاد کا آغاز مغرب کیطرف سے ہوا ۱۱۴۶ع مین فرانس اور جرمنی
اور اٹالیہ کے لوگون سے قریب دو لاکہہ مجاہدین کے ہیوہ کے زیر حکومت جو کہ فرانس
والے فیلقوس اوّل کا بہائی تہا نکلے انکا بہی ویسا ہی کچہہ حال ہوا جیسا کہ پطرس
تارک الدنیا کے لشکر کا ہوا تہا وے جو نہین مرز بوم ایشیا کے ساحل پر اُترے
اُنسے شاہ سلیمان نے گرما گرمی سے مقابلہ کیا اور شاہ ہیوہ عالم تنہائی مین
مرگیا اُسوقت یروسلم کا قلعہ ایسا کمزور تہا کہ ضرور پڑا کہ اُسکی حفاظت کے لئے

رہبان لڑائی پر کمر باندہتے ہیں پس اسی مقام سے فوجی بہادران لمبرڈ اور ہوسپٹالا
کے فرقے نکلے اور جلد انکے بعد جرمنی لڑاکا رہبان سے ٹیوٹونی فرقہ نکلا اسی حالت مین
پوپ یوجینیس ثالث نے مقدس برنارڈ کو کہ جسکا وہ شاگرد تہا اور لوگونمین بہا
اسکی قدر تہی کہ وہ یورپ کا اوریکل کہلاتا تہا معین کیا کہ ولایت فرانس مین اپنا
پند و نصایح سے لوگون کو دعوت جہاد کے لئے کرے اور انکا سرغنہ لوئیس ہفتم
کوچک ہوا اُسنے کانرڈ ثالث شاہ جرمنی کی آمیزش سے تین لاکہہ آدمی کہڑے
کئے مقدس برنارڈ کے ہاتہون سے دونون شاہون نے سرخ صلیب پایا تہا
(انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۴۹ مشمولہ مخزن مسیحی جلد ۴ نمبر ۷ مطبوعہ جون ۱۸۷۱ع
مین ہے کہ پہلے جہاد کے پچاس برس بعد برنارڈ جہاد کے لئے وعظ کرتا چار ونطرف
پہرا کہتے ہین کہ برنارڈ کی اس دعوت پر چالیس لاکہہ آدمیون سے زیادہ جہاد کے
لئے فراہم ہوگئے) اکونیم کے سلطان نے جرمنیون کو تکے بوٹی کر ڈالا اور دمشق
کے متصل آلئے فرانس نے بالکل ہزیمت کہائی اور بڑی ہی کہنچی اور خواری
کے بعد دونون شاہ غرق ندامت مین غرق ہوا پنے اپنے ملک کو لوٹے قریب
ایکہزار آفت رسیدہ قبایل کے سبب معقول کے ساتہہ مقدس برنارڈ کے
قول کا زور و شور سے علانیہ شکوہ کرنے لگے کہ اُسے حرص نے یہانتک ورغلایا
کہ آپکو موسیٰ سے تشبیہہ دے کہ اُسنے جیسے موسیٰ نے ایسے وعدہ کے بعد کہ بنی اسرائیل
کو امن چین کے ملک مین لیجائیگا انکی پہلی نسل کی خواری و تباہی بیابانمین
دیکہی (شکوہ نمودند بیجا شنا فادع لنا ربک یخرج لنا) (بقر ع ۷)
عظیم الشان صلاح الدین نے جو کہ شاہ مصر کا افسر تہا ارادہ کیا کہ میدان کا

قبضہ فلسطین سے اُٹھا دے اور شہر یروسلم کا محاصرہ کرے چونکہ اُمرا لوگ جمیع انواع کی

بد انتظامی و بد عملی سے تباہ ہو رہا تھا اُسنے لیلیا اور وہان کے سردار لیوسگنان

ڈی گامی کو اسیر کر لیا مگر اُسکی بہت خاطر داری کی پوپ کلیمنٹ ثالث کا فرنگی

فتحیابی دیکھکر بہت ہی ہیبت زدہ ہوا واسطے فرانس و انگلنڈ و جرمن کو تحریص

کرنے لگا کہ ایک نئے جہاد پر کمر باندہیں اور ہر مُلک کا لشکر اپنے اپنے سردار یعنے

فیلفوس اگسٹس اور رچرڈ اوّل اور فریدرک باربار وسا کے زیر حکومت ہوا اُس

تیسرے جہاد مین شاہ فریدرک مرز بوم ایشیا مین نہاتے وقت مرگیا اور اُسکا

لشکر ہزیمت متواترہ سے تباہ و خوار ہوا فرانس و انگلشیہ افواج کے بخت نے

اُنسے کچہہ یاوری نکی انہون نے پطلیموس (یعنے تلمس) کا محاصرہ کر سنہ ۱۱۹۱ع مین

اُسے لیلیا مگر رشک و حسد کے سبب رچرڈ اور فیلقوس (یعنے فلپ) مین ایسی

بے مزگی پیدا ہوئی کہ شاہ فرانس بیزار ہو اپنے مُلک کو لوٹ گیا بہادر رچرڈ نے

تن تنہا صلاح الدین سے مقابلہ کیا اور قریب اسکیلون کے اُسے ہزیمت دی

مگر سفر کی مشقت اور قحط کے سبب اُسکا لشکر بہت ہی مضمحل ہو رہا تہا پس

اُسنے اپنے دشمن سے ایک عزّت کے ساتہہ صلح کی اور با ضطرار فلسطین کو

چہوڑ جہاز پر سوار ہو اپنے مُلک کو معاودت کی صلاح الدین کہ جسکا ادب

مسیحی لوگ بہی کرتے تہے سنہ ۱۱۹۵ع مین مرگیا

فلاندرس والے کونٹ بالدوین کے زیر حکومت سنہ ۱۲۰۲ع مین چوتہے جہاد کے لئے

لوگون نے کمر باندہی مگر اُنکا فقط یہی مقصد نہ تہا کہ کافرونکا استیصال کرین بلکہ

یہہ کہ مشرقی سلطنت کو بالکل منہدم کر ڈالین قسطنطنیہ جو کہ متنازع بالکیسا کے

باعث خانہ جنگی و بغاوت سے تباہ و خوار ہو رہا تہا اہل جہاد نے اُسکا محاصرہ کرکے
کسی نوع کی مزاحمت کے اُسے لیلیا اُنہون نے اپنے سردار بالدوین کے نام پہہ
شاہی ڈنکا مارا اگرچہ یہ کہ اسیلئے کہ جسنے بعدا سے تخت پر سے اُٹہا مقتول کرتے چلے
بڑے بڑے سرغناؤن نے آپسمین مملکت شاہی کو بانٹ لیا اور اہل وینشیا
کہ جنہون نے اس چڑہائی کے لئے اپنے سنجار کی اعانت دی تہی اُسکے اجرمین
انہین کا ندیا کا جزیرہ ملا کہ جسکا قدیمی نام کریٹ تہا الکسیس نے جو کہ سلطانی
خاندان کومنی سے نکلا تہا مرز بوم ایشیا مین ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی
اور جسکا نام اُسنے ولایت تریبیز وند رکہا پانچوین جہاد کی یہہ علت غائی
تہی کہ شاہ سیف الدین سے انتقام لین کہ جسنے ملک فلسطین پر خروج کیا تہا
اور ملک مصر کو ویران کردین سب پچہلے جہادون کی مانند اس جہاد کا بہی یون
انجام ہوا کہ ابتدا مین تو کچہہ فتح ہوئی مگر آخر کو غازیون نے ہزیمت اُٹہائی لیکن
اس زمانہ یعنے ۱۲۲۴ع مین مرز بوم ایشیا مین ایک بڑا ہیجان پیدا ہوا چنگیز خان
تاتاریون کو لیکر جانب شمال سے ولایت فارس اور سیریا پر ٹوٹ پڑا اور بے
کسی امتیاز کے ترکون اور یہود اور مسیحیون کا عرضکہ جنہون نے اُسکا سامہنا
کیا سب کا قتل شروع کردیا یسی دلاورون نے کیا از قبیل تمپلرا اور ہوسپٹالر
اور کیا تیوتونی سبہون نے زور شور سے سامہنا کیا مگر کچہہ مفید نہ پڑا اور فلسطین
ان غاصبون کے ہات آجاتا اگر لوئس نہم فرانس والے کے جہاد کے سبب
کچہہ دنون نہ تہا رہتا اس شاہ نے یہہ سمجہکر کہ اُسکی دعوت فلک کیطرف سے تہی
چار برس کی تیاری کے بعد اپنی بیگم اور تین بہائیون اور سارے فرانس کے

جہاد ششم

بہار ون کیساتہہ ارض مقدس کی عزمیت کی اسکے لشکر کا پہلا اقدام مصر کے
غلبہ پر ہوا اور وہان چندے فتحیاب ہوا انہون نے قاطبتاً ہزیمت اٹھائی اور
شاہ فرانس اپنے دو بہائیون کے ساتہہ (کیونکہ ایک تو لڑائی مین مارا گیا
تہا) اپنے دشمن کے ہاتہہ مین گرفتار ہوا اُسنے اپنی آزادی مبلغ خطیر کے
عوض خریدی گو کہ دشمن کے عجیب و غریب تحمل کے سبب اس زر کا مقدار
کچہہ کم ہوگیا اور فرانس کو مراجعت کی اور وہان صلاح و فلاح اور فہم و فراست
کیساتہہ تیرہ ۱۳ برس تک اُسنے سلطنت کی چنانچہ حقاً کہا گیا ہے کہ اُسکا تقوی
ہرچند کہ ایک زاہد خلوت گزین کی مانند تہا مگر وہ حسن معاشرت شاہانہ سے
محروم نہ نکلتا اگر وہ زیادہ تر گہر مین مقیم رہتا مگر اُسی جنون نے بار دگر اُسے
گہیرا اور مسلمانون کے علی الرغم وہ پہر بقصد جہاد مرز بوم افریقہ کو روانہ ہوا
اور وہان وبا کے سبب اُسکا لشکر تباہ و خوار ہوا اور خود بہی مرگیا یہہ واقعہ
سنہ ۱۲۷۰ع مین ہوا۔ لاطینیون نے دو ناپائدار سلطنتون کی بنیاد مشرق کی نواح
مین ڈالی کہ جنمین سے ایام جہاد کے تیسرے سال مین یروسلم کی سلطنت
ہتی اور قسطنطنیہ مین لاطینی سلطنت ستاون ۵۷ برس تک رہی (سنہ ۱۲۶۱ع مین
میکائیل پالیالوگس کے زیر حکومت یونانیون نے پہر اس شہر کو اپنے قبضے
مین کیا دیکہو لب التواریخ صفحہ ۱۰۲)

راویون نے یون لکہا ہے کہ ایک فائدہ جو ان مقدس لڑائیون سے حاصل
ہوا یہہ ہے کہ یورپیون کے اطوار مہذب ہوگئے (یعنے مسلمانون کی تہذیب نے
اہل یورپ مین بہی اثر کیا اور انہین مہذب بنایا سبحان اللہ

گردید محروم زین بارگاہ — چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ

مگر ان ایام مین جو کہ فوراً ایام جہاد کے بعد گزرے اس نوع کی کچھ ترقی معلوم نہین
پڑتی ہے انجام جہاد اور یونانی سلطنت کے ہبوط کے درمیان سنہ ۱۴۵۳ع مین دو
قرن جہالت اور ظلمت کے گزرے اور یہہ وہ زمانہ تہا جب علوم پہر ظاہر ہوے
اور ادب نمودار ہوا جہاد کا ایک نتیجہ یہہ تہا کہ مال غیر منقولہ کی تبدیل سے انعامی
سلطنتون مین ہو گئی اور امرا کے علاقے بک کر کئی چہوٹے چہوٹے زمیندارون پر منقسم
ہوے اس بات سے ولایت فرانس مین شاہی اقتدار کو بہت ہی بڑہایا مگر ملک
جرمنی مین جہان کہ شاہ اصالتاً بے کسی فائدے کے جہاد مین شریک تہا
رعایا کا اقتدار سلطانی اقتدار پر غالب آیا مگر ملک فرانس مین انعامی مستقلہ
سلطنتین کمزور ہو گئین اور فرقہ رذیل نے قوت پکڑی اور خود مختار ہو چلے
(یہان سے ثابت ہے کہ اقوام رذیل اہل یورپ کی بہی نظر مین خوار ہین)
اہل امصار جو کہ قبل اسکے امرا کے بند اطاعت مین تہے انہون نے اب
اپنی آزادی کی گرفت کی اور اپنا یہہ حق ٹہرایا کہ اپنے لئے تقنات خود مشخص
کرین اور خود اپنے شرایع کے موافق منتظم ہونے لگے بعضون نے یہانتک
پیش قدمی کی کہ بے سند تیغ کے آپ کو بند اطاعت سے فارغ کیا اور رعایا نے
علی الرغم رسوم مقررہ کو پیش کر انہین ایک گریزی کے ساتہہ اس کشمکش و پیچ
مین ڈالا کہ وے اپنی وجہ تعلی کی ثابت کرین ان جہادون کے سبب کلیسیا
بعضی باتون مین مستفید ہوے اور بعضے متفرق پوپون نے اپنی اقتدار کا زیادہ تر
انبساط حاصل کیا مگر جہادون کے خون خرابی کے انجام نے لوگون کی آنکہیں

لہولین کہ پوپیوں کی خودغرضی پر نگاہ کریں اور بدعت کا تسلط کم دینہ ہو گیا مشاہم
سے اکثرنے بڑی دولت حاصل کی مگر علماء دین پر خراج مقرر ہوئے جسکے سبب استحکام
عوض ہو گیا قلت زر کے سبب یورپ کی سب سلطنتوں کا سکہ تلف ذو سب ہوا
اس گمان کے سبب کہ یہود نے زر کو مجتمع کر کے مخفی کر رکھا تھا لوگ انکا تعاقب کرنے
لگے جہاد کے سبب بڑے بڑے فائدے اٹالیہ کی سرکار ون جینوا اور پیسا اور
روینس نے اٹھائے کیونکہ مصارف عساکر کے لئے ملک لیوانت سے بڑی ہی
تجارت جاری تھی اسلئے وینس جیسا کہ مذکور ہوا ان لڑائیون مین بڑی ہی
سرگرم تھے اور انہون نے مغلوب ملکون سے اپنا حصہ حاصل کیا

اچھے اچھے نتایج جو کہ ان جہادون سے نکلے مختصراً یہہ ہین کہ انکے سبب بہت سے
اطوار پسندیدہ اور خصائل حمیدہ نمودار ہوئے جو کہ شاید اگر یہہ بات درمیان
نہوتی مدت مدید تک مخفی پڑے رہتے اور بُرے بُرے رویہ استیصال کئے گئے
اور کاروبار تجارت نے جو کہ اُن شہرونمین جاری تھے جنکا اوپر مذکور ہوا تعجیلاً
سارے مغربی یورپ کو ایک ترقی پر چڑھایا علوم و ادراک کے باب مین یہی کہا
جاسکتا ہے کہ غالباً لاطینیون نے مشرقی صدر الصدور (یعنی قسطنطنیہ) کے
بہت سے اچھے اچھے نوشتون کو غارت کیا کہ جنکا ہاتھ لگنا اسپا اسکان سے باہر
ہے ہنگام جہاد مین بہادری کمالیت پر پہونچی اور بہت سے عجیب و غریب فسانے
نکلے تمت کلامہ   لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیلر نوان چھاپا تصحیح
کی ہوئی ۳ آکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ ڈاکٹر اڈورڈ نیرس کی اور
بمبئی اڈیوکیشن کمیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ لوئیس ڈکاسٹا اسسٹنٹ

سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ صوبجات بنگالہ و بہار و اوڈیسہ جلد ۲ مطبوعہ مطبع
جرچ مشن ۱۸۵۲ع باب ۷ فصل ۱-۹ صفحہ ۸۶-۹۵
پہر اسی کتاب کے ۱۰ باب ۳ فصل صفحہ ۱۰۳ مین مرقوم ہے کہ بہادری کی بنا جو اوّ
مسلمانون سے یا نورمنون سے ہوئی ہو مگر تحقیق ہے کہ ہنگام جہاد سب مین
کمالیت پر پہونچی کہ جسکے سبب لوگ شدائد اور مشاقی کیطرف مایل ہوے
تہے اور فوجی جلال کے لئے ایک میدان کہلا تہا یہہ بات سچ ہے کہ لوگ
ان جانگزا عزیمتون سے کم واپس آتے تہے مگر وے جو واپس آتے اپنے وطن
انکی بہی قدر و منزلت کرتے تہے شاعر اور فسانہ گو انکی تعریف کرتے اور انکی
بہادری کے احوال کو بہت سے مبالغہ کے قصہ اور کہانی کے ساتہ رنگین
کرتے بارود کے ایجاد اور حال کے توپخانے نے بہادر کی سب بہادری
کے حوصلہ اور انکے جمیع لوازم کو پست کر اوڑا دیا اور انکے سب مخصوص قواعد
کو انجام پر پہونچایا انتہی
ہنری ثالث شاہ انگلنڈ کے بیٹے اڈورڈ ششم نے اخیر جہاد مین لوئیس نہم کی
رفاقت کی اور فلسطین مین بڑی بڑی بہادریاں دکہائین شاہ بابل سے
اسنے دس سال کی مفید صلح ٹہرائی اپنے باپ کے مرنے کی خبر سن وہ انگلنڈ
کو واپس آیا اور وہان ۱۲۷۲ع مین اسکے سر پر تاج شاہی رکہا گیا (المبتدی انگریز
صفحہ ۱۱۳)
تیرہوین قرن کا آغاز ایک نئے مذہب کے جہاد سے ہوا البانی کے باشندون
نے جو کہ البا جنسس کہلاتے تہے پس ذرے واد مین جرات کی کہ کلیسا

تہولک کے اکثر احکام پر اس نیت سے کہ وے کتاب مقدس کے احکام کے برخلاف تہے چوٹ کرین انوسنٹ ثالث نے ان شقاقون کی تجویز و سزا کے لئے تہولوس مین ایک مقدس دربار ٹہرایا تہولوس کے کونٹ نے اس تعاقب سے اعتراض کیا اور اس جرم کی سزا کے لئے پوپ نے جبراً و قہراً اُسے اُسی کے متعلقین پر بہ قصد جہاد بہیجا اس عزیمت متبرکہ کا سرغنہ شمعون دے مونتفورت تہا اور اس جہاد مین ازبسکہ ظلم و ستم نمایان ہوا خدمت مقدس کے فوائد کو پوپون نے ایسا بڑا تصور کیا کہ اُسے پایہ استمرار پر قرار دیا اور اُسکا نام انکویزیشن (یعنے ایک دربار پوپ کیطرف سے شقاقیون کی تجویز اور تعذیر کے لئے) رکہا اور یہہ یورپ کے مختلف خطون مین یعنے سواے ولایت فیلبس کے تمام سرزمین اٹالیہ اور اسپانیہ اور پرتگال مین مقرر ہوے (لب التواریخ صفحہ ۱۰۳)

ٹمپلر بہادرون پر اسلئے فیلقوس حسین بادشاہ فرانس کا غضب برانگیختہ ہوا کہ انکی طرف سے اسکے دلمین کچہہ شبہہ بغاوت کا پیدا ہوا تہا پس اُسنے اپنی سعی سے کلیمنٹ پنجم سے درخواست کر ایک حکم جاری کروایا کہ تمام مسیحی ملکون سے یہہ سب بہادر استیصال کر دئے جائین اور ساری مرزبوم یورپ مین یہہ نالایق نفی کا فتوی جاری ہوا مگر فقط ولایت فرانس مین یہہ بہادر مقتول ہوے ان آفت رسیدہ لوگونکا یہہ حال تہا کہ بہ نسبت انکے جرم کی تجویز کے اُنپر جبراً و قہراً فسق و فجور و بت پرستی کا اتہام دہرتے اور اُنہین آگ مین جہونک دیتے یہہ واردات ۱۳۰۹ع سے لیکر ۱۳۱۲ع تک جاری رہے (لب التواریخ صفحہ ۱۰۶)

فہرست بعض واقعات عظیمہ بقید سنہ عیسوی

از جدول تاریخ لب التواریخ صفحہ ۳۵۴-۴۰۳

واقعہ	سنہ
اسکندریہ کی چار لاکہہ کتابونکا کتب خانہ جلگیا سنہ ۴۸ قبل مسیح	
جولیس سیزر نے تقویم کی تنیسخ کی اور قمری سال کے عوض شمسی سال داخل کیا پہلے جولیانی سال کا آغاز جنوری سنہ ۴۶ قبل مسیح کے	
عیسیٰ مسیح چار برس قبل سال مروج کے پیدا ہوا	
پلاطوس رومیونکی طرف سے یہودیہ کا ناظم مقرر ہوا	سنہ ۲۶ء
انطاکیہ مین مسیحیون کو کرسٹیان لقب ملا	سنہ ۴۰ء
سیرین مین یہود نے دو لاکہہ یونانیون اور رومیونکا قتل کیا	سنہ ۱۱۵ء
رومیون نے پانچ لاکہہ اسی ہزار یہودکا قتل یہودیہ مین کیا	سنہ ۱۳۵ء
انطاکیہ کے یہود نے مسیحیونکا قتل کیا	سنہ ۶۰۹ء
یروسلم کو فارسیون نے زیر حکومت خسرو ثانی کے لیلیا	سنہ ۶۱۶ء
سنہ ہجری کا آغاز	سنہ ۶۲۲ء
خلافت ابوبکرؓ کا آغاز	سنہ ۶۳۲ء
خلافت عمرؓ کا آغاز	سنہ ۶۳۴ء
یروسلم کو عمرؓ اور مسلمانون نے لیا اور دے چار سو برس تک اسپر قابض رہے	سنہ ۶۳۶ء
معاویہ کے زیر حکومت مسلمانون نے سیپرس کو لیلیا	سنہ ۶۴۸ء
مسلمانون نے رہودس کو لیلیا اور پیتل کی مورت کو جو کولاسس کہلاتا تہا	

توڑ ڈالا	سنہ ۶۵۳ع
مسلمانون نے سسلی کو لوٹ لیا	سنہ ۶۶۳ع
لیو نے سسلی اور کالابریا کے شہنشاہی ممالک لے لیے	سنہ ۷۲۷ع
لیو نے رہبانون کا تعاقب کیا	سنہ ۷۳۶ع
عبدالرحمن اول نے اپنے اوپر شاہ کوردوا کا لقب لیا	سنہ ۷۵۶ع
المنصور نے بغداد کو آباد کیا اور اُسے دارالسلطنت بنایا	سنہ ۷۶۲ع
مسلمانون نے پہلے پہل عربی ہندسہ مرزبوم یورپ مین داخل کیا	سنہ ۹۹۱ع
ترکون نے بغداد لیلیا	سنہ ۱۰۵۵ع
اہالے ترک کا قبضہ یروسلم پر ہوا	سنہ ۱۰۶۵ع
پہلا جہاد ارض مقدس کیطرف پطرس زاہد یعنے پیٹر راہب کا	سنہ ۱۰۹۵ع
نصرانی مجاہدون نے انطاکیہ شہر لیلیا	سنہ ۱۰۹۸ع
بوالون والے گوڈفری نے شہر یروسلم لیلیا اور مقدس یوحنا کے بہادرونکا تقرر	سنہ ۱۰۹۹ع
بالدوین شاہ یروسلم نے شہر بطلمیوس کو لیلیا (صلیبی جہادین)	سنہ ۱۱۰۴ع
ٹمپلر بہادرونکا تقرر	سنہ ۱۱۱۸ع
دوسرا جہاد کہ جسکی تحریض مقدس برنارڈ نے کی تہی	سنہ ۱۱۴۷ع
یروسلم کو سلطان صلاح الدین نے لیلیا	سنہ ۱۱۸۷ع
تیسرا جہاد رچرڈ اول ورفیلقوس اغسطوس کے زیر حکومت	سنہ ۱۱۸۹ع
چوتہا جہاد شہر وینس سے نکلا	سنہ ۱۲۰۴ع

فرانسیسون اور وینشیون نے قسطنطنیہ لیا ۱۲۰۴ء
سیمن دی مونتفورث کے زیر حکومت البجنیبین پر جہاد کی چڑھائی ہوئی سنہ ۱۲۰۸ء
چنگیز خان اور تاتاریون کا سنہ ۱۲۱۰ اور سنہ ۱۲۲۷ کے درمیان خروج سنہ ۱۲۱۰ء
پانچوان جہاد مقدس لوئیس کے زیر حکومت سنہ ۱۲۴۸ء
بطلیموس کو ترکون نے لیلیا جہادونکا انجام سنہ ۱۲۹۱ء
یروسلم کے مقدس یوحنا کے بہادرون نے رہودس کو لیلیا سنہ ۱۳۱۰ء
ٹیوتونی بہادر پروشیا مین جا بسے سنہ ۱۳۳۱ء
انگلنڈ مین کالیس کے بچاؤ کے لئے توپ صرف مین آئی سنہ ۱۳۴۶ء
رہودس ترکون نے لیلیا سنہ ۱۵۲۲ء
مسلمانون کو فیلقوس ثالث نے اسپانیہ سے نکالدیا سنہ ۱۶۱۰ء

چونکہ سنہ ۱۱۸۷ء مین شہر یروسلم پھر مسلمانون کے قبضہ مین آگیا جیساکہ ہندی تواریخ کلیسیا سے لکھہ چکا ہون یعنے صلاح الدین سلطان مشرقی سے (الکتاب کے مقامات العرد من صفحہ ۲۰ کے بموجب سنہ ۱۱۸۷ء کو) یروسلم صلیبیون کے ہاتھہ سے لیلیا تمام بادشاہ نصرانی اس (صلاح الدین سلطان مشرقی) سے لڑائی مین ہٹن کے جو متصل اگر طبریہ کے ہے اور محاصرہ بیت المقدس مین ڈر گئے ۔ اگرچہ مغلوب کرنا فوجون کا دلیل اُسکی حسن لیاقت پر نہین ہے لیکن وہ بیان جس کو اس کے دشمنون اور نصرانی تواریخ نویسون نے بے ردے رعایت کے لکھاہے دلالت اسکے او صاف حمیدہ پر کرتا ہے ۔ جبکہ بیت المقدس کو لشکر نے اُسکے مسخر کرلیا اسنے امراؤن اس شہر کو

باوجود اس بات کے کہ بعضے بہائی انکے اس سے مقابلہ کر رہے تھے اجازت دی کہ وہ بیماروں کے ساتھ شفاخانوں سرکاری مین حاضر ہون اسکی خیرات اور فیض عام نے تکلیف خاص کو جو بسبب مصیبت عام کے واقع ہوئی مٹا دیا اور اس نے بہت سے روپیہ کا خراج جسکو اہل شہر نے اپنے امن کیواسطے قبول کر لیا تھا معاف کر دیا۔ نصرانی مجاہدین کچھ اوپر اسی برس پہلے زمانہ صلاح الدین کے بیت المقدس پر قابض ہوے تھے اور جس مسلمان کو اُنہون نے وہان پایا قتل کیا تھا لیکن صلاح الدین نے بمقتضائے جوانمردی کے اسکا عیوض نہ لیا اور ایک عبادتخانہ ان کے لئے چھوڑ دیا تاکہ وہ اُسمین اپنی عبادت کی رسمین کیا کرین انتہی (از سیر الاسلام باب ۳ صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳) تب یہہ پیشین گوئی جو ۹۲ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ صادق خُرمے کے درخت کی مانند لہلہاویگا وہ لبنان کے سرو کیطرح سبز ہوگا وے جو خداوند کے گہر مین لگائے گئے ہین ہمارے خدا کی درگاہون مین پہولینگے ۹۲ زبور ۱۲ و ۱۳

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۷۰ع کے صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۵ اور انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین لکھتے ہین کہ عیسائیون نے پہلی صلیبی لڑائی مین یروسلم کو بہ سرداری گوڈفری دسوین صدی کے آخر مین فتح کیا تو اُسوقت بیت المقدس کے قلعہ مین چالیس ہزار مسلمان تھے اُن سب کو عیسائیون نے معہ زن و فرزند قتل کر ڈالا نہ ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنے والے نہ بچہ کوئی بہی نہ بچا جن تلوار و

ناقون کو قتل کیا تہا اُنہون ہی نے بچون کو قتل کیا یروسلم کی تمام گلیان مقتولون سے
بہر گئین اور ہر طرف سے مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آنے لگی جبکہ صلاح الدین
سلطان مصر و شام نے دوسری صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو پہر فتح کر لیا
تو اُسنے ہرگز ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ نے آپ کو اُسکے سپرد کر دیا تو سلطان نے
اُن عیسائی قیدیون پر نہایت مہربانی کی اور جو لوگ ایسے غریب تہے کہ اپنی رہائی کی
قیمت نہ ادا کر سکنے تہے اُنہین مفت آزاد کر دیا اس بادشاہ کی تہذیب اخلاق
کے سامنے فلپ بادشاہ فرانس تو کیا بلکہ ریچرڈ شیر دل کی بہی حقیقت کچہہ نہ تہی
سلطان مصر کو علم ادب مین بہی کچہہ دخل تہا مگر اور فنون مین یہہ شخص کامل تہا
اور تمام اپنے فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا۔ یہہ بادشاہ
فقیرون کیطرح اپنے نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کے واسطے اسکی
مہربانی اور فیاضی بیحد تہی رحم اور نیکیان اُسکی ذات مین بہت تہین اور
اُسنے اپنے زمانہ حیات مین ایسے کام کئے کہ اُسکے ہمعصر عیسائیون کو بہی ایسے
کرنے چاہئے تہے۔ یہہ سلطان بے شبہ دلیر و عقیل اور فیاض تہا دمشق کے
صلحنامہ کے تہوڑے عرصہ بعد اُسنے انتقال کیا اور کچہہ روپیہ اسواسطے دیگیا
میری وفات کے بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر بلا تمیز عیسائی اور یہودی اور
مسلمان کے تقسیم کیا جاوے۔ اب فرق دیکہو عیسائی بادشاہ ریچرڈ اول ایسا
بادشاہ تہا جسکی تمام شان و شوکت اُس روپیہ سے قایم تہی جسے وہ اپنی رعیت
سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور شہوت پرست تہا اسکی
شہوت پرستی نے اُس سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی

خوبصورت انگلہ بن گیر یا دختر سنیکو بادشاہ نوار سے ناموافق رہا ایک عجیب بات ہے درباریز
لاست کی اور خدا کا وسیلہ پکڑ کر کہا اکثر صدوم جہان قوم لوط رہتی تہی خیال کرد انتہی -

ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ ہ

پہر اُسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۸ اور اُردو کتاب کے صفحہ ۹ مین لکہا ہے قولہ یہ سچ ہو کہ اگر
بجائے اہل عرب اور ترک کے اہل یورپ ملک ایشیا کے مالک ہوتے تو وہ اسلام کو اسطرح رہنے دیتے جسطرح
مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا انتہی اور یہی قول بعینہ جیٹ فیلڈ صاحب کا بہی ہے دیکہو
اُسی صفحہ کا حاشیہ اور اِس قول کی صداقت مین اسپین کے مسلمانونکا نکالا جانا کافی دلیل ہے
پہر اُسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹ کے حاشیہ مین لکہتے ہین کہ کلارک صاحب صلیبی لڑائی کی ذکر
مین لکہتے ہین ان صلیبی لڑائیون سے عیسائیونکی تہذیب کو مطلق فائدہ نہین ہوا کیونکہ کسی زمانہ یا کسی
قوم کی فوج اِس فوج سے حرامکاری اور بدکاری مین زیادہ نہتی ان صلیبی لڑائیون سے سوء اعتقادی کو ایک
نوع کا استقلال حاصل ہوگیا اور متعصب لوگون کے ظلم مترقی ہوئی خونریزی اکثر حق کا فرض خیال کیجانے
لگی اور بجائے نماز اور خیرات کے قتل انسان کے حاکم کا درس ہونے لگا اور خونریزی گناہونکا کفارہ خیال کی
جانے لگی دس ٹیبا انگلنی کینا جلد ا صفحہ ۳۲۹ - انتہی - قطعہ لمؤلفہ

بُغض از عیسیٰ یہود دار و درافزون - بُغض از اسلام خوی ساست کنون
ہر کس بخیال خویش خبطے دارد - کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ

پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۹۲ مین لکہا ہے شیم صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر کے نزدیک یہ بات قرار پاگئی
ہے کہ دسوین صدی مین یورپ غایت درجہ کی جہالت مین پڑا ہوا تہا اور بلحاظ فلسفہ اور حکمت کے
اُس زمانہ کو زمانۂ انتہی لاطینیان کہنا چاہئے انتہے -
تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ اکتوبر ۱۸۸۶ء کے صفحہ ۱۶ مین جو پادری ایلیٹ صاحب کی بنا

آمدہ در آیند دران مسجد مگر ترس کاران واین صورت در زمان دولت اسلام ظہور یافت کہ ترسایان را قوت رفتن در مسجد اقصیٰ نیست از ترس مسلمانان انتہی۔ اور تفسیر فتح العزیز صفحہ ۱۴۲ مین ہے، کہ در حق نصاریٰ در خلافت امیر المومنین عمر فاروق رض وامیر المومنین عثمان ذی النورین رض این معنی بوقوع آمد کہ ملک شام را از دست ایشان گرفتند وازبیت المقدس بکمال اہانت وذلت اخراج کردند انتہی پس جسوقت عیسائی لشکرون نے بیت المقدس پر چڑہائی کی اور تمام اُن ملکون مین اسلامی فوجون سے لڑائی جاری رہی اور روز بروز اسلامی فتوحات کی ترقی کا قفل سنتی رہی یہانتک کہ ۱۲۹۱ء مین ترکون نے شہر ملیس کو بھی جو فلسطین مین کرسٹیانون کا پچھلا قلعہ تہا لیلیا (ہندی تواریخ کلیسا صفحہ ۱۵۱) تو یہ قول کیا ہی صادق آیا ہے کہ اِلَّا خَائِفِيْنَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ الخ پس یہ قرآن مجید مین ایسی پیشین گوئی ہے کہ اپنی وقت تحریر سے چہہ سو برس کے بعد تمام جہان کے روبرو پوری ہوئی اور قیامت تک اسکی صداقت آفتاب کیطرح ظاہر رہیگی۔

پہر اُسی تفسیر مکاشفات مطبوعہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۶۲-۶۴ لکہا ہے کہ اُن ایام مین عیسائیون کے درمیان قبر پرستی اور بت پرستی اور تبرکات پرستی اسقدر بڑہگئی تہی۔ کہ سب سے بڑی جماعت کینٹربری کی ولایت انگلستان مین تہی جسکے سب لوگ معتقد تہے وہان پر اُنہون نے تین قربانگاہ یا مزار بنائے تہے ایک خداوند مسیح کا دوسرا حضرت مریم کا تیسرا طامس اسقف کا جسکو بڑا بزرگ ولی اللہ جانتے تہے اور ان تینون مقامونکی ایسی پرستش ہوتی تہی کہ جب یہ لوگ جنگ سے بہاگ کر انگلستان مین واپس آئے اور اپنی اپنی قربانگاہون پر نذر نیاز چڑہانیکو گئے تو پہلے سال مسیح کی قربانگاہ پر ۱۳ روپیہ اور مریم کی قربانگاہ پر ۳۳۲ روپیہ اور طامس ایکٹ اسقف کی قربانگاہ پر ۱۰۳۲۶ روپیہ کا چڑہاوا آیا دوسرے برس خدا کو یہانتک بہول گئے کہ مسیح

کی قربانگاہ پر ایک پیسہ بہی نہین آیا مگر مریم کی قربانگاہ پر ۴۰ روپیہ ۱۲ آنے اور اُس اسقف کی قربانگاہ پر ۲۳۴۵۰ روپے اُن باقی لوگون نے چڑہایا۔

واضح ہو کہ جب یہ عیسائی جو رومن کاتہولک تہے جنگ سے آئے تو اُن کا پادریون نے ترکون کو چہوڑکر آپسمین قتال شروع کیا۔ ۴۰ برس کے عرصے مین ۱۲ ہزار معتقد عیسائیون کو چُن چُن کر اُنہون نے آگ مین جیتا جلا دیا اور زناکاری کا بازار ایسا گرم تہا کہ رومن کاتہولک اسقف نے صرف اپنے علاقہ کے پادریون سے جو زنا کا عوض یا معافی کا روپیہ لیا اور اُن زناکارون کی فہرست لکہی تو گیارہ ہزار پادریون سے لیا گیا تہا اب دیکہو کہ جب پادریون کا یہ حال ہو تو دوسرے لوگون کا کیا حال ہوگا اسیطرح چوری یعنے خیانت اور نفع بیجا بہی لیتے تہے۔ اسی سبب سے ترکون کے بادشاہ سمے محمد نے قسم کہائی کہ ہرگز نہ سوؤنگا جب تک انکے بتون کو نہ توڑ دون پس اُسنے اِن بدکارون سے بہت لڑائی کی اور تباہ کیا۔ انتہی۔

سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۳ء کے باب چہارم ترجمہ کیا ہوا پنڈت رام کشن کا صفحہ ۱۸۹ و ۱۹۰ مین لکہا ہے کہ عادات اور افعال بجازت (یعنے بایزید الدرم) کے جو بیٹا امرتہہ کا تہا موافق اسکے لقب الدرم کے تہے الدرم بجلی کو کہتے ہین (صفحہ ۱۹۰) اُسنے ملک ہنگری پر فوج کشی کی اس ملک سے ترک ہمیشہ لڑتے رہے تہے لڑنا بادشاہ ہنگری کی مدد مین نے الواقع لڑنا واسطے ممالک فرنگستان اور مذہب نصاریٰ کے تہا بڑے بڑے جوانمرد امیر فرانس اور جرمنی کے نیچے علم مجسمنڈ اور سایہ حمایت صلیب کے لڑے لیکن بیچ لڑائی نیکوپولس کے (۱۳۹۶ء مین) بجازت نے انکی ایک فوج ایک لاکہہ نصرانیون کو شکست فاحش دی اس فوج نے بہت

بایزید

لاثانی

لاف زنی کی تہی کہ اگر اچہانا آسمان گر پڑے تو اُسے اپنے نیزون پر تہام سکینگے
ایک جم غفیر اس لڑائی مین قتل ہوا یا دریاے ڈنیوب مین ڈوب گیا اور شاہ
ہنگری ڈنیوب اور بحر اسود سے گزر کر قسطنطنیہ مین جان بسلامت لیگیا اور
وہان سے چکر کہاتا ہوا اپنی قلمرو مین جہان اسباب کچہہ باقی نرہا تہا پہر آیا بجازت
کے بسبب حاصل کرنے فتح کے مغرور ہو کر یہہ دہمکی دی کہ مین بیوڈا دار الخلافہ
ہنگری کا محاصرہ کرونگا اور متصل کے ملکون جرمنی اور اٹلی کو اپنی اطاعت
مین لاؤنگا اور اوپر قربانگاہ سینٹ پیٹر کے جو روم مین ہے گہوڑے کو دانہ
کہلاؤنگا گبن صاحب بیان کرتے ہین کہ یہہ لاف زن بادشاہ بسبب لاحق ہونے
بیماری نقرس کے جو مدت تک رہے آگے بڑہنے نپایا اور باعث اسکا کچہہ معجزہ
پیغمبر کا یا بجز راحت پیش آنا مالک نصاری کا نتہا انتہا
پہر ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۵ سطر ۱ صفحہ ۱۵۹ مین لکہا ہے کہ جب سو برسون
تک یورپ کے زبردست زبردست بادشاہ اُس عیسائی دین کے بڑے دشمن
(یعنے لشکر اسلام) سے اپنی ساری طاقت سے لڑ رہے تہے اور ساتہہ لاکہہ عیسائی
اپنی جان دے چکے تہے تب ۱۲۹۱ع مین ترک لوگون نے شہر تلمیس کو فلسطین
مین کرسچیانونکا پچہلا قلعہ تہا (یعنے صرف یہی باقی تہا) لیلیا اور یہی یونانی سلطنت
جو کمزور ہوتی جاتی تہی ترکونکا سامہنا نہین کر سکے تب اُنہون نے اُس سلطنت کے
جو ملک ایشیا کوچک اور یورپ مین رہگئے تہے انہین چہین لیا اور ۱۴۵۳ع مین
شہر قسطنطنیہ کو فتح کر کے یونانی سلطنت کو بالکل نیست کر دیا پہر اُنہون نے
اپنی سلطنت کو ملک ہنگاریا کی حد تک بڑہایا اور وہان سے ایلیان ہی پر چڑہائی

کرنے کی تیاری کی انتہا تب یہہ پیشین گوئی جو ۸۴ زبور میں ہے پوری ہوئی
وہ قوت پر قوت بڑہاتے ہوئے چلا کرینگے خدا کے آگے صیحون میں حاضر ہوں گے آیت ۷
از ترجمہ جوزف آدین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۷۰ع ۸۴ زبور

جان ڈیوین پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲۱ میں لکہتے ہیں کہ تو صلیبی
لڑائیاں مجنون عیسائیوں اور بیگناہ ترکوں میں ہوئیں اور قریب دو سو برس کے
یہہ لڑائیاں رہیں اور کروروں انسان مارے گئے انتہی

ظہور اسلام سے قریب دو سو برس پیشتر رومیوں کی بادشاہت دو حصوں میں
تقسیم ہوگئی اور یہہ دو حصے مشرقی اور مغربی کہلاتے تہے مغربی بادشاہت کا
دار السلطنت خاص شہر روم تہا اور مشرقی کا استنبول یعنے قسطنطنیہ تہا انتہی
(از دیباچہ رومن ترجمہ قرآن شریف صفحہ ۴۱ دفعہ ۴۴ جسپر علماے عیسائی نے
اپنے طور کا حاشیہ و دیباچہ لکہکر ۱۸۴۴ع الہ آباد پریزبیٹرین مشن پریس میں چہاپا)

پس اسی مشرقی بادشاہت کو ہندی مورخ کلیسیاے یونانی سلطنت لکہا ہے
اور انگلستانی محاورہ میں ترکی سلطنت بہی اسی کو کہتے ہیں اس سبب سے
۱۴۵۳ع میں ترکوں نے اسے فتح کرلیا تہا اور سینٹ آیا صوفیہ کی گرجا کو جامع
بنایا اسکا دار السلطنت یورپ کے پورب اطراف میں اور کوچک ایشیا کے
سامنے ۳۲۹ع میں کانسٹن ٹین اعظم کے شہر کے نام سے اور روم ہی مشہور
ہوا اور قدیم شہر روم اسکے پچہم طرف ملک اٹلی میں ہے قسطنطنیہ کی تعمیر کے
تہوڑے دنوں بعد رومی حکومت دو حصوں میں ہوگئی ایک قدیم روم میں اور ایک
قسطنطنیہ میں (از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۱۱ مطبوعہ مرزاپور ۱۸۷۱ع)

عیسوی کی قریب ۱۲۳۰ء مین از ضمیمہ چالمبین ڈکشنری مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۹۷ء
تھیودوشس اپنی سلطنت کو مغربی و شرقی دو حصہ کر کے ارکدیوس اور ہنریوس
نامی اپنی دو بیٹون کو سپرد کر کے مرگیا اور تواریخ روم مصنفہ گولڈ اسمتھ آف اینا گمیر
مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۹۳۵ مین ہے کہ تھیودوشس سنہ ۳۹۵ء مین مرا اور اسکی وفات سے
وحشی قومون کی چڑھائی مغربی سلطنت پر بڑے زور شور سے
شروع ہوئی + از رومن تواریخ کلیپا صفحہ ۱۳۱

واضح ہو کہ محمد دویم سلطان ترک نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا اور پیشتر فتح قسطنطنیہ سے
ترکون کا دار السلطنت ادرین اوپل (یعنی ادرنیہ) تھا جو فرنگستان کا ایک
شہر ہے دیکھو سیر الاسلام صفحہ ۱۵۸ اور ۱۹۲ جغرافیہ مصنفہ گولڈ اسمتھ و شرح بادری
سی ان راسٹ ام اِسے موسومہ بہ گرامر آف جاگرفی مطبوعہ لندن صفحہ ۴۵ مین ہے
کہ ادرین اوپل ادرین قیصر کا بسایا ہوا ہے اور یورپ متعلقہ سلطنت ترکی کا دوسرا
شہر ہے اور فتح قسطنطنیہ تک ترکون کا پایتخت تھا انھین سلاطین مراد منجملہ سلاطین
روم کے اول مرتبہ مسلمانونکی سلطنت یورپ مین قایم کی اور ادرین اوپل کو
اپنا پایہ تخت قرار دیا تھا سیر الاسلام صفحہ ۱۵۸ مین ہے کہ امراتھ اول (سلطان
مراد) ارخان کے بیٹے نے جو تیسرا سلطان خاندان عثمان سے تھا (یعنی سلطان
مراد بن ارخان بن عثمان بن طغرل نبیرہ سلجوق ہے) (ایضاً صفحہ ۱۶۱ و ۱۹۳) بطور
حاکمون اپنی خاندان کی تیغ زنی کی تاریخ سے زن شیم سے مطالب صاف
نہین معلوم ہوتے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ امراتھ نے تمام پرگنہ رومینیا کو جسے تھریس
بھی کہتے ہین ہس یونٹ سے اور حدود اسلام خلافت تک مغلوب کیا اور کوئی ادمن سے

مقابلہ میں نہ آیا اور یہہ بات بہی اوسی تاریخ سے واضح ہوتی ہی کہ جبہی کہ گستان مین الدریس ان اول (ادرنیہ) کو واسطی اپنی تختگاہ اور مقر ہمیشہ اسلام تجویز کیا انتہی

اسلام کا ایک زمانہ وہ تہا جسکا یہہ بیان ابہی لکہا گیا اور افسوس کہ ایک اب زمانہ ہمارے وقت مین ہے +

مثنوی لمولفہ

عنادل جیسے پہولے ہوتی ہین — کہ غنچے سوچی اوپر ہو ہوتی ہین
لیا ہی ہمن نے جب باج زرودرد — کیا کیا چمن نے تاراج زرودرد
کٹا یہہ باغ لالہ سے سمن تک — بچا ثابت نہ گل کا پیرہن تک
بجہ شد آن کروفر ہیہات ہیہات — فقط للہ میراث السموات
ستادہ غرق خون لالہ کی صف ہے — کہ برگ سبزہ بہی خنجر بکف ہے
کہان آنکہہ نرگس کی لمحہ سکتی پلک ہے — علاج نرگس بیمار حسرت ہے
اگرچہ حال اسلام ہے تباہ — مگر لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

ایلی ایلی لما شبقتانی (۲۲ زبور۱) اے خداوند اپنا کان جہکا اور میری سن کہ مین غریب اور مسکین ہون (۸۶ زبور۱) اے خداوند میرا بہروسہ تجہہ پر ہے مجہی کبہی شرمندہ مت کر (۱۷ زبور۱) کہ وے سب جو مجکو دیکہتی ہین مجہہ پر ہنستی ہین لبی بولیان بولتی ہین وہ سر ہلا ہلا کر کہتی ہین اسنی خداوند پر توکل کیا کہ وہ اسے بچاوے اگر وہ اس سے راضی ہے تو وہی اسی چہوڑاوے (۲۲ زبور ۷ و ۸) لیکن مین جو ہون سو تیری رحمت کی کثرت سے تیری گہر مین آونگا اور تجہہ سے

مسجد کہود کر سکہون کے ایک گرد کا مندر تعمیر ہوا افسوس کہ خدا
کا گہر بندہ کا گہر بنایا گیا۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد
اقصیٰ کو جو یہودی اور نصرانی عبادت خانہ اور حضرت داؤد
علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مسجود تہا۔ اُسکے
غارت ہونے کے بعد پہر نہین تعمیر کیا اور کیا اہل اسلام نے
قدیم الہامی کتابون کو جو ملک شام کی غنیمت مین کئی بار
آئی تہین یہ کہکر بیچنے سے نہین منع کیا کہ یہہ کلام الٰہی ہین
جس طرح کہ قرآن مجید انکا بیچنا روا نہین جس طرح قرآن کی
بیع روا نہین انہین اہل کتاب کو ہدیہ مین دیدو۔ چنانچہ
ایسا ہی کیا گیا۔ دیکہو نیاز نامہ مصنفہ پادری صفدر علی
مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ء عیسوی صفحہ (۱۵۸)

رکن پنجم ۵

چونکہ ترتوس مدوخس نے یا آدرین قیصر نے یروسلم مین ہیکل کی بنیاد
پر ہل چلوائی تہی جیسا کہ لکہہ چکا ہون اُسکے بعد اللہ جل شانہ نے اُس مقام ویرانہ کو
حضرت عمر فاروق کے ہاتہہ سے تعمیر کروایا اسکی بابت حضرت میکاہ نبی نے
اپنی کتاب کے باب ۳ ۱۲ مین کہ یہی آیت اُس باب کا آخر ہے اور ۴ باب۔ یہوع
یون فرمایا ہے اسلئے صیحون تمہارے سبب (یعنی نافرمانبردار یہودیون کے سبب)

کھیت کیطرح جوتا جاے گا اور یروسلم تودہ تودہ بن جائیگا اور ہیکل کا پہاڑ
جنگل کے اونچے مکانون کیطرح ہوجائیگا لیکن آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ
خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا
جائیگا امتین اُسکی طرف سیلان کرینگے اور بہتیری قومین آوینگین اور کہینگین
کہ چلو ہم لوگ خداوند کے پہاڑ اور یعقوب کے خدا کے گھر چڑہ جائین اور وہ ہمین اپنی
راہین سکہاویگا اور ہم لوگ اُسکے راستون پر رفتار کرینگے کیونکہ شریعت صیحون سے
اور خداوند کا کلام یروسلم سے نکلےگا اور وہ بہتیری قومون کے درمیان حکومت
کریگا اور دور کی زبردست قومون کو ڈانٹےگا وے اپنی تلوارون کو توڑ کر پہل
بناوینگے الخ چونکہ یہہ ہیکل پہاڑی پر بنی تہی اسلئے وہان جانیوالون کے لئے
یہہ لفظ بار بار زبور وغیرہ مین آیا ہے کہ چڑہ جائین الغرض یہہ جو لکہا ہے کہ خداوند
کے گھر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا یہہ تو ظاہر ہے کہ جو عمارت کئی بار
ڈہائے جانیکے بعد بنتی ہے اُسکی زمین خواہی نخواہی بلند ہوجاتی ہے اور یہی حال
ہیکل کا ہوا کہ کئی بار ڈہائے جانیکے بعد اُسکی زمین جسوقت کہ حضرت عمرؓ نے اُسے
تعمیر کروایا ضرور کرسی دار ہوگئے یا یہہ کہ اُسکی اس پچہلی تعمیر کے سبب ترقی عظمت
کا بیان ہے جیسا کہ حجی نبی کی کتاب کے ۲ باب ۹ مین لکہا ہے کہ اس پچہلے
گھر کی بزرگی پہلے گھر کی بزرگی سے زیادہ ہوگی رب الافواج فرماتا ہے الخ
اور یہہ کہ امتین اُسکی طرف سیلان کرینگین یہہ بہی ظاہر ہے کہ تینون اُمتین
یعنے یہودی عیسائی مسلمان اُسمین بستے اور اُسے مقدس جانتے ہین پہر یہہ کہ
خداوند کا کلام یروسلم سے نکلےگا مطلب یہہ کہ جب حکومت اسلام پہلے یروسلم مین

قایم ہوئی تب شریعت اسلام وہان سے تمام ملک یہودیہ مین رائج ہوئی اور باقی پہر شوکت اسلام اور یہودی وغیرہ حکومت بالکل غیست ہوجانیکا بیان ہے اور یہہ توسب صحیح ہے اور چونکہ آخری دنونکا یہہ سب حال ہے تو اس سے ظاہر ہوا کہ یہہ پیشین گوئی صرف حضرت عمرؓ کی بابت ہے کہ جنکا عہد حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس کے بعد ہوا ہے

واضح ہو کہ ایک مضمون پیشین گوئی کا جو میکاہ نبی کی کتاب کے آخر سے باب اور اوّل ہم باب مین منقسم پایا جاتا ہے کہ جس سے پڑہنے والے کو اس پیشین گوئی کا مطلب سمجہنے مین کسیقدر تردد لاحق ہوا اسکا سبب بابون اور آیتون کو ترتیب دینے والے کی نادانی سے ہے چنانچہ مفتاح الکتاب صفحہ ۱۱ مین لکہا ہے کہ پورلنے عہدنامہ کے باب اور آیتون کی تفصیل و نشان کارڈنل ہوگو نامی ایک شخص سے مسیح کے جانیکے بارہ سو چالیس ۱۲۴۰ برس بعد ٹہرائے گئے اور اسیطرح انجیل کے بہی باب اور آیتون کی تفصیل اور نشان رابرٹ اسٹیفنس صاحب سے جو مشہور عالم اور فرانس کے بادشاہی چہاپہ خانہ کا مہتمم تہا مسیح کے آنیکے پندرہ سو پینتالیس ۱۵۴۵ برس بعد ٹہرائے گئے مگر یہہ تدبیر کامل نہین ہے کیونکہ کہین کہین فصل کی تفصیل کے معنے مین باہم ربط دکہائی نہین دیتا اس سبب سے چاہئے کہ طالب العلم جب کتابین پڑہے تو اپنے کو آیتونکی قید مین نچہوڑے بلکہ ہر ایک بات کو اُسکے حقیقی معنے اور ربط کے موافق دریافت کرے انتہی تمت کلامہ،

اور پہر یہہ کہ جب تک حضرت عمرؓ کے ہات سے اُس پاک مکان کی تعمیر نہوئی

تب تک الله رب العالمین نے اُسے بار بار کی غارت سے آزاد نہونے دیا اُسکی
بابت حضرت یسعیاہ نبی کو یون الہام الٰہی ہوا کہ صیحون کی خاطر مین خاموش
نہ ہونگا اور یروسلم کی خاطر مین دم نہ لونگا جب تک کہ اُسکی صداقت نور کی مانند
نہ چمکے اور اُسکی نجات روشن چراغ کی طرح جلوہ گر نہو اور قومین تیری صداقت
اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھینگے اور تیرا ایک نیا نام ہوگا جو خداوند
کا منہ تجھپر ٹھہریگا (یعنے خداوند اپنے منہ یعنے زبان سے تیرا نام رکھہ دیگا) اور تو
خداوند کے ہاتھ مین شاہانہ تاج اور اپنے خدا کے کف مین ایک شوکت کا افسر
ہوگا تو آگے کو متروکہ نہ کہلائیگی اور تیری سرزمین کا پھر خرابہ نام نہوگا بلکہ تو حفضیبا
(یعنے میری خوشی اُسمین) کہلائیگی اور تیری سرزمین بعولاہ (یعنے خداوندوالی)
کیونکہ خداوند تجھہ سے خوش ہے اور تیری زمین خداوندوالی ہوگی یسعیاہ
۶۲ باب ۱-۴ از اردو بیبل چھاپہ لندن ۱۸۶۱ع پس اس پیشین گوئی
مین یہہ جو لکھا ہے کہ تیرا ایک نیا نام ہوگا الخ
نیا نام اُسکا یہی معلوم ہوتا ہے جو مسلمانون مین رائج ہے یعنے بیت المقدس
کیونکہ یہی اُسکا نیا نام ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۷ مین لکھا ہے کہ جسکو
عرب لوگ آجتک اگرچہ اُسکی عظمت جاتی رہی تو بھی بیت المقدس کہتے ہین
انتہی یا یہہ کہ اہل ترک جنکے تحت حکومت یروسلم ہے اُسے قدسی شریف
کہتے ہین (از دیباچہ رومی مطبوعہ ۱۸۷۵ع صفحہ ۸۶) یا یہہ کہ اگلے زمانہ مین
وہ عبادتخانہ ہیکل کہلاتا تہا اور اب زمانہ اسلام سے اُسکا نام مسجد اقصیٰ ہے
اور خداوند کے منہ سے وہ نام رکھا جانا یہی کہ کلام اللہ مین وہ نام پایا جاتا ہے

چنانچہ قران شریف مین اُسکا یہہ نام یعنے مسجد اقصیٰ موجود ہے دیکھو سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱ اور جب سے وہ اسلامی مسجد تعمیر ہوئی تب سے یروسلم جو بار بار خرابہ اور ویرانہ ہوتا رہتا تہا مطلق ان آفتون سے آزاد ہوا یہانتک کہ قریب تیرہ سو برس گذرے کہ وہ برابر آباد ہے اور ہرگز خرابہ اور ویرانہ نہین کہلایا اور حفظیاہ اور مولاہ اسکے اسماء صفات مین سے ہین یعنے یہہ نام تو یروسلم کے کبہی رائج نہین ہوے مگر شاید مطلب یہہ ہے کہ گویا ان دونون لفظونکے معنے کے مطابق اُسکا حال ہوگا چنانچہ اس چوتہی آیت کے آخر مضمون سے یہہ بات ثابت ہے جہان دونون لفظون کے معنے آیت ہی مین لکہدیے ہین کہ خداوند تجہہ سے خوش ہے اور تیری زمین خداوندوالی ہوگی انتہی یعنے نام کے ساتہہ معنے بہی لکہنا ضرور نہین ہے مگر اُسی جگہہ کہ جہان نام سے تو اسقدر نہین بلکہ اُسکے صرف معنے ہی سے غرض ہوتی ہے اور یہہ کہ پہر خرابہ نام نہوگا یہہ مسجد الصخرہ کی تعمیر سے خاص مراد ہے کیونکہ اس سے پیشتر تو وہ بار بار خرابہ اور ویرانہ ہوا کی مگر پہر کا لفظ یہہ پکار رہا ہے کہ قیامت تک اب کبہی اُسکا یہہ خرابہ نام نہوگا

اس پیشین گوئی کی صداقت اللہ جلشانہ کے اس انتظام سے ظاہر ہے کہ ماہ ایلول کی تاریخ ۹ کو کسدیون یعنے بابل والون نے پہلی ہیکل کو جسے حضرت سلیمانؑ نے تعمیر کیا تہا غارت کیا اور اسکے چہہ سو چہتر برس کے بعد جب رومیون نے دوسری ہیکل کو جسے ہیرودیس نے پہر بنایا تہا غارت کیا تو وہی تاریخ اور وہی مہینا تہا یعنے ماہ ایلول کی تاریخ ۹ (مفتاح الکتاب

صفحہ ۸۵ و ۵۹) یہہ عجایب واقعہ اتفاقی نہین بلکہ تقدیری سمجہنا چاہیے چونکہ چہہ سو چہتر برس پیشتر غارت ہیکل ثانی سے ہیکل اول غارت ہوئی تہی لیکن بعد غارت ہیکل اول کے ستر برس اسیری بابل کے اور چند سال زمانہ تعمیر کے وضع کرکے تعمیر ثانی سے اُسکے غارت تک صرف چہہ سو برس ہوتے ہین

ایک اور عجیب بات اس مقام مین یاد رکہنے کے لایق یہہ ہے کہ چہہ سو برس پیشتر حضرت عیسیٰ سے بابل والون نے پہلی ہیکل کو بالکل غارت اور برباد کیا تہا اور حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام سے بہی چہہ ہی برس پیشتر رومیون نے دوسری ہیکل کو بالکل غارت اور برباد کیا یہہ انتظام خدا کے عین ٹہرائے ہوے ارادہ سے سمجہنا چاہیے

اور یہہ جو ہندی تواریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ اُسکی عظمت جاتی رہی ہے یہہ صریح تعصب ہے کیونکہ اگر ایسا ہے تو صلیب دار لشکر بنکر اُسکے لے لینے کے لئے کیون تمام یورپ کے عیسائیون نے اپنی جان لڑا دی تہی اور ماہ محرم ۹۳۵ ہجری مین بادشاہ فرانس نے سلیمان خان سلطان قسطنطنیہ کو خط لکہا اور عبادتخانہ نصارا یعنے بیت المقدس کی درخواست کی سلطان سلیمان نے جواب دیا کہ مدت دراز سے وہ مقام مسجد اہل اسلام ہے اب گرجا گہر نہین ہوسکتا اور یہہ مقدمہ دین و مذہب کا ہے اگر مال و جاگیر مانگتے تو مین تمہین دیتا انتہی از تواریخ قیصر روم چہاپہ ۱۲۸۱ ہجری صفحہ ۲۰ اور ہزارون عیسائی ابتک یروسلم کے حج کو جایا کرتے ہین دیکہو الکتاب

مقامات المعروف روسن چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۲۳ اور یہودی تمام دنیا
ابتک یروسلم ہی کیطرف منہ کرکے دعا و نماز کرتے ہین جیسا کہ ظاہر ہے اور
کتاب سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ باب ۵ ترجمہ کیا ہوا تہبر کا صفحہ ۲۰۸ مین
لکہا ہے جبکہ پارسی مشرق کو رخ کرتے ہین جیکو وہ پاک سمجھتے ہین اسلیئے
کہ وہان سے طلوع آفتاب کا ہے اور قوم اسیتین (یعنے صابئین) ماہتاب
اور ستارون کو جو طرف شمال کے ہین دیکہتے ہین تو دل اُنکے ان اطراف
کے مخاطب ہونے سے متوجہ جانب عبادت کے ہوتے ہین اسطرح بیت المقدس
کیطرف کہڑے ہونے سے خیال یہود کا اُس مکان پر ہوتا ہے انتہی اور ایسے
جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب اردو صفحہ ۷۳ کے حاشیہ مین
بہی ہے

یہودی لوگ سمجہتے تہے کہ مسیح جب آئینگے تو پہلے یروسلم مین ہیکل کی چہت
پر نزول فرمائینگے اور وہان سے بے زینہ لگائے کود پڑین گے اور یہی
معجزہ دیکہکر سب لوگ حضرت عیسی کو پہچان لینگے چنانچہ ۹۱ زبور ۱۱
و ۱۲ مین لکہا ہے کیونکہ وہ تیرے واسطے اپنے فرشتون کو فرمائیگا کہ تیری
ساری راہون مین حفاظت کرین وے دونون ہاتون پر تجہے اُٹہا لین گے تا نہو کہ تو اپنا
پاؤن پتہر پر پٹکے انتہی اسی سبب سے انجیل مین لکہا ہے کہ شیطان نے مسیح کو
ہیکل کے اوپر لیجا کر کہا کہ آپکو نیچے گرا دے کیونکہ لکہا ہے کہ تیرے لئے اپنے
فرشتون کو فرمائیگا کہ تجہے ہاتون پر اُٹہالین ایسا نہو کہ تیرے پانو کو پتہر سے ٹہیس لگے

انتہی متی ۴ باب ۵ و ۶

چونکہ یہودی عقیدہ کے بموجب حضرت عیسیٰ کا آنا ابھی باقی ہے اور عیسائی بلکہ اسلامی عقیدہ بھی یہی ہے کہ قریب قیامت مسیح کا آنا ضرور ہے اور یروسلم مین وہ ہیکل باقی نہین رہی اور اُسی جگہہ اسلامی مسجد موجود ہے پس اگر حضرت عیسیٰ آے تو مسلمانون کے پاس آئینگے نہ یہہ کہ یہودیون کے پاس کیونکہ اسلامی عبادتخانہ مین آئینگے ہان اے خداوند یسوع جلد آ (مکاشفات ۲۲ باب ۲۰) پس اگرچہ یہود و نصارا حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے مراتب سے غافل رہے اور اپنے عقاید کی بنا کو قایم رکہنے مین دین اسلام کے کچہہ قدر نہ سمجھی تو بہی جس پتہر کو راجگیرون نے ناپسند کیا وہی کونیکا سرا ہوا یہہ خداوند کیطرف سے ہے اور ہماری نظرونمین عجیب اسلئے مین تمسے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت (یعنے حقیقی ایمان اور بہشت ازروی تفسیر اسکاٹ متی ۵ باب ۱۹ صفحہ ۴۸) تمسے لیجائیگی اور ایک قوم کو جو اُسکے میوے لاوے دی جائیگی جو اس پتہر پر گریگا چور ہو جائیگا پر جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالے گا (متی ۱۲ باب ۴۲ - ۴۴) یعنے جبکہ فوج اسلام نے یروسلم پر چڑہائی کی تو اُسے فتح کرلیا اور جب صلیب دار و نکے لشکر نے یروسلم کے واسطے مسلمانونپر چڑہائی کی تب بہی لاکہون آپ ہی قتل ہوے اور بقول اسکاٹ صاحب انگریزی مفسر کے کامیاب نہوے پس مسیح کی یہہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی کہ جو اس پتہر پر گریگا چور ہو جائیگا اور جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالے گا انتہی اسیطرح پچہلے پہلے ہونگے اور پہلے پچہلے ہونگے کیونکہ بہت سے بلاے گئے پر برگزیدہ تہوڑے ہین (متی ۲۰ باب ۱۶) یہہ پیشین گوئی حضرت عیسیٰ کی خاص مسلمانون ہی سے علاقہ رکہتی ہے کیونکہ علماء عیسائی

تحقیقات کی بموجب دنیا مین عیسائی بائیس کروڑ اسی لاکہہ اور مسلمان گیارہ کروڑ
ہین (از طریق الحیات فارسی مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۲ع صفحہ ۱۲
و مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ع اردو طبع چہارم صفحہ ۶۸ دوسرا مقصد) پس برگزیدہ
وہی ہین جو تہوڑے ہین اب اگر کوئی کہے کہ یہودی ان سے بہی تہوڑے ہین
یعنے نوہ لاکہہ (ایضاً صفحہ ایضاً) تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ ان تینون خدا پرست
قومون مین پچہلے نہین ہین اور یہان حضرت عیسیٰ نے صاف بتلا دیا کہ جو پچہلے
ہین یعنے مسلمان اور پہر یہہ کہ ہونگے اس لفظ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کا
اشارہ اُس فرقہ کیجانب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد دنیا مین قایم ہونے والا
تہا یعنے مُسلمان اور اگر عیسائیون سے مراد ہوتی تو یون فرماتے کہ پچہلے
پہلے ہوگئے یعنے مقبولیت کے درجہ مین یہودیون سے اوّل ہوگئے مگر مطلب
یہہ ہے کہ مسلمان مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون سے اوّل
ہونگے چنانچہ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

نحن الاخرون من اهل الدنیا والاولون یوم القیمة

یعنے ہم دنیا مین تو پچہلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین انتہیٰ پس ان دو قولون
کے بموجب مسلمانون کو بیشک مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون
سے اوّل سمجہنا چاہئے اور اسیطرح مسجد اقصیٰ کو پہلی اور دوسری ہیکل سے
جیساکہ اس کتاب کے پڑہنیوالونپر ظاہر کرچکا ہون

اب اس کتاب کو مین ایک پیشین گوئی مندرجہ کتاب حضرت حجی نبی علیہ السلام
لکہہ کر ختم کرتا ہون جسکی عبرانی عبارت یہہ ہے وِہَرعَشتی ارِث کل ہَگویم

وَبَاءُ حِمْدَتْ کُل ہَغُوْیِم وُمِلِ لیتی اِتْ ہبَیت نَہْرَہ آمَر یہوواہ صیباؤت

یعنے لرزادونگا مین سب قومون کو اور آینگا پسند کیا ہوا سب قومونکا اور مین اس گہر کو جلال سے بہردونگا رب الافواج فرماتا ہے (کتاب حجی ۲ باب ۷) حِمْدَتْ وہی نام حضرت رسول خدا احمد مجتبی صلعم کا ہے جسکی خبر حضرت عیسیٰ نے بہی اسیطرح دی تہی کہ **یاتی من بعدی اسمہ احمد** (یوحنا ۱۴ باب ۱۶) اور یہہ بات فقط مین نہین لکہتا ہون بلکہ گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۷۷ امین اقرار کرتے ہین چنانچہ قوله اسکی بابت مین خاص نہایت مشہور پادری پارکہرسٹ صاحب کا حوالہ رکہتا ہون کہ اس سے مراد محمد صلعم ہین نہ عیسیٰ یا روح القدس اور یہہ مراد اس سبب سے ظاہر ہے کہ پیشین گوئی مین محمد صلعم کا نام موجود ہے اسمقام پر یہہ دعویٰ نہین کرسکتے کہ مسلمانون نے تحریف کی ہو انتہی دیکہو حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب لندن مطبوعہ ۱۸۲۹ صفحہ ۸۹ دفعہ ۷۷) اور نہ فقط یہی بلکہ ۵ زبور ۲ مین بہی حضرت رسول اللہ صلعم کا نام پاک اسطرح موجود ہے کہ صیحون سے حسن کے کمال سے خدا جلوہ گر ہوتا ہے انتہی پادری میچل صاحب جنکی کتاب خطوط ہندوستانی جوانون کیواسطے مطبوعہ ۱۸۶۹ع ہندوستان مین ہر عیسائی عالم کے پاس موجود ہے فرماتے ہین کہ لفظ حسن کی کابت بعضے سریانی نقلوںمین مشہور تاج لکہا ہے جسکے معنے عربی زبانین اکیلا محمود ہوسکتے ہین اور یہہ پچہلا لفظ محمد صلعم سے کچہہ نسبت رکہتا ہے انتہی خطوط ہندوستانی جوانون کیواسطے مصنفہ پادری جے مری میچل صاحب ال ال ڈی ترجمہ پادری جے ڈی برون صاحب

مطبوعہ ۱۸۶۵ع باہتمام پادری واصاحب صفحہ ۴۰۲) خدا کا شکر کہ یہہ کتاب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے نام پر ختم ہوئی اب خداے کریم اپنے اس ناسور گنہگار اور کم ہمت کا بہی اس نام پاک کے وسیلہ سے خاتمہ بخیر کرے اور قبول فرماے

اے یہوواہ سے ڈرنے والو یہوواہ کو مبارک کہو یہوواہ جو یروسلم مین ساکن ہے صیحون سے مبارک ہو ہلیویاہ ۱۳۵ زبور ۲۰ و ۲۱

خاتمہ

اسمین دو باب ہیں

باب اوّل

انبیاء علیہم السلام وغیرہ کے ناموں کے معنے اور بعض قدیم شہروں مندرجہ توریت وانجیل کے کہ جنمین سے اکثر اس کتاب دولت فاروقی مین مرقوم ہین جدید نام اور صحیح نشان اور تاریخ اعیاد یہود معہ مطابقت ناموں کے عبرانی و وانگریزی وہندی وفارسی وغیرہ

ابیونر نیک باپ	ابی جیل خوشی کا باپ
ابیب سرے پہل نام ماہ عبرانی	ابیاہ یہوواہ میرا باپ ہے
ابئیل خدا میرا باپ	ابی ملک بادشاہ کا باپ

ابیرام بڑا باپ
ابیہام بڑے گروہ کا باپ (معرب ابراہیم)
ابی سلوم سلامت کا باپ (ابن داؤد)
ارض صبی یعنے زمین ہرن کی (نام زمین یروسلم)
ابیل مصریم مصریونکا ماتم کرنا
آدم خاکی یا لال مٹی
ادون برق بجلی کا صاحب
ادونیاہ خدا میرا مالک
ادون صدق صاحب صداقت
ارسطو کامل و فاضل یہہ لفظ یونانی ہے
ارسطو کے باپ کا نام نیقوماخس ہے بمعنی
مجادل تھا عمر اڑسٹھہ برس ۶۸
اخیاب باپ کا بھائی
افلاطون شاگرد سقراط معنے لفظ افلاطون
عام منفعت کثیر علم عمر اکیاسی برس ۸۱
اخی ملک بادشاہ کا بھائی
اخی تفل ہلاکت کا بھائی
اخی توب نیکی کا بھائی

اسیاہ خدا کی قدرت
امنون وفادار دعوی
انوس گناہ آلودہ انسان
الہام کہولنا یا ظاہر کرنا (خطوط
ہندوستانی جوانونکے واسطے صفحہ ۴۰)
اپاسٹل رسول یا حواری رومن
تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۶ اور اردو تواریخ کلیسیا
صفحہ ۶ لفظ یونانی
انجیل یونانی مین انگلیون خوشخبری
(از اعجاز قرآن صفحہ ۶۶) اور ایک کتاب
مین دیکھا کہ انگلیوس اول اور سیوم
حرف مکسور انگل بمعنی فرشتہ اور یونانی
مین یو بمعنی خوب و خوش
ابن عزر مدد کا پتھر
ابدون ہلاک کرنیوالا (ایوب ۲۶ باب
یہہ دوزخ کا نام ہے منجملہ سات نامون
دوزخ کے جیسے شئول (ایوب ۷ باب
۹) شاہت (ایضاً ۱۴) تحتیہ (ایضاً ۱۴ باب
۱۹) بئیر یعنے کنوان یا چاہ گہنم یعنے جہنم

باب اول

دوزخ اور مکاشفات ۹ باب ۱۱ مین ابدون
دوزخ کے فرشتہ کا نام لکہا ہے
ادوم لال
اننا یا ہمنا مہربان
اریوگیس تریخ کا پہاڑ
اسا حکیم
ارجونس یا اشدود نوٹ
البوب رو ہیوالا
اونیس بش فائدہ مند
اونیس فرس مفید فائدہ دینے والا
اور آک خواہ نور پیدایش ۵ باب ۲
اوریاہ خدا کا نور
اوریئیل ایضاً
اوریم وتمیم نور اور کمالیت (سردار کاہن
کے سینہ بند پر کے جواہر جن سے جنپر نور
چمکتا اُنکے حروف ہلانیسے سوال کا جواب
حاصل ہوتا)
ایپیس قبطی لفظ ایک سانڈ جسکے پیشانی
پر عقاب زبان پر بہونرا ماتہے پر ہلال ہوتا

از تواریخ مصنفہ رولن صاحب
افود کاہن کے لباس کا ایک ٹکڑا دو پرکے
ایک پیچہے ایک آگے اور کاندہے پر جہان
دونو طرف ملجاتے ہین سونیکے مرصع دو
چپراسون سے ملایا جاتا اور کمر پر ایک زری
کے پٹکے سے باندہا جاتا تہا شمس الاخبار
مطبوعہ امریکن مشن لکہنوے ۲ نومبر ۱۸۷۴ء
نمبر ۱ جلد ۵ مین قول پادری کریون صاحب
العافر میرے خدا کی مدد
الوکرسٹ یونانی یعنے شکر گزاری
یا عشاء ربانی (اردو مین تواریخ کلیسیا صفحہ ۲)
اسقوف یونانی مین یہہ لفظ ایپس
کپس اور اُسکے معنے اہتمام یا خبرگیری
کرنیوالا انگریزی مین اُسے بشپ اور ہندوستانی
لوگ لارڈ پادری کہتے ہین
الیہو وہ میرا خدا
الیاہ خداوند خدا (الیاس)
الیقاز خدا کی کوشش
الیسبات خدا کی قسم (حضرت زکریا

کی زوجہ
الیسع خدا کی نجات
افرائیم بہت میوہ دار یا دوہری
پہل داری
امپراطور یعنے حاکم فوج یا سردار لشکر
اوراس سے مراد شاہنشاہ انگریزی
امپر فرانسیسی امپریور اسپین کی زبانیں
امپرے ڈار اٹلی کی زبانین امپرے ڈور
لاطینی امپرے ٹر (ڈکشنری ولبسٹر صفحہ ٣٩١)
افراط بہتایت
اسکال انگوروں کا گچھہ
ابلی اب خدا میرا باپ
اکبود جلال کہاں ہے
اضحاک ہنسی عربی اسحاق
اسکریوطی نہیلی والا یا قاتل
اسمعیل خدا سنے گا پیدائش ٢٥ باب ١٢
اسرائیل خدا کا شاہزادہ یا ولی
خدا کے پاس (حضرت یعقوب)
اشکار اجر (بن یعقوب)

استیفان تاج
اِقی ایل خدا میرے ساتھ
ابی نیر نور کا باپ
آشر سعادتمندی یا خوشوقتی (بن یعقوب)

ب

بعال مالک یا خداوند ایک بت
بعل بریت عہد کا مالک
بعلین خداوندان جھوٹے معبودان
بپتسما (یونانی) اسطباغ غسل توبہ یا غسل ایمان
مرقس ۱ باب ۵
بعل زبوب مکھیوں کا مالک
بابل یا بابلون گڑبڑ
بکا شہتوت کا درخت
بلعام لوگوں کی ہلاکت
بلق غارت کرنیوالا
برنباس تسلی کا بیٹا نام حواری مسیح
(رسولونکا ۴ باب ۳۶)
بیر سبع قسم کا کوان (ابراہیم اور
ابی ملک دونوں اسی کوئے پر ہم قسم ہوئے)

پیدائش ۱۲ باب ۲۲-۳۲

بیل قدیم بیج

بلیعال شریر شیطان

بیلچاسر خزانہ کا رک

بیت عینا فروتنی یا راگ کا گھر یا کھجور کا گھر

بیت ایل خدا کا گھر

بیت حسدہ رحمت کا گھر

بیت شمس سورج کا گھر

بگرلو مکوح شادی کیا ہوا

بوانرگس گرج کے بیٹے

بوکیم رونیوالا

بنت سبع قسم کی بیٹی مادر سلیمان

بن یامین داہنے ہاتھ کا بیٹا ابن یعقوب

بُصرہ بھیڑ خانہ لغت صفحہ ۷ ارباجات محکم

سیر الاسلام صفحہ ۲۹

بعل زبول مکھیون کا خداوند

بیبل یعنے کتاب اور مراد تمام مجموعہ توریت و زبور و انجیل مسیح کی پانچوین صدی مین یہ نام تمام پاک کتاب کو دیا گیا ۔ ۱۵۵۵ع تک باب اور آیات جیسا کہ اب بیبل مین پائے جاتے ہیں انمین مندرج نتھے ۔ تو بھی بعضے باب ایسے تقسیم ہوئے کہ مضمون بخوبی نہین نکلتا متی ۹ باب ۸ و ۳۸ و ۱ باب امتی ۱۹ باب ۳۰ و ۲۰ باب ا وغیرہ لغت کتاب مقدس صفحہ ۸۸ و ۸۹

بعل حنان بعل مہربان ہے لغت صفحہ ۱۰۰

پ

پدان آرام تشیب یا میدان آرام کا یعنے سوریا

پلوس کاریگر

پطرس لفظ یونانی پتھر یا چٹان (آرامی) سریانی کلدانی کیفا کے بھی معنے ہین اردو تفسیر متی صفحہ ۸۱ اور مشہور بطرس حضرت عیسیٰ کے بارہ حواریون مین سے ایک

پوریم قرعون کی عید (استر ۹ باب ۲۶)

یہودی عبیدنیبن سے ایک کا نام ہے

لپسگہ قلعہ

ت

تابتہا تیز نظر دوراندیش لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۶۴ مین ہے اس عورت کا عبرانی نام یونانی مین ڈرکاس یعنے ہرنی

تموز پوشیدہ ایک عبرانی مہینا اور ایک بت کا نام

ترتولیوس فریبی

تیمی عزت دار

تموتہیوس خدا سے عزت پایا ہوا

تہلیم ستایش کتاب زبور اور ہر زبور کو عبرانی مین مزمور کہتے ہین

تیبل زمین (ایوب ۱۸ باب ۱۸)

تروفیمس خوب تربیت پایا ہوا

ترگوم معرب ترجمہ توریت کا ترجمہ مختصر تفسیر کے ترگوم کہلاتا تہا

توبل دُنیا

تفسح پایاب ایک شہر کنارہ فرات

توبل قابن دنیاوی ملکیت

تیمور لفظ ترکی معنی فولاد (از غیاث اللغات)

تلنطن بفتح اول وثانی وسکون ثالث وضم رابع لفظ یونانی بمعنی توڑہ ایک تلنطن مین تین ہزار مثقال ہوتے تہے از اردو تفسیر متی ۱۸ باب ۲۴ اور اردو مین جیل لندن مین متی ۱۸ باب ۲۴ کے حاشیہ مین ہے کہ تلنطن کا وزن پندرہ سو تولہ کے برابر تہا اور اسکی قیمت اٹہارہ سو پچہتر روپے ۱۸۷۵

توریت شریعت

تروفینا لذت دار

تہیوفیلس خدا کا پیار کرنے والا

تروفوسا بہت چمکیلا نہایت تابدار

ج

جبرئیل خدا مین خوبی یا خدا کا پہلوان

جیرسوم یہان ایک مسافر موسی کا بیٹا یعنی پیدا

جدگروہ (حضرت یعقوب کا بیٹا)

جشن نزدیک آنے والا

جدلیاہ خدا میری بزرگی

جیلعاد گواہی کا پشتہ

چ

چنگیز مغلوں کی زبان میں بہت بڑے سردار کو کہتے ہین یہہ لفظ آسمان اور بڑے سمندر وغیرہ کی نسبت بھی مستعمل ہوتا ہے (از سیر الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۳۸)

ح

حنوک مخصوص عربی مین ادریس

حبش جلا ہوا چہرہ

حوا زندہ

حزقیل خدا کی قدرت یا خدا زور بخشے گا

حنانیاہ خدا کا بادل

حج میلہ

حفظیباہ میری خوشی اُسمین ہے

حزقیاہ خدا کی مدد سے زور آور

حیرام زندگی کی بڑائی

حباب پیارا

حوریب بیابان خشکی

حبقوق کُشتی گیر حضرت حبقوق کی

کتاب مجموعہ توریت مین شامل ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۰۲) مین ہے کہ یہودیون کے درمیان طرح طرح کی روایتین اس نبی کی بابت جاری ہین پر وہ کسکا بیٹا تھا یا کب پیدا ہوا یا کہان رہتا تھا کوئی صحیح بتا نہین سکتا یہہ بھی بیان نہین ہوسکتا کہ کس بادشاہ کے ایام مین اُسنے نبوت کی انتہی

حاجی عید

حام گرم بن نوح

حدد یا حدر سورج و نام بت و نام یک سریانی

د

دجون اناج مچھلی

دان عدالت (ابن یعقوب)

دانیل خدا کی عدالت

داؤد پیارا عزیز

دیوتریفس زیوس کا پالا ہوا

دیاقون کارکن خادم انگریزی مین ڈیکن (از ارمو تاریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۶۰ صفحہ ۳۱)

۱۱۴۳

دِوراخمہ بکسر اوّل وسکون ثانی یونانی سکہ جسکی قیمت دس آنہ (ازردوسن جیل مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۴) اصل مین دوراہمہ بکسر اوّل وثانی یعنے دودرہم ازردوسن تفسیر اسکاٹ

دیورہ کلام ربانی یا شہد کی مکہی دبی بی ربقہ کی ساتہہ والی دائی کا نام

دی اوسکوری دو دیوتیے جوڑا

ر

ربّ یا ربی ادستاد مالک یونانیمین ربونی (حاشیہ بیبل مرقس ۱۰ باب ۵۱ چہاپہ ۱۸۶۰ع یہودیونمین دینی علما کے تین درجے تہے یعنے رب اور ربی اور ربان ازردوسن تفسیر متی ۲۳ باب ۷ عربی مین غلام کے مالک کو رب بہی کہتے تہے جیسا کہ مشارق الانوار کی حدیث ۱۸۷ مین ہے ولا یقل احدکم ربی اور یہی متی ۲۳ باب ۷ و ۸ مین بہی آ

راخیل بہیٹر عبرانی راحیل حضرت یوسفؑ کی ما

راحاب مغرور

رامہ یا رامات بلند کیونکہ وہ سلسلہ کوہ کے ملنے کی وہ جگہہ ہے (از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ ۱۸۶۷ء وکیفیت نامہ ترجمہ پادری اشٹرنصاحب مطبوعہ ایضاً صفحہ ۳)

رعمیس بادل کا گرج

ربقہ منایا ہوا (حضرت یعقوبؑ کی ماں)

رحبعام لوگونکا بڑہانیوالا (حضرت سلیمانؑ کا بیٹا)

روبن سورج کا دیکہنا یا دیکہہ بیٹا بن یعقوبؑ

رودا گل

روحم رحم و قدرت

روفس لال

روحبیث سیر و آسودہ (حضرت داؤد کی پردادی)

ز

ردیف راے

زکی عادل صادق

زبلون ساتھ رہنا (از روسن جیل مطبوعہ ۱۸۶۲ء حاشیہ پیدایش ۳۰ باب

زکریاہ خدا کی یاد

زبدی بڑا حصہ

زروبابل بابل کا پردیسی یا بابل مین پیدا ہوا

زرویاہ خدا کی زنجیرین

زلوتش غیور

زپورہ خوبصورتی زرنگا معرب صفورا

زیوس یا جوپیٹر مددگار باپ ایک بت کا نام

س

سرشدی قادر مطلق پہاڑی چٹان

سلوم یا ساؤل مانگا ہوا خواہ گورا

ساؤل کو قران مجید مین طالوت لکھا ہے اور یہہ نام بسبب طوالت قد کے مستعمل ہوا دیکھو تفسیر حسینی وغیرہ

سمرون سامریہ چوکی پہرا قید خانہ

سکار سکم پیا ہوا یا متوالا از انگریزی

تفسیر طامس اسکاٹ یوحنا ۴ باب ۵

سراکین یا سراسین بیہے شرقین از تواریخ انگلستان مطبوعہ مطبع العلوم صفحہ ۵ اہل یورپ سلاطین اسلام کو بھی بادشاہ کہتے ہین

سرہ یا سارہ بی بی یا شہزادی وہ دنیوی تاریخ صفحہ ۷ مین ہے سرے کے معنے شاہزادی اور سرہ کے معنے بڑی آزادی

سیت رکھا ہوا عربی مین شیث مشابہ

سموئیل خدا سے طلب کیا ہوا

سروق شہانہ میدان

سم نام یا ناموری عربی سام

سیالا سلامت یا نجات طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۱۰۵ مین ہے شیلا صلح

سدوم انکا بھید سدوم عمورہ اور

سافر شریعت نویس ایک فرقہ یہود (از روسن تواریخ کلیسیا حصہ ا صفحہ ۱۰۰

سیین سینا پہاڑی

سلیمان صلح جو ملاپ چاہنے والا

سوسن یا سوسنا ایک پہول کا نام

سالم سلمون سلوم سلامت

سلوام بہیجا ہوا

سال یوبل بضم اول وثالث یعنی سال خوشی ہر پچاسوین سال یہودیون مین ہوتا تہا کہ سب قیدی اور غلام آزاد ہوجاتے تہے احبار ۲۵ باب مفتاح الکتاب صفحہ ۵۷ اور یوبل کے معنے نرسنگا پہونکنا

سکندر اچہا آدمی یہہ نام یونانی لغت سے ہی الاسانڈر یعنے اچہا آدمی عربی مین الاسکندر ازدیبار و سے ہی

سکرمنٹ لاطینی یعنے قسم یا سر مقدس (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۸۷)

ستتر بفتح اول وثانی وکسر ثالث یونانی سکہ اسکا وزن ایکتولہ کے برابر اور قیمت ایکا روپیہ چار آنہ از حاشیہ رومن بیبل مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۷

سینیم چین

سبت آرام اسدن یہودیون کو چولہا جلانا اگ سلگانا لکڑیان لانا وغیرہ منع تہا اور ضرورت کیوقت دو ہزار ہاتہہ کے فاصلے تک جانا روا تہا (لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۰۰) رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۱۶ مین سبت کی منزل کا فاصلہ پندرہ سو قدم لکہا ہے یہودی لوگ قدیم سے شنبہ کو سبت کے آداب بجالاتے تہے مگر لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۰۰ مین عیسائیونکا دستور مرقوم ہے کہ اتوار (یکشنبہ) سبت سے بدلا گیا انتہی

ش

شحریث نماز صبح جسے صبح سے دوپہر تک پڑہ سکتے ہین یہہ نماز حضرت ابراہیم سے ہے (پیدایش ۱۵ باب ۱) اور نماز دیگر کا نام منحا یہہ نماز حضرت اسحاق سے ہے (پیدایش ۲۴ باب ۶۳) اس نماز کو دو بجے دن سے شام تک پڑہ سکتے ہین اور نماز شب کا نام عربیث یہہ نماز حضرت یعقوب سے ہے (پیدایش ۲۸ باب ۱۰–۱۲) یہہ نماز شام سے صبح تک پڑہ سکتے ہین اور ہر نماز مین

اکیسواں تا انتیسواں زبور ضرور پڑھتے ہیں

شارلیمن یعنے چارلس کبیر بادشاہ فرانس دیکھو لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۸

شیطان یعنے مخالف (دا ابلیس یعنے ناامید)

شمسون اسکا بیٹا

شمعون سننے والا یا آنیوالا

شعیر کہر کہرا نام کوہ

ص

صُغر چہوٹا حضرت لوطؑ کے شہروں میں سے پانچواں

صیدا مچھلی وغیرہ کا شکار کرنیوالا

صیحون اور جیہون نہروں کا ڈہیر شور ہنگامہ

صفنیاہ خدا کا بہید

صدقیاہ خدا کی صداقت

ط

طالمی سوتر یعنے طالمی بچانیوالا (دیکہو دنیوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)

طیطس صاحب عزت

طیبہ نام کشتی نوحؑ و نام اس ٹوکری کا جسمیں حضرت موسیٰ کو رکہکر دریا میں ڈالدیا تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۵۷

ع

عکن تکلیف دینے والا

عمالیق چاٹنے والا یا بدسلوک لوگ

عزرا مددگار

عموراہ ایک سرکش قوم

عدن عیش خوشی

عبدیاہ خدا کا بندہ

عرب صحرا یا دشت

عابد ادوم ادوم کا بندہ

عیبر یا ہیبر عبور کرنیوالا (یہ عبرانیوں کا باپ تہا (پیدائش ۱۱ باب ۱۴ سے ۱۷) یہہ سام کے پوتے کا بیٹا تہا)

عوز مصلحت

عُزیئیل یا **عزیاہ** خدا کی قدرت

عساہئیل خدا کا بنایا ہوا

عُزریاہ جسکی مدد خدا نے کی

عمدہ زیبایش

عبد نیجو نور کا خادم

عیسو شکیل یا بال والا

غ

غتنیل خدا کا وقت

ف

فلج تقسیم (بن عبر)

فلسطی پردیسی

فریسی خاص یا ممتاز یہہ ایک فرقہ
یہودیونمین تہا (از رومن تواریخ کلیسیا
حصہ ۱ صفحہ ۱۰۰

فرعون بدلا لینے والا یا اگر یا سورج

فاہد لفیہ بہائیونکا پیار

فرزی گانو کے رہنے والے

فلیمن پیار کرنیوالا

فلیتوس گہوڑونکا چاہنے والا

فنییل ہرات ہرات کی گزرگاہ

فوطیفار موٹا سانڈہ یا جو سورج سے
تعلق رکہتا اسلامی روایت مین یہہ زلیخا

کا شوہر اوّل تہا

فلکس خوشوقت

فستس خوشنود

فنیل خدا کا چہرہ یا رویا

فنہاہ موتی یا جوہر

فردوس باغ میوہ دار یہہ لفظ در اصل
فارسی پردوس ہے اور سنسکرت مین
پردیشا اور گریک یعنے یونانی پرڈائز
اور معرب فردوس اور سب زبانون مین
ایکہی معنے ہین از ویبسٹر ڈکشنری

ق

قبیر یعنے قبر

قاناہ نئی جگہہ

قاین ملک عربی مین قابیل اور جرمن کی
زبان مین قاین کے معنے برادر شوہر و برادر زن

قورح گنجہ منجہ ہوا

قادش پاکیزگی

قنز یہہ ملکیت

کفرناحوم توبہ یا میش کا بیت

کرمل خدا کا تاکستان

کوش کالا

کوشان حبشستان اتھیوپیا

کلوری گلگتہ کھوپڑی (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۲۳)

کدرون تاریکی

کدار سیاہی (حضرت اسمعیل کے بیٹے کا نام) پیدائش ۲۵ باب ۱۳

کرستس مسیح رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰

کاہن امام منجم حکیم جادوگر (دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری آئی برا ڈہیڈ مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۷۴ع صفحہ ۵) ایضاً صفحہ ۲۵ کاہن حکما و اطبا و نجومی و سمار انتہی

کالب کتا یا نوکری یا سرگرم عربی کلب

کوارٹس چوتہا

کاتہولک عام کلی

گ

گتسمنی کولہو کی جگہہ اردو میں تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۰۷)

گلیل یا جلیل آس پاس ام ضلع جو آشر اور نفتالی وغیرہ کی میراث تہا انتخاب کتاب مقدس صفحہ ۱۴۳

ل

لابان چمکتا

لاک غریب ذلیل

لاودیقیہ راستباز لوگ

لموئیل خدا اسکے ساتھ

لاوی ملا ہوا شریک حضرت یعقوب کا بیٹا (پیدائش ۳۵ باب ۲۳)

لعمی میرے لوگ نہین

لہب شعلہ غزل الغزلات ۸ باب

لویس بہتر

لبنان چونکہ اسکی چوٹیوں پر برف جمی رہتی ہے اس سبب سے اُسے جبل لبنان یعنے کوہ سفید کہتے ہین الکتاب کے مقامات المعدم

لستروہ

لارحومہ غیر مرحوم

لوط لپیٹا ہوا یا مُرّ

لوقا یا لوقیوس روشن

م

مصر عربی میں شہر عبرانیوں میں مزائیم (مصیبت)

مردکی توبہ

موریاہ خدا کی تعلیم

موسیٰ پانی سے نکالا ہوا

منسّی فراموشی (پسر یوسف)

منوخہ آرام

مجوسی نجومی کاہن دانا (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۷)

مودیون اناج ناپنے کا پیمانہ (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۴۷)

مرقس (رومی لفظ) صاحب جدل

مارنہا کردی ہونیوالی

مریم تلخی یا عصیا کا مُرّ

مسّا امتحان آزمائش

مفیباس خدا کا انعام

متی خدا کا دیا ہوا حضرت عیسیٰ کے حواری کا نام اور حضرت یونس کے باپ کا نام (مشارق الانوار حدیث) مگر بیبل میں یونس بن امتّی مرقوم ہے

مسیح مسح کیا ہوا

متوسلح اُسنے اُسپر موت بھیجی

میکا فروتن

میکائیل میکیاہ کون ہے خدا کی مانند

مواب باپ سے

ن

نعمان پسندیدہ

نبال احمق نادان

ناحوم تسلی دینے والا

نعومی خوبصورت یا دل پسند

نفتالی میری کشتی یا میرا الجھنا

ناصرہ الگ کیا ہوا

نبوکدنذر نبو کے خزانوں کا قبضہ کرنیوالا (بخت نصر)

نبوسردان نبو کے صاحبوں کا پیشوا

نحمیاہ خدا کی تسلی

نمرود باغی (پیدایش ۱۰ باب ۸)

نینوا خوبصورت (یہاں حضرت یونس بھیجے گئے تھے)

نوح یا نوحا آرام یا تسلی

نود آوارہ

و

وشتی بیبیوں والی

ہ

ہارون قوت کا پہاڑ یا اوستاد عربی مین نگہبان گنتی ۳۳ باب ۳۹

ہابیل آدم کا بیٹا بطلان یا شہر یا ماتم

ہلیلویاہ خدا کی تعریف کرو

ہب ہب یعنی بیار بیار نام فرشتہ

دوزخ امثال ۳۰ باب ۱۵

ہیرودیس چمڑے کی رونق

ہوسیع نجات دہندہ

ہاجرہ پردیسی فتنہ والا

ہامان شور تیاری

ہند تعریف (فارسی مین ہندوستان)

ہرماس یا مرکری یونس ایک بت کا نام

ہرزون گوہ سوسمار

ہزائیل جسے خدا دیکھتا ہے (بادشاہ آرام)

ی

یحمور ریم ہرن

یدیدیاہ بہت پیارا

یسوع نجات دینے والا معرب عیسیٰ

یعبیز غم یا تکلیف

یعقوب تعاقب کرنے والا (عیسو کے پیچھے پیدا ہونیکے سبب یہہ نام ہوا)

یاہ از خود موجود ازلی

یعزیر مددگار

یہومس حقارت

یہویدع خدانے پہچانا (نام سردار کاہن)

یہوشفات خداکی عدالت

یوحنا خداکا فضل یا انعام (عربی مین یحیی)

یوکابد خداکا جلال

یوئیل راضی یا قسم کہانے والا

یوناہ فاختہ عربی مین یونس

یوسف افزونی (ابن یعقوبؑ)

یشوع نجات دینے والا (حضرت موسیؑ کے جانشین)

یبین پہچاننے والا نام بادشاہ حصور

یسعیاہ خداکی نجات

یافت خوبصورت عربی مین یافث شاہ مثلثہ

یاہو یہوواہ ہے

یابل دہارا (بن لمک)

یہوداہ بہال بلہ خداکی تعریف کرو (بن یعقوب)

یہوواہ بدوداد از خود موجود اسم ذات باریتعالی

یہوواہ نسی خدا میرا جہنڈا

یہوواہ شمہ خدا وہان ہے

یہوواہ صدقنو خدا ہماری صداقت

یمیمہ دن کیموافق خوبصورت

یرمیاہ خداکی بزرگی یا خداسے سرفراز کیا

یربعام عوام سے لڑنے والا یا جسکے لوگ بہت ہین

یروبعال بعال اپنے حق کا اظہار کرے

یروسلم سلامتی کا رویا

یسوران راستباز یا صادق

یسی میرا ہدیہ حضرت داؤدؑ کے والد

ناپ اور وزن وغیرہ

ناپ پانی کے واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲۷

بط خومر کا دسوان حصہ چنانچہ ایک بط مین قریب تیس ۳۰ سیر کے گنجایش ہتی کیونکہ یعنے خومر اسمین دس بط یعنے تین ۳۰۰ سو سیر یا ساڑہے سات من کی گنجایش تہی

ناپ میدہ وغیرہ کے واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲

ایفہ اسمین دس اومر تہے اور وہ حومر کا دسوان حصہ تہا چنانچہ اسکی اور بط کی گنجایش ایک سی تہی یعنے تیس سیر کب وہ پیمانہ کی چوتہائی تہی یعنے ڈہائی سیر حومر اسمین دس بط یا ایفہ تہے یعنے تین سو تیس سیر یا ساڑہے سات من سماتے تہے انتہی

وزن سکہ ہاے عبرانی از لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

بقع نیم تولہ کے برابر تہا جیرہ وہ تولہ کا بیسوان حصہ تہا مانہ وہ ڈیڑہ سو تولہ کی برابر تہا قنطار وہ تین ہزار تولہ کے برابر تہا ثقل یا مثقال وہ ایک تولہ تہا

رومی وغیرہ سکہ جو اسیری بابل کے بعد یہودیوں میں رائج ہوے

دینار کا وزن تین ماشہ تہا درہم وہ رومی دینار کی برابر تہا یعنے تین ماشہ منا کا وزن پچاس تولہ تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

بعض شہرونکی شناخت جس سے واقفیت اس کتاب کے پڑہنیوالے کو ضرور ہے

ابلینی شریا مین ایک صوبہ جو لبنس اور انتی لبنس پہاڑون کے درمیان واقع ہے لوقا ۳ باب ۱
اوربیہ خلیج بندوقیہ کا ایک نام
ادوم ایک ملک جو عرب کے اوتر اور یہودیہ کے دکہن طرف واقع تہا

افسس کہچک ایشیا کا ایک شہر جو ارتمس کے مندر کے سبب سے مشہور تہا (اس سے تین کوس کے فاصلے پر اصحاب کہف کا غار ہے از تفسیر حسینی و اعجاز قران صفحہ ۵۷

ترکون نے فوج کشی کرکے اُس ملک کو لیلیا
روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۳۶
اردشیر یا شیرشاہ یا اخسویرس جسکا
یونانیون نے ارتک ززرکسس نام رکہا
یہہ بادشاہ کوش سے ہندوستان تک
ایکسوستائیس صوبون پر سلطنت کرتا تہا ۱۲۷
یہودی جو بابل مین اسیری ستر برس کے
بعد رہگئے اسکے ظلّ حمایت مین تہے اسکی
دارالسلطنت کا نام شوستر یا سوسن تہا
جسے یہودی شوشان یا شوشان ہیرہ
یعنے پست کہتے ہین مسیح سے چارسو چوہتر
برس آگے یہہ بادشاہ تخت پر بیٹہا یہودی
آستر اسکی ملکہ تہی اور ہامان اسی کا وزیر
تہا جسنے تمام ملک کے یہودیون کے قتل کا
فرمان جاری کیا مگر خدا کی عجیب قدرت سے
وہ آپ معہ دس بیٹون اور ہزارون اور
بادشاہی ملازمون کے قتل ہوا عید پوریم
یہودیونمین اُسیوقت سے ہے
اپنون یہودیہ کا ایک شہر جو یردن کے
کنارہ پر تہا
اخایہ یونان کا دکہنی حصہ جسکا پایہ تخت
کرنتُس تہا
اماؤس ایک شہر جو یروسلم سے
ساڑہے تین کوس کے فاصلہ پر تہا
امفپولس مقدونیا کا ایک شہر جو
ستریمون ندی کے کنارہ پر تہا
انطاکیہ یا انٹی اوک سابق مین
سُریا کا بڑا شہر تہا اور اُسمین عیسائی
پہلے پہل کرسٹیان کہلاے اس شہر کا
بانی انٹیئوکس کا بیٹا سلوکس مصاحب
سکندر تہا اب اُسمین چودہ مسجدین ہین
اور گرجا گہر ایک بہی نہین (الکتاب کے
مقامات المعروف صفحہ ۵۷) یہہ شہر
اوترکیطرف یروسلم سے تین سو میل
دور ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۲)
اور دوسرا انطاکیہ ایشیائے کوچک یعنے
ولایت روم اور صوبہ پسدیہ مین واقع ہے
(رومن تواریخ کلیسیا آخر صفحہ ۲۲ جلد ۱)

انٹی پترس سامریہ کا شہر

اپی فورم اٹلی کا شہر جو روم سے بیس کوس کے فاصلہ پر تہا

اپلونیا مقدونیا کا شہر

اریوپگیس یا کوہ مریخ جسپر اسینی کی صلاح مجلس اکثر ہوتی تہی

ارمتیا یہودیہ کا شہر جو اب راملہ کہلاتا ہے

آرمجدون یعنے کوہ مجدو اور مجدو ایک شہر تہا جسے سلیمان نے تعمیر کروایا

استوس کوچک ایشیا کا بندر

اسینی اٹیکا کا پایۂ تخت اور یونان کا مشہور تر شہر کرنتس سے ½ ۱۲ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے

اتالیہ پمفولیہ کا شہر ہے

ازوتس یا اشدود پلستاین کا شہر جو ان دنوں ازدود کہلاتا ہے

اسکندریہ مصر کا بندرگاہ جو بڑی تجارت دنیا کی بڑی تجارتگاہ تہی

افرائیم پلستاین کا ایک شہر جو فرقہ افرائیم کے متعلق تہا

اکونیم کوچک ایشیا کے صوبہ لوقاونیہ کا پایۂ تخت

ایلام ایران کی دکہن طرف کی ولایتیں مثل ولایت شوستر اور شیراز وغیرہ کو ایلام کہتے ہیں اور اُسکے اوتر کو کہ ہمدان اور آذربایجان وغیرہ ہے مادا یا مادین بولتے ہیں (از میزان الحق صفحہ ۱۸۹ مطبوعہ ۱۸۶۲ء باب ۳ فصل ۱)

الرقوم ایک ملک جو خلیج بندوقیہ کے پورب طرف واقع تہا

اسفانیہ یورپ کا ایک بڑا ملک یعنے اسپین مغرب اندلس (مصر تواریخ کلیسیا جلد ۲)

اٹلی یورپ کا ایک ملک جسکا پایۂ تخت قدیم روم تہا

ایشیا مینر یا ایشیا کوچک جو بالفعل اناطولی کہلاتا (از مفتاح الکتاب صفحہ ۲۷) یہ جزیرہ نما ملک شام کے اوتر طرف سلطان روم کے عمل میں ہے اسے نوابی ایشیا کہتے ہیں کہ رومی نواب خود اسکا انتظام کرتا تھا

اٹلانٹیک یعنے بحر اوقیانوس یا محیط غربی (از حاشیہ موید الاسلام صفحہ ۶۱

ایشیا ہندوستان لنکا برہما سیام چین جاپان ترکستان افغانستان فارس عرب شام کنعان عراق وغیرہ۔ یورپ انگلنڈ اسکاٹ لنڈ آیرلنڈ ویلز سویڈن روس پروشیا ڈنمارک ہالنڈ بلجیم فرانس جرمن اسٹریا پرتگال اسپین اٹلی یونان روم جدید یعنے استنبول

افریقہ مصر نوبیا ابیسینیا بربر صحرا نگریشیا مڈگاسکر قراکو وغیرہ (از منویل جاگرفی صفحہ ۵ فہرست

بیت عبارا پایاب کا گھر یہودیہ کا شہر جہان حضرت یحیٰ بپتسما دیتے تھے

بیت حکارم انگور کے درخت کا گھر یروشلم اور بیت اللحم کے درمیان ایک گانو

بیت شان آرام کا گھر یردن سے ۴ میل دور ایک گانو

بیت حوران غار یا سوراخ کا گھر یہ دو گانو بیت حوران عالی اور بیت حوران سافل یروشلم سے بارہ میل

بیت اللحم کہانا پینا وہان ہمیشہ بہت ہوا ہوگا کیونکہ شروعین اسکا نام افراطہ تھا (پیدایش ۳۵ باب ۱۹) عبرانیون نے اُسے روٹی کا گھر کہا اور اسکا نام عبرانی نام سے فدہ ساید لگر گوشت کا گھر ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۹۶ یہان حضرت داؤد اور اُنکے بعد حضرت عیسیٰ پیدا ہوے

بیت الشموث بیابانون کا گھر کنعان کی سرحد کا ایک شہر

بیت صیدا رحمت کا گھر (گلیل کا ایک شہر جو جنسرت کی جھیل پر واقع ہے مسیح نے اُسکے باشندونمین سے تین رسولون یعنے اندریاس اور پطرس اور فیلپوس کو مقرر کیا لغت صفحہ ۹۸

بیت نمرہ میٹھے پانیکا گھر کنعان کا ایک شہر

بابل بابلونیا یا کسدستان کا پایۂ تخت

ایشیائی جغرافیہ

جو فرات پر واقع تہا

بیت حنینا یہودیہ کا شہر یروسلم سے ایک کوس کے فاصلہ پر تہا کوہ زیتون کے پورب پہلو پر ایک کم گہری وادی مین

بیت عینا گانو یروسلم کے پورب دکہن سمت واقع ہے عرب اُسے العاذریہ کہتے ہین جس مین اکیس گہر کی آبادی ہے یہان العاذر کی قبر ایک تہ خانہ مین سفید چٹان مین کہودی ہوئی ہے جسے حضرت مسیح نے اُسکے مرجانیکے چوتہے دن زندہ کیا تہا الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۸۴ و

برطانیہ کلان یعنے گریٹ برٹین جسمین انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ اور ویلز شامل ہین از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱

بغداد عباسی خاندان کے دوسرے بادشاہ المنصور باللہ نے پرانی گانو کے کہنڈر و نپر آباد کیا اسکے معنے امن و سلامتی (از سیر الاسلام صفحہ ۸۶) مفتاح التواریخ صفحہ ۱۹ مین طامس ولیم بیل صاحب نے لکہا ہے کہ چون منجم در وقت تعمیر بغداد ملاحظہ نمود شمس در قوس بود و این دلیل براکہیچ خلیفہ دران شہر نمیرد و میگویند کہ ہمچنان شد کہ او گفتہ بود از جملہ سی و ہفت نفر خلفاء بنی عباس یک تن دران دیار پہلو بر بستر مرگ ننہادہ اند - در سنہ یکصد و پنجاہ و ہشت المنصور قصد زیارت مکہ نمودہ میرفت درا ثنا در راہ نزدیک بیر میمون فوت شد جسدا ورا در مکہ بردہ دفن کردند گویند کہ یکصد مقابر برائے او کندیدند تا احدے را اطلاع نباشد کہ لاش او در کدام قبر است انتہی

بیریہ جو اندنون مین بور کہلاتا مقدونیا کا شہر تہا اُسکے نزدیک پلا تہا جہان سکندر پیدا ہوا لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵۰

بتونیا کوچک ایشیا کا صوبہ بحر اسود کے کنارہ پر

بیت فاگا انجیر کا گہر ایک قریہ یروسلم سے دو میل دور ہے

بیت

پ

پلسٹائن یہودیہ کنعان فلسطین
پسیدیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پسیدیا کا انطاکیہ کوچک ایشیا مین واقع اور ان دنون مین اکشہر کہلاتا ہے
پافس جزیرہ کپرس کا ایک شہر
پفلگونیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پمفولیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پرگا کوچک ایشیا کے صوبۂ پمفولیا کا پایۂ تخت
پرگمس کوچک ایشیا کا ایک شہر جس کو اسوقت برگمو کہتے ہین جالینوس کا مولد تہا (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۷)
پریا یردن کے پار کا ملک
پرگیہ کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پنطس کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پارتہیا ایک ملک جو فارس کے متصل ہے (یہہ ملک خیوا یعنے خوارزم اور مازندران اور خراسان کے پایین مین واقع ہے (از ترجمہ تواریخ ہند مصنفہ مارشمین مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۲ع حاشیہ صفحہ ۶۷)
پترا کوچک ایشیا کے صوبۂ لوکیا کی ایک بندرگاہ
پتمس ایک چہوٹا پتہریلا جزیرہ ملتشر کے متصل اور ان دنون مین پتینو یا پالموسا کہلاتا ہے
پتیولی اٹلی کا ایک شہر جو اس زمانے مین پزولو کہلاتا ہے
پتولمیس پلسطاین کی ایک بندرگاہ جو آجکل آکرے کہلاتا ہے

ت

ترسوس کوچک ایشیا کے صوبۂ کلکیا کا پایۂ تخت
تلمیس یا بطلمیوس ان دنون اس شہر کو آکر یا عاقر کہتے ہین اور قاضیون کے ۱ باب ۳۱ مین عکو ہے (از ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۸ سطر ۱۹) یہہ شہر صلیبوالے مجاہدین نے مسلمانون سے سنہ ۱۱۹۱ع مین

لے لیا تہا مگر ۱۰۸۴ع میں مسلمانوں نے
پہر اُسے فتح کر لیا اور ملوزن جا گرنی اکیا

صفحہ ۱۲۵)

تروجلیوم کوچک ایشیا کا ایک شہر

تواتیرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جو ان
دنون مین آک حصار کہلاتا ہے

تساونیقیہ مقدونیہ کا ایک شہر اور
بندرگاہ جو اس وقت سلونیکا کہلاتا ہے
(یہہ شہر ملک یورپ متعلق سلطنت ترکی
کا بڑا بندرگاہ ہے از گرامر جاگرفی مصنفہ
کولڈاسمتہ وشرح پادری سی ان رایشہ

صفحہ ۴۵)

تبریاس جلیل کا پایۂ تخت جس کو
آجکل تبریا کہتے ہین

تبیق سرلسے ایک جگہہ کا نام جو روم
سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع تہا

تراکونتیس پلسٹائین کا ایک ضلع جو
اوتر پورب طرف تہا

تروآس کوچک ایشیا کا ایک ضلع

ج

جبعہ ٹیلا

جاتت ے کاکولسونطسلیونکا ایک شہر

جلیل پلسٹائن کا شمالی حصہ

جلبتا کوہ کالوری کا ایک حصہ اسے گلگتہ
بہی کہتے ہین

جنسرت کی جہیل جو دریاے جلیل
اور دریاے تبریاس بہی کہلاتی ہے پلسٹائن
کی ایک جہیل ۸½ کوس کی لمبی اور
۳ کوس کی چوڑی ہے

جرجسی، گدارہ اور جبا جیسا یہہ دو
شہر گلیل کے پورب اور دکہن کے گوشے
مین واقع ہین ہمین کے وہ دونون لوا
تہے جنہون نے حضرت عیسیٰ
بد روحون کو نکالکر دو ہزار سورون کو
سمندر مین ڈوبا دیا تہا (مرقس ۵ باب
۱۳ و دیکھو تفسیر اسکاٹ متی ۸ باب ۲۸)

ح

حبش افریقہ کا ایک ملک جو مصر کی

دکھن طرف ہے

حسن بندر جزیرہ قبرص کا بندر

د

دلمنوتہا ایک شہر جو جنیسرت کی جہیل کے پاس واقع

دکاپلس پریا کا ایک ضلع جنیسرت کی جہیل کے پورب

دل متیہ الرقوم کا ایک صوبہ جو خلیج

بندوقیہ کے ایک طرف واقع ہے

دمشق شریا کا ایک مشہور شہر جو بحر روم

سے پچیس ۲۵ کوس دور ہے

دربی کوچک ایشیا کا ایک شہر جو صوبہ

لوقا ونیہ مین واقع تہا

دریائے قلزم بحیرہ روم

ر

رامہ یروسلم سے چھ میل کے فاصلہ

پر بیت ایل اور یروسلم کے درمیان واقع

ہے از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری

جزوف جیلب مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۶۷ء صفحہ

۸۰۔۸۲ و کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسمتہ صفحہ

صفحہ ۳

رگیوم اٹلی کا ایک بندرگاہ جو اسوقت

رگیو کہلاتا ہے

رودس ایک جزیرہ جو کوچک ایشیا

کے متصل ہے

روم اٹلی کا ایک بڑا شہر سات

پہاڑ و نپر تعمیر ہوا

ربہ بڑا یا نامور مقام شہر جو یردن سے

۲۲ میل صیدون سے ۱۴ میل دور ہے

ز

زبلون پلسطین کا ایک ضلع

س

سسلیا جزیرہ صقلیہ مویدالسلام

حاشیہ صفحہ ۱۰۲ اسی سکلی بہی کہتے ہین

سالم سامریہ کا ایک شہر

سامریہ پلسطین کا بیچ والا حصہ اور اسکا

پایہ تخت کہ وہ اس وقت سباستے

کہلاتا ہے

ساموس بحر روم کا ایک جزیرہ

ساموتراکیا یونان کا ایک چہوٹا جزیرہ

سارڈس کوچک ایشیا کا ایک شہر جو اس وقت سارت کہلاتا ہے

سرپتا فونیکی کا ایک شہر

سُریا ارام شام جس میں فونیکی شامل ہے (مفتاح الکتاب صفحہ ۴۶)

سرون سامریہ کا ایک شہر

سیولوکیا سُریا کی ایک بندرگاہ

سلوام ایک چشمہ اور برج کا نام جو یروسلم کے نزدیک تھے

سینا عرب کا ایک کوہ جو حوریب پہاڑ کے نزدیک ہے

سِن کا ریگستان دامن کوہ سینا کا ریگستان

سقوتیہ ترکستان اور بخارا وغیرہ کے برابر بحر الخزر کے پورب طرف (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۸)

سمرنا کوچک ایشیا کا ایک شہر اور بندر

سوراکس ایک شہر جو جزیرہ سکلی پر واقع ہے

سکار یا سلیم سامریہ کا ایک شہر جیال اور جرزین کے درمیان یروسلم کے اوتر طرف بالفعل سِلُس کہلاتا ہے از داؤرث جاگرفی اٹمدسن مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ صفحہ ۱۲۵

اسی جگہہ سامری عورت نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا تھا کہ جرزین کی ہیکل خدا کے حکم کی بموجب ہے یا یروسلم (یوحنا ۴ باب)

سلمس کپرس کا ایک شہر

سروفونیکی سوریا کے متصل تھا

سَبا یا سِبا عرب کے دکھن ملک یمن کا ایک شہر جہاں کی ملکہ بلقیس تھی حالانکہ حبش کے لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے ملک سے گئی تھی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۹۸)

ص

صیدا فونیکی کی ایک بندرگاہ

صور جٹان (فونیکی کی ایک بندرگاہ) صیدا سے ۲۰ میل ناصرہ سے ۳۰ میل یروسلم سے ۱۰۰ میل دور ہے لغت کتاب

مقدس صفحہ ۲۶۴ (سپین کا بادشاہ حیرام تہا

ع

عرابہ مدبر جریکو بیموں بیابان لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

عسقلون اسکیلان

عرب ایک مُلک جو لال سمندر کے پورب طرف ہے

ف

فلدلفیہ کوچک ایشیا کے صوبہ لودیا کا ایک شہر جو اسوقت الاشہر کا شہر کہلاتا ہے

فلپّی مقدونیا کا ایک شہر جس کا نام سکندر کے باپ فیلبوس سے ہوا

فلسطین فلسطیون کا مُلک جو پلستاین میں واقع تہا

ق

قرطبہ قردوہ کورڈوا اسپین کا پایہ تخت قدیم

قرنتس یونان کا ایک مشہور شہر

قنکریا یونان کی بندرگاہ جو قرنتس کے نزدیک تہی

قیصریہ پلستاین کا بندر اور شہر

قیصریہ فلپّی پلستاین کا شہر جو ان دنون میں بینیس کہلاتا ہے

قریتی یونان کا بزرگ تر جزیرہ جسکو اسوقت کندیا کہتے ہین

قرین افریقہ کا شہر اور بحر روم کی بندرگاہ جو مصر کے پچھم طرف ہے (اردو تفسیر متی ۲۷ باب ۳۲ صفحہ ۲۲۲ مین ہے کہ قرین ایک شہر .... پورب طرف واقع ہے انتہی) اسی شہر کا رہنے والا وہ شمعون تہا جو بعقیدہ باسلیدس وسرنتہی وغیرہ عیسائی فرقون کے حضرت مسیح کے بدلے مصلوب ہوا تہا (لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۷۸ مین ہے کہ اُسکے پورب طرف کرتاگو اور پچھم طرف مصر ہے ان دنون اس مُلک کا نام ترپولی ہے انتہی)

ابواب

قریہ اربعہ یعنے حبرون جہان مکفلہ کا غار ہے کہ جسمین حضرت بی بی سارہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت بی بی ربقہ اور حضرت یعقوب کے مزار ہین پیدایش ۲۳ باب ۲ یشوع ۱۴ باب ۱۵ پیدایش ۲۵ باب ۱۰ و ۵ باب ۱۳ و ۱۴ باب ۳۱

ک

کدرون ایک نالا جو یروسلم کے نزدیک واقع ہے

کفرناحوم جلیل کا شہر جو جنسرت کی جہیل پر واقع تہا

کلوری یا کہوپڑی کی جگہہ جو یروسلم کے اوتر پچہم طرف تہی

کلوسی کوچک ایشیا کے صوبہ پرجیا کا ایک شہر

کلودا یونان کا ایک چہوٹا جزیرہ

کانا جلیل کا جنوبی شہر

کلیکیا کوچک ایشیا کا صوبہ

کنیدس کوچک ایشیا کا شہر جو وینس دیبی کی پوجا کے سبب مشہور تہا

کرازین جلیل کا شہر

کوس بحر یونان کا ایک جزیرہ جسکو اب ستانچیو کہتے ہین

کوہ زیتون جو یروسلم کے پورب طرف واقع ہے

کپدوقیہ کوچک ایشیا کا صوبہ

کپرس بحر روم کا ایک جزیرہ تہا معرب قبرس ۱۵۷۱ع مین سلیم ثانی نے اُسے لیلیا تب سے وہ سلطان روم کے قبضہ مین رہتا ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۵

کہیوس بحر یونان کا جزیرہ جسکو آجکل اسکیو کہتے ہین

کہرو القاہرہ مصر کا دار السلطنت

گ

گلتیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

گازا فلسطیون کا ایک شہر جو ...

کی دکہن کی سرحد پر واقع تہا
گال اسوقت مین فرانس کہلاتا ہے
(از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۰)

ل

لاذوقیہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جسکو
آجکل اسکی حصار کہتے ہین
لال سمندر یا بحر قلزم سات سو کوس
لمبا افریقہ اور عربستان کے درمیان
واقع ہے
لوبیا افریقہ کا ایک ملک جو مصر کے پچہم تہا
لدا یہودیہ کا ایک شہر
لوکیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ جو بحر روم
پر واقع تہا
لوقاونیہ کوچک ایشیا کا ایک ملک
لسطرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر

م

مادا ایک ملک جو فارس کے متصل
بحر خزر کے دکہن پچہم طرف تہا
ملیتا بحر روم کا جزیرہ جو ان دنوں
مالٹا کہلاتا ہے
مقدونیہ ایک ملک جو یونان کے
اوتر کے حصہ مین واقع تہا
مدیان ایک مقام ملک عرب کا متصل
کوہ طور (از اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۵۰ع صفحہ ۲۱)
ملیتس کوچک ایشیا کا ایک بندرگاہ
ملتھم قریتی کا ایک شہر
مصر ایک مشہور ملک جو افریقہ کے
اوتر پورب کے کونے پر واقع ہے
مسوپوتامیہ ارم نہرین الجزیرہ
جو عراق عرب کہلاتا ہے دجلہ اور فرات
کے درمیان کا ملک رومن تواریخ کلیسیا
صفحہ ۳۶ مین اسکا نام دیار بکر بہی لکہا ہے
مورا ایک شہر جو کوچک ایشیا کے صوبہ
لوکیا کا پایہ تخت تہا
موسیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
موت کی جہیل یا دریاے سدوم
فلسطین کی ایک مشہور کہاری جہیل جو
۷۰ میل لمبی اور دس یا پندرہ میل چوڑی

باب اول

اُس مقام پر واقع ہے جسکے نزدیک صوم
اور عمورہ اور ادمہ اور زبیان تھے
مریبہ جھگڑا (نام مقام جہان اسرائیلی
لوگ حضرت موسیٰ سے جھگڑے تھے
میل رومی میل مین سولہ سو اٹہارہ
انگریزی گز تھے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۲۷)
مگدلا برج جلیل کے قریب ایک گانو
اندنون اُسے ایل مجدل کہتے ہین
مَن چالیس برس تک بنی اسرائیل
فقط ایک قسم کا کہانا پاتے تھے۔ عرب
اُسے تین ۳ مہینے تک خاصکر جون و جولائی
مین ایک درخت سے جسکا نام طرفا ہے
جمع کرتے جب پانی بہت برستا تب بافراط
مَن پایا جاتا ہے۔ مکہن اور شہد کے
عوض مین اُسے کام مین لاتے۔ سات
یا آٹھ من سے زیادہ ایک سال مین
کبہی جمع نہین کیا جاتا مگر اسرائیلیون
نے ہر ہفتہ کے خرچ کے لئے اٹہارہ لاکہ
سات ہزار یا نسو من سے کم نہ جمع کیا ۱۸۰۷۵۰۰
کیونکہ ہر ایک آدمی کو ایک اومر روز
ملتا تہا اب معلوم ہوگا کہ عرب لوگونکے
من کو اُس من سے کچہہ نسبت نہین ہے
(لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۸۵)

ن

نائن جلیل کا ایک شہر
ناصرہ جلیل کا ایک شہر سلطان روم
کے علین عکہ یا عکو کے پاشا کے تابع ہے
یہان دائمی معجزہ ایک ستون معلق ہے
(الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۴۴)
اسکے پاس ایک پہاڑ پر پیغمبر اسمعیل کی
قبر ہے (لغت صفحہ ۲۳۰) توریت مین
سوا حضرت اسمعیل بن ابراہیم کے پانچ
اشخاص اور اسی نام کے مذکور ہین۔
لغت صفحہ ۲۲۴ پس انہین پانچوین مین سے
کسی کی یہہ قبر ہوگی
نکاپلس یونان کا ایک شہر جو اب نکوپلی کہلاتا ہے
نینوہ اسور کا قدیم پایۂ تخت جو کنار

منزل ۶

مشرق پر دجلہ کے شہر موصل کے مقابل آباد تھا

نیپولس مقدونیا کا ایک شہر جو آجکل نیپولی کہلاتا ہے

نیقولاس قوم کا کہا جا نیوالا نیقولاتی فرقہ کا بانی

نوف نیکون کی آرامگاہ یا بنایب بجا تو نکالی یہانتک مصر کا قدیم دار السلطنت جہاں بلند مینار جو پینسٹھ 65 میل سے دکھائی دیتے ہین سب سے بڑا مینار سولہ 16 بیگہہ زمین پر تعمیر ہوا اور چار سو اوناسی 479 فٹ بلند ہے—

ہ

ہیراپلیس کوچک ایشیا کا صوبہ فریجیا کا ایک شہر

ہاران مسوپوتامیہ کا شہر

ہنگار یا ملک پولنڈ کے قریب ہے وہان کے لوگون کے پاس بادشاہ کے عوض ایک تاج ہے جسکی ہر وقت دو سپاہی حفاظت کرتے ہین (از گلدستہ طفلان)

مصنفہ جیمس والش صاحب پادری)

ی

یردن اوترنے والا نام دریا جسمین حضرت یحیی بپتسما یعنے غوطہ دیتے تھے

یونان یورپ کے پورب دکھن طرف ہے

<u>وہ الفاظ عبرانی جنکے معنے قرعہ یا پادری علمائے اہل کتاب کو بھی معلوم نہین</u>

کبنو یا قیفارت یسعیاہ ۳۴ باب ۱۵ لغت کتاب مقدس صفحہ

شتجاثون سرنامہ زبور ۷ ـ ایضاً صفحہ ۳۵۴

جو لوگ قران مجید مین حروف مقطعات کے معنے نہ معلوم ہونے پر اعتراض کرتے ہین انہین توریت کے ان الفاظ کے صحیح معنے بہم پہونچانا چاہئے—

واضح ہو کہ یہہ سب انبیاء علیہم السلام وغیرہم کے نامون کے معنے اور شہرون کے نام سوا بعض نامون کے جنکے ساتھ کسی کتاب کا نام لکھدیا ہے لغت کتاب مقدس مصنفہ سیمسن پادری بنہر صاحب مترجمہ پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مرزاپور مشن پریس ۱۸۶۵ء سے اور مفتاح الکتاب صفحہ ۳۰۹ ۳۱۳ اور صفحہ ۳۲۷ سے لکھے گئے جو الفاظ مفتاح الکتاب مین لکھے وہ کتاب مقدس مین ترتیب حروف تہجی انگریزی

عبرانی مہینے	مطابق انگریزی	مطابق ہندی	مطابق فارسی	مطابق نوروز	بنی اسرائیل کے سال کے مہینے دینی	ملکی
ابیب یا نیسان خروج باب ۱۳ و ۲۳ و ۳۴ استر ۳ باب ۷	اپریل	چیت	فروردین	حمل	پہلا مہینا	ساتواں مہینا
زیو یا زیو اول سلاطین باب ۶	مئی	بیساکھ	اردی بہشت	ثور	دوسرا ۲	آٹھواں ۸
سیوان آستر باب ۸	جون	جیٹھ	خورداد	جوزا	تیسرا ۳	نواں ۹
تموز حزقیل ۸ باب ۱۴	جولائی	اساڑھ	تیر	سرطان	چوتھا ۴	دسواں ۱۰
اب	اگست	ساون	مرداد	اسد	پانچواں ۵	گیارھواں ۱۱
ایلول نحمیاہ ۶ باب ۱۵	ستمبر	بہادوں	شہریور	سنبلہ	چھٹا ۶	بارھواں ۱۲
تسری یا اتیتم یعنے تسرین اوّل سلاطین ۸ باب ۲	اکتوبر	کنوار	مہر	میزان	ساتواں ۷	پہلا ۱
مرحسوان یا بول اول سلاطین ۶ باب	نومبر	کاتک	ابان	عقرب	آٹھواں ۸	دوسرا ۲
کسلیو	دسمبر	اگہن	اذر	قوس	نواں	تیسرا ۳
طبیتہ آستر باب ۱۶	جنوری	پوس	دے	جدی	دسواں	چوتھا
سبط زکریا باب	فروری	ماگھ	بہمن	دلو	گیارھواں	پانچواں ۵
ادار آستر ۳ باب ادار ثانی ہر تیسرے سال ہوتا تہا	مارچ	پھاگن	اسفندار	حوت	بارھواں ۱۲	چھٹا ۶

وسے ادار یعنی ادار ثانی جس سال میں واقع ہوتا اُس سال عید پوریم دو دفعہ ہوتی تہی

باب دویم

مناجات نظم از مولف

کارسازا بہ کبریائی خویش — بہر یکتائی و رضائی خویش

شرف ذات مصطفےٰ کا طفیل — اسی سردار انبیا کا طفیل

فقر آل رسول کا صدقہ — فاقہ ہائے بتول کا صدقہ

رکہہ انہین اس کتاب سے ناکام — جو مسلمان ہین ذلت اسلام

رہے دور اس سے ہر شریر و خراب — جیسے اقصےٰ سے خارج اہلکتاب

دیندارون کو اس سے ہو تائید — راستبازون کی راستی ہو مزید

رکن دین ہو ہر ایک رکن کتاب — گردنین خم ہون سوے ہر محراب

نسخہ مقبول خاص و عام ہو یہ — سارے نسخون مین بس امام ہو یہ

جیسے لکہہ کر یہہ شوکت فاروق — پائی مین نے زیارت فاروق

ویسیہی اسکو جو پڑہین دیندار — پائین وہ بہی سعادت دیدار

جس مکان مین کہ یہہ کتاب رہے — دخل شیطان کا مسدود باب رہے

پڑہین جس جا بہ یہہ کتاب تمام — ہو گذرگاہ انبیا وہ مقام

جن بزرگون کے پاس ہو یہہ کتاب — پائین اقصیٰ کی زائرونکا ثواب

خرچ اسپر کرین جو ایک دینار — لین عوض ایک کے پچاس ہزار

پڑہین دو بار جو ذکور و اناث — پاک حج کعبہ انکی ہو میراث

ہون ترے گہر کا حج خوان یا رب — وے صلا مسکن جنان یا رب

مدد م کن بہ لطف یزدانی — ایلی ۹۰ ایلی کمار سبقتانی

کر نہ پیری مین نیم جان مجہہ کو — تہام لے ہمت جوان مجہہ کو

رشک خورشید ہوا ایاغ میرا — تار ہے عرش پر دماغ میرا

سُن لے ایکدم جو تو فغان میرا — ہو زمین سیری آسمان میرا

سم ہو نعماے اغنیا مجہہ کو — دے یہہ نان جوین مزا مجہہ کو

ذرہ سان سرتہ سُراب زنم — لیک چشمک برآفتاب زنم

گرے نظروں سے آب و تاب محل — دیکہون مین جہوپڑی مین خواب محل

ایسی سیری ہو چشم ترمین مری — نہ سمائے کوئی نظر مین مری

سختیون کا جو پائمال رہون — تب بہی گدڑی کا اپنے لال رہون

اسقدر نور دل کے داغ مین ہو — جس سے مشعل کی بو و باغ مین ہو

جا کسی بزم مین جو پانسکون — اپنے جامے مین مین سمانسکون

دم ہو فاقے سے گو لب میرا — پر فرشتے کرین ادب میرا

چاہون گر عہدہاے سلطانی — کرون تیرے ہی گہر کی دربانی

خم سدا عشق طاق خم مین ہون — کاش جاروب کش حرم مین ہون

نہ لبون تک کبہی گلا آئے — پہلے دے صبر گر بلا آئے

خوش ہون ازواج انبیا مجہہ سے — بنے مسلم کلیسیا ۹۳ مجہہ سے

بہر دین بخش ہمت انصار — وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ

قدر اسلام سمجہین اہل یہود — کہ سوا اسکے ہے زیان مرسود

از دل شان نرفت حب جاد — وَلَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ

یہان نہ کعبہ فقط بس اپنا ہے
تب از ما و ملک ہم از ماست
دون تسارا کو روح پاک کا نور
ہو زبان محو گوہر افشانی تو
ہو موثر مرا سوال و جواب
جانفزا ہو میرا کلام فصیح
پائین اہل ہود مجہہ سے فتوح
ایک کو ہی ہوگا مجہہ سے
اپنا اسلام و دین کا درکہون
غنی اس مال سے کرون انکو
تاکہ حب بیان سے ہو سفر میرا
دلکو منصور کے ملین سوحین

بلکہ بیت المقدس اپنا ہے
کعبہ از ما یروسلم از ماست
لین یہود آکے مجہہ سے درس الکو
لو ملین یہہ در یہود و نصرانی
مجہہ سے پڑہین کتاب اہل کتاب
کرچلا لون کلیسا ے مسیح
رب ہیکل کی ہو مجہہ مین روح
بلکہ دونون کا ہو بہلا مجہہ سے
آگے مفلس کے سنت رکہون
مفت پایا ہے مفت دون انکو
قصر خلد برین ہو گہر میرا
پاؤن ایکدم مین دولت دارین

اے یہوداہ کے سارے بندو جو رات کو یہوداہ کے گہر مین کہڑے رہتے ہو یہوداہ کو مبارک کہو اپنے ہاتہ مقدس کیطرف اٹہاؤ اور یہوداہ کو مبارک کہو (۴ ۳ ا زبور ۲ و ۳) مین اپنی نذرین یہوداہ کو ادا کرون گا اسکی کل امت کے حضور مین منت کرتا ہون یہوداہ کے گہر کی بارگاہ مین اے یروسلم تیرے درمیان ہللویاہ (۱۱۶ زبور ۱۸ و ۱۹)

اعلان

واضح ہو کہ یہہ صرف یروسلم یعنے بیت المقدس کا بیان ہے اور یہودی قوم کی

تواریخ نہین ہے ہند سکے پڑہنے والے کو ان باتوں پر خوب غور کرنا چاہئے کہ یہ کتاب
اُن تصنیفوں کی مانند نہین ہے جنہین ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے عقاید کے
موافق لکہا کرتے ہین بلکہ صرف مورخانہ معہ سنہ و تاریخ ہر واقعی کا بیان
ہے ایسا کہ عیسائی اور یہودی اور مسلمان سب اسے تسلیم کر سکتے ہین دوسرے
کوئی مبالغہ یا خلاف بات اسمین نہین ہے کہ جس سے تمام دنیا کے کسی اہل مذہب
کو حیرت اور تعجب ہو تیسرے پیشین گوئیان جو اس مین منقول ہوئین وہ بغیر
تاویلات ہر شخص کے فہم مین آسکتی ہین چوتہے مناظرہ کی باتین جو اس مین
شامل کی گئین وہ صرف واجبی واجبی علماء اہلکتاب کے اقوال سے لکہین
اور ہر طرحکے تعصب اور حجت سے آزاد ہین پانچوین باوجود ان سب احتیاطوں کے
صرف عیسائی علماء کی معتبر تصانیف سے یہہ کتاب لکہی گئی چہٹے نظم فارسی و
اردو جو مولف کیطرف سے ہے بیانات مورخانہ اہلکتاب اور فواید مناظرہ اور
بدیہیات مطلب خیز سے مملو ہے اگرچہ اُن کتابون کے نام جنسے اس کتاب مین
مضامین انتخاب ہوئے معہ سنہ مطبوعہ و شمار صفحہ و سطر اپنی اپنی جگہہ پر لکہدئے
ہین صرف بعض جگہہ حلقہ کے (یعنے اسکے) درمیانین جو عبارت ہے اور اشعار
وغیرہ توضیح مطلب کے واسطے اور دستور عبارات اردو و فارسی وغیرہ پر مولف
کی طرف سے زیادہ کئے گئے باقی اصل کتابون کے ترجے یا نقل عبارتون مین
سر مو تفاوت ہونے نہین پایا مگر یہان بہی اُن کتابون مین سے بعض کی فہرست
احتیاطاً لکہدینا لازم ہوا

فہرست کتب جنسے اس کتاب دولت فاروقی مین مضامین نقل کئے گئے

ہندی	
تواریخ کلیسیا چھاپہ بپ ٹسٹ مشن کلکتہ ۱۸۵۹ع یہہ کتاب پادری سی جی بارتھ یعنے کونلب بارتہہ صاحب نے الیمانی زبان مین تصنیف کی پہر انگریزی مین ترجمہ ہوئی پہر جان پارسنس صاحب پادری مونگیر نے ہندوستانی کلیسیاؤن کے لئے ہندی زبان مین ترجمہ کیا دیکہو اسی تواریخ کا سماچار صفحہ اول	یہودی الگہہ اتہاس مصنفہ پادری ال جی مے صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۵۲ع
اردو	
تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب بہادر چہاپہ اکبرآباد ۱۸۴۸ع	اردو تواریخ کلیسیا انگریزی سے حسب الارشاد صاحب انگریز مصنف کے ترجمہ کیا ہوا بابو شیو پرشاد انسپکٹر مدارس سرکاری کا طلبا مدارس کے لئے مطبوعہ مطبع نور الکشن ۱۸۶۰ع (یہہ تواریخ بہی مصنفہ سر ولیم میور صاحب بہادر ہے)
سیر الاسلام ترجمہ برنٹ سر دے مصنفہ ہارشمین صاحب حسب الحکم لوترس صاحب دہلی کالج کے واسطے ۱۸۴۵ع	دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری گیشر براڈہیڈ صاحب مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۷۴ع

کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شلر صاحب نے زبان جرمن مین تصنیف کیا اور اب پادری اسٹرا صاحب نے ترجمہ کیا اور نارتھ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیلیے مشن پریس الہ آباد مین ۱۸۶۷ء کو مطبوع ہوا۔

تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ لاہور مطبع سرکاری ۱۸۷۱ء ترجمہ ہسٹری ولیم فراسم کا کیر ال ال ڈی مطبوعہ لنڈن ۱۸۶۸ء

لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیلز مطبوعہ ۱۸۲۹ء

مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لنڈن ۱۸۶۲ء

فارسی

کشف الآثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مرتیک صاحب چھاپہ ایڈن برگ ۱۸۴۶ء یہ کتاب دراصل ڈاکٹر الکزندر کیتھ صاحب پادری نے انگریزی زبان مین تصنیف کی اور پھر یورپ کی اکثر زبانون مین اور بعد اسکے عربی مین بھی ترجمہ ہوئی اور آخر کو پادری مرتیک صاحب نے فارسی

طریق حیات مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۷ء

مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ ۱۸۶۷ء بموجب پسند مسٹر ہنری میرس الیٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند ۔

مین ترجمہ کیا دیکھو کشف الآثار ورق اول و دوم ۴	
انگریزی	
جغرافیہ یعنی ماڈرن جاگرفی انڈرسنا مطبوعہ لنڈن سنہ ۱۸۶۸ء	جغرافیہ یعنی مینویل جاگرفی مطبوعہ مدراس سنہ ۱۸۶۲ء
تفسیر طامس اسکاٹ صاحب مطبوعہ نیو یارک سنہ ۱۸۱۱ء وغیرہ	تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتھ صاحب مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۲ء
کتاب واشنگٹن ارونگ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۶ء	رڈیمنٹری آف نالج مطبوعہ لنڈن مصنفہ ڈبلیو آر چیمبرس
اوٹلائنس آف ہسٹری حصہ اول مطبوعہ مدراس سوتہہ انڈیا کرسچن سکول بک سوسائٹی سنہ ۱۸۵۹ء	گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر ال ال ڈی مطبوعہ لنڈن سنہ ۱۸۶[illegible]ء
تاریخ روم مصنفہ ٹاکس گولڈ اسمتھ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۵۲ء	تواریخ جان فلوین لوٹ صاحب مطبوعہ لنڈن سنہ ۱۸۶۹ء

رومن کرلسٹر	
تفسیر اعمال مصنفہ پادری فکس صاحب چھاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ع	تفسیر زبور مصنفہ جوزف اوین صاحب پادری چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۴ع
بائبل چھاپہ لندن سنہ ۱۸۶۰ع مع رفرنس	بائبل چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۵ع
مفتاح الکتاب چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع	جغرافیہ چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع
الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع مصنفہ پادری شیرنگ صاحب	سوال و جواب ترجمہ پادری لونسنگ و پادری واشن صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد سنہ ۱۸۶۵ع
تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع	تفسیر اسکاٹ صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد سنہ ۱۸۶۲ع
لغت کتاب مقدس مصنفہ میسن	

پادری میتھر صاحب و مترجمہ پادری
شیرنگ صاحب مطبوعہ مشن پریس
مرزاپور ۱۸۷۵ء

عبرانی

ترگوم یعنی تفسیر رشی مطبوعہ دوین ۵۵۴۹ یعنی پانچہزار پانسو انچاسی پیدائش
عالم اور اُسکی کتاب مین سنہ اسطرح سے لکھے ہین پانچہزار چار سو دو
سولہ اسّی چھہ ستر پانچ

یہودی اور عیسائی اور اسلامی علماء کے اس کتاب کے خاتمہ پر دستخط

دستخط عیسائی عالم پروٹسٹنٹ

یہ کتاب یروشلم کی تواریخ مین مینے بھی دیکھی اور خوش ہوا اُسکے
مؤلف کے حق مین میری یہہ دعا ہے یہوداہ تجھے صیحون سے
برکت دی اور تو عمر بھر یروشلم کی بہبودی پر نظر کیا کر اور اپنے
لڑکون کے لڑکون کو دیکھہ (۱۲۸ زبور ۵ و ۶) ایم - آر

دستخط یہودی سینہ صاحب صاف

یہوداہ تنگی کے دن تیری سُنے یعقوب کے خدا کا نام تجھے بلندی پر رکھے

مقدس سے تیری مدد بھیجے اور صیحون سے تجھے سنبھالے تیرے سارے ہدیون (یعنے ان تالیفات) کو یاد فرمائے اور تیری سوختنی قربانی (یعنے نظم پرسوز) کو قبول کرے سیلہ تیرے دل کے مطابق تجھے بخشے اور تیرے سارے منصوبے کو پورا کرے ہم تیرے نجات پر ترنم کرین اور اپنے خدا کے نام پر جھنڈا کھڑا کرین یہوداہ تیری ساری درخواستین (یعنے یہہ مناجات) پورے کرے

(۲۰ زبور ۱-۵)

خزقیاہ بن اشعیاہ

دستخط اہل اسلام

چونکہ ہیکل کے بانی حضرت داؤد اور یروسلم خاص اُنہین کا تختگاہ تھا اسلئے اس تواریخ یروسلمین زبور ہی سے حمد و نعت اور اونہین آیتون سے جو عبارت بلکہ یروسلم ہی سے علاقہ رکھتے ہین لکھنا اور سب اشعار مین یہی رعایت رکھنا اور زبور ہی سے سب پیشین گوئیان سوا بعض کے اسی مقصد کے مؤید بیان کرنا یہانتک کہ سکندر کا ذکر بھی یروسلم ہی سے متعلق ہونا اور سب کچھ عیسائی علماء کی تصنیفات سے بعینہ نقل کرنا انتہا یہہ کہ نثر بین مناجات اور جابجا خاتمہ کی آیتین بھی زبور ہی سے برعایت بیت المقدس لکھنا اور باوجود اسکے باقرار علماء اہلکتاب اسقدر اظہار فضائل اسلام یہہ سب تائید الٰہی اس تواریخ

کے مولف جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور صاحب ادام اللہ عن شرہ الدہور کا خاص حصہ ہے - پس اسکے مولف کے حق میں میری بھی یہہ دعا ہے یہہ واہ زمین و آسمان کا بنانیوالا حی و قیوم تجھے برکت دے (۴ ۲۳ زبور ۳)

دستخط
{ بندہ سید الفت حسین شیعہ مدرس اول انگلو عربی و
{ بندہ سید حیدر علی دہلوی شیعہ مذہب واعظ رد نصاریٰ

الحمد للہ الذی من بالعلماء علی عبادہ وجعلھم منار فی بلادہ اما بعد در حق چنین تصنیف جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سیدنا ناصر الدین محمد ابو المنصور ابقاہ اللہ فی اتم خیر و سرور غیر ازین مضمونے انشا کردن نمی توانم کہ واقعی باقرار معتبرین علما اہل کتاب در اثبات فضائل اسلام ایں چنین کتابے در ہیچ ملکے و زمانے پیدا نیست پس دعایم در حق مصنف ممدوح ہمین است کہ تو اپنے ہاتھوں کی کمائی کھائیگا تو سعادتمند ہو گا اور خیر تیرے ساتھ ہے (۲ ۱۲۸ زبور ۲)

کتبہ بیمناہ واوصلہ الی ما یتمناہ محمد حسین مدرس مدرسہ عربی پیش نماز شیعان دہلی

لا یخفی ان بیت المقدس قد خرب باجعلۃ الاھنا ھم تدمرہ اصحاب نبینا محمد صلے اللہ علیہ وسلم وانکسرت شوکۃ عبدۃ الاصنام بایدیھم فالتمسھم الذین مدحھم اللہ تعالیٰ فی

۳۴۳

قطعہ تاریخ مصنفہ ثانی سحبان مداح حضرت پیغمبر آخر زمان صلعم مولوی محمد اکبر خان صاحب سلمہ الواہب المتخلص بہ مسلم

صاحبو بیت المقدس کی سبہی حالات مین
جامع تحقیق یہہ نسخہ بہت اچہا چہپا

کس زبانمین آجتک بیت المقدس کے لئے
اس سے بہتر کوئی بہی نسخہ کسینے تہا لکہا

یہہ شرف کسکو تہا جو لکہتا کوئی ایسی کتاب
فضل یہہ بالاختصاص اسکے مصنف ہی کو تہا

جامع اوصاف ہی اسکا مصنف بالیقین
دوستو اب انکے مین اوصاف ہون کس طرح ادا

بے نظیر و بے بدل بیمثل ہے ذات انکی آج
اپنے فن مین ہے بہی شہرت جہانمین جابجا

ہین امام فن خود عالم مین ہوے گفتگو
سب پہ بالتسلیم ظاہر ہے یہہ انکا مرتبہ

کسنے انکیطرح نصاری سے کیا ہے ہی کمال
جو مناظر کو طلب کرتا ہو خود دیکر عطا

آجتک انکے سوا کسنے بہلا مانگا جواب
وعدۂ انعام کرکے اپنی تصنیفات کا

نام نامی یہہ ہے اُس عالی نسب کا باوفا
مولوی سید ابو المنصور صاحب باصفا

ہے انہین کی خاص تالیفات سے یہہ بہی کتاب
جسکا ہرایک فقرہ بلکہ ہر لفظ ہے صدق انتہا

ہین صداقت مین مخالف تاکہ اسپر دستخط
کسکی طاقت کرسکے کوئی فدا چون و چرا

ہے یہی برجستہ تاریخ کتاب مستطاب
تمنے پایا مسلم اچہا مادہ تاریخ کا

۱۲ ۰ ۰ ۹۲۱

ولہ ایضاً عیسوی

چہپی کیا صاف یہہ تاریخ بیمثل
لکہی کیا خوب اس نسخے کی کاپی

کہی مسلم نے کیا عمدہ یہہ تاریخ
دلا کیا اشرف التاریخ چہاپی

۱۸ ۰ ۷۵

صحت نامہ اغلاط کتاب دولت فاروقی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۵	اُسبہ	اُسپر	۲۵۰	۴	را	رہ
۵	۱۷	تنا	تنا	۲۵۰	۵	محزونی	محزونی
۷	۱۸	بچے	بیچے	۲۶۵	۱۴	ڈیلیگا اندیجا	ڈیلیگا انجا
۸	۹	[illegible]	لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین آمنوا الیہود	۲۶۵	۱۸	سے سانفع	سے نفع
				۲۷۳	۷	یروسلم پامال	یروسلم کو پامال
۱۰	۱۳	جو	چھو	۲۷۵	۱۸	کر سب کے	کر قلم کر کے
۲۱	۱۰	ہام	حام	۲۷۶	۲	متی انجیل	انجیل متی
۳۲	۹	رکھین	رکھئے	۲۸۰	۱	سی ہی	سے یہی
۳۳	۱۵	اوروو	اوررود	۲۸۴	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۳۴	۱۷	الشّرشیڈ	الرشید	۲۹۶	۵	الشئید	السّرشید
۱۰۴	۱۳	ایک قطار	ایک قتلا	۳۵۲	۱۳	متقدرونیا	مقدونیا
۱۲۹	۳	موزن	موذن	۴۱۸	۱۵	یسبت	بیت
۱۴۰	۱۳	گر	نگر	۴۲۱	۱۹	ولیصیدان	ولیصدکم [illegible]
۱۶۱	۱۳	۷۱	۱۷	۴۲۹	۷	عیدیا	عبدیاہ
۱۶۷	۱۸	شناع	شنیع	۴۳۲	۱۵	جان پیر	جان [illegible]
۱۸۹	۱۱	۴۹	۱۴۹			تمت بالخیر	

گزارش

واضح ہو کہ اس کتاب مین بڑی احتیاط یہہ کی گئی ہے کہ علماء اہلکتاب کی تصنیفات مین سے جو مضمون نقل کئے گئے ہین وہ بجنسہ حرف بحرف ہین کسیطرح کا اُنمین تصرف نہین کیا گیا اسوجہ سے انبیاء علیہم السلام کے نام جسطرح اُن عبارتون مین درج تھے اسیطرح نقل کرنا ضرور ہوا کہ نقل کفر کفر نباشد مگر مؤلف کتاب دولت فاروقی کی طرف سے جہان کہین کچھ عبارت مرقوم ہوئی وہان ہر نبی کے نام کے ساتھ استعمال الفاظ تعظیمی مین ہرگز قصور نہین کیا گیا ہے اسوجہ سے نقل عبارات تصانیف اہلکتاب مین جو انبیاء علیہم السلام کے نام بے رعایت الفاظ تعظیمی مرقوم ہین وہ مؤلف کتاب ہذا کی طرف سے نہ سمجھنا چاہیئے

فہرست کتب مصنفہ جناب امام فن مناظرہ اہلکتاب	شرح قیمت

(۱) نوید جاوید (۲) دولت فاروقی (۳) عقوبت الضالین (۴) استیصال
(۵) رفیعۃ الوداد (۶) لحن داؤدی (۷) انعام عام (۸) افحام الخصام

(۹) تصحیح التاویل (۱۰) اعزاز قران (۱۱) میزان المیزان (۱۲) عین الیقین (۱۳) مجموعہ وعظ (۱۴) یادداشت

تمام شد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۱۷	انسٹرشیڈ	اِلسٹرشیڈ
۳۳	۱۹	آخر حاشیہ	کعبہ کو یہودیت سے تخمیناً چہ سو برس آگے
۳۴	آخر حاشیہ		حضرت یونس کو اسی شہر کے پاس سمندر کی مچھلی اگل گئی تہی (یونہ اباب ۳)
۴۴	۱۱	عتبرہ	عتیرہ
۴۵	۳	نقطونکے	نقطونکے
״	۱۷	شیج	سیج
۶۲	۸	تخوبانٹ	تخوما نے
۶۹	۱۳ سے آخر		جب بنی اسرائیل نے زور پکڑا تو کنعانیون سے جزیہ لیا پر بالکل انہیں خارج نکیا (یشوع ۱۷ باب ۱۳ اور ۱۶ باب ۱۰)
۷۷	۱۰	قایعن	قابعن
۸۵	۶	۱۴ اور ۵	۱۴ اور ۱۵
۸۷	۱۶	سلیمان ہے	[illegible]
۸۰	۱۸	۲۵ و ۲۶ تخمیر	۲۵، ۲۶ باب عیبرہ
۹۱	۲	یہودیہ	یہوریدہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۸	۱۱	باوجو اسکے	باوجود اسکے
۱۰۱	۱۲	اوسنے	اوسے
״	۱۳	نارتھہ	نارتھہ
۱۰۳	۳	جوان سے	جوان
۱۰۴	۷	رکہیتا	رکہتا
״	۱۲	ایک اقتطار	ایک قنطار
۱۰۸	۴	سبب	سب
۱۱۵	۱	حقیقت	حقیقت
۱۱۸	۱۱	بہیر	بہیڑ
۱۱۹	۲	لوٹنے لوٹنے	بوٹنے بوٹنے
״	۱۷	جبہ بہتر	جو بہتر
۱۲۵	۱۷	ایلغاذر	ایلعاذر
״	۱۹	سے	نے
۱۲۹	۳	موذن	مودن
۱۳۴	۱۰	بیٹھے ہے	بیٹھتے تھے
۱۳۷	۹	سلومی	سلومے
۱۳۹	۱۱ اور ۱۲	[illegible]	یہہ فقرہ غلط اور زائد ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۰	۱۸	ایک سو	ایک سو ۱۰۰
۲۲۲	۱۱	اونہون	اونہون نے
۲۲۲	۳	موامق	موافق
۲۲۴	۱۸	رہنےوالون	رہنے والون
۲۲۵	۱	سیدہی راہ	سیدہی
״	۱۱	سوف ونیس	سوفلے ونیس
۲۲۶	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۲۲۷	۱۳	صیاق	طباق
۲۲۸	۱۲	اون	اڈن
״	۱۸	قانون	قانونون
۲۲۹	۱۳	سیاہیانہ	سپاہیانہ
۲۳۲	۵	سمیرنیس	سمیرتنیس
۲۳۸	۱۲	جبل آلثر	جبیر آلثر
۲۴۲	۱	قابل	قائل
۲۴۶	۲	اسکو	اسکو
۲۴۶	۱۰ سے آخر تک		یہہ کتاب سیرالاسلام مطبوعہ مطبع مولوی محمد باقر شیعہ مذہب مالک اردو اخبار دہلی ہیے
״	۱۰	سیرالام	سیرالاسلام
״	۶	زبور	بزبور
۲۴۹	۶	مولفہ	لمولفہ
״	۱۲	سلام عیتبی	سلام عربی
۲۵۰	۲	گزنیہ	گریزیہ
״	۴	رعیتس	رخیتس
״	״	را	رہ
״	۶	محزونے	محزو سنے
״	۷	اصعف	آصف
״	۱۱	پسر	بر
״	۱۲	درزروز	دررروز
״	۱۷	سلاسے	نعلاسے
۲۵۱	اسطر اول	ہنور	ہنوز
۲۵۵	۵	البوہرنرہ	البوہریرہ
״	۱۱	لکہنی	لکہی
״	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۲۵۷	۹	لکہیات	لکہا ہے
״	۱۹	وعغرہ	وغیرہ
۲۵۹	۱۴	باتمام	باہتمام
۲۶۵	۳	کیاگیاتہا	کیاکیاتہا
״	۱۸	سے سانفع	سے نفع ہے
۲۶۶	۶	قوریت	توریت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ			
۲۶۸	۴	تعلیت	تعلیت	۲۸۱	۱۷	ادلی	اڑلے
۲۷۰	۴	السخرہ	الصخرہ	۲۸۲	۱	حرم	حرم ۵۱
״	۱۲	عرص	غرض	۲۸۳	۸	ایک پہر	ایک پہر ۵۱
۲۷۳	۷	یروسلم	یروسلم کو	۲۸۴	۱۵	ہوگا	ہوگا ۵۱
۲۷۵	۳	یس	پس	״	۱۹	السخرہ	الصخرہ
״	۱۵	کنواری	کنواری	۲۸۶	۲	حضرت ابراہیم	حضرت ابراہیم ۵۱
״	۱۷	ایکوبلا	ایکویلا	״	۱۱	یہہ باب	یہہ بات
״	״	سکیس	سمیکس	״	۱۲	تقربوا	یقربوا
״	۱۸	کہ کے	کہ علمہ کے	۲۸۷	۱۰	دستند	داشتند
۲۷۶	۲	متی انجیل	انجیل متی	۲۸۸	۸	بانصرانی	یانصرانی
״	۱۱	بنس	بنبن	۲۹۰	۱۸	کبحالت	کیحالت
۲۷۸	۱	کاینہہ	کاینہہ	۲۹۱	۱۷	گینہوم	گیہنوم
״	۱۸	زبلون	زبلون	״	۱۸	بادرہ	یادرہ
۲۷۹	۱	داودسا	داود	۲۹۲	۱۳	غلط	غلیظ
״	۱۷	عیسوہین	عیسویین	״	۱۴	چلتی	جلتی
״	۱۸	جو	رجو	۲۹۳	۱۷	ہین	ہین
۲۸۰	۱	سی بہی	سے یہہ بہی	۲۹۵	۱۳	جتا نہین	چتا نہین
״	۱	دیوازون	دیواردن	۲۹۶	۵	السدشید	السمشید
״	۱۳	ترکشن	ترکش	״	۱۲	جیان	حسب بیان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۷	۶	خوخصوصیت	جوخصوصیت
۲۹۸	۷	زاہیر	زاہد
۳۰۱	۲	ہوئے	ہووسے
۳۰۵	۳	لاطینیوں	لاطینیوں
۳۰۶	۱۸	نشک	مشک
۳۱۱	۱۶	راہ پاگئے	راہ پاگئے
۳۱۲	۷	ہرمست	ہرمسٹ
۳۱۳	۱۳	ہولیں	ہوا میں
۳۱۸	۱۷	اسکاٹلنڈ	اسکاٹلنڈ
۳۱۹	۱۵	پیلسٹاین	پیلسٹائین
۳۲۰	۴	دولیون	دولفون
۳۲۱	۶	شاہ	شاہ
؍؍	۱۱	بیچارہ	بیچارہ
۳۲۲	۸	گرزا	گزرا
۳۲۵	۱۸	گیرا	گیرا
۳۲۶	۱۵	عرض	غرض
۳۲۷	۱۲	دلیوک	ڈیوک
۳۲۹	۶	تمیل	تمپل
؍؍	۱۴	شوجمہ	ترجمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲۳	۸	سنہ ۵۲ء	سنہ ۵۳ء
؍؍	۱۴	اردو شرجمہ	اردو ترجمہ
؍؍	۱۳	ونڈسٹر	ونڈسٹر
؍؍	۱۶	پاپا	پاتا
۳۳۱	۱	جرمانے	جرمانے
؍؍	۱۵	اُسی	اُسی
۳۳۳	۶	بیہہ گیا	بہہ گیا
؍؍	۹	پٹی	پٹّی
۳۳۴	۳	سنہ ۱۲۱ء	سنہ ۱۴۶ء
؍؍	۴	ملک شاہ	ملکِ شاہ
؍؍	۱۲	اسبات	اسباب
؍؍	۱۶	اور کہا	گرور کہا
۳۳۹	۱۳	کمنت	مکنت
۳۴۲	۴	کرنے لگے جب	[illegible]
۳۴۴	۹	دورتر	دور تک
۳۵۰	۱۲	ٹونس	ٹونس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵۱	۹	قبرس	قپرس
//	۱۲	ٹیٹلہ	ٹیٹلز
//	۱۹	موسکوی	موسکووی
۳۵۲	۱	شاہونی	شاہون نے
//	۱۳	مقدرونیا	مقدونیہ
۳۵۶	۲	تیوتوں	تیوتونی
//	۶	کانٹر	کان رڈ
۳۵۷	۹	پطلیموس یعنے تلمسی	بطلیموس یعنے تلمیس
//	۱۰	فیلقوس	فیلقوس
//	۱۲	اسکیپن	اسکیاون
//	۱۴	فلسٹین	فلسطین
۳۵۸	۱۲	ہیجاں	ہیجان
۳۶۰	۱	بخت سیاہ	بخت سیاہ)
//	۳	ہیلوط	ہیوط
//	۵	سکتے	کتی
۳۶۲	۱۰	باردو	بارود
۳۶۳	۱	تھولک	کاتھولک
۳۶۵	۱۵	شلہ ۱۱	سنہ ۱۱ء
//	۱۶	تحریض	تحریص

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۶	۳	سنہ ۱۲۰۶	سنہ ۱۲۰۶ء اور
		اور سنہ ۱۲۱۲	سنہ ۱۲۱۲ء
۳۶۷	۱	دو	دی
//	۱۹	تلواروں	تلواروں سے
۳۶۸	۵	مہایت	نہایت
//	۱۴	تہوڑھے	تہوڑے
۳۷۲	۱۴	کہتے ہیں (صفحہ	کہتے ہیں — (صفحہ
۳۷۳	۲	دینوب	دینوپ
//	۱۱	صفحہ ۱۵۵	صفحہ ۱۵۸
۳۷۴	۱۹	صفحہ ۶۱	صفحہ ۶ باب ۱۳ فصل ۶
۳۷۸	۳	بہبودی	یہودی
//	۱۰	مصنفہ	مصنفہ
//	۱۸	۲—۳	۱—۳
۳۷۹	۴	اور کہیگیں	اور کہینگیں
۳۸۰	۶	بہ ایک	یہہ ایک
//	۱۸	دریافت کری	دریافت کرے
۳۸۴	۵	استیپین	سبیین
//	۸	یہوذکا	یہود کا
//	۱۳	زلور	زبور
۳۸۶	۱۹	عکشنی	عکشتی
//	۱۴	گو	تو